علیؑ وشیعانِ علیؑ
سے دوستی

مؤلف

محمد جواد محمودی

مترجم

سید ظفر حسین نقوی (قم)

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

قرآن سینٹر ۲۴۔ الفضل مارکیٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ھیں۔

نام کتاب	علیؑ وشیعانِ علیؑ سے دوستی
مؤلف	محمد جواد محمودی
مترجم	سید ظفر حسین نقوی
تصحیح ونظر ثانی	مجاہد حسین حرّ
کمپوزنگ	قائم گرافکس ۔ جامعہ علمیہ ۔ ڈیفنس کراچی 0345-2401125
ناشر	مصباح القرآن ٹرسٹ ۔ لاہور ۔ پاکستان
تعداد	ایک ہزار (۱۰۰۰)
طبع	اوّل 2012ء
قیمت	

ملنے کا پتہ

مصباح القرآن ٹرسٹ

قرآن سینٹر ۲۴ ۔ الفضل مارکیٹ ۔ اردو بازار ۔ لاہور

عرض ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ محسن ملت سید صفدر حسین نجفی اعلی اللہ مقامہ کی ان صدقاتِ جاریہ میں سے ہے جس سے لوگ تا قیامت استفادہ کرتے رہیں گے اور موصوف کے درجات عالیہ میں اضافہ ہوتا رہے گا۔مصباح القرآن ٹرسٹ نے تراجم و تفاسیر قرآن سے کام شروع کیا اور پھر ہر وہ کتاب جس کی ملت کو ضرورت تھی شائع کی انشاءاللہ العزیز شائع کرتی رہے گی۔

موجودہ کتاب ''علیؑ وشیعان علیؑ سے دوستی'' ایک تحقیقی کتاب ہے اس کتاب میں ان احادیث کے ماخذ بیان کئے گئے ہیں جو حضرت علی علیہ السلام اور پیروکاران مولا علیؑ کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ کتاب انشاءاللہ آپ کو پسند آئے گی۔

یادرہے کہ مصباح القرآن ایک خود مختار ادارہ ہے اس کے بانی مرحوم حجۃ اسلام والمسلمین مولانا سید صفدر حسین نجفیؒ تھے انہوں نے اس ادارہ کی ایک الگ ٹراسٹ تشکیل دی تھی جو اپنے اول دن سے اپنے اخراجات کا خود انتظام کرتی ہے۔

مصباح القرآن نے اپنی تمام کتابیں آپ کے استفادہ کے لئے انٹرنیٹ پر دے دی ہیں۔ایڈریس ہے:

www.misbahulqurantrust.com
www.misbahulqurantrust.org

قارئین کرام سے التماس ہے کہ اگر وہ اس کتاب میں کہیں خامی دیکھیں یا کمی محسوس کریں تو ہمیں مطع ضرور فرمائیں ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے۔ادارہ کی ترقی اور اس کے بانی محسن ملت سید صفدر حسین نجفی اعلی اللہ مقامہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کے طالب ہیں۔

ادارہ

مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور پاکستان

تقریظ

جناب مولانا سید ظفر حسین نقوی دام ظلہ العالی نے ایک انتہائی اہم موضوع پر مختصر اور جامع کتاب کو ترجمہ کر کے دین حقہ کی خدمت کا فریضہ انجام دیا ہے۔

یہ کتاب جہاں مومنین کرام کو مولائے کائنات حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے متمسک ہونے پر ایک خوشخبری دیتی ہے وہاں ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلاتی ہے۔ اس کتاب کی میری نظر میں سب سے اچھی بات یہ ہے کہ اس میں ہر بات کے بلا مبالغہ سینکڑوں حوالے دیئے گئے ہیں۔

احادیث کے مدارک، کتب اور مصنّفین کے حوالہ سے یہ ایک تحقیقی مواد ہے یقیناً جہاں اس کتاب سے مقررین و محققین استفادہ کریں گے وہاں یہ کتاب ایک عام قاری کے لئے بھی فائدہ مند واقع ہوگی اور اس کتاب کا مطالعہ قاری کی مولا علی علیہ السلام سے محبت وعقیدت میں اضافے کا سبب بنے گا۔

سید شہنشاہ حسین نقوی

باب العلم دار التحقیق

مسجد باب العلم (فروغِ ایمان ٹرسٹ) بلاک ڈی، شمالی ناظم آباد، کراچی

فہرست

مقدمہ	19
حصہ اول	
اللہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علی علیہ السلام سے محبت اور ان سے دوستی کرنے کی نصیحت	
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے چند اصحاب سے اللہ کی مرضی سے دوستی کرنے کی نصیحت	25
روایت بریدہ	25
حضرت علی علیہ السلام سے ایک روایت	28
ابوامامہ باہلی سے روایت	29
جابر بن عبداللہ انصاری سے حدیث	29
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انصار کو نصیحت	30
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہاجرین وانصار کو نصیحت	31
ابوضحاک انصاری کی ایک حدیث	32
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بریدہ اسلمی کو نصیحت	32
ابوسعید خدری کی روایت	34
حضرت عائشہ سے حدیث	34
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے آخری لحات میں خواہش	35

37	**حاشیہ جات**
	حصہ دوم
	حضرت علیؑ، اللہ اور رسولؐ کی دوستی
45	**حضرت علی علیہ السلام، اللہ اور رسولؐ کی دوستی ایک ہی ہے۔**
45	۱۔انس بن مالک
46	۲۔ابو برزہ اسلمی
47	۳۔جابر بن عبداللہ انصاری
48	۴۔حذیفہ بن اسید
48	۵۔حضرت امام حسین علیہ السلام
48	۶۔ابوالحمراء
49	۷۔ابو رافع
50	۸۔ابو سعید خدری
50	۹۔سلمان فارسیؓ
51	۱۰۔اُم سلمہؓ
51	۱۱۔صلصال بن دلھمس
52	۱۲۔عبداللہ بن حنطب
52	۱۳۔عبداللہ بن عباس
55	۱۴۔عبداللہ بن عمر بن خطاب
56	۱۵۔عبداللہ بن مسعود
56	۱۶۔حضرت علی علیہ السلام
58	۱۷۔عمار بن یاسر

۱۸۔عمر بن خطاب	58
۱۹۔عمر بن علی بن ابی طالبؑ	59
۲۰۔عمر بن شاس اسلمی	59
۲۱۔عمرو بن عاص	59
۲۲۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام	59
۲۳۔معاویہ بن ثعلبہ	60
۲۴۔یعلی بن مرہ	60
حاشیہ جات	61
حصہ سوم	
خدا، رسولؐ اور حضرت علی علیہ السلام کے درمیان دوطرفہ محبت	
خدا، رسولؐ اور حضرت علی علیہ السلام کے درمیان دوطرفہ محبت	87
۱۔بریدہ بن حصیب اسلمی	88
۲۔امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام	88
۳۔سعد بن ابی وقاص	88
۴۔سعید بن مسیّب	91
۵۔ابوسعید خدری	91
۶۔سلمۃ بن اَکْوَع	91
۷۔سہل بن سعد	91
۸۔عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ	91
۹۔عبداللہ بن بریدہ	91
۱۰۔عبداللہ بن عباس	91

۱۱۔عبداللہ بن عمر	92
۱۲۔عبداللہ بن عمرو بن عاص	92
۱۳۔علی بن ابی طالب علیہ السلام	92
۱۴۔عمر بن خطاب	92
۱۵۔عمران بن حصین	92
۱۶۔ابو ہریرہ	92
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علیؑ کے بارے میں ام سلمہ کو خطاب	92
براء بن عاذب کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصیحت	96
طائف کے لوگوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطاب	97
حاشیہ جات	98
حصہ چہارم	
حضرت علی علیہ السلام؛ خدا ورسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک محبوب ترین شخصیت ہیں	
حضرت علی علیہ السلام؛ خدا ورسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک محبوب ترین شخصیت ہیں	107
۱۔اسماء بنت عمیس	110
۲۔بریدہ اسلمی	111
۳۔ابوذر غفاریؓ	112
۴۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی عائشہ	113
۵۔عبداللہ بن عباس	117
۶۔عبداللہ بن عمر	117
۷۔عکرمہ	118
۸۔معاذہ غفاری	118

۹۔نعمان بن بشیر	118
حاشیہ جات	120
حصہ پنجم	
حضرت علی علیہ السلام کی دوستی ایمان اور ان سے کینہ کفر ہے	
حضرت علی علیہ السلام کی دوستی ایمان اور ان سے کینہ کفر ہے	131
۱۔بریدہ اسلمی	131
۲۔جابر بن عبداللہ انصاری	132
۳۔امام جعفر صادق علیہ السلام	132
۴۔ابوذر غفاریؓ	132
۵۔ابوسعید خدریؓ	133
۶۔ام سلمہ	134
۷۔ابوطفیل عامر بن وائلہ	135
۸۔عبداللہ بن حنطب	135
۹۔عبداللہ بن عباس	135
۱۰۔عبداللہ بن مسعود	135
۱۱۔حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام	136
۱۲۔عمران بن حصین	139
۱۳۔ابوموسیٰ اشعری	140
۱۴۔یعلی بن مرہ	140
حدیث کے بارے میں چند بزرگان کا کلام	141
اعمش سے روایت	142

حاشیہ جات	144
حصہ ششم	
حضرت علی علیہ السلام کی دوستی عبادت اور نیکی ہے	
حضرت علی علیہ السلام کی دوستی عبادت اور نیکی ہے	155
ا۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام	155
۲۔سفیان ثوری	156
۳۔حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام	156
حاشیہ جات	158
حصہ ہفتم	
محبت علی علیہ السلام کے آثار و برکات	
محبت علی علیہ السلام کے آثار و برکات	161
ا۔ایمان اور امن	161
ا،۲۔جابر بن عبداللہ انصاری وسلمان فارسی	161
۳۔زید بن ثابت	161
۴۔عبداللہ بن عباس	162
۵۔عبداللہ بن عمر	162
۶۔حضرت علی علیہ السلام	163
۷۔یحییٰ بن عبدالرحمن انصاری	164
۲۔اعمال کی قبولیت	164
ابن عباس سے ایک حدیث	165
۳۔دعا کی قبولیت	165

۴۔خدا، رسولؐ اور علیؑ کے نزدیک محبوبیت	166
۵۔شیعوں کے لئے فرشتوں کی استغفار	167
۶۔گناہوں کی بخشش	167
۷۔موت کے وقت خوشحالی	168
۸۔بہترین وقت میں حضرت علی علیہ السلام کا دیدار	169
۹۔مرنے کے بعد خوشحالی اور برزخی جنت میں داخلہ	170
۱۰۔روز قیامت میں امن	170
۱۱۔شفاعتِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	172
۱۲۔روز قیامت نورانی لباس اور سواری	173
۱۳۔عرش الٰہی میں سبقت لینا	173
۱۴۔پل صراط سے گزرنے کا اجازت نامہ	174
۱۴۔دوزخ کی آگ سے نجات	175
۱۔عبداللہ بن عباسؓ	175
۲۔عبداللہ بن عمر	175
۳۔عبداللہ بن مسعود	176
۴۔حضرت علی علیہ السلام	176
۵۔عمر بن خطاب	176
۱۶۔جنت میں داخل ہونا	176
۱۔انس بن مالکؓ	177
۲۔براء بن عازبؓ	177
۳۔جابر عبداللہ انصاریؓ	177

۴۔حذیفہ بن یمانؓ	178
۵۔زید بن ارقم	178
۶۔ابوسعید خدری	179
۷۔سلمان فارسیؓ	181
۸۔صَلصال بن دَلَھْمَس	182
۹۔عبداللہ بن عباس	182
۱۰۔عبداللہ بن عمر	182
۱۱۔امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام	183
۱۲۔عمر بن خطاب	184
۱۳۔عمرو بن عاص	184
۱۴۔ابوہریرہ	185
۱۷۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حوض کوثر کا پانی پینا	185
۱۸۔جنت اہل بیت کی ہم نشینی	187
حاشیہ جات	190
حصہ ہشتم	
حضرت علی علیہ السلام کے دوستوں کی نشانیاں	
حضرت علی علیہ السلام کے دوستوں کی نشانیاں	205
۱۔حلال زادہ ہونا	205
۱۔انس بن مالک	207
۲۔ابوایوب انصاریؓ	207
۳۔جابر بن عبداللہ انصاریؓ	207

۴۔ابوسعید خدری	209
۵۔عبادہ بن صامت	209
۶۔عبداللہ بن عباس	209
۷۔ایک گروہ نے حدیث کو مرسل نقل کیا ہے	209
۲۔ایمان	209
۳۔تقویٰ	211
۴۔اہل بیتؑ کی عملی پیروی	212
۵۔سعادت	213
۶۔بشارت	214
۷۔اہل بیت علیہم السلام کے دوستوں سے دوستی	215
۸۔اہل بیت علیہم السلام کے دشمنوں سے بیزاری	215
حاشیہ جات	218
حصہ نہم	
حضرت علی علیہ السلام کی دوستی میں غلو	
حضرت علی علیہ السلام کی دوستی میں غلو	241
۱۔حذیفہ بن اسید	242
۲۔امام حسین علیہ السلام	242
۳۔ابورافع	243
۴۔ابوسعید خدری	244
۵۔علقمہ بن قیس	244
۶۔حضرت امام سجاد بن حسین علیہ السلام	244

۷۔حضرت امام علی علیہ السلام	244
حاشیہ جات	252
حصہ دہم	
شیعیان امیرالمومنین علیہ السلام	
شیعیان امیرالمومنین علیہ السلام	261
(۱)ابوامامہ باہلی	261
(۲)عبدالرحمٰن بن عوف	261
(۳)حضرت علی علیہ السلام	261
(۴)حضرت امام محمد باقر علیہ السلام	261
(۵)میناغلام عبدالرحمن بن عوف	261
۱۔شیعہ حلال زادے ہیں	263
۲۔شیعیان علیؑ باایمان اور بہترین مخلوق ہیں۔	263
۱۔ابو برزہ اسلمی	264
۲،بریدہ بن حصیب	264
۳۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام	264
۴۔امام حسین علیہ السلام	265
۵۔عبداللہ بن عباس	265
۶۔امام علی علیہ السلام	266
۷۔امام رضا علی بن موسیٰ علیہ السلام	267
۸۔امام محمد باقر علیہ السلام	267
۹۔حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام	267

268	۱۰۔ابوہریرہ
268	**۳۔شیعہ نیک ہوتے ہیں**
268	**۴۔شیعہ ہدایت یافتہ ہیں**
269	(۱)امیر المومنین علیہ السلام
269	(۲)ابوامامہ
269	(۳)انس بن مالک
269	(۴)عبداللہ بن عمر بن خطاب
269	(۵)عبداللہ بن عمرو بن عاص
269	(۶)عمرو بن عوف
269	(۷)عوف بن مالک
269	(۸)معاویہ بن ابی سفیان
269	(۹)ابوہریرہ
272	حذیفہ بن یمان سے ایک روایت
272	**۵۔شیعان علیؑ حزب خدا ہیں**
275	**۶۔شیعہ مستضعفین زمین کے وارث اور حاکم ہیں۔**
277	**۷۔شیعہ کے لئے فرشتوں اور رسول خداؐ کی دعا واستغفار**
278	**۸۔شیعہ بخشے ہوئے ہیں**
278	**۹۔وقت مرگ شیعوں کا دیدار علی علیہ السلام**
281	**۱۰۔شیعہ برزخ میں نعمتوں سے مالامال**
281	**۱۱۔شیعہ روز قیامت نجات پانے والے ہیں**
282	ا۔جابر بن عبداللہ انصاری

۲۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام	282
۳۔ابوسعید خدری	283
۴۔سلمان فارسی	283
۵۔ام سلمہؓ	283
۶۔عبداللہ ابن عباس	283
۷۔عقبہ بن عامر جہنی	284
۸۔حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام	285
۱۲۔شیعہ روز قیامت امان میں ہوں گے	286
۱۳۔شیعہ روز قیامت نورانی لباس میں ہوں گے	286
۱۴۔شیعان عرش الٰہی کے سائے میں	287
۱۵۔روزِ قیامت شیعہ نورانی منبر پر	287
انس بن مالک سے روایت	287
جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت	288
ابوسعید خدری سے روایت	288
حضرت علی علیہ السلام سے ایک حدیث	288
۱۶۔روز قیامت شیعوں کی شفاعت	288
حضرت امام باقر علیہ السلام سے حدیث	289
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث	290
۱۷۔بعض شیعوں کو حق شفاعت ہے	291
۱۸۔شیعیان روز قیامت خوشحال ہوں گے	293
۱۔برمدہ اسلمی	293

۲۔امام جعفر صادق علیہ السلام	293
۳۔ابو رافع	293
۴۔عبداللہ ابن عباس	294
۵۔حضرت علی علیہ السلام	294
۶۔امام محمد باقر علیہ السلام	295
۱۹۔شیعہ کا پل صراط سے گزرنا	295
۲۰۔شیعہ جنتی ہیں	296
حدیث قدسی	296
۱۔انس بن مالک	296
۲۔امام جعفر صادق علیہ السلام	297
۳۔امام حسین علیہ السلام	298
۴۔ابو رافع	298
۵۔سلمان فارسی	299
۶۔اُم سلمہ	299
۷۔عائشہ	300
۸۔عبداللہ بن عباس	300
۹۔عبداللہ بن عمر	301
۱۰۔عبداللہ بن مسعود	301
۱۱۔حضرت علی علیہ السلام	301
۱۲۔حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا	303
۱۳۔امام محمد باقر علیہ السلام	303

۱۴۔ابو ہریرہ	304
۲۱۔شیعہ جنت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیتؑ کے ہمسائے ہیں	305
۱۔جابر بن عبداللہ انصاری	305
۲۔حضرت علی علیہ السلام	305
۳۔عمار یاسرؓ	306
۴۔ابو ہریرہ	306
۲۲۔شیعیان علیؑ کی صفات	306
جابر بن عبداللہ سے روایت	307
حضرت علی علیہ السلام سے چند روایات	307
متقین کے اوصاف	314
متقین کی راتیں	315
متقین کے ایام	316
متقین کی علامتیں	316
امام سجاد علیہ السلام سے روایت	318
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے چند روایات	319
حضرت امام رضا علیہ السلام سے چند روایات	323
حاشیہ جات	325
ماخذ	343

مقدمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

انسان ایک اجتماعی موجودات میں سے ہے اور اپنی اطراف کی چیزوں سے حساس ہے اسی سبب سے موجودات کی نسبت گہرا تعلق ہے۔ بعض کو دوست رکھنا اور بعض سے نفرت کرنا۔ یہ احساس اندرونی کی نسبت دوسرے سے احساس عزیزی ہے۔ دین مقدس اسلام کہ ایک دین فطرت ہے اور اندرونی حس سے مربوط ہے۔ اس کی بنیاد اس کی اندرونی حس اور خاص طور پر محبت پر ہے۔

ابوعبیدہ کہتا ہے: امام باقرؑ نے مجھ سے فرمایا: اے زیاد! دین محبت کا نام ہے کیا اللہ کے کلام کے بارے میں تو نے نہیں سوچا:

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ.

(اے رسولؐ ان لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو کہ (خدا (بھی) تم کو دوست رکھے گا اور تم کو تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ [۱]

کیا خدا کا کلام جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں نہیں پڑھا

حَبَّبَ اِلَیۡکُمُ الۡاِیۡمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ.

خدا نے تو تمہیں ایمان کی محبت دے دی ہے اور اس کو تمہارے دلوں میں عمدہ کر دکھایا ہے۔ [۲]

اور فرمایا:

یُحِبُّوۡنَ مَنۡ ہَاجَرَ اِلَیۡہِمۡ.

جو لوگ ہجرت کر کے ان کے پاس آئے ان سے محبت کرتے ہیں۔ [۳]

---

[۱] سورۂ عمران۔ ۳۱

[۲] سورۂ حجرات ۷

[۳] سورۂ حشر ۹

پھر آپؑ نے فرمایا: دین وہی محبت ہے اور محبت وہی دین ہے۔

فضیل بن یسار سے اس طرح روایت ہوئی ہے: میں نے امام صادقؑ سے دوستی اور دشمنی کے بارے میں پوچھا: کیا میں سے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: ایمان سوائے دوستی و دشمنی کے کچھ نہیں۔ بے شک یہ دوستی، عزیزہ کی دوستی سے بالاتر ہے۔ جیسے بیوی سے دوستی رکھنا، اولاد کو دوست رکھنا اور جو اس کے پاس ہے اس سے محبت کرنا۔ اصلی ترین اور فہم ترین محبت اسلام بیان ہوئی ہے۔ خدا سے دوستی ہے۔ البتہ یہ فطرت انسان کی بنیاد پر ہے۔ درحقیقت اسلام انسان سے یہ چاہتا ہے کہ غبار اور آلودگی سے دور ہو کر اپنی فطرت کی طرف مراجعہ کرے۔ دوسرے لفظوں میں دین کی حقیقت خدا پر ایمان اور اس سے دوستی کا نام ہے اور یہ دوستی و عشق خدائی ہے جو انسان کے تمام وجود ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ وہ باایمان افراد دوسروں سے زیادہ محبت کرتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ

اور جو لوگ ایماندار ہیں وہ ان سے کہیں بڑھ کر خدا کی اُلفت رکھتے ہیں۔[1]

باقی دوستی کا محور محبت خدا ہے۔

امام جعفر صادقؑ سے اس طرح روایت نقل ہوئی ہے: رسول خداؐ نے اصحاب سے پوچھا: ایمان کا کونسا حلقہ زیادہ محکم ہے؟ انہوں نے کہا: خدا اور رسول بہتر جانتے ہیں۔ بعض نے کہا: نماز۔ بعض نے کہا: زکات۔ بعض نے کہا: روزہ۔ بعض نے کہا: حج وعمرہ اور بعض نے کہا: جہاد۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کچھ آپ نے کہا وہ سب فضیلت ہیں۔ لیکن جو میں نے پوچھا وہ نہیں ہے۔ ایمان کا محکم ترین حلقہ اللہ کی راہ میں دوستی اور اللہ کی راہ میں دشمنی ہے۔ خدا کے دوستوں سے محبت کرنا اور اس کے دشمنوں سے بیزاری کرنا۔ خدا کی محبت کے بعد اس رسول و اہل بیتؑ کی محبت ہے جو محبت خدا کے طول میں ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح فرماتے ہیں۔

لا یومن أحد کم حتّی أکون أحبّ إلیه من نفسه، و أهلی أحبّ إلیه من أهله، و عترتی أحبّ إلیه من عترته، و ذرّیتی أحبّ إلیه من ذرّیته.

تم میں سے کسی کا حقیقی ایمان نہیں ہے مگر یہ کہ مجھے اپنے سے زیادہ دوست رکھو اور میری عترت کو اپنی عترت سے زیادہ دوست رکھو۔ میرے خاندان، اپنے خاندان سے زیادہ دوست رکھو۔ میری نسل و اولاد کو اپنی اولاد سے زیادہ دوست رکھو۔

---

[1] سورۂ بقرہ۔ ۱۶۵

اسی طرح ایک دوسری روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہوا ہے:

أساس الاسلام حبّي و حبّ أهل بيتي.

اسلام کی اساس میری اور میرے اہل بیت کی محبت پر ہے۔[1]

حضرت علیؑ ابوعبداللہ نامی صحابی کہتا ہے:

''میں حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں گیا تو آپؑ نے فرمایا: کیا تجھے اس نیکی سے آگاہ کروں کہ جو شخص انجام دے خدا اسے جنت میں داخل کرتا ہے اور اس گناہ سے آگاہ کروں کہ اگر کوئی انجام دیتا ہے تو خدا اسے دوزخ میں ڈالتا ہے۔ اس گناہ کی وجہ سے اللہ اس سے کوئی نیکی قبول نہیں کرتا۔

میں نے کہا: ہاں ضرور فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: وہ نیکی، ہماری دوستی ہے اور وہ گناہ ہم سے کینہ رکھنا ہے۔''

علیؑ کی کوئی عام دوستی نہیں بلکہ مومن کی شناخت کا معیار ہے جس طرح آپؑ کی دشمنی نفاق ہے۔ آپؑ کی دوستی انسانی نجات کا سبب ہے۔

جابر بن عبداللہ انصاری کہتا ہے:

''میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت علیؑ آپؐ کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک عمر بن خطاب ایک آدمی کا گریبان پکڑے کھینچتے لائے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: اس نے کیا کیا ہے؟

عمر نے کہا: اس نے آپؐ سے نقل کیا کہ آپؐ نے یہ فرمایا: جو ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کہتا ہے جنت میں جائے گا۔ اگر لوگوں نے یہ بات سن لی تو وہ کوتاہی کریں گے۔

کیا آپؐ نے یہ فرمایا: آپؐ علیؑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ہاں جب اس علی کی محبت وولایت سے بھی تمسک کرتا ہو۔''

لہٰذا حضرت علی علیہ السلام کی دوستی خدا اور رسول اور اساس دین کی دوستی ہے۔ آپؑ کی دوستی راہ سعادت ونجات ہے۔ آپ کی دوستی، آپ کی اولاد کی دوستی اور باقی ائمہ علیہم السلام کی دوستی راہ نجات ہے۔ جس طرح اس دوستی کے فوائد زیادہ ہیں خطرات بھی

---

[1] شرح الأخبار في فضائل الأئمة الأطهار عليهم السلام، ج۳، ص:۵۱۵

ہیں۔آپؑ کی دوستی غرور انگیز بھی ہے اور ذمہ داری بھی۔جس طرح رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کے بارے میں آیا ہے کہ رسول سے انتساب کی وجہ سے دوسروں سے برتر ہیں لیکن یہ برتری اس شرط کے ساتھ ہے کہ تقویٰ بھی ہو۔اگر یہ شرط نہیں تو گناہ دوگناہ ہے۔قرآن فرماتا ہے:

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ.

اے نبی کی عورتو!تم اور معمولی عورتوں کی سی تو ہو نہیں (پس) اگر تم کو پرہیزگاری منظور ہے۔[1]

اہم بات یہ ہے کہ دوستی صرف زبانی وقلبی نہیں ہے بلکہ عملی صورت میں کر کے دکھائے۔اگر انسان اپنے آپ کو علی کا دوست سمجھتا ہے تو اپنے اعمال کو بھی علیؑ کی سیرت کے مطابق انجام دے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ابواسامہ نامی صحابی کہتا ہے:

''میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: تجھے تقویٰ اختیار کرنا چاہیے۔پرہیزگاری،صداقت،امانت داری،خوش اخلاقی،خوش ہمسائیگی۔تم لوگوں کو اپنے اعمال کی دعوت دو اور ہمارے لئے زینت بنو،نہ ننگ وعاد۔تم سجود و رکوع کو لمبا کرو۔کیونکہ تم میں سے جو بھی سجود و رکوع طولانی کرتا ہے تو ابلیس کی چیخ نکل جاتی ہے اور کہتا ہے: وائے ہو مجھ پر۔آدمی نے اطاعت کی اور میں نے نافرمانی،اس نے سجدہ کیا،اور میں اس سے باز رہا۔''

[1] سورۂ احزاب ۳۲

حصہ اول

اللہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علی علیہ السلام سے محبت اور ان سے دوستی کرنے کی نصیحت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا کی طرف سے جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور ان کے ہاتھ میں سبز رنگ کا خوشبودار پتا تھا اور اس پر سفید خط یہ لکھا ہوا تھا۔ میں نے علیؑ کی دوستی کو تمام مخلوق پر واجب کیا۔ یہ میری طرف سے پیغام ان تک پہنچادینا۔

اللہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علی علیہ السلام سے محبت اور ان سے دوستی کرنے کی نصیحت

بہت سی روایات میں ملتا ہے کہ خداوند عالم اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی علیہ السلام سے محبت کرتے تھے۔ لوگوں کو بھی کہا گیا کہ وہ حضرت علی علیہ السلام سے محبت و دوستی کریں۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہئے کہ اس سے پہلے کہ لوگوں سے کہا جائے کہ حضرت علی علیہ السلام سے دوست کریں، اللہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام کے دوست ہیں۔ لہٰذا علیؑ سے یہ دوستی خدا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ہے۔

اصحاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہونے والی روایات زیادہ ہیں یہاں سب کو ذکر کرنے کی گنجائش نہیں پس بعض روایات کو نمونے کے طور پر ہم تحریر کرتے ہیں:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے چند اصحاب سے اللہ کی مرضی سے دوستی کرنے کی نصیحت

شیعہ وسنی دونوں فرقوں کے محدثین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایات نقل کی ہیں کہ ان میں سے ایک حضرت علی علیہ السلام کی شخصیت ہے کہ اللہ انہیں دوست رکھتے تھے دوسروں کو بھی دوستی کی نصیحت فرماتے تھے۔

ا۔ روایت بریدہ:

یہ راوی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں نقل کرتے ہیں:

''اللہ نے مجھے چند اصحاب سے دوستی کرنے کے لئے مامور فرمایا اور خدا نے مجھے بھی ان سے دوستی کرنے کے لئے حکم فرمایا اور وہ اصحاب یہ ہیں:

۱۔حضرت علیؑ۔ ۲۔ابوذرؓ

۳۔سلمانؓ ۴۔مقدادؓ ① ''

ایک روایت میں صرف تین اصحاب کے نام آئے ہیں اور سلمان کا نام نہیں ہے۔②

لیکن روایات میں یہ حدیث تفصیل سے ذکر ہوئی ہے،بعض کو ہم نمونے کے طور پر ذکر کرتے ہیں:

راویوں کی ایک جماعت نے بریدہ صحابی سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''خدانے چار اصحاب سے دوستی کا حکم دیا ہے اور مجھے بھی دوستی کرنے کا حکم دیا ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں ایک نے عرض کیا: اے پیغمبر خدا! ہمیں ان اصحاب کے نام بیان فرمائیں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: ان میں سے ایک علیؑ کی شخصیت ہے۔اور آپؐ نے تین بار اس جملے کا تکرار فرمایا۔

دوسرے تین اصحاب (۱) ابوذرؓ (۲) مقدادؓ (۳) سلمانؓ ہیں۔خدا نے مجھے ان سے دوستی کرنے کا حکم دیا ہے

اور فرمایا ہے کہ وہ خود بھی حضرت علی علیہ السلام کو دوست رکھتے ہیں۔

اس حدیث کو محمد بن عیسیٰ ترمذی جو کہ صحاح ستہ میں سے ایک کے مصنف ہیں نے بھی اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔③

اس طرح اہل سنت کے مورخ اور مفسر محمد بن جریر طبری④،ابن مغازلی مالکی⑤اور یوسف مزی،ابوربیعۃ ایادی⑥ کے حالات زندگی میں ابوالحسن علی بن ابی الکرم [جو کہ ابن اثیر کے نام سے مشہور ہیں] سے یہ روایت مقداد کے حالات زندگی میں نقل ہوئی ہے⑦اسی طرح ترمذی اور حموی نے فرائدالسمطین ⑧ میں اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

ان کے علاوہ اس حدیث کو نقل کرنے والے ابن ماجہ قزوینی (صحاح ستہ⑨ کے مولفین میں سے)،شیخ مفیدؒ⑩اور عاصمی ⑪ نے بھی نقل کیا ہے۔البتہ روایات میں نہ صرف آخری جملہ نہیں بلکہ حضرت علی علیہ السلام کا نام ایک بار آیا ہے انہوں نے روایت کو یوں نقل کیا:

احمد بن حنبل (اہل سنت مسلک کے چاراماموں میں ایک مسلک کا بانی)⑫ابوبکر آجری⑬،حاکم نیشاپوری⑭،ابن عبدالبر⑮،ابن عساکر دمشقی⑯،شیخ صدوق⑰،شیخ مفید⑱اور ابن بطریق حلی⑲۔

بعض روایات میں مذکورہ تبدیلی کے علاوہ اول میں یہ لکھا:

خداوند عالم میرے اصحاب میں سے چار کو دوست رکھتے ہیں اور مجھے بھی ان سے دوستی کرنے کی نصیحت فرمائی یہ عبارت احمد بن حنبل (۲۰) اور ابوبکر ابن ابی شیبہ (۲۱) کی روایت میں بھی ہے۔

روایتِ ابوالقاسم بغوی (۲۲) اور ابوبکر آجری (۲۳) میں آیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ حضرت علیؑ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

''اے علی! تو ان چار اصحاب میں سے ایک ہو۔ اس وقت تین دوسرے افراد کے ذکر ہوئے۔''

اور روایت ابونعیم اصفہانی میں حضرت علیؑ صرف ایک مرتبہ خطاب فرمایا (۲۴)۔

ابونعیم کی دوسری روایت یوں ہے:

''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جبرائیل نازل ہوا اور کہا: خداوند عالم میرے چار اصحاب کو دوست رکھتا ہے۔

حاضرین نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ چار افراد کون ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: علیؑ، سلمانؓ، مقدادؓ اور ابوذرؓ۔''

محمد بن اسحاق کی روایت کچھ یوں ذکر ہوا ہے:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا نے مجھے چار اصحاب سے دوستی کرنے کا حکم دیا اور وہ اصحاب یہ ہیں: علیؑ، مقدادؓ، سلمانؓ اور ابوذرؓ۔ (۲۵)

یہ روایت ان روایات میں سے ہے جو کہ ابواسحاق نے نقل کیا۔ (۲۶)

اور روایت اس طرح نقل ہوئی ہے:

''خدا نے مجھے چار اصحاب کی دوستی کا حکم دیا اور فرمایا کہ ان سے دوستی رکھیں۔

بریدہ کہتا ہے میں نے کہا: اے رسول خداؐ! وہ چار اصحاب کون سے ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: ان میں ایک علیؑ ہیں۔

بریدہ نے دوسرے دن پھر پوچھا کہ وہ چار اصحاب کون ہیں؟

پھر بھی آپؐ نے فرمایا: ان میں سے ایک علیؑ ہیں۔

تیسرے دن اس روای نے یہی سوال کیا اور آپؐ نے جواب دیا: علیؑ، ابوذر، مقداد اور سلمان۔"

اس حدیث کو بن عسا کر نے عبدالوہاب کلابی سے بھی نقل کیا ہے۔(۲۷)

خوارزمی کی روایت بھی اسی طرح نقل ہوئی ہے اور فرق صرف اتنا ہے کہ وہاں پر بریدہ نے کہا: میں (بریدہ) نے کہا۔(۲۸)

لیکن اس دوسری روایت میں بریدہ نے کہا: ہم نے کہا (بریدہ) ایک اور روایت جو طبری نے نقل کی ہے کہ رسول خداؐ کے بعض اصحاب نے یوں فرمایا۔(۲۹)

محمد بن اسماعیل نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔ البتہ دونوں روایات میں کچھ فرق ہے اور روایت طرح نقل ہوئی ہے:

"خداوند عالم نے مجھے چار اصحاب سے دوستی کا حکم دیا اور فرمایا کہ وہ خود بھی (حضرت علی علیہ السلام کو) دوست رکھتے ہیں۔

ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ چار اصحاب کون سے ہیں؟

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے ایک علیؑ ہیں آپؐ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا: علیؑ ان میں سے ایک ہے اور ان کے علاوہ سلمانؓ، ابوذرؓ اور مقدادؓ بن اسود کندی۔(۳۰)"

حضرت علی علیہ السلام سے ایک روایت:

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے ایک حدیث یوں نقل ہوئی ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

"بے شک جنت میرے چار اصحاب کے دیدار کے لئے مشتاق ہے اور پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے ان سے دوستی کروں۔

صہیبؓ، بلالؓ بن ریاح، علیؑ، زبیر بن ابی وقاص، حذیفہ بن یمان۔

عمار بن یاسرؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ چار اصحاب

کون سے ہیں تا کہ ہم ان سے محبت کریں؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمارؓ! اللہ نے تجھے منافقین کی پہچان کروادی ہے (باقی رہے وہ جن سے دوستی کا حکم دیا گیا ہے) وہ چار اصحاب یہ ہیں۔ ان میں سے سب سے پہلے حضرت علیؑ دوسرے مقدادؓ بن اسود کندی تیسرے سلمان فارسیؓ ہیں اور چوتھے ابوذر غفاریؓ ہیں۔(۳۱)''

ابوامامہ باہلی سے روایت:

ان سے ایک روایت اس طرح نقل ہوئی ہے:

''خدا کی قسم! مجھے معاویہ سے کوئی ڈر نہیں کہ حضرت علیؑ کے بارے سخن حق نہ بولوں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

تم میں سے علیؑ افضل ہیں،

وہ سب سے زیادہ دین سے واقف ہیں۔

وہ تم میں سے میری سنت سے زیادہ آگاہ ہیں۔

وہ تم میں سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔

خدایا! میں علیؑ کو دوست رکھتا ہوں۔ تو بھی اسے دوست رکھ۔

خدایا! میں علیؑ کو دوست رکھتا ہوں تو بھی علیؑ کو دوست رکھ۔(۳۲)''

جابر بن عبداللہ انصاری سے حدیث:

ان سے یوں حدیث نقل ہوئی ہے:

''میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: خدا کی طرف سے جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور ان کے ہاتھ میں سبز رنگ کا خوشبودار پتا تھا اور اس پر سفید خط یہ لکھا ہوا تھا۔ میں نے علیؑ کی دوستی کو تمام مخلوق پر واجب کیا۔ یہ میری طرف سے پیغام ان تک پہنچادینا۔''

اس حدیث کو شیخ طوسی(۳۳)، شہردار دیلمی(۳۴) اور خطیب خوارزمی(۳۵) نے بھی نقل کیا ہے۔

اسی طرح ابن شہر آشوب مازندرانی(۳۶) اور علی بن یوسف بن جبر(۳۷) نے دیلمی خوارزمی، علی بن عیسیٰ اربلی(۳۸)، علامہ حلی(۳۹) اور علی بن یونس بیاضی(۴۰) نے خوارزمی کی کتاب سے نقل کیا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انصار کو نصیحت

کچھ محققین نے حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی سند سے روایت کو نقل کیا کہ آپؑ نے فرمایا:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انس بن مالک سے مخاطب ہو کر فرمایا:

اے انس! جاؤ اور عرب کے سردار کو میرے پاس بلاؤ (عرب کے سردار سے مراد حضرت علی علیہ السلام تھے)

عائشہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا: کیا آپ عرب کے سردار نہیں ہیں؟

آپؐ نے جواب دیا: میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علیؑ عرب کے سردار ہیں۔

جب حضرت علی علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور انصار بھی آئے تو آپؐ نے فرمایا: اے انصار کے گروہ! کیا میں تمہیں ایسے شخص کا تعارف کراؤں کہ اگر تم نے اس کی پیروی کی تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے؟

سب نے کہا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور تعارف کرائیں۔

آپؐ نے فرمایا: وہ شخص علیؑ ہے مجھ سے دوستی کی وجہ سے اسے دوست رکھو! اور میری وجہ سے اس کا اکرام کرو۔ جبرائیل علیہ السلام نے یہ پیغام خدا کی طرف سے مجھے پہنچایا ہے اور اللہ نے تم سب تک پہنچانے کا حکم دیا ہے۔''

اس حدیث کو ابو القاسم طبرانی(۴۱)، محمد بن سلیمان کوفی(۴۲) خجندی(۴۳) اور ابو نعیم اصفہانی(۴۴) نے بھی نقل کیا ہے۔

اسی طرح گنجی شافعی(۴۵) اور ابو الحسن ہیثمی(۴۶) نے طبرانی کوفی سے ابن ابی الحدید(۴۷)، محب الدین طبری(۴۸)، محمد بن طلحہ(۴۹)، علی بن عیسیٰ اربلی(۵۰) اور حموینی(۵۱) نے ابو نعیم سے اور ابن شہر آشوب(۵۲) نے حلیۃ الاولیاء سے اور اسی طرح طبرانی ونطنزی اور فضائل صحابہ سمعانی نے نقل کیا ہے۔

تاریخ کی بعض کتب میں از جملہ روایت شیخ مفید(۵۳) اور ابو نعیم اصفہانی(۵۴) سے یہ حدیث منقول کی گئی ہے اس حدیث کو امام حسنؑ سے نسبت دی گئی ہے۔

یہی حدیث ایک اور شخص نے (آخر میں کچھ زیادہ ہے) امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔⑤⑤

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہاجرین وانصار کو نصیحت

شیخ صدوق اور اور شیخ طوسی نے سلمان فارسی کی سند سے نقل کیا ہے کہ اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ کا خطاب اپنے اصحاب کو یوں تھا:

اے مہاجرین وانصار کے گروہ! کیا میں تمہیں ایسی چیز کی نشاندہی کروں کہ اگر تم نے اس سے تمسک کیا اور اس کی پیروی کی تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے؟

سب نے کہا: جی ہاں! اے اللہ کے رسولؐ فرمایئے؛

آپؐ نے فرمایا: یہ علیؑ میرے بھائی، وصی⑤⑥، وزیر اور وارث وجانشین ہیں اور تمہارے امام ہیں۔ پس انہیں میری دوستی کی خاطر دوست رکھیں اور میری وجہ سے انہیں عزت واکرام کی نگاہ سے دیکھیں۔

جبرائیل علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ یہ پیغام تم تک پہنچادوں۔''⑤⑦

اس حدیث کو محمد بن علی طبری نے شیخ طوسی کی سند سے روایت کو نقل کیا ہے۔⑤⑧

جاوابی نے بھی اس حدیث کو اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔⑤⑨

اصبغ بن نباتہ سے ایک اور جگہ پر روایت یوں نقل ہوئی ہے:

''سلمان فارسیؓ سے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں سوال ہوا تو انہوں نے جواب دیا: میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

علی بن ابی طالب علیہ السلام سے تمسک کرنا، وہ تمہارے مولا اور سردار ہیں پس اسے دوست رکھو وہ تمہارے بزرگ ہیں۔لہٰذا ان کی پیروی کریں۔ وہ تمہارے جنت کی طرف راہنما ہیں۔ پس اسے بزرگ سمجھیں اگر وہ کسی کام کے لئے تمہیں بلائے تو ان کی دعوت قبول کرنا۔اگر وہ تمہیں حکم دیں تو بجالائیں اور میری دوستی کی وجہ سے اسے دوست رکھنا اور میری وجہ سے ان کا اکرام کرنا۔ میں نے وہ کچھ کہا ہے جس کا مجھے خدا نے حکم دیا۔''

اس روایت کو محمد بن احمد قمی (جو کہ ابن شاذان⑥⓪ سے معروف ہیں) اور کراجکی⑥① نے بھی نقل کیا ہے:

اسی طرح خطیب خوارزمی نے ابن شاذان کی سند سے نقل کیا ہے۔(۶۲)

اور حموئی نے خوارزمی سے نقل کیا ہے۔(۶۳)

امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام کی ایک روایت میں یوں آیا ہے:

''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین وانصار سے فرمایا: علیؑ کو میری دوستی کی وجہ سے دوست رکھو اور میں ان کا اکرام کرتا ہوں لہٰذا تم میری وجہ سے ان کا اکرام کرو۔ خدا کی قسم! یہ میرے الفاظ نہیں بلکہ خدا نے مجھے حکم دیا ہے۔

اے عرب کے گروہ جو شخص میرے بعد دل میں علیؑ سے بغض رکھے گا خداوند عالم اسے قیامت کے دن اندھا محشور فرمائے گا اور اس کے پاس کوئی عذر نہیں ہوگا۔''(۶۴)

ابوضحاک(۶۵) انصاری کی ایک حدیث:

بعض محققین نے اس روایت کو یوں نقل کیا ہے:

''جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کی جنگ کے لئے جارہے تھے تو علیؑ کو اپنی فوج کے سامنے سامنے چلنے کا دستور فرمایا تھا اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل کو ہنستے دیکھا اور اس سے پوچھا کہ وہ کیوں ہنس رہے ہیں؟

جبرائیلؑ نے جواب دیا: میں علیؑ کو دوست رکھتا ہوں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل کے یہ الفاظ علیؑ کو سنائے تو آپؑ نے فرمایا: کیا میرا اتنا مقام ہے کہ جبرائیل مجھے دوست رکھتا ہے؟

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں بلکہ جبرائیل سے بڑھ کر خداوند عالم کی ذات بھی تجھے دوست رکھتی ہے۔''

اس حدیث کو طبرانی(۶۶)، ابن اثیر جزری(۶۷)، ابن حجر عسقلانی(۶۸)، علی بن ابی بکر ہیثمی(۶۹)، ابن شہر آشوب مازندرانی(۷۰)، ابوالمعالی حسینی(۷۱)، اور عمر بن محمد بن خضر موصلی المعروف ملّا(۷۲) اور متقی ہندی(۷۳) نے بھی نقل کیا ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بریدہ اسلمی کو نصیحت

روایت میں ہے کہ:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو گروہ تیار کئے اور انہیں یمن کی سرزمین کی طرف بھیجا۔ ایک گروہ کا کمانڈر خالد بن ولید اور دوسرے کا گروہ کا کمانڈر حضرت علی علیہ السلام کو بنایا اور آخر اپنی وصیت میں فرمایا: جب بھی جنگ کا موقع آئے یا دو گروہ اکٹھے ہوں تو اس وقت علیؑ کمانڈر رہوں گے۔

جب ان دونوں گروہوں نے حرکت کی اور یمن کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت علی علیہ السلام کو اپنی فوج سمیت دشمن کا سامنا کرنا پڑا اور آپؑ کو فتح ہوئی۔ جب مال غنیمت کے تقسیم کا وقت ہوا تو آپؑ نے پہلے خمس کو جدا کیا۔ خمس میں حضرت علی علیہ السلام کو ایک کنیز ملی۔ جب خالد بن ولید نے یہ خبر سنی تو اسے بہانہ بنانے کا موقع مل گیا۔ لہٰذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں خط لکھا جس میں حضرت علی علیہ السلام کے طریقہ کی شکایت کی۔

خالد بن ولید نے یہ خط بریدہ نامی اپنے آدمی کو دیا اور اسے مدینہ کی طرف روانہ کیا۔ باقی داستان اس شخص کی زبانی پڑھیں:

خالد بن ولید نے مجھے بلایا اور ایک خط دیا اور مجھے نصیحت بھی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس واقعہ کی تفصیل بتاؤں۔ میں نے خط لیا اور مدینہ کی طرف روانہ ہوگیا۔ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور انہیں خالد بن ولید کا خط دیا۔ میں نے علیؑ کے سلوک تفصیل بتانا شروع کی اور اس سلوک کی وجہ سے میں نے علیؑ کی شکایت بھی کی۔ میری عادت تھی کہ جب بھی میں کوئی بات کرتا تو اپنے سر کر جھکا کر کرتا تھا تا کہ مقابل شخص کی طرف نگاہ نہ ہو۔ جب میں نے علیؑ کی شکایت کر لی۔ تو سر کو اوپر اٹھایا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھا۔

میں نے دیکھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک غصہ کی شدت سے متغیر ہوگیا۔ آپؐ اتنے ناراض ہوئے کہ میں نے آپ کو اتنے ناراض کبھی نہیں دیکھا (صرف بنی قریظہ کے ساتھ جنگ کے وقت بھی اتنے غصے میں تھے)۔ آپؐ کا یہ حال دیکھ کر میں نے آرزو کی کہ کاش زمین پھٹے اور مجھے نگل لے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بریدہ! کیا تم مجھ سے دور ہو کر منافق ہو گئے ہو۔

میں نے عرض کیا: خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بریدہ! علیؑ کو دوست رکھ جو کچھ علیؑ نے انجام دیا ہے اس کا اسے حکم دیا گیا تھا وہ میرے بعد تمہارے سرپرست ہیں۔

بریدہ کہتا ہے اس واقعہ کے بعد میں علیؑ کے دوستوں میں سے ہو گیا اور اس وقت سے انہیں بہت ہی دوست رکھتا ہوں۔''

اس داستان کو (اختصار اور تفصیل سے لکھا ہوا پایا گیا ہے) بعض شیعہ وسنی محققین نے نقل کیا ہے علماء جیسے شیخ طوسی (۷۴)، محمد بن سلیمان کوفی (۷۵)، محمد بن علی طبری (۷۶)، ابن طاؤوس (۷۷)، سلیمان بن احمد طبرانی (۷۸)، ابوبکر اسماعیلی (۷۹)، ابن زنجویہ (۸۰)، احمد بن شعیب (۸۱)، احمد بن حنبل (۸۲)، طحاوی مصری (۸۳)، عبدالوہاب بن حسن کلابی (۸۴)، ابونعیم اصفہانی (۸۵)، ابوبکر بیہقی (۸۶)، ابن عساکر دمشقی (۸۷)، ابوالخیر حاکمی (۸۸)، دیلمی (۸۹)، متقی ہندی (۹۰)، صالحی شامی (۹۱)، یوسف مزی (۹۲)، ابن اثیر جزری ابوالحسن علی بن ابی الکرم (۹۳) اور بعض دوسرے محققین نے بھی اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔

البتہ یہ حدیث بہت سے منابع میں ملتی ہے لیکن یہاں صرف ان کتب کا حوالہ دیا گیا ہے کہ جس میں حضرت علی علیہ السلام کی دوستی کی نصیحت کی گئی ہے۔

ابوسعید خدری کی روایت:

یہ صاحب کہتے ہیں: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

''اے لوگو! علیؑ کو دوست رکھو، بے شک اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے۔ خدا ایسے لوگوں پر لعنت کرے جو میری امت میں سے علیؑ کے بارے عہد و پیمان کو نظر انداز کریں گے اور میری وصیت کو بھول جائیں گے ایسے لوگوں کا خدا کے نزدیک کوئی حصہ نہیں ہے۔'' (۹۴)

حضرت عائشہ سے حدیث:

حضرت عائشہ کہتی ہے: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

''میں اول و آخر سب کا سردار ہوں اور علی بن ابی طالبؑ جانشینوں کے سردار ہیں، وہ میری امت میں میرا بھائی، وارث اور جانشین ہے۔ اس کی ولایت واجب اور اس کی اتباع

فضیلت اور اس کی محبت خدا کی طرف ایک وسیلہ ہے اس کا گروہ خدا کا گروہ، اس کے شیعہ خدا کے خاص بندے ہیں اس کے دوست خدا کے دوست ہیں۔ اس کے دشمن خدا کے دشمن ہیں میرے بعد وہ تمام مسلمانوں کا رہبر اور مومنین کا سرپرست اور امیر ہیں۔" (۹۵)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے آخری لمحات میں خواہش

حضرت عائشہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح روایت نقل کی:

"جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا وقت آیا۔ تو فرمایا: میرے حبیب کو میرے پاس بلاؤ۔

عائشہ کہتی ہے: میں نے کہا: ابو طالب کے بیٹے کو بلاؤ۔ خدا کی قسم! آنحضورؐ نے علیؑ کے سوا کسی کو نہیں بلایا۔ جس وقت علیؑ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اوپر سے کپڑا اتارا اور علیؑ کو اس کپڑے کے نیچے قرار دیا اور موت کے آخری وقت تک علیؑ کو اپنی آغوش میں رکھا۔"

اس روایت کو شیخ طوسی (۹۶)، محمد بن علی طبری (۹۷)، محمد بن حسن قمی (۹۸) اور اسی طرح قاضی نعمان (۹۹)، ابن شہر آشوب (۱۰۰)، ابن عساکر دمشقی (۱۰۱)، خطیب خوارزمی (۱۰۲)، گنجی شافعی (۱۰۳)، ابن طاؤس (۱۰۴)، یوسف بن حاتم شامی (۱۰۵)، عمر بن محمد بن خضر موصلی معروف بہ ملّا (۱۰۶)، محبّ الدین طبری (۱۰۷)، ابوالسعادات مبارک بن محمد معروف بہ ابن اثیر (۱۰۸)، باعونی دمشقی (۱۰۹)، سیوطی (۱۱۰)، علی بن عیسیٰ اربلی (۱۱۱)، علی بن یونس بیاضی (۱۱۲) اور دیلمی (۱۱۳) نے بھی نقل کیا ہے۔

ان کے نقل کرنے میں یہ الفاظ تھے:

"حضرت عائشہ کہتی ہے: میں نے ابوبکر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بلایا، آپؐ نے اس کو دیکھا اور اپنے سر کو زمین پر رکھ دیا اور فرمایا: میرے محبوب کو میرے پاس لاؤ۔ اس کے بعد میں نے عمر کو بلایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دیکھا اور سر کو زمین پر رکھ کر فرمایا: میرے محبوب کو میرے پاس بلاؤ۔ میں نے کہا: وائے ہو تم پر! علیؑ کو آپؐ کے پاس بلاؤ۔ وہ صرف علیؑ کو چاہتے ہیں۔"

البتہ بعض روایات میں عمر کا آنا ذکر نہیں ہوا۔

ابن عباس سے ایک روایت میں یوں نقل ہوا ہے کہ:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں بار بار فرمایا: میرے محبوب کو میرے پاس بلاؤ۔ مختلف افراد کو آپ کے پاس لایا گیا۔ لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کو دیکھ کر روگردانی کر لی۔ حتیٰ کہ جب جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا سے کہا گیا: جاؤ علیؑ کو آنحضورؐ کے پاس بلاؤ کیونکہ آپ علیؑ کے علاوہ کسی کو نہیں چاہتے۔ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے ایک شخص کو بھیج کر حضرت علی علیہ السلام کے پاس بھیجا۔ جب حضرت علی علیہ السلام آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنکھیں کھولیں اور خوشحال ہو گئے اور فرمایا: علیؑ! میرے پاس آؤ۔ علیؑ میرے پاس آؤ۔ اسی طرح آپ صلعم علیؑ کو بلاتے رہے اور اپنے قریب کرتے رہے۔ حتیٰ کہ آپؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے اوپر رکھا۔'' (۱۱۴)

بعض کتب میں نقل ہوا ہے کہ اس حدیث کو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کو بلایا۔ اس کو ام سلمہ نے نقل کیا ہے۔ (۱۱۵)

ابن شہر آشوب (۱۱۶) اور یوسف بن حاتم شامی (۱۱۷) کے قول کے مطابق اس حدیث کو محمد بن جریر طبری کتاب الولایہ میں دار القطنی نے اپنی کتاب صحیح اور سمعانی نے فضائل الصحابہ میں حسین بن علی بن حسن اور عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن حارث اور ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے۔

حاشیہ جات:

① تاریخ مدینۃ دمشق: ج۶۶، ص۱۸۹، شرح حال ابو ذر (۸۴۹۵)
② مسند ابی یعلی موصلی: ج۱۲، ص ۱۴۲ - ۱۴۳ حدیث ۶۷۷۲، تاریخ مدینۃ دمشق: ج۲۱، ص ۴۱۲، شرح حال سلمان فارسی (۲۵۹۹) از طریق ابو یعلی
③ الجامع الکبیر: ج۶، ص۸۳، حدیث ۳۷۱۸
④ المنتخب من ذیل المذیّل: ص۵۰
⑤ مناقب اہل البیت: ص۳۵۱، حدیث ۳۳۷
⑥ تہذیب الکمال: ج۳۳، ص۳۰۶ (۷۳۵۷)
⑦ اسد الغابہ: ج۴، ص۴۱۰
⑧ فرائد السمطین: ج۱، ص۲۹۳، حدیث ۲۳۲
⑨ سنن ابن ماجہ: ج۱، ص۵۳، حدیث ۱۳۹
⑩ امالی مفید، مجلس ۱۵، حدیث ۲،
⑪ زین الفتی: ج۲، ص۲۲۸، حدیث ۴۵۱
⑫ مسند احمد: ج۵، ص۳۵۶، حدیث ۲۳۰۱۴
⑬ الشریعۃ: ج۴، ص۲۰۳۰، حدیث ۱۴۹۷
⑭ المستدرک: ج۳، ص۱۳۰
⑮ الاستیعاب: ج۴، ص۴۸۱، شرح حال مقداد
⑯ تریخ مدینۃ دمشق: ج۵۶، ص۱۷۵، شرح حال مقداد (۷۱۱۸)
⑰ الخصال: ص۲۵۴، باب الاربعۃ، حدیث ۱۲۷
⑱ امالی شیخ مفید: ص ۱۲، مجلس ۱۵، ح ۲
⑲ العمدۃ: ص ۲۷۷، حدیث ۴۴۵
⑳ مسند احمد بن حنبل: ج۵، ص۳۵۱، حدیث ۲۲۹۶۸

(۲۱) مناقب اهل البیت الیف ابن مغازلی: ص۲۵۰ ـ ۲۵۱، حدیث(۳۳۶) *نقل از ابوبکر ابن ابی شیبہ*

(۲۲) مناقب اهل البیت ـ ابن مغازلی: ص۳۵۱، حدیث ۳۳۷، *نقل از ابوالقاسم بغوی*

(۲۳) الشریعه: ج۴، ص۲۰۳۰، حدیث ۱۴۹۶

(۲۴) حلیة الاولیاء: ج۱، ص ۱۷۲، شرح حال مقداد(۲۸)

(۲۵) حلیة الاولیاء: ج۱، ص۱۹۰، شرح حال سلمان (۳۴)

(۲۶) مسند الصحابه: ص۲۰ ـ ۲۱، حدیث ۲۸

(۲۷) تاریخ مدینة دمشق ج۶۰، ص ۱۷۵ ـ ۱۷۶ شرح حال مقداد

(۲۸) المناقب: ص۷۴ ـ ۷۵، حدیث ۵۳

(۲۹) المعجم الاوسط: ج۸، ص۷۱ ـ ۷۲، حدیث ۷۱۴۲

(۳۰) التاریخ الکبیر: ج۸، ص۳۱، (*حصہ کنیت*)، شماره ۲۷۱

(۳۱) المعجم الاوسط: ج ۸، ص ۲۸۰ ـ ۲۸۱، حدیث ۷۵۶۵، واز طریق او ابن عساکر در تاریخ مدینة دمشق: ج۶۰، ص ۱۷۷، شرح حال مقداد (۷۶۱۸) *البتہ حدیث اسناد کے منابع بہت زیادہ ہیں لیکن یہاں صرف حضرت علی علیہ السلام سے منقول ایک روایت پر اکتفا کرتے ہیں۔*

(۳۲) امالی شیخ مفید: مجلس ۱۰، حدیث ۲

(۳۳) امالی شیخ طوسی: مجلس ۲۹، حدیث ۱۲

(۳۴) مناقب امیر المومنین: ص ۶۶، فصل ۶، مقتل الحسین علیہ السلام: ص ۳۷، فصل ۴، ح ۵۱، سند خوارزمی

(۳۵) مناقب امیر المومنین: ص ۶۶، فصل ۶، مقتل الحسین علیہ السلام: ص ۳۷، فصل ۴، ح ۵۱، سند خوارزمی

(۳۶) مناقب آل ابی طالب: ج۳، ص۲۳۱، فی محبته علیہ السلام

(۳۷) نهج الایمان: ص۴۵۱

(۳۸) کشف الغمه: ج۱، ص۱۹۸

(۳۹) کشف الیقین: ص۲۲۵، منهاج الکرامة: ص۱۵۷

(۴۰) الصراط المستقیم: ج۲، ص۵۰

(۴۱) المعجم الکبیر: ج۳، ص۸۸، حدیث ۲۷۴۹

۴۲ مناقب امیر المومنین: ج۱، ص ۲۳۶ ۔ ۲۳۷، حدیث ۱۲۸ ۔ ۱۲۹: و ج ۲، ص ۳۹۶، ح ۱۰۲۴، و ص ۳۹۷، حدیث ۱۰۲۶، و ص ۳۹۹، حدیث ۱۰۲۹

۴۳ الریاض النضرۃ: ج ۲، ص ۲۳۳، نقل از خجندی، اسی طرح باعونی جواہر المطالب میں: ج ا، ص ۱۰۵، باب ۱۸، اس نے خجندی و محب طبری سے نقل کیا ہے۔

۴۴ حلیۃ الاولیاء: ج۱، ص ۶۳، شرح حال حضرت علی۔ اس حدیث کی مانند ابوبشر سے روایت کی ہے۔

۴۵ کفایۃ الطالب: ص ۲۰۹ ۔ ۲۱۰، باب ۵۳

۴۶ مجمع الزوائد: ج۹، ص ۱۳۱

۴۷ شرح نہج البلاغہ، ج۹، ص ۱۷۰، شرح خطبہ ۱۵۴

۴۸ ذخائط العقبیٰ: ص ۷۰

۴۹ مطالب السوول: ج۱، ص ۱۰۶، فصل ۶

۵۰ کشف الغمہ: ص ۲۲۰ ۔ ۲۲۱

۵۱ فرائد السمطین: ج۱، ص ۱۹۷، حدیث ۱۵۴

۵۲ مناقب آل ابی طالب: ج۳، ص ۱۸، فی معنی قولہ تعالیٰ: {اطیعو اللہ۔۔۔۔}

۵۳ امالی مفید: مجلس ۶، حدیث ۴

۵۴ حلیۃ الاولیاء: ج۵، ص ۳۸، شرح حال زبید ایامی

۵۵ تفسیر فرات کوفی: ص ۱۶۳ ۔ ۱۶۴، حدیث ۲۰۵، سورہ توبہ کی تفسیر میں۔

۵۶ کلمہ "وصی" روایت شیخ طوسی میں نہیں آیا ہے۔

۵۷ امالی صدوق: مجلس ۲۷، حدیث ۲۱، امالی طوسی: مجلس ۸، حدیث ۴۰

۵۸ بشارۃ المصطفیٰ: ص ۱۷۴ ۔ ۱۷۵، حدیث ۱۳۶

۵۹ جس طرح ابن طاؤس نے کتاب التحصین: ص ۲۶۴، باب ۲۱، قسم ثانی میں نقل کیا ہے جاوابی نے اپنی کتاب نور الہدیٰ میں ذکر کیا ہے۔

۶۰ مئۃ منقبہ: ص ۶۲ ۔ ۶۳، حدیث ۳۶

۶۱ کنز الفوائد: ص ۲۰۸ ۔ ۲۰۹

۶۲ المناقب: ص ۳۱۶، حدیث ۳۱۶، مقتل الحسین: ج۱، ص ۴۱

۶۳ فرائد السمطین: ج۱، ص۸۷، حدیث ۴۵

۶۴ شواھد التنزیل: ج۱، ص۵۷۶، حدیث ۵۲۴

۶۵ منابع میں دونوں صورتیں ہیں۔

۶۶ المعجم الکبیر: ج۸، ص۳۰۱، حدیث ۸۱۴۵

۶۷ اسد الغابہ: ج۳، ص۳۴، شرح حال ضحاک انصاری: وج۵، ص۲۳۱۔ ۲۳۲، شرح حال ابو ضحاک انصاری

۶۸ الاصابہ: ج۳، ص۳۹۰، شرح حال ضحاک انصاری (۴۱۹۱): وج۷، ص۱۸۹۔ ۱۹۰، شرح حال ابو ضحاک انصاری (۱۰۱۵۸) *مسند حسن بن سفیان سے منقول ہے۔*

۶۹ مجمع الزوائد: ج۹، ص۱۲۶

۷۰ مناقب آل ابی طالب: ج۲، ص۲۷۹، فی محبة الملائکة ایاہ *ابوعوانہ سے منقول ہے۔*

۷۱ عیون الاخبار (مخطوط): ورق ۲۵، مجلس ۸

۷۲ وسیلة المتعبدین: ج۵، قسم دوم، ص۱۶۵

۷۳ کنز العمال: ج۱۱، ص۶۲۱، ھدیث ۳۳۰۲۰، *مسند حسن بن سفیان سے منقول ہے۔*

۷۴ امالی شیخ طوسی: مجلس ۹، ھدیث ۳۵

۷۵ مناقب امیر المومنین: ج۱، ص۴۷۷۔ ۴۷۸، حدیث ۳۳۴، وص۴۸۸۔ ۴۸۹، حدیث ۳۴۰

۷۶ بشارۃ المصطفی: ص۱۹۴۔ ۱۹۵، جزء سوم، حدیث ۱۲

۷۷ الطراف: ص۶۷، حدیث ۴۳، *مسعود بن ناصر سجستانی سے منقول ہے۔*

۷۸ المعجم الاوسط: ج۵، ص۴۲۵۔ ۴۲۶، حدیث ۴۸۳۹

۷۹ المعجم: ج۲، ص۴۶۹۔ ۴۷۰، شرح حال قاسم بن یحیی بن نصر مخرمی (۲۳۸۲)

۸۰ الاموال: ج۲، ص۴۲۷۔ ۴۲۸، حدیث ۱۲۳۳،

اس کتاب کی عبارت اس طرح ہے کہ بریدہ کہتا ہے:

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے بریدہ! شاید تیرے دل میں بغض علیؑ ہے؟

میں نے کہا: ہاں!

آپؐ نے فرمایا: اس کے بارے میں دل میں بغض نہ رکھو اور اگر اس کی محبت دل میں رکھتے ہو تو اسے اور زیادہ کرو۔

۸۱ السسن الکبری: ج۷، ص۳۴۳۔ ۳۴۴، حدیث ۸۴۲۸، اس کی عبارت ابن زنجویہ کی مانند ہے۔

۸۲ مسند احمد: ج ۵، ص ۳۵۰، ۳۵۱، حدیث ۲۲۹۶۷، و ص ۳۵۹، حدیث ۳۶،۲۳۰: فضائل الصحابہ: ج ۲، س۶۹۰۔ ۶۹۱، حدیث ۱۱۷۹، و ۱۱۸۰، اس کی عبارت بھی ابن زنجویہ کی مانند ہے۔

۸۳ شرح مشکل الآثار: ج۸، ص۵۸، حدیث ۳۰۵۱، نسائی سے منقول ہے۔

۸۴ مناقب امیر المومنین از مسند کلابی: حدیث ۳۲

۸۵ معرفۃ الصحابہ: ج۳، ص۱۶۴۔ ۱۶۵

۸۶ السنن الکبری: ج۶، ص ۳۴۲، معرفۃ السنن والآثار: ج۵، ص۱۵۵۔ ۱۵۶، حدیث ۴۰۰ و ۴۰۱، دلائل النبوۃ: ۵، ص۳۹۶۔ ۳۹۷

۸۷ تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۲، ص۱۹۱ و ۱۹۳ و ۱۹۵، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

۸۸ اربعین منتقی: ص ۱۲۲۔ ۱۲۳، حدیث ۵۰

۸۹ فردوس الاخبار: ج۵، ص ۳۹۲، حدیث ۵۸۲۵

۹۰ کنز العمال: ج۱۱، ص ۶۱۲، حدیث ۳۲۹۶۳ دیلمی سے منقول ہے۔

۹۱ سبل الھدی والرشاد: ج۱۱، ص ۲۹۵ دیلمی سے منقول ہے۔

۹۲ تھذیب الکمال: ج۲۰، ص۴۶۰، شرح حال علی بن سوید بن منجوف (۴۰۸۰)

۹۳ اسد الغابہ: ج۱، ص۱۷۶، شرح حال بریدۃ

۹۴ امالی مفید: مجلس ۳۵، حدیث ۴، امالی طوسی: مجلس ۳، حدیث ۱۰

۹۵ امالی صدوق: مجلس ۸۵، حدیث ۲۶

۹۶ امالی طوسی: مجلس ۱۲، حدیث ۵

۹۷ بشارۃ المصطفی: ص ۳۷۳، حدیث ۹

۹۸ العقد النضید: ص ۹۲

۹۹ شرح الاخبار: ج۱، ص۱۴۷، حدیث ۸۵

۱۰۰ مناقب آل ابی طالب: ج ۱، ص ۲۹۳، فی وفاتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۰۱ تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۲، ص ۳۹۳، شرح حال علی بن ابی طالب

١٠٢ المناقب:ص٦٨،حدیث٤١،مقتل الحسین: ج١،ص٣٨،فصل ٤

١٠٣ کفایة الطالب:ص ٢٦٣

١٠٤ الطرائف:ص١٥٤،حدیث٢٤١،نقل از ابن مردویه در مناقب

١٠٥ الدر النظیم:ص١٩٣

١٠٦ وسیلة المتعبدین: ج٥،قسم ٣،ص ١٧٤

١٠٧ ذخائر العقبی:ص ٧٢،الریاض النضره: ج١،ص١٢٥

١٠٨ المختار من مناقب الاخیار: ج١،ص١٠٤

١٠٩ جواهر المطالب: ج١،ص١٧٥

١١٠ اللآلی المصنوعه:ص٣٧٤،مناقب الخلفاء الآربعه

١١١ کشف الغمه: ج١،ص٢٠٢،نقل از خوارزمی در مناقب

١١٢ الصراط المستقیم: ج٢،ص٤٨

١١٣ ارشاد القلوب: ج٢،ص٤٩،نقل از خوارزمی

١١٤ امالی صدوق: مجلس ٩٢،حدیث٦،روضة الواعظین:ص٧٥

١١٥ ارشاد شیخ مفید: ج ١، ص ١٨٦؛ مناقب آل ابی طالب: ج ١، ص ٢٩٣، فی وفاته ﷺ:
العقد النضید:ص٥٧

١١٦ مناقب آل ابی طالب: ج ١، ص ٢٩٣، فی وفاته ﷺ

١١٧ الدر النظیم:ص١٩٢

حصہ دوم

حضرت علیؑ، اللہ اور رسولؐ کی دوستی

اے علیؑ! وہ شخص جھوٹ بولتا ہے جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ مجھے دوست رکھتا ہے لیکن تیرے بارے میں دل میں کینہ رکھتا ہو۔

اے علیؑ! جس نے تیرے ساتھ جنگ کی، اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے مجھ سے جنگ کی، اس نے خدا سے جنگ کی۔

اے علیؑ! جس کے دل میں تیرے بارے میں کینہ ہو، اس نے مجھ سے کینہ رکھا ہے اور جو شخص میرے بارے میں دل میں کینہ رکھتا ہو اس نے خدا سے جنگ کی ہے اور جس کے دل میں خدا کے بارے میں کینہ ہو، خدا اسے ہلاک کرے گا اور جہنمی ہو گی

حضرت علی علیہ السلام، اللہ اور رسولؐ کی دوستی ایک ہی ہے۔

بہت سی روایات میں ملتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کی دوستی، اللہ اور رسولؐ کی دوستی ایک ہی ہے۔ اس مطلب کو چند اصحاب نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے ہم نمونہ کے طور پر چند راوی اور روایات کو ذکر کرتے ہیں۔

ا۔ انس بن مالک:

انس بن مالک روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں فرمایا:

''اے لوگو! علیؑ کو دوست رکھو، جس نے علیؑ کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا ہے اور جس کے دل میں علیؑ کے بارے میں کینہ ہے اس کا کینہ میرے لئے بھی ہے اور جس کے دل میں میرے بارے میں کینہ ہو، اس نے خدا سے دشمنی کی۔'' ①

ایک اور روایت میں ملتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

''وہ شخص جھوٹ بولتا ہے جو شخص میری دوستی رکھتا ہے لیکن اس (علیؑ) کے بارے میں کینہ رکھتا ہو۔'' ②

ایک اور مقام پر اسی طرح آیا ہے:

''اے علیؑ! جو شخص گمان کرتا ہے کہ وہ مجھے دوست رکھتا ہے لیکن دل میں تیرے بارے میں کینہ رکھتا ہو، وہ جھوٹا ہے۔'' ③

ایک اور روایت میں انس سے اس طرح منقول ہوا ہے:

''ہم اصحاب رسولؐ کا ایک گروہ آنحضورؐ کی خدمت میں تھے۔ اصحاب نے کہا: اے اللہ کے رسول! خدا کی قسم ہم آپ کو اپنی جان اور اولاد سے زیادہ دوست رکھتے ہیں۔

انس کہتا ہے کہ اسی وقت علیؑ بھی آ گئے ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کو دیکھا اور فرمایا: وہ شخص جھوٹا ہے جس کے دل میں تیرے بارے کینہ ہو لیکن میری دوستی کا اظہار کرتا ہو۔'' ④

انس بن مالک سے ایک اور روایت اس طرح نقل ہوئی ہے:

''ایک دفعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کا خطبہ دیا اور فرمایا کہ اے لوگو! میں تمہیں اپنی فیملی، بھائی اور چچازاد بھائی علی بن ابی طالب، انہیں فقط مومن دوست رکھتا ہے اور اس کا دشمن اس سے کینہ رکھتا ہے۔ جس نے اسے دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے اس کے بارے میں کینہ رکھا۔ اس نے میرے لئے کینہ رکھا اور جو شخص میرے بارے میں دل میں کینہ رکھتا ہو۔ خدا اسے عذاب دے گا۔'' ⑤

۲۔ابو برزہ اسلمی:

محققین کے ایک گروہ نے اپنی کتب میں ابو برزہ سے روایات نقل کی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح سنا گیا ہے:

''خدا نے علیؑ کے بارے میں مجھ سے فرمایا: علیؑ ہدایت کا پرچم ہے۔
میرے دوستوں کا امام اور میری پیروی کرنے والوں کے لئے ہدایت ہے،
وہ ایسا کلمہ ہے جو متقی لوگوں پر لازم کیا گیا ہے، ⑥
جس نے علیؑ کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا،
جس نے اس کی پیروی کی اس نے میری پیروی کی۔''

اس روایت کو شیخ صدوق نے اپنی دو کتابوں میں ⑦، سید ابن طاؤس ⑧ اور شرف الدین استر آبادی ⑨ نے نقل کیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور گروہ نے ان سے نقل کیا ہے۔ جیسے ابونعیم اصفہانی ⑩، ابن عساکر دمشقی ⑪، ابن جوزی ⑫، ابن مغازلی ⑬، گنجی شافعی ⑭، ابن ابی الحدید ⑮، حموی جوینی ⑯، محمد بن علی طبری ⑰، ابن بطریق حلّی ⑱ اور شاذان قمّی ⑲.

ان کی نقل شدہ روایت میں کچھ اور جملات بھی آئے ہیں بعض منقولات میں آخری جملہ کی بجائے اس طرح آیا ہے:

''جس نے علیؑ سے کینہ رکھا اس نے مجھ سے کینہ رکھا۔''

اس روایت سے مشابہ ابن عساکر دمشقی نے امام محمد باقر علیہ السلام اور عمر بن علی ابن ابی طالبؑ سے حدیث نقل کی

ہے۔⑳

محمد بن سلیمان کوفی نے بھی تفصیل سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔㉑

بعض منابع میں یہ روایت حضرت علی علیہ السلام سے بھی نقل ہوئی ہے۔㉒

اس روایت کو شیخ طوسی نے بریرہ اسلمی کی سند سے نقل کیا ہے۔㉓

جو کچھ ان احادیث میں آیا ہے وہ حدیث معراج کا ایک حصہ ہے کہ جن کو شیعہ و سنی محققین نے جیسے شیخ طوسی㉔، خطیب خوارزمی㉕، علامہ حلّی㉖، جموینی㉗ اور سید رضی الدین ابن طاؤس㉘ نے اپنی اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔

۳۔جابر بن عبداللہ انصاری:

ان کی ایک حدیث میں اس طرح آیا ہے:

''ایک دن میں مسجد نبوی میں تھا، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض اصحاب بھی موجود تھے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیؑ کا ہاتھ تھامے ہوئے مسجد میں آئے اور اپنے اصحاب سے فرمایا:

کیا تم یہ گمان نہیں کرتے ہو کہ تم مجھے دوست رکھتے ہو؟

سب نے کہا: جی ہاں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ شخص جھوٹا ہے جو یہ گمان کرتا ہے کہ مجھے دوست رکھتا ہے جبکہ وہ علیؑ سے دشمنی رکھتا ہو۔''㉙

ایک اور حدیث میں جابر بن عبداللہ انصاری سے اس طرح ملتا ہے:

''ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام ابراہیم کے گھر میں تھے㉚ اور چند اصحاب بھی آپؐ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضرت علی علیہ السلام بھی آئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو دیکھ کر فرمایا:

اے لوگو! میرے بعد لوگوں میں سے افضل ترین شخص (علیؑ) تمہاری طرف آیا ہے وہ تمہارا مولا ہے۔ اس کی پیروی درحقیقت میری پیروی ہے اور اس کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔

اے لوگو! میں حکمت کا گھر اور علیؑ اس کی دروازہ ہے گھر میں دروازے کے بغیر داخل نہیں ہوا جاتا۔ وہ شخص جھوٹ بولتا ہے جو مجھے دوست رکھتا ہے۔ درحالانکہ دل میں علیؑ کے بارے میں کینہ رکھتا ہو۔''㉛

۴۔حذیفہ بن اسید:

ابوبکر بن ابی عاصم نے حذیفہ کی سند سے اس طرح روایت کونقل کیا ہے:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام کے گھر تشریف لے گئے اور میں آپؐ کے ساتھ تھا۔

آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

تواس وقت کس حالت میں ہوگا کہ جب تو ایک گروہ کے درمیان ہوگا اور جب ان کے لئے سخن حق کہوگے لیکن وہ تمہیں میری امت کا سب سے بڑا جھوٹا شخص تصور کریں گے۔

حذیفہ کہتا ہے: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ الفاظ سن کر علی کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تو خوشحال نہیں کہ جو شخص تجھے دوست رکھے گا اس نے مجھے دوست رکھا اور حوض کوثر کے کنارے مجھ سے ملے گا؟ جس شخص کے دل میں تیرے بارے میں کینہ ہو،اس کے دل میں گویا میرے بارے میں بھی کینہ ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے کہا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشحال ہوں۔'' (۳۲)

۵۔حضرت امام حسین علیہ السلام:

امام حسینؑ سے ایک منقول روایت میں ملتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح فرمایا:

''میں اور علیؑ ایک نور سے تھے جسے خداوند عالم نے چودہ ہزار سال حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت سے پہلے خلق کیا اور آدم کی خلقت کے بعد اس نور کو آدم کی صلب میں قرار دیا اور یہ نور نسل در نسل منتقل ہوتا ہوا عبدالمطلب کے صلب میں آیا۔اس کے بعد نور کے دو حصے ہوئے اور میرا نور عبداللہؑ کی صلب اور علیؑ کا نور ابوطالبؑ کی صلب میں قرار پایا۔

پس علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے۔جس نے علیؑ کو دوست رکھا اس نے میری دوستی کی وجہ سے دوست رکھا اور جس نے علیؑ کے بارے میں دل میں کینہ رکھا اس نے علیؑ کے ساتھ دشمنی کی۔'' (۳۳)

۶۔ابوالحمراء:

خادم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کو اس طرح نقل کرتا ہے:

’’عرفہ کے دن رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی کا ہاتھ پکڑے ہوئے میرے پاس آئے اور فرمایا: اے لوگو! اس دن اللہ تعالیٰ نے تم پر فخر کیا ہے تا کہ تم سب کو بخش دے۔ اس کے بعد آپؐ نے علیؑ پر نگاہ ڈالی اور فرمایا: اے علیؑ! مخصوصاً خدا تجھے بخش دے۔

پھر فرمایا: اے علیؑ! بے شک حقیقی سعادت مند وہ شخص ہے جو تجھے دوست رکھتا ہے اور حقیقی شقی وہ شخص ہے جو تجھ سے دشمنی رکھتا ہو اور تیرے بارے میں جس کے دل میں کینہ ہو۔

اے علیؑ! وہ شخص جھوٹ بولتا ہے جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ مجھے دوست رکھتا ہے لیکن تیرے بارے میں دل میں کینہ رکھتا ہو۔

اے علیؑ! جس نے تیرے ساتھ جنگ کی، اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے مجھ سے جنگ کی، اس نے خدا سے جنگ کی۔

اے علیؑ! جس کے دل میں تیرے بارے میں کینہ ہو، اس نے مجھ سے کینہ رکھا ہے اور جو شخص میرے بارے میں دل میں کینہ رکھتا ہو اس نے خدا سے جنگ کی ہے اور جس کے دل میں خدا کے بارے میں کینہ ہو، خدا اسے ہلاک کرے گا اور جہنمی ہوگی۔‘‘ (۳۷)

۷۔ ابورافع:

ان سے یوں روایت نقل ہوئی ہے:

’’رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک گروہ کا کمانڈر بنا کر یمن بھیجا اس گروہ میں اسلمی قبیلہ کا عمرو بن شاس نامی شخص بھی موجود تھا۔ یمن سے واپسی کے بعد اس شخص نے حضرت علی علیہ السلام کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا: آیا تو نے علیؑ سے کوئی ظلم ہوتے ہوئے دیکھا؟ یا مال غنیمت کی تقسیم میں اس نے کسی کو کسی پر ترجیح دی ہے؟

اس شخص نے کہا: نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کس وجہ سے تو نے علی کو بُرا بھلا کہا ہے؟

عمرو نے کہا: میرے دل میں علیؑ کے بارے میں کینہ ہے جس کے سبب میں نے یہ فعل انجام دیا ہے اور کینہ کو دل سے نکالنا میرے بس کی بات نہیں ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غضب ناک ہوئے اور آپؐ کے چہرہ مبارک پر آثار نمایاں تھے۔ اس وقت آپؐ نے فرمایا: جو شخص علیؑ کے بارے میں دل میں کینہ رکھتا ہو، وہ گویا مجھ سے کینہ رکھتا ہے۔ اور جس نے میرے ساتھ دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی۔ جس نے علیؑ کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا۔ ۳۵

ایک اور روایت میں آیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

جس نے علیؑ کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا ہے اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا۔ جو شخص علی سے دشمنی رکھتا ہے اس نے مجھ سے دشمنی رکھی اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی۔'' ۳۶

۸۔ ابوسعید خدری:

یہ کہتے ہیں: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

''اے علیؑ! وہ شخص جھوٹا ہے جو مجھ سے دوستی رکھتا ہے اور علی کے بارے میں دل میں کینہ رکھتا ہو۔'' ۳۷

۹۔ سلمان فارسیؓ:

یہ صحابی ایمان کے اعلیٰ درجے پر فائز تھے حتیٰ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سلمانؓ میرے اہل بیتؑ میں ہیں۔ ۳۸

یہ ان اصحاب میں سے تھے کہ جن کے بارے میں آنحضرتؐ نے فرمایا: خدا ان کو دوست رکھتا ہے۔ ۳۹

اس فرمان کے مطابق سلمان با فضیلت شخصیت تھے۔ ان سے کئی روایات حضرت علی علیہ السلام کی دوستی کے بارے میں نقل ہوئی ہیں۔ سلمانؓ کو حضرت علی علیہ السلام سے بے پناہ محبت تھی اور نہ صرف محبت تھی بلکہ عملی طور پر لوگوں کو دکھایا کہ وہ حضرت علی علیہ السلام سے کتنی محبت کرتے ہیں۔

''ایک دن ایک شخص نے سلمان سے پوچھا: تجھے علیؑ سے کتنی زیادہ محبت ہے؟

سلمان نے کہا: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ انہوں نے فرمایا:

جو شخص علیؑ سے محبت کرتا ہے اس نے مجھ سے محبت کی اور جس کے دل میں ان کے بارے

میں کینہ ہے تو گویا ایسا ہے کہ اس شخص نے مجھ سے کینہ رکھا۔'' (۴۰)

ایک اور روایت سلمان سے منقول ہے:

''میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کی ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا: جو شخص تیرا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے اور جس نے تجھ سے کینہ رکھا اس نے مجھ سے کینہ رکھا اور جس نے مجھ سے کینہ رکھا اس نے خدا سے کینہ رکھا۔'' (۴۱)

بعض کتب میں صرف یہ جملہ آیا ہے؛

''اے علیؑ! تیرا دوست میرا دوست ہے اور جس نے تجھ سے کینہ رکھا اس نے مجھ سے کینہ رکھا۔'' (۴۲)

۱۰۔ اُم سلمہؓ:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ اُم سلمہؓ کہتی ہیں:

''میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: جس نے علیؑ کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا۔ جس نے علیؑ سے کینہ رکھا اس نے مجھ سے کینہ رکھا اور جس نے مجھ سے کینہ رکھا اس نے درحقیقت خدا سے کینہ رکھا۔'' (۴۳)

یہی عبارت جابر بن عبداللہ انصاری سے ایک طولانی حدیث کے ضمن میں نقل ہوئی ہے۔ (۴۴)

ایک اور روایت میں اُم سلمہؓ سے یوں نقل ہوا ہے:

''علیؑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

آپؐ نے فرمایا: وہ شخص جھوٹ بولتا ہے جو یہ گمان کرتا ہے کہ مجھے دوست رکھتا ہے حالانکہ علیؑ کے ساتھ دشمنی کرتا ہو۔'' (۴۵)

۱۱۔ صلصال بن دلھمس:

اس صحابیٔ رسولؐ سے ایک روایت میں یوں ملتا ہے:

''میں اصحاب کے ایک گروہ کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، اتنے میں حضرت علی علیہ السلام آئے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: وہ شخص جھوٹ بولتا ہے جو مجھے دوست رکھنے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن دل میں تمہارے بارے میں کینہ رکھتا ہو۔

اے علیؑ! جو تمہیں دوست رکھتا ہے وہ میرا بھی دوست ہے اور جو میرا دوست ہے وہ خدا کا دوست ہے اور جو خدا کو دوست رکھتا ہے خدا اسے جنت میں بھیجے گا جس نے تم سے کینہ رکھا اس نے مجھ سے کینہ رکھا۔ جس نے مجھ سے کینہ رکھا، جس نے مجھ سے کینہ رکھا، اس نے خدا سے کینہ رکھا ہے اور جس نے خدا سے کینہ رکھا وہ جہنم میں جائے گا۔'' (۴۶)

۱۲۔ عبداللہ بن حنطب:

ایک حدیث میں ان سے اس طرح منقول ہے:

''جمعہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لئے خطبہ پڑھا اور فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں اپنے خاندان، بھائی اور چچازاد بھائی علی بن ابی طالبؑ سے دوستی رکھنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ علیؑ صرف مومن دوست رکھتا ہے اور اس کے بارے میں منافق کے دل میں کینہ ہوگا۔ جس نے علیؑ کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے اس کے بارے میں کینہ رکھا، اس نے مجھ سے کینہ رکھا اور جو شخص مجھ سے کینہ رکھتا ہے۔ اللہ اسے عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔'' (۴۷)

۱۳۔ عبداللہ بن عباس:

یہ صحابی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں روایت نقل کرتے ہیں:

''اے علیؑ! میں حکمت کا شہر ہوں اور تو اس شہر کا دروازہ ہے۔ شہر میں داخل ہونے کے لئے دروازے سے جانا ہوتا ہے وہ شخص جھوٹ بولتا ہے جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ مجھے دوست رکھتا ہے لیکن تمہارے بارے میں دل میں کینہ رکھتا ہو، کیونکہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔''

اس حدیث کو شیخ صدوق⑱، محمد بن احمد بن علی قمی (ابن شاذان⑲) سید رضی الدین ابن طاؤوس⑳، اور حموئی جوینی㉑ نے بھی نقل کیا ہے۔

ایک اور روایت میں ملتا ہے کہ ابن عباس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں نقل فرمایا:

''تم دنیا اور آخرت دونوں میں سردار ہو۔ جو شخص تمہیں دوست رکھتا ہے اس نے مجھ سے دوستی کی اور جس کے دل میں تمہارے بارے میں کینہ ہو، وہ میرے لئے بھی کینہ رکھتا ہے۔ تمہارا دوست، خدا کا دوست ہے جس نے تم سے کینہ رکھا اس نے خدا کے بارے میں بھی کینہ رکھا۔ وائے ہو ایسے شخص پر جو میرے بعد تم سے دشمنی رکھتا ہو۔''㉒

ایک اور حدیث میں ابن عباس یوں کہتے ہیں:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام پر نظر ڈالی اور فرمایا: تم دنیا و آخرت دونوں میں سردار ہو جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا میرا دوست خدا کا دوست ہے جس کے دل میں تمہارے بارے میں بغض ہو، اس کے دل میں میرے لئے بھی بغض ہے۔

وائے ہو! ایسے شخص پر جو میرے بعد تجھ سے دشمنی رکھے گا۔''

اس حدیث کو عاصمی㉓، خطیب بغدادی㉔، حاکم نیشاپوری㉕، محمد بن جریر بن رستم طبری㉖، لالکایی㉗، ابن عساکر دمشقی㉘، ابن شہر آشوب㉙، خطیب خوارزمی㉚، علی بن عیسیٰ اِربلی㉛، ابن بطریق حلّی㉜، یوسف مزّی㉝، ابن حجر عسقلانی㉞، زرندی حنفی㉟، ابن صبّاغ مالکی㊱، علّامہ حلّی㊲، محمد بن علی طبری㊳، ابن عدی㊴اور حمّویی㊵ نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

بعض روایات میں ابن عباس سے یوں نقل ہوا ہے:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حضرت علی علیہ السلام کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ اسے کہو: تم دنیا میں سردار ہو اور آخرت میں بھی۔ جو شخص تمہیں دوست رکھتا ہے وہ مجھے دوست رکھتا ہے اور جس کے دل میں تمہارے بارے میں بغض ہو اس کے دل میں میرے لئے بھی بغض ہے۔''

اس روایت کو سبط ابن جوزی㊶، محب طبری㊷، ابن بطریق حلی㊸ نے بھی نقل کیا ہے۔

ایک اور حدیث میں ابن عباس کہتے ہیں:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا: خدا آپ کو سلام کہتا ہے اور فرمایا: علی کو دوست رکھو، کیونکہ جو شخص علیؑ کو دوست رکھتا ہے اس نے مجھے دوست رکھا اور جس کے دل میں علیؑ کے بارے میں کینہ ہو، وہ میرے لئے بھی دل میں کینہ رکھتا ہے۔'' (۴۴)

ایک اور حدیث میں ملتا ہے:

''ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے باہر آئے اور اس حال میں کہ آپؐ کے ہاتھ علیؑ کے ہاتھ میں تھے اور فرمایا: جس نے اس کے بارے میں بغض رکھا اس نے خدا و رسولؐ سے دشمنی کی۔ جو علیؑ کو دوست رکھتا ہے اس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کو بھی دوست رکھا۔'' (۴۵)

ایک اور حدیث میں ابن عباس سے یوں نقل ہوا ہے:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں تشریف فرما تھے کہ صبح سویرے علیؑ آپؐ کے گھر گئے۔ علیؑ کی ہمیشہ یہ خواہش ہوتی تھی کہ وہ ہر روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنے والے پہلے فرد ہوں۔ جب حضرت علی علیہ السلام گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر مبارک خلیفہ کلبی (۴۶) کے فرزند دحیہ کے دامن میں رکھے سو رہے تھے۔ حضرت علی علیہ السلام نے دحیہ سے مخاطب ہو کر کہا: تم پر سلام ہو۔ اللہ کے رسولؐ کیسے ہیں؟

دحیہ نے جواب دیا: اے اللہ کے رسولؐ کے بھائی اللہ کے رسولؐ کا حال اچھا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے کہا: خداوند عالم اہل بیتؑ کی طرف سے تمہیں جزائے خیر دے۔

دحیہ نے کہا: میں آپ کو دوست رکھتا ہوں اور آپ کے لئے میرے پاس مدح ہے۔ جو آپ کو ہدیہ کرتا ہوں۔ آپ مومنوں کا امیر ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا ساری اولاد آدم کے سردار ہیں، لوائے حمد کا پرچم روز قیامت آپ کے ہاتھ میں ہوگا۔ آپ اور آپ کے شیعہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی جماعت کے ساتھ جنت کی طرف جائیں گے۔ جو آپ کی ولایت رکھتا ہو وہ فلاح پا جائے گا اور جس نے آپ کو چھوڑا وہ خسارہ میں رہے گا۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوست ہیں جو آپ کے دوست ہیں۔ ان سے کینہ رکھنے والے ہیں جن کے دلوں میں آپ کے بارے میں بغض ہوگا۔ ایسے افراد کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نہیں نصیب ہوگی۔ آیئے اور خدا کے منتخب کے نزدیک

ہوجایئے۔

اس وقت دحیہ نے رسول خداصلى الله عليه وآله وسلم کا سر مبارک حضرت علی علیہ السلام کے دامن میں رکھا اور چلا گیا۔

رسول خداصلى الله عليه وآله وسلم بیدار ہوئے اور فرمایا: یہ (میرا) سر (تمہاری گود میں جبکہ یہ دحیہ کی گود میں تھا) اور باتیں کرنے کی آواز کیا ہے؟

حضرت علی علیہ السلام نے آپؐ کو ساری داستان بیان کی۔

رسول اکرم صلى الله عليه وآله وسلم فرماتے ہیں وہ دحیہ نہیں تھا بلکہ جبرائیل علیہ السلام تھے اور وہ تمہیں ایسے نام سے پکار رہے تھے کہ جو نام خدا نے تمہیں دیا ہے۔ خدا نے مومنین کے دلوں میں تیری محبت اور کافروں کے دلوں میں ڈر قرار دیا ہے۔'' (۶۷)

کچھ اور بھی روایات عبداللہ بن عباس سے منقول ہیں جو کہ حصہ چہارم میں بیان ہوں گی۔

۱۴۔ عبداللہ بن عمر بن خطاب:

عبداللہ رسول خداصلى الله عليه وآله وسلم سے ایک حدیث یوں نقل کرتا ہے:

''آگاہ رہو! علیؑ کا نسب وسبب (۶۸) مجھ سے ہے۔ پس جو شخص اسے دوست رکھتا ہے اس نے مجھے دوست رکھتا ہے اور جس نے اس کی نسبت کینہ رکھا ہے اس نے میری نسبت کینہ رکھا ہے۔'' (۶۹)

ایک اور حدیث عبداللہ بن عمر کے غلام نافع سے نقل ہوئی ہے:

''میں نے ابن عمر سے پوچھا: رسول خداؐ کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخص کون ہے؟

ابن عمر نے کہا: تمہیں ایسی باتوں سے کیا ہے؟

پھر پشیمان ہوا اور کہا: خدا سے معافی مانگتا ہوں، لوگوں میں سے بہترین شخص رسول خداصلى الله عليه وآله وسلم کے بعد وہ ہے کہ جو رسولؐ کے لئے حلال تھا اس کے لئے بھی حلال تھا اور جو رسول پر حرام پر تھا اس پر بھی حرام تھا۔

میں نے کہا: وہ کون ہے؟

اس نے کہا: علیؑ۔ رسول خداصلى الله عليه وآله وسلم نے ان تمام گھروں کے دروازے بند کرا دیئے تھے جو

مسجد کی طرف کھلتے تھے لیکن علیؑ کا دروازہ بند نہیں ہوا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا: اس مسجد میں تیرے لئے وہ کچھ مباح ہے جو کچھ میرے لئے مباح ہے اور تیرے لئے حرام ہے جو کچھ میرے لئے حرام ہے تو میرا وارث اور وصی ہو۔ میرے قرض کو ادا کرنا اور میرے وعدوں پر عمل کرنا۔ جس طرح میں نے جنگ کی اس طرح جنگ کرنا۔ وہ شخص جھوٹا ہے جو تجھ سے دشمنی رکھتا اور گمان کرتا ہے کہ وہ میرا دوست ہے۔'' (۸۰)

۱۵۔ عبداللہ بن مسعود:

ابن مسعود کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص مجھے دوست رکھتا ہے اسے علیؑ کو بھی دوست رکھنا چاہیے۔ جس کے دل میں علیؑ کے بارے میں بغض ہے اس کا بغض میرے لئے بھی ہے۔ اور جو شخص علیؑ سے کینہ رکھتا ہے وہ مجھ سے بھی کینہ رکھتا ہے اور جو شخص مجھ سے کینہ رکھتا ہے وہ خدا کے بارے میں بھی کینہ رکھتا ہے۔ جو شخص خدا کے بارے میں کینہ رکھتا ہے وہ جہنم میں جائے گا۔'' (۸۱)

ایک اور روایت میں اس طرح آیا ہے:

''میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ وہ مجھ پر ایمان لایا اور علیؑ کے بارے میں بغض رکھتا ہو، وہ جھوٹا ہے اور مومن نہیں ہے۔''

اس حدیث کو شیخ طوسی (۸۲)، قاضی نعمان (۸۳)، خطیب خوارزمی (۸۴)، ابن عساکر (۸۵)، ابن شہر آشوب (۸۶) اور ابن کثیر دمشقی (۸۷) نے بھی نقل کیا ہے۔

آخری حدیث جو ابن عباس سے منقول ہے بعض کتب میں اسے ابن مسعود کی طرف نسبت دی گئی ہے۔ (۸۸)

۱۶۔ حضرت علی علیہ السلام:

عمر ابن خطاب کی جانشینی کے تعین کے لئے چھ افراد جمع ہوئے تھے تو حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے جو خطاب فرمایا تھا اس میں ''اللہ و رسولؐ کی دوستی اور علیؑ کی دوستی ایک ہی ہے'' کا اشارہ ملتا ہے اور اسے اپنے لئے امتیاز شمار کیا اور فرمایا:

''کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہو وہ

شخص جھوٹا ہے جوگمان کرتا ہے کہ میرا دوست ہے جبکہ دل میں بغض علیؑ رکھتا ہو؟
سب نے کہا: نہیں۔'' (۸۹)

شیخ صدوق نے حضرت امیرؑ کی سند سے نقل کیا کہ آنحضرتؐ ایک مجلس میں اپنے لئے ستر (۷۰) فضائل (۹۰) شمار کئے اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کسی میں یہ فضائل نہیں پائے جاتے بلکہ صرف حضرت علی علیہ السلام میں موجود تھے۔

انتالیسویں (۳۹) فضیلت میں یہ ملتا ہے:

''میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا: وہ شخص جھوٹ بولتا ہے جوگمان کرتا ہے کہ وہ مجھے دوست رکھتا ہے جبکہ دل میں بغض علیؑ ہو۔ علیؑ سے دوستی صرف مومن کے دل میں ہوتی ہے۔

اے علیؑ! خداوند عالم میرے اور تیرے دوستوں کو سب سے پہلے جنت میں بھیجے گا۔ مجھ اور تجھ سے کینہ رکھنے والے میری امت میں سب سے پہلے گمراہ ہیں اور دوزخ میں جائیں گے۔'' (۹۱)

ایک اور حدیث میں حضرت علی علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح نقل کیا ہے:

''جو شخص گمان کرتا ہے کہ وہ میرا دوست ہے جبکہ اس کے دل میں علی کے بارے میں بغض ہو، وہ جھوٹا ہے۔'' (۹۲)

خالد بن یزید جعفی امام محمد باقر علیہ السلام سے اس طرح روایت نقل کرتا ہے:

''ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ''لا الہ الا اللہ'' کہنے والا ہر شخص مومن ہے۔

حضرتؐ نے فرمایا: ہمارے ساتھ دشمنی کرنا انسان کو یہودی اور عیسائی بنا دیتی ہے۔ تم اس وقت تک جنت میں نہیں جاسکتے ہو۔ جب تک تمہارے دلوں میں میرے دوستی نہ ہو۔ وہ شخص جھوٹ بولتا ہے جوگمان یہ کرتا ہے کہ وہ مجھ سے دوستی رکھتا ہے لیکن دل میں علیؑ کے بارے میں بغض رکھتا ہو۔'' (۹۳)

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''تم میرے طریق پر گامزن ہو۔ شریعت کی اساس اور میری سنت پر قتل کئے جاؤ گے۔ جو

شخص تمہیں دوست رکھتا ہے وہ مجھے دوست رکھتا ہے اور جو تمہارے بارے میں دل میں کینہ
رکھتا ہے وہ میرے بارے میں بھی کینہ رکھتا ہے۔''(۹۴)

اس طرح حضرت امیرؑ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اے علیؑ! تیرے دوست میرے دوست ہیں، جو شخص تیرے لئے دل میں کینہ رکھتا ہے وہ
میرے بارے میں بھی کینہ رکھتا ہے۔''(۹۵)

کچھ اور روایات بھی آپؑ سے مذکور ہیں کہ جو پہلے ابو برزۂ اسلمی کی روایات میں گزر چکی ہیں اور ان کے منابع بھی وہیں ذکر دیئے گئے ہیں۔

۱۷۔عمار بن یاسر:

یہ بزرگ صحابی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں نقل کرتے ہیں:

''میں ان سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی اور ولایت علی بن ابی طالبؑ قبول کریں۔ جس نے اس کی ولایت کو قبول کیا اس نے میری ولایت کو قبول کیا اور جس نے میری ولایت کو قبول کیا اس نے خدا کی ولایت کو قبول کیا ہے۔ جو شخص علیؑ کو دوست رکھتا ہے وہ مجھے بھی دوست رکھتا ہے اور جو مجھے دوست رکھتا ہے وہ خدا کو دوست رکھتا ہے جس نے علیؑ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے اپنے دل میں میرے بارے میں بغض رکھا اس نے خدا سے بغض رکھا ہے۔''(۹۶)

۱۸۔عمر بن خطاب:

عبداللہ بن عباس کہتا ہے کہ میں نے عمر بن خطاب سے سنا کہ اس نے کہا:

''علیؑ کو برا بھلا کہنے سے باز آجاؤ۔ میں نے سنا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کے لئے ایسی تین خوبیاں بیان فرمائیں کہ اگر ان میں سے ایک خوبی بھی مجھ میں ہوتی تو مجھے اس سے زیادہ محبت ہوتی۔ اگر وہ تمام چیزیں جن پر سورج چمکتا ہے میری ہوتیں تو میں اس خوبی کو زیادہ اہمیت دیتا۔

میں، ابو بکر، ابو عبیدہ بن جراح اور چند دوسرے اصحاب رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر

تھے۔آنحضرتؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔اے علیؑ! تو سب سے پہلے مسلمان ہونے والا ہے،تو میرے لئے ہارون کی مانند ہو، وہ شخص جھوٹ بولتا ہے جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ مجھے دوست رکھتا ہے جبکہ دل میں تیرے بارے میں بغض رکھتا ہو۔''(۹۷)

۱۹۔عمر بن علی بن ابی طالبؑ:

جو اس روایت کی عبارت ہے وہ ابو برزہ اسلمی جیسی ہے(۹۸)اور طولانی ہونے کی وجہ سے نہیں لکھا جارہا تاکہ تکرار نہ ہو۔

۲۰۔عمر بن شاس اسلمی:

عمر بن شاس اسلمی آنحضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح روایت نقل کرتا ہے:

''جس نے علیؑ کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے علیؑ کے بارے میں بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جو شخص علیؑ کو تکلیف پہنچاتا ہے اس نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے خدا کو تکلیف دی ہے۔''(۹۹)

۲۱۔عمرو بن عاص:

جب معاویہ نے حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ جنگ کے لئے عمرو بن عاص کو دعوت دی تو اس نے یہ جواب لکھا:

''علیؑ وہ شخصیت ہیں کہ جس کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! کیا تو راضی نہیں کہ تیرے ساتھ صلح، میرے ساتھ صلح، تیرے ساتھ جنگ، درحقیقت میرے ساتھ جنگ ہے تو بھائی اور ولی، دنیا وآخرت ہو۔

اے ابوالحسنؑ! جو شخص تجھے دوست رکھتا ہے اس نے مجھ سے دوستی رکھی اور جس کے دل میں تیرے بارے میں کینہ ہو،اس نے میرے بارے میں کینہ رکھا ہے۔''(۱۰۰)

۲۲۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

اس روایت کو ابر برزہ اسلمی والی روایت میں بیان کر چکے ہیں۔

۲۳۔معاویہ بن ثعلبہ:

یہ صحابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتا ہے کہ

’’رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! جو تجھے دوست رکھتا ہے وہ مجھے بھی دوست رکھتا ہے اور جو شخص تمہارے لئے بغض رکھتا ہے وہ میرے لئے بھی بغض رکھتا ہے۔‘‘(۱۰۱)

۲۴۔یعلی بن مرہ:

ان سے منقول روایت کی عبارت ایسی ہی ہے جیسے ام سلمہ والی روایت تھی۔صرف ابتداء میں یہ جملہ اضافی ہے:

’’جو شخص علیؑ کی پیروی کرتا ہے اس نے میری پیروی کی ہے اور جس نے علیؑ کی نافرمانی کی ہو اس نے میری نافرمانی کی ہے اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی ہے۔‘‘(۱۰۲)

حاشیہ جات:

① زین الفتی: ج۲، ص۲۲۸، حدیث۴۵۰

② الکامل۔ ابن عدی: ج۲، ص۳۶۳، شرح حال حسین بن سلیمان (۴۹۱)

③ فرائد السمطین: ج۱، ص۱۳۴، حدیث۹۶

④ مناقب اهل البیت۔ ابن مغازلی: ص۱۱۳۔ ۱۱۴، حدیث ۷۷، الروضۃ: ص۸۰، حدیث ۶۹، العمدہ: ص ۲۸۲، حدیث ۴۵۸: کشف الیقین: ص ۲۹۴۔ ۲۹۵، امالی طوسی: مجلس ۱۲، حدیث۷۰، و مجلس ۲۷، حدیث۸، مناقب آل ابی طالب: ج۳، ص۲۳۹، فی بغضہ علیہ السلام

⑤ ذیل اللالی: ص۶۲، کنز العمال: ج۱۴، ص۸۱، حدیث ۳۷۹۹۶

⑥ یہی مضمون سورہ فتح کی آیہ ۲۶ میں آیا ہے۔

⑦ امالی صدوق: مجلس ۷۲، حدیث ۲۳، معانی الاخبار: ص ۱۲۵۔ ۱۲۶، باب معنی التقوی، حدیث۱

⑧ الیقین: ص۶۱۳، بہ نقل از جاوابی در کتاب نور الهدی

⑨ تأویل الآیات الظاهرة، تفسیر آیہ ۲۶، سورہ فتح، نقل از ابن جحام در کتاب "ما نزل من القرآن فی اهل البیت"

⑩ حلیۃ الأولیاء: ج۱، ص۶۶، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

⑪ تاریخ مدینۃ دمشق: ج۴۲، ص۲۹۰۔ ۲۹۱، شرح حال حضرت علی علیہ السلام، بہ نقل از ابو نعیم

⑫ العلل المتناهیہ: ص۲۳۹، حدیث۳۸۱، نقل از ابو نعیم

⑬ مناقب اهل البیت: ص۱۰۸۔ ۱۰۹، حدیث۷۱

⑭ کفایۃ الطالب: ص۷۲۔ ۷۳، باب ۴

⑮ شرح نہج البلاغہ: ج۹، ص۱۶۷

⑯ فرائد السمطین: ج۱، ص۱۵۱، حدیث۱۱۴

⑰ بشارۃ المصطفی: ج۱، ص۲۴۰، جزء ۴، حدیث۲۱

⑱ العمدہ: ص۲۷۹۔ ۲۸۰، حدیث۴۵۳ نقل از ابن مغازلی

⑲ الروضه: ص۷۸، ص۶۶

⑳ تاریخ مدینة دمشق: ج۴۲، ص۲۷۰، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

㉑ مناقب امیر المومنین: ج۱، ص۴۶۴ - ۴۶۵، حدیث ۳۲۸

㉒ شرح الاخبار: ج۱، ص۱۶۳، حدیث ۱۱۸، امالی شیخ طوسی: مجلس ۹، حدیث ۲۰، بشارة المصطفی: ص ۱۹۲، جزء سوم، حدیث ۷، الیقین: ص ۶۱۸، المناقب خوارزمی۔: ص ۳۰۳ - ۳۳۰۴، حدیث ۲۹۹

㉓ امالی طوسی: مجلس ۱۸، حدیث ۳۲

㉔ امالی طوسی: مجلس ۱۲، حدیث ۴۹ و ۴۶ و ۴۷

㉕ المناقب: ص۳۰۳ - ۳۰۴، حدیث ۲۹۹

㉖ کشف الیقین: ص ۲۹۵ - ۲۹۶، حدیث ۳۴۱

㉗ فرائد السمطین: ج۱، ص۲۶۸ - ۲۳۹، حدیث ۲۱۰

㉘ التحصین: ص ۵۴۲ و ۵۴۴، باب ۷

㉙ امالی ابن سمعون: ص ۲۱۲ - ۲۱۳، حدیث ۲۰۳: تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۶۷ - ۲۶۸، شرح حال حضرت علی، *ابن سمعون وابن شاذان کی اسناد سے۔*

㉚ *ماریہ قبطیہ فرزند رسولؐ حضرت ابراہیمؑ کی والدۂ گرامی ہیں۔*

㉛ امالی صدوق: مجلس ۵۶، حدیث ۸

㉜ السنه: ج۱، ص۵۱۳ - ۵۱۴، حدیث ۷۷۸

㉝ زین الفتی: ج۱، ص۱۲۹ - ۱۳۱، حدیث ۳۴، مقتل الحسین۔ خطیب خوارزمی۔: ج۱، ص۵۰، فصل ۴؛ المناقب۔ خوارزمی۔: ص ۱۴۵ - ۱۴۶، حدیث ۱۷۰؛ کشف الغمه: ج۱، ص۵۱۹، انه أقرب الناس الی رسول الله ﷺ: المحتضر: ص ۱۷۴، ص ۲۰۲، *ان دونوں نے خوارزمی سے نقل کیا ہے؛* الخصال۔ شیخ صدوق۔: ص۶۴۰، حدیث ۱۶

㉞ امالی صدوق: مجلس ۶۰، حدیث ۱۱، امالی طوسی: مجلس ۱۵، حدیث ۱۰

㉟ البحر الزخار: ج ۹، ص ۳۲۳، حدیث ۳۸۷۴، کشف الاستار، ج ۳، ص ۱۹۹، حدیث ۲۵۵۹؛ شرح الاخبار: ج۱، ص۱۵۳ - ۱۵۴، حدیث ۹۸

㊱ المعجم الکبیر: ج۱، ص۳۱۹، حدیث ۳۴۷

(۳۷) تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲٦٨، شرح حال حضرت علی علیہ السلام؛ البدایه والنهایه: ج۷، ص ۳٦۷، امالی طوسی: مجلس ۲۷، حدیث ٩، ضمن حدیثی که در بخش پنجم ذکر خواهد شد

(۳٨) المستدرك علی الصحیحین: ج۳، ص ۵٩٨، المعجم الکبیر : ج٦، ص ۳١۲، تفسیر طبری: ج۲١، ص ١٦۲؛ الطبقات الکبری: ج۴، ص ٨۳، شرح حال سلمان فارسی؛ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ج ۲، ص ۷٠، باب ۳١، حدیث ۲٨۲، الاختصاص: ص ۳۴١

(۳٩) یہ روایت بہت سے منابع میں ذکر ہوئی ہے۔

(۴٠) المستدرك علی الصحیحین: ج۳، ص ١۳٠، حدیث ۴٦۴٨، المناقب۔ خطیب خوارزمی۔: ص ٦٩۔ ۷٠، حدیث ۴۴، نقل از حاکم؛ کشف الغمه: ج١، ص ۲٠۳، به نقل از خوارزمی؛ کشف الیقین: ص ۲۲٦۔ ۲۲۷

(۴١) الکامل۔ ابن عدی۔: ج ۵، ص ١۲۷، شرح حال عمرو بن خالد کوفی (١۲٨٩)؛ تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲٦٩، شرح حال حضرت علی علیہ السلام، به نقل از ابن عدی؛ امالی شیخ طوسی: مجلس ۵، حدیث ۲٦، و مجلس ١۲، حدیث ٦٨

(۴۲) مناقب اهل بیت۔ ابن مغازلی: ص ۲٦٨، حدیث ۲۳۷، تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲٦٩و ۲٩١، شرح حال حضرت علی علیہ السلام؛ بشارة المصطفی: ص ۲٠٩۔۲١٠، حدیث ٦٠٩۷؛ الفردوس: ج ۵، ص ۳١٦، حدیث ٨۳٠۴؛ شرح اصول الاعتقاد ۳۳٠۲۳؛ مجمع الزوائد: ج٩، ص ١۳۲، آخری تینوں کتابوں میں طبرانی سے نقل کیا گیا ہے۔

(۴۳) المعجم الکبیر: ج ۲۳، ص ۳٨٠، حدیث ٩٠١، تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۷٠۔۲۷١، شرح حال حضرت علی علیہ السلام، ذخائر العقبی: ص ٦۵، الریاض النضره: ج ۲، ص ۲١٨، الوسیله: ج ۵، بخش دوم، ص ١٦١

(۴۴) تفسیر فرات کوفی: ص ۵۴۵۔ ۵۴٦، حدیث ۷٠٠

(۴۵) تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲٦٨، شرح حال حضرت علی علیہ السلام؛ کفایة الطالب: ص ۳١٩۔ ۳۲٠، باب ٨٨

(۴٦) تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲٨۳، شرح حال حضرت علی علیہ السلام، المجروحین۔ ابن حبان۔ ج ۲، ص ۳١٠، شرح حال محمد بن ضوء بن صلصال؛ میزان الاعتدال: ج٦، ص

۱۹۲، شرح حال محمد بن ضوء (۷۷۱۳)؛ اربعین۔ شیخ منتجب الدین رازی۔ ص ۶۷۔ ۶۸، حدیث ۳۶

(۴۷) فضائل الصحابہ: ج ۲، ص ۶۲۲، ۶۲۳، حدیث ۱۰۶۶؛ تاریخ مدینۃ دمشق، ج ۴۲، ص ۲۷۹، تذکرۃ الخواص: ج۱، س ۲۵۴، باب ۲؛ جواھر المطالب: ج۱، ص ۲۵۰، باب ۴۰

(۴۸) کمال الدین: ص ۲۴۱، باب ۲۲، حدیث ۶۵، امالی صدوق: مجلس ۳۵، حدیث ۱۸

(۴۹) مئۃ منقبہ: ص ۴۰۔ ۴۱، حدیث ۱۸

(۵۰) التحصین: ص ۶۲۰، باب ۱۷، *نقل از کتاب نور الہدیٰ*

(۵۱) فرائد السمطین: ج ۲، ص ۲۴۳۔ ۳۴۴، حدیث ۵۱۷

(۵۲) الکامل: ج ۵، ص ۳۱۲، شرح حال عبد الرزاق (۸۳۲۵)؛ الفردوس: ج ۵، ص ۳۳۴، ۳۳۵، حدیث ۸۳۲۵، وبا اندکی اختصار در امالی طوسی: مجلس ۱۱، حدیث ۷۰

(۵۳) زین الفتی: ج ۲، ص ۲۲۴، حدیث ۴۴۵، و ص ۳۵۵، حدیث ۴۹۳

(۵۴) تاریخ بغداد: ج ۴، ص ۲۶۱، شرح حال احمد بن زاھر بن منیع (۱۹۶۳)

(۵۵) المستدرک: ج ۳، ص ۱۲۸

(۵۶) المسترشد: ص ۲۸۵۔ ۲۸۶، حدیث ۹۷

(۵۷) شرح اصول الاعتقاد: ج ۸، ص ۱۳۷۸، حدیث ۲۶۴۴

(۵۸) تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۲، ص ۲۹۱۔ ۲۹۲، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

(۵۹) مناقب آل ابی طالب: ج ۳، ص ۱۸، فی قولہ تعالیٰ {والنجم اذا ھوی}

(۶۰) المناقب: ص ۳۲۷، حدیث ۳۳۷

(۶۱) کشف الغمہ: ج ۱، ص ۱۸۸، فی محبۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ایاہ علیہ السلام

(۶۲) العمدہ: ص ۲۶۸، حدیث ۴۲۴

(۶۳) تہذیب الکمال: ج ۱، ص ۲۵۹، شرح حال احمد بن ازھر بن منیع (۶)

(۶۴) تہذیب التہذیب: ج ۱، ص ۱۱، شرح حال احمد بن ازھر (۶)

(۶۵) نظم درر السمطین: ص ۱۰۱۔ ۱۰۲، معارج الوصول: ص ۳۹۔ ۴۰

(۶۶) الفصول المہمہ: ج ۱، ص ۵۹۲

(۶۷) کشف الیقین: ص ۳۰۲

⑥⑧ بشارۃ المصطفی: ص ۲۳۳، جزء چھارم، حدیث ۵، با اختصار، و ص ۲۵۳، حدیث ۵۰

⑥⑨ الکامل: ج ۵، ص ۳۱۲، شرح حال عبد الرزاق بن همام، با اختصار

⑦⓪ فرائد السمطین: ج ۱۲۸، حدیث ۹۰

⑦① تذکرۃ الخواص: ج ۱، ص ۳۲۹۔ ۳۳۰

⑦② الریاض النضرہ: ج ۲، ص ۱۱۰، ذکر اختصاصه بأن من آزاه فقد آذی النبی۔۔۔

⑦③ العمدۃ: ص ۲۶۳، حدیث ۴۱۲

⑦④ الطرائف: ص ۱۵۶، حدیث ۲۴۳، یہ حدیث کامل صورت میں حصہ ہفتم میں ذکر ہوئی ہے۔

⑦⑤ وسیلة المتعبدین: ج ۵، قسمت دوم: ص ۱۶۸، کنز العمال: ج ۱۳، ص ۱۰۹، حدیث ۳۶۳۵۸ از ابن نجار

⑦⑥ دحیہ کلبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صحابی ہیں جو کہ بہت ہی خوبصورت تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے قیصر روم کے پاس اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تھا۔ جبرئیل امین علیہ السلام اس کی شکل وصورت اپنا کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا کرتے تھے۔

⑦⑦ امالی طوسی: مجلس ۲۷، حدیث ۷، المناقب۔ خطیب خوارزمی۔ : ص ۳۲۲۔ ۳۲۳ حدیث ۳۲۹، کشف الیقین: ص ۲۸۹، حدیث ۳۳۵

⑦⑧ نَسَب: خاندانی رشتہ داری مثلاً بھائی بہن چچا وغیرہ، و سَبَب: وابستگی سے بننے والی رشتہ داری مثلاً داماد، سسر وغیرہ۔

⑦⑨ مناقب اهل البیت: ص ۱۷۹، حدیث ۱۵۴

⑧⓪ مناقب اهل البیت: ص ۳۲۶۔ ۳۲۷، حدیث ۳۱۳

⑧① تاریخ بغداد: ج ۱۳، ص ۳۳۔ ۳۴، شرح حال موسی بن سهل راسبی (۶۹۸۸)؛ تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۸۳۔ ۲۸۴، شرح حال حضرت علی علیہ السلام؛ فرائد السمطین: ج ۱، ص ۱۳۲، حدیث ۹۴

⑧② امالی طوسی: مجلس ۹، حدیث ۳۳

⑧③ شرح الاخبار: ج ۱، ص ۱۵۳، حدیث ۹۴

⑧④ المناقب: ص ۷۶، حدیث ۵۷

⑧⑤ تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۸۰

(۸۶) مناقب آل ابی طالب: ج۳، ص۲۳۸، فی بغضہ علیہ السلام

(۸۷) البدایہ والنہایہ: ج۷، ص۳۹۱

(۸۸) توضیح الدلائل: ص۳۰۳ - ۳۰۴، حدیث ۸۵۸

(۸۹) امالی طوسی: مجلس ۲۰، حدیث ۴، الاحتجاج: ج۱، ص۳۲۷، ضمن حدیث ۵۵،

(۹۰) *امیر المومنین علیہ السلام کے ستر مناقب جن ان کا کوئی شریک نہیں*

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ السِّنَانِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الدَّقَّاقُ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ هِشَامٍ الْمُكَتِّبُ وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حُكَيْمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام لَقَدْ عَلِمَ الْمُسْتَحْفَظُونَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله اَنَّهُ لَيْسَ فِيهِمْ رَجُلٌ لَهُ مَنْقَبَةٌ اِلَّا وَ قَدْ شَرِكْتُهُ فِيهَا وَ فَضَلْتُهُ وَ لِي سَبْعُونَ مَنْقَبَةً لَمْ يَشْرَكْنِي فِيهَا اَحَدٌ مِنْهُمْ قُلْتُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَاَخْبِرْنِي بِهِنَّ فَقَالَ عليه السلام اِنَّ اَوَّلَ مَنْقَبَةٍ لِي اَنِّي لَمْ اُشْرِكْ بِاللهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَ لَمْ اَعْبُدِ اللَّاتَ وَ الْعُزَّى وَ الثَّانِيَةُ اَنِّي لَمْ اَشْرَبِ الْخَمْرَ قَطُّ وَ الثَّالِثَةُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله اسْتَوْهَبَنِي عَنْ اَبِي فِي صِبَائِي وَ كُنْتُ اَكِيلَهُ وَ شَرِيبَهُ وَ مُؤْنِسَهُ وَ مُحَدِّثَهُ وَ الرَّابِعَةُ اَنِّي اَوَّلُ النَّاسِ اِيمَاناً وَ اِسْلَاماً وَ الْخَامِسَةُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ لِي يَا عَلِيُّ اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَ السَّادِسَةُ اَنِّي كُنْتُ آخِرَ النَّاسِ عَهْداً بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ دَلَّيْتُهُ فِي حُفْرَتِهِ وَ السَّابِعَةُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله اَنَامَنِي عَلَى فِرَاشِهِ حَيْثُ ذَهَبَ اِلَى الْغَارِ وَ سَجَّانِي بِبُرْدِهِ فَلَمَّا جَاءَ الْمُشْرِكُونَ ظَنُّونِي مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله فَاَيْقَظُونِي وَ قَالُوا مَا فَعَلَ صَاحِبُكَ فَقُلْتُ ذَهَبَ فِي حَاجَتِهِ فَقَالُوا لَوْ كَانَ هَرَبَ لَهَرَبَ هَذَا مَعَهُ وَ اَمَّا الثَّامِنَةُ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَّمَنِي اَلْفَ بَابٍ مِنَ الْعِلْمِ يَفْتَحُ كُلُّ بَابٍ اَلْفَ بَابٍ وَ لَمْ يُعَلِّمْ ذَلِكَ اَحَداً غَيْرِي وَ اَمَّا التَّاسِعَةُ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ لِي يَا عَلِيُّ اِذَا حَشَرَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْاَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ نُصِبَ لِي مِنْبَرٌ فَوْقَ مَنَابِرِ النَّبِيِّينَ وَ نُصِبَ لَكَ مِنْبَرٌ فَوْقَ مَنَابِرِ الْوَصِيِّينَ فَتَرْتَقِي عَلَيْهِ وَ اَمَّا الْعَاشِرَةُ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ يَا عَلِيُّ لَا اُعْطَى فِي الْقِيَامَةِ اِلَّا سَاَلْتُ لَكَ مِثْلَهُ وَ اَمَّا الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله

يَقُولُ يَا عَلِيُّ اَنْتَ اَخِي وَ اَنَا اَخُوكَ يَدُكَ فِي يَدِي حَتّٰى تَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَ اَمَّا الثَّانِيَةَ عَشْرَةَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَا عَلِيُّ مَثَلُكَ فِي اُمَّتِي كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ وَ اَمَّا الثَّالِثَةَ عَشْرَةَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَمَّمَنِي بِعِمَامَةِ نَفْسِهِ بِيَدِهِ وَ دَعَا لِي بِدَعَوَاتِ النَّصْرِ عَلٰى اَعْدَاءِ اللهِ فَهَزَمْتُهُمْ بِاِذْنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَمَّا الرَّابِعَةَ عَشْرَةَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَمَرَنِي اَنْ اَمْسَحَ يَدِي عَلٰى ضَرْعِ شَاةٍ قَدْ يَبِسَ ضَرْعُهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ بَلِ امْسَحْ اَنْتَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ فِعْلُكَ فِعْلِي فَمَسَحْتُ عَلَيْهَا يَدِي فَدَرَّ عَلَيَّ مِنْ لَبَنِهَا فَسَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَرْبَةً ثُمَّ اَتَتْ عَجُوزَةٌ فَشَكَتِ الظَّمَاَ فَسَقَيْتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنِّي سَاَلْتُ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ يُبَارِكَ فِي يَدِكَ فَفَعَلَ وَ اَمَّا الْخَامِسَةَ عَشْرَةَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَوْصٰى اِلَيَّ وَ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا يَلِي غُسْلِي غَيْرُكَ وَ لَا يُوَارِي عَوْرَتِي غَيْرُكَ فَاِنَّهُ اِنْ رَاٰى اَحَدٌ عَوْرَتِي غَيْرُكَ تَفَقَّاَتْ عَيْنَاهُ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ لِي بِتَقْلِيبِكَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّكَ سَتُعَانُ فَوَ اللهِ مَا اَرَدْتُ اَنْ اُقَلِّبَ عُضْواً مِنْ اَعْضَائِهِ اِلَّا قُلِّبَ لِي وَ اَمَّا السَّادِسَةَ عَشْرَةَ فَاِنِّي اَرَدْتُ اَنْ اُجَرِّدَهُ فَنُودِيتُ يَا وَصِيَّ مُحَمَّدٍ لَا تُجَرِّدْهُ فَغَسِّلْهُ وَ الْقَمِيصُ عَلَيْهِ فَلَا وَ اللهِ الَّذِي اَكْرَمَهُ بِالنُّبُوَّةِ وَ خَصَّهُ بِالرِّسَالَةِ مَا رَاَيْتُ لَهُ عَوْرَةً خَصَّنِي اللهُ بِذٰلِكَ مِنْ بَيْنِ اَصْحَابِهِ وَ اَمَّا السَّابِعَةَ عَشْرَةَ فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ زَوَّجَنِي فَاطِمَةَ وَ قَدْ كَانَ خَطَبَهَا اَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَزَوَّجَنِي اللهُ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَاوَاتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَنِيئاً لَكَ يَا عَلِيُّ فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ زَوَّجَكَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ اَ وَ لَسْتُ مِنْكَ فَقَالَ بَلٰى يَا عَلِيُّ وَ اَنْتَ مِنِّي وَ اَنَا مِنْكَ كَيَمِينِي مِنْ شِمَالِي لَا اَسْتَغْنِي عَنْكَ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَمَّا الثَّامِنَةَ عَشْرَةَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِي يَا عَلِيُّ اَنْتَ صَاحِبُ لِوَاءِ الْحَمْدِ فِي الْاٰخِرَةِ وَ اَنْتَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَقْرَبُ الْخَلَائِقِ مِنِّي مَجْلِساً يُبْسَطُ لِي وَ يُبْسَطُ لَكَ فَاَكُونُ فِي زُمْرَةِ النَّبِيِّينَ وَ تَكُونُ فِي زُمْرَةِ الْوَصِيِّينَ وَ يُوضَعُ عَلٰى رَاْسِكَ تَاجُ النُّورِ وَ اِكْلِيلُ الْكَرَامَةِ يَحُفُّ بِكَ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يَفْرُغَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ وَ اَمَّا التَّاسِعَةَ عَشْرَةَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ سَتُقَاتِلُ النَّاكِثِينَ وَ الْقَاسِطِينَ وَ الْمَارِقِينَ فَمَنْ قَاتَلَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ لَكَ بِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ شَفَاعَةً فِي مِائَةِ اَلْفٍ مِنْ شِيعَتِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَمَنِ النَّاكِثُونَ قَالَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ سَيُبَايِعَانِكَ بِالْحِجَازِ وَ يَنْكُثَانِكَ بِالْعِرَاقِ

فَإِذَا فَعَلَا ذَلِكَ فَحَارِبْهُمَا فَإِنَّ فِي قِتَالِهِمَا طَهَارَةً لِأَهْلِ الْأَرْضِ قُلْتُ فَمَنِ الْقَاسِطُونَ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَ أَصْحَابُهُ قُلْتُ فَمَنِ الْمَارِقُونَ قَالَ أَصْحَابُ ذِي الثُّدَيَّةِ وَ هُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاقْتُلْهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ فَرَجاً لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَ عَذَاباً مُعَجَّلًا عَلَيْهِمْ وَ ذُخْراً لَكَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ أَمَّا الْعِشْرُونَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِي مَثَلُكَ فِي أُمَّتِي مَثَلُ بَابِ حِطَّةٍ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَنْ دَخَلَ فِي وَلَايَتِكَ فَقَدْ دَخَلَ الْبَابَ كَمَا أَمَرَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَمَّا الْحَادِيَةُ وَ الْعِشْرُونَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا وَ لَنْ تُدْخَلَ الْمَدِينَةُ إِلَّا مِنْ بَابِهَا ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ إِنَّكَ سَتَرْعَى ذِمَّتِي وَ تُقَاتِلُ عَلَى سُنَّتِي وَ تُخَالِفُكَ أُمَّتِي وَ أَمَّا الثَّانِيَةُ وَ الْعِشْرُونَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَلَقَ ابْنَيَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ مِنْ نُورٍ أَلْقَاهُ إِلَيْكَ وَ إِلَى فَاطِمَةَ وَ هُمَا يَهْتَزَّانِ كَمَا يَهْتَزُّ الْقُرْطَانِ إِذَا كَانَا فِي الْأُذُنَيْنِ وَ نُورُهُمَا مُتَضَاعِفٌ عَلَى نُورِ الشُّهَدَاءِ سَبْعِينَ أَلْفَ ضِعْفٍ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ وَعَدَنِي أَنْ يُكْرِمَهُمَا كَرَامَةً لَا يُكْرِمُ بِهَا أَحَداً مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ وَ أَمَّا الثَّالِثَةُ وَ الْعِشْرُونَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطَانِي خَاتَمَهُ فِي حَيَاتِهِ وَ دِرْعَهُ وَ مِنْطَقَتَهُ وَ قَلَّدَنِي سَيْفَهُ وَ أَصْحَابُهُ كُلُّهُمْ حُضُورٌ وَ عَمِّيَ الْعَبَّاسُ حَاضِرٌ فَخَصَّنِي اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْهُ بِذَلِكَ دُونَهُمْ وَ أَمَّا الرَّابِعَةُ وَ الْعِشْرُونَ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْزَلَ عَلَى رَسُولِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً فَكَانَ لِي دِينَارٌ فَبِعْتُهُ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَكُنْتُ إِذَا نَاجَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَصَّدَّقُ قَبْلَ ذَلِكَ بِدِرْهَمٍ وَ وَ اللهِ مَا فَعَلَ هَذَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ قَبْلِي وَ لَا بَعْدِي فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَ أَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَ تَابَ اللهُ عَلَيْكُمُ الْآيَةَ فَهَلْ تَكُونُ التَّوْبَةُ إِلَّا مِنْ ذَنْبٍ كَانَ أَمَّا الْخَامِسَةُ وَ الْعِشْرُونَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الْجَنَّةُ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى أَدْخُلَهَا أَنَا وَ هِيَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الْأَوْصِيَاءِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أَنْتَ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بَشَّرَنِي فِيكَ بِبُشْرَى لَمْ يُبَشِّرْ بِهَا نَبِيّاً قَبْلِي بَشَّرَنِي بِأَنَّكَ سَيِّدُ الْأَوْصِيَاءِ وَ أَنَّ ابْنَيْكَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ أَمَّا السَّادِسَةُ وَ الْعِشْرُونَ فَإِنَّ جَعْفَراً أَخِي الطَّيَّارُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ الْمُزَيَّنُ بِالْجَنَاحَيْنِ مِنْ دُرٍّ وَ يَاقُوتٍ وَ زَبَرْجَدٍ وَ أَمَّا السَّابِعَةُ وَ الْعِشْرُونَ فَعَمِّي حَمْزَةُ سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَ

اَمَّا الثَّامِنَةُ وَ الْعِشْرُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَی وَعَدَنِي فِيكَ وَعْداً لَنْ يُخْلِفَهُ جَعَلَنِي نَبِيّاً وَ جَعَلَكَ وَصِيّاً وَ سَتَلْقَی مِنْ اُمَّتِي مِنْ بَعْدِي مَا لَقِيَ مُوسَی مِنْ فِرْعَوْنَ فَاصْبِرْ وَ احْتَسِبْ حَتَّی تَلْقَانِي فَاُوَالِي مَنْ وَالاكَ وَ اُعَادِي مَنْ عَادَاكَ وَ اَمَّا التَّاسِعَةُ وَ الْعِشْرُونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَا عَلِيُّ اَنْتَ صَاحِبُ الْحَوْضِ لَا يَمْلِكُهُ غَيْرُكَ وَ سَيَاْتِيكَ قَوْمٌ فَيَسْتَسْقُونَكَ فَتَقُولُ لَا وَ لَا مِثْلَ ذَرَّةٍ فَيَنْصَرِفُونَ مُسْوَدَّةً وُجُوهُهُمْ وَ سَتَرِدُ عَلَيْكَ شِيعَتِي وَ شِيعَتُكَ فَتَقُولُ رَوُّوا رِوَاءً مَرْوِيِّينَ فَيُرَوَّوْنَ مُبْيَضَّةً وُجُوهُهُمْ وَ اَمَّا الثَّلَاثُونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يُحْشَرُ اُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَی خَمْسِ رَايَاتٍ فَاَوَّلُ رَايَةٍ تَرِدُ عَلَيَّ رَايَةُ فِرْعَوْنِ هَذِهِ الْاُمَّةِ وَ هُوَ مُعَاوِيَةُ وَ الثَّانِيَةُ مَعَ سَامِرِيِّ هَذِهِ الْاُمَّةِ وَ هُوَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَ الثَّالِثَةُ مَعَ جَاثَلِيقِ هَذِهِ الْاُمَّةِ وَ هُوَ اَبُو مُوسَی الْاَشْعَرِيُّ وَ الرَّابِعَةُ مَعَ اَبِي الْاَعْوَرِ السُّلَمِيِّ وَ اَمَّا الْخَامِسَةُ فَمَعَكَ يَا عَلِيُّ تَحْتَهَا الْمُؤْمِنُونَ وَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ ثُمَّ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَی لِلْاَرْبَعَةِ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُوراً فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَ هُمْ شِيعَتِي وَ مَنْ وَالانِي وَ قَاتَلَ مَعِيَ الْفِئَةَ الْبَاغِيَةَ وَ النَّاكِبَةَ عَنِ الصِّرَاطِ وَ بَابُ الرَّحْمَةِ وَ هُمْ شِيعَتِي فَيُنَادِي هَؤُلَاءِ اَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ قَالُوا بَلَی وَ لَكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَ تَرَبَّصْتُمْ وَ ارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتَّی جَاءَ اَمْرُ اللهِ وَ غَرَّكُمْ بِاللهِ الْغَرُورُ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَ لَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مَاْوَاكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلَاكُمْ وَ بِئْسَ الْمَصِيرُ ثُمَّ تَرِدُ اُمَّتِي وَ شِيعَتِي فَيُرَوَّوْنَ مِنْ حَوْضِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ بِيَدِي عَصَا عَوْسَجٍ اَطْرُدُ بِهَا اَعْدَائِي طَرْدَ غَرِيبَةِ الْاِبِلِ وَ اَمَّا الْحَادِيَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَوْ لَا اَنْ يَقُولَ فِيكَ الْغَالُونَ مِنْ اُمَّتِي مَا قَالَتِ النَّصَارَی فِي عِيسَی ابْنِ مَرْيَمَ لَقُلْتُ فِيكَ قَوْلًا لَا تَمُرُّ بِمَلَاٍ مِنَ النَّاسِ اِلَّا اَخَذُوا التُّرَابَ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْكَ يَسْتَشْفُونَ بِهِ وَ اَمَّا الثَّانِيَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَی نَصَرَنِي بِالرُّعْبِ فَسَاَلْتُهُ اَنْ يَنْصُرَكَ بِمِثْلِهِ فَجَعَلَ لَكَ مِنْ ذَلِكَ مِثْلَ الَّذِي جَعَلَ لِي وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ الْتَقَمَ اُذُنِي وَ عَلَّمَنِي مَا كَانَ وَ مَا يَكُونُ اِلَی يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَسَاقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ ذَلِكَ اِلَيَّ عَلَی لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنَّ النَّصَارَی ادَّعَوْا اَمْراً فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ

اَبْنَاءَنَا وَ اَبْنَاءَكُمْ وَ نِسَاءَنَا وَ نِسَاءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ فَكَانَتْ نَفْسِي نَفْسَ رَسُولِ اللهِﷺ وَ النِّسَاءُ فَاطِمَةَعليها السلام وَ الْاَبْنَاءُ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ ثُمَّ نَدِمَ الْقَوْمُ فَسَاَلُوا رَسُولَ اللهِﷺ الْاِعْفَاءَ فَاَعْفَاهُمْ وَ الَّذِي اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى وَ الْفُرْقَانَ عَلَى مُحَمَّدٍﷺ لَوْ بَاهَلُونَا لَمُسِخُوا قِرَدَةً وَ خَنَازِيرَ وَ اَمَّا الْخَامِسَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِﷺ وَجَّهَنِي يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ ائْتِنِي بِكَفِّ حَصَيَاتٍ مَجْمُوعَةٍ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ فَاَخَذْتُهَا ثُمَّ شَمِمْتُهَا فَاِذَا هِيَ طَيِّبَةٌ تَفُوحُ مِنْهَا رَائِحَةُ الْمِسْكِ فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَرَمَى بِهَا وُجُوهَ الْمُشْرِكِينَ وَ تِلْكَ الْحَصَيَاتُ اَرْبَعٌ مِنْهَا كُنَّ مِنَ الْفِرْدَوْسِ وَ حَصَاةٌ مِنَ الْمَشْرِقِ وَ حَصَاةٌ مِنَ الْمَغْرِبِ وَ حَصَاةٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِائَةُ اَلْفِ مَلَكٍ مَدَداً لَنَا لَمْ يُكْرِمِ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهَذِهِ الْفَضِيلَةِ اَحَداً قَبْلُ وَ لَا بَعْدُ وَ اَمَّا السَّادِسَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِﷺ يَقُولُ وَيْلٌ لِقَاتِلِكَ اِنَّهُ اَشْقَى مِنْ ثَمُودَ وَ مِنْ عَاقِرِ النَّاقَةِ وَ اِنَّ عَرْشَ الرَّحْمَنِ لَيَهْتَزُّ لِقَتْلِكَ فَاَبْشِرْ يَا عَلِيُّ فَاِنَّكَ فِي زُمْرَةِ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِينَ وَ اَمَّا السَّابِعَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ خَصَّنِي مِنْ بَيْنِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍﷺ بِعِلْمِ النَّاسِخِ وَ الْمَنْسُوخِ وَ الْمُحْكَمِ وَ الْمُتَشَابِهِ وَ الْخَاصِّ وَ الْعَامِّ وَ ذَلِكَ مِمَّا مَنَّ اللهُ بِهِ عَلَيَّ وَ عَلَى رَسُولِهِ وَ قَالَ لِيَ الرَّسُولُﷺ يَا عَلِيُّ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَمَرَنِي اَنْ اُدْنِيَكَ وَ لَا اُقْصِيَكَ وَ اُعَلِّمَكَ وَ لَا اَجْفُوَكَ وَ حَقٌّ عَلَيَّ اَنْ اُطِيعَ رَبِّي وَ حَقٌّ عَلَيْكَ اَنْ تَعِيَ وَ اَمَّا الثَّامِنَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِﷺ بَعَثَنِي بَعْثاً وَ دَعَا لِي بِدَعَوَاتٍ وَ اَطْلَعَنِي عَلَى مَا يَجْرِي بَعْدَهُ فَحَزِنَ لِذَلِكَ بَعْضُ اَصْحَابِهِ قَالَ لَوْ قَدَرَ مُحَمَّدٌ اَنْ يَجْعَلَ ابْنَ عَمِّهِ نَبِيّاً لَجَعَلَهُ فَشَرَّفَنِي اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِالِاطِّلَاعِ عَلَى ذَلِكَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِﷺ وَ اَمَّا التَّاسِعَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِﷺ يَقُولُ كَذَبَ مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ يُحِبُّنِي وَ يُبْغِضُ عَلِيّاً لَا يَجْتَمِعُ حُبِّي وَ حُبُّهُ اِلَّا فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ اَهْلَ حُبِّي وَ حُبِّكَ يَا عَلِيُّ فِي اَوَّلِ زُمْرَةِ السَّابِقِينَ اِلَى الْجَنَّةِ وَ جَعَلَ اَهْلَ بُغْضِي وَ بُغْضِكَ فِي اَوَّلِ زُمْرَةِ الضَّالِّينَ مِنْ اُمَّتِي اِلَى النَّارِ وَ اَمَّا الْاَرْبَعُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِﷺ وَجَّهَنِي فِي بَعْضِ الْغَزَوَاتِ اِلَى رَكِيٍّ فَاِذَا لَيْسَ فِيهِ مَاءٌ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَفِيهِ طِينٌ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ائْتِنِي مِنْهُ فَاَتَيْتُ مِنْهُ بِطِينٍ فَتَكَلَّمَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اَلْقِهِ فِي الرَّكِيِّ فَاَلْقَيْتُهُ فَاِذَا الْمَاءُ قَدْ نَبَعَ حَتَّى امْتَلَاَ جَوَانِبُ الرَّكِيِّ

فَجِئْتُ اِلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي وُفِّقْتَ يَا عَلِيُّ وَ بِبَرَكَتِكَ نَبَعَ الْمَاءُ فَهٰذِهِ الْمَنْقَبَةُ خَاصَّةٌ بِي مِنْ دُونِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَ اَمَّا الْحَادِيَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اَبْشِرْ يَا عَلِيُّ فَاِنَّ جَبْرَئِيلَ اَتَانِي فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى نَظَرَ اِلَى اَصْحَابِكَ فَوَجَدَ ابْنَ عَمِّكَ وَ خَتَنَكَ عَلَى ابْنَتِكَ فَاطِمَةَ خَيْرَ اَصْحَابِكَ فَجَعَلَهُ وَصِيَّكَ وَ الْمُؤَدِّيَ عَنْكَ وَ اَمَّا الثَّانِيَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اَبْشِرْ يَا عَلِيُّ فَاِنَّ مَنْزِلَكَ فِي الْجَنَّةِ مُوَاجِهُ مَنْزِلِي وَ اَنْتَ مَعِي فِي الرَّفِيقِ الْاَعْلَى فِي اَعْلَى عِلِّيِّينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَ مَا اَعْلَى عِلِّيُّونَ فَقَالَ قُبَّةٌ مِنْ دُرَّةٍ بَيْضَاءَ لَهَا سَبْعُونَ اَلْفَ مِصْرَاعٍ مَسْكَنٌ لِي وَ لَكَ يَا عَلِيُّ وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ رَسَّخَ حُبِّي فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ وَ كَذٰلِكَ رَسَّخَ حُبَّكَ يَا عَلِيُّ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ وَ رَسَّخَ بُغْضِي وَ بُغْضَكَ فِي قُلُوبِ الْمُنَافِقِينَ فَلَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَ لَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ كَافِرٌ وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَنْ يُبْغِضَكَ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَعِيٌّ وَ لَا مِنَ الْعَجَمِ اِلَّا شَقِيٌّ وَ لَا مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا سَلْقَلِقِيَّةٌ وَ اَمَّا الْخَامِسَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَعَانِي وَ اَنَا رَمِدُ الْعَيْنِ فَتَفَلَ فِي عَيْنِي وَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حَرَّهَا فِي بَرْدِهَا وَ بَرْدَهَا فِي حَرِّهَا فَوَ اللّٰهِ مَا اشْتَكَتْ عَيْنِي اِلَى هٰذِهِ السَّاعَةِ وَ اَمَّا السَّادِسَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ اَصْحَابَهُ وَ عُمُومَتَهُ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ وَ فَتَحَ بَابِي بِاَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ مَنْقَبَةٌ مِثْلُ مَنْقَبَتِي وَ اَمَّا السَّابِعَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَنِي فِي وَصِيَّتِهِ بِقَضَاءِ دُيُونِهِ وَ عِدَاتِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّهُ لَيْسَ عِنْدِي مَالٌ فَقَالَ سَيُعِينُكَ اللّٰهُ فَمَا اَرَدْتُ اَمْراً مِنْ قَضَاءِ دُيُونِهِ وَ عِدَاتِهِ اِلَّا يَسَّرَهُ اللّٰهُ لِي حَتَّى قَضَيْتُ دُيُونَهُ وَ عِدَاتِهِ وَ اَحْصَيْتُ ذٰلِكَ فَبَلَغَ ثَمَانِينَ اَلْفاً وَ بَقِيَ بَقِيَّةٌ اَوْصَيْتُ الْحَسَنَ اَنْ يَقْضِيَهَا وَ اَمَّا الثَّامِنَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَتَانِي فِي مَنْزِلِي وَ لَمْ يَكُنْ طَعِمْنَا مُنْذُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَقَالَ يَا عَلِيُّ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقُلْتُ وَ الَّذِي اَكْرَمَكَ بِالْكَرَامَةِ وَ اصْطَفَاكَ بِالرِّسَالَةِ مَا طَعِمْتُ وَ زَوْجَتِي وَ ابْنَايَ مُنْذُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا فَاطِمَةُ ادْخُلِي الْبَيْتَ وَ انْظُرِي هَلْ تَجِدِينَ شَيْئاً فَقَالَتْ خَرَجْتُ السَّاعَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَدْخُلُهُ اَنَا فَقَالَ ادْخُلْ بِاسْمِ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِطَبَقٍ مَوْضُوعٍ عَلَيْهِ رُطَبٌ مِنْ تَمْرٍ وَ جَفْنَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ فَحَمَلْتُهَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

فَقَالَ یَا عَلِیُّ رَاَیْتَ الرَّسُولَ الَّذِی حَمَلَ هٰذَا الطَّعَامَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ صِفْهُ لِی فَقُلْتُ مِنْ بَیْنِ اَحْمَرَ وَ اَخْضَرَ وَ اَصْفَرَ فَقَالَ تِلْكَ خِطَطُ اخُطُوطُ جَنَاحِ جَبْرَئِیلَؑ مُكَلَّلَةً بِالدُّرِّ وَ الْیَاقُوتِ فَاَكَلْنَا مِنَ الثَّرِیدِ حَتّٰی شَبِعْنَا فَمَا رُئِیَ اِلَّا خَدْشُ اَیْدِینَا وَ اَصَابِعِنَا فَخَصَّنِی اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِذٰلِكَ مِنْ بَیْنِ اَصْحَابِهِ وَ اَمَّا التَّاسِعَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی خَصَّ نَبِیَّهُ ﷺ بِالنُّبُوَّةِ وَ خَصَّنِی النَّبِیُّ ﷺ بِالْوَصِیَّةِ فَمَنْ اَحَبَّنِی فَهُوَ سَعِیدٌ یُحْشَرُ فِی زُمْرَةِ الْاَنْبِیَاءِؑ وَ اَمَّا الْخَمْسُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بِبَرَاءَةَ مَعَ اَبِی بَكْرٍ فَلَمَّا مَضٰی اَتٰی جَبْرَئِیلُؑ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ لَا یُؤَدِّی عَنْكَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ رَجُلٌ مِنْكَ فَوَجَّهَنِی عَلٰی نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ فَلَحِقْتُهُ بِذِی الْحُلَیْفَةِ فَاَخَذْتُهَا مِنْهُ فَخَصَّنِی اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِذٰلِكَ وَ اَمَّا الْحَادِیَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَقَامَنِی لِلنَّاسِ كَافَّةً یَوْمَ غَدِیرِ خُمٍّ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ فَبُعْداً وَ سُحْقاً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِینَ وَ اَمَّا الثَّانِیَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یَا عَلِیُّ اَ لَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِیهِنَّ جَبْرَئِیلُؑ فَقُلْتُ بَلٰی قَالَ قُلْ یَا رَازِقَ الْمُقِلِّینَ وَ یَا رَاحِمَ الْمَسَاكِینِ وَ یَا اَسْمَعَ السَّامِعِینَ وَ یَا اَبْصَرَ النَّاظِرِینَ وَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ ارْحَمْنِی وَ ارْزُقْنِی وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی لَنْ یَذْهَبَ بِالدُّنْیَا حَتّٰی یَقُومَ مِنَّا الْقَائِمُ یَقْتُلُ مُبْغِضِینَا وَ لَا یَقْبَلُ الْجِزْیَةَ وَ یَكْسِرُ الصَّلِیبَ وَ الْاَصْنَامَ وَ یَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا وَ یَدْعُو اِلٰی اَخْذِ الْمَالِ فَیَقْسِمُهُ بِالسَّوِیَّةِ وَ یَعْدِلُ فِی الرَّعِیَّةِ وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ یَا عَلِیُّ سَیَلْعَنُكَ بَنُو اُمَیَّةَ وَ یَرُدُّ عَلَیْهِمْ مَلَكٌ بِكُلِّ لَعْنَةٍ اَلْفَ لَعْنَةٍ فَاِذَا قَامَ الْقَائِمُ لَعَنَهُمْ اَرْبَعِینَ سَنَةً وَ اَمَّا الْخَامِسَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِی سَیُفْتَتَنُ فِیكَ طَوَائِفُ مِنْ اُمَّتِی فَیَقُولُونَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ یُخَلِّفْ شَیْئاً فَبِمَا ذَا اَوْصٰی عَلِیّاً اَ وَ لَیْسَ كِتَابُ رَبِّی اَفْضَلَ الْاَشْیَاءِ بَعْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الَّذِی بَعَثَنِی بِالْحَقِّ لَئِنْ لَمْ تَجْمَعْهُ بِاِتْقَانٍ لَمْ یُجْمَعْ اَبَداً فَخَصَّنِی اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِذٰلِكَ مِنْ دُونِ الصَّحَابَةِ وَ اَمَّا السَّادِسَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی خَصَّنِی بِمَا خَصَّ بِهِ اَوْلِیَاءَهُ وَ اَهْلَ طَاعَتِهِ وَ جَعَلَنِی وَارِثَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَمَنْ سَاءَهُ سَاءَهُ وَ مَنْ سَرَّهُ سَرَّهُ وَ اَوْمَاَ بِیَدِهِ نَحْوَ الْمَدِینَةِ وَ اَمَّا السَّابِعَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِی بَعْضِ الْغَزَوَاتِ فَفَقَدَ الْمَاءَ فَقَالَ لِی یَا عَلِیُّ قُمْ اِلٰی هٰذِهِ الصَّخْرَةِ وَ قُلْ اَنَا رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ انْفَجِرِی لِی مَاءً فَوَ اللّٰهِ الَّذِی

اَکْرَمَهُ بِالنُّبُوَّةِ لَقَدْ اَبْلَغْتُهَا الرِّسَالَةَ فَاطَّلَعَ مِنْهَا مِثْلُ ثُدِيِّ الْبَقَرِ فَسَالَ مِنْ كُلِّ ثَدْيٍ مِنْهَا مَاءٌ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ اَسْرَعْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ انْطَلِقْ يَا عَلِيُّ فَخُذْ مِنَ الْمَاءِ وَ جَاءَ الْقَوْمُ حَتّٰى مَلَئُوا قِرَبَهُمْ وَ اِدَاوَاتِهِمْ وَ سَقَوْا دَوَابَّهُمْ وَ شَرِبُوا وَ تَوَضَّئُوا فَخَصَّنِي اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِذٰلِكَ مِنْ دُونِ الصَّحَابَةِ وَ اَمَّا الثَّامِنَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَمَرَنِي فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ وَ قَدْ نَفِدَ الْمَاءُ فَقَالَ يَا عَلِيُّ ائْتِنِي بِتَوْرٍ فَاَتَيْتُهُ بِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى وَ يَدِي مَعَهَا فِي التَّوْرِ فَقَالَ انْبُعْ فَنَبَعَ الْمَاءُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِنَا وَ اَمَّا التَّاسِعَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَجَّهَنِي اِلٰى خَيْبَرَ فَلَمَّا اَتَيْتُهُ وَجَدْتُ الْبَابَ مُغْلَقاً فَزَعْزَعْتُهُ شَدِيداً فَقَلَعْتُهُ وَ رَمَيْتُ بِهِ اَرْبَعِينَ خُطْوَةً فَدَخَلْتُ فَبَرَزَ اِلَيَّ مَرْحَبٌ فَحَمَلَ عَلَيَّ وَ حَمَلْتُ عَلَيْهِ وَ سَقَيْتُ الْاَرْضَ مِنْ دَمِهِ وَ قَدْ كَانَ وَجَّهَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهِ فَرَجَعَا مُنْكَسِفَيْنِ وَ اَمَّا السِّتُّونَ فَاِنِّي قَتَلْتُ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ وُدٍّ وَ كَانَ يُعَدُّ بِاَلْفِ رَجُلٍ وَ اَمَّا الْحَادِيَةُ وَ السِّتُّونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَا عَلِيُّ مَثَلُكَ فِي اُمَّتِي مَثَلُ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ فَمَنْ اَحَبَّكَ بِقَلْبِهِ فَكَاَنَّمَا قَرَاَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَ مَنْ اَحَبَّكَ بِقَلْبِهِ وَ اَعَانَكَ بِلِسَانِهِ فَكَاَنَّمَا قَرَاَ ثُلُثَيِ الْقُرْآنِ وَ مَنْ اَحَبَّكَ بِقَلْبِهِ وَ اَعَانَكَ بِلِسَانِهِ وَ نَصَرَكَ بِيَدِهِ فَكَاَنَّمَا قَرَاَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ وَ اَمَّا الثَّانِيَةُ وَ السِّتُّونَ فَاِنِّي كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي جَمِيعِ الْمَوَاطِنِ وَ الْحُرُوبِ وَ كَانَتْ رَايَتُهُ مَعِي وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ وَ السِّتُّونَ فَاِنِّي لَمْ اَفِرَّ مِنَ الزَّحْفِ قَطُّ وَ لَمْ يُبَارِزْنِي اَحَدٌ اِلَّا سَقَيْتُ الْاَرْضَ مِنْ دَمِهِ وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ وَ السِّتُّونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اُتِيَ بِطَيْرٍ مَشْوِيٍّ مِنَ الْجَنَّةِ فَدَعَا اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ اَحَبُّ خَلْقِهِ اِلَيْهِ فَوَفَّقَنِي اللهُ لِلدُّخُولِ عَلَيْهِ حَتّٰى اَكَلْتُ مَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ الطَّيْرِ وَ اَمَّا الْخَامِسَةُ وَ السِّتُّونَ فَاِنِّي كُنْتُ اُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَجَاءَ سَائِلٌ فَسَاَلَ وَ اَنَا رَاكِعٌ فَنَاوَلْتُهُ خَاتَمِي مِنْ اِصْبَعِي فَاَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فِيَّ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَ رَسُولُهُ وَ الَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ رَاكِعُونَ وَ اَمَّا السَّادِسَةُ وَ السِّتُّونَ فَاِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى رَدَّ عَلَيَّ الشَّمْسَ مَرَّتَيْنِ وَ لَمْ يَرُدَّهَا عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ غَيْرِي وَ اَمَّا السَّابِعَةُ وَ السِّتُّونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَمَرَ اَنْ اُدْعٰى بِاِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ فِي حَيَاتِهِ وَ بَعْدَ مَوْتِهِ وَ لَمْ يُطْلِقْ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ غَيْرِي وَ اَمَّا الثَّامِنَةُ وَ السِّتُّونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَا عَلِيُّ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادٰى مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ اَيْنَ سَيِّدُ الْاَنْبِيَاءِ فَاَقُومُ ثُمَّ يُنَادِي اَيْنَ سَيِّدُ

الْاَوْصِیَاءِ فَتَقُومُ وَ یَأْتِینِی رِضْوَانُ بِمَفَاتِیحِ الْجَنَّةِ وَ یَأْتِینِی مَالِكٌ بِمَقَالِیدِ النَّارِ فَیَقُولَانِ اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ جَلَالُهُ اَمَرَنَا اَنْ نَدْفَعَهَا اِلَیْكَ وَ نَأْمُرَكَ اَنْ تَدْفَعَهَا اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ فَتَكُونُ یَا عَلِیُّ قَسِیمَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ وَ اَمَّا التَّاسِعَةُ وَ السِّتُّونَ فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ لَوْلَاكَ مَا عُرِفَ الْمُنَافِقُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِینَ وَ اَمَّا السَّبْعُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَامَ وَ نَوَّمَنِی وَ زَوْجَتِی فَاطِمَةَ وَ ابْنَیَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ وَ اَلْقَی عَلَیْنَا عَبَاءَةً قَطَوَانِیَّةً فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی فِینَا اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیراً وَ قَالَ جَبْرَئِیلُ علیہ السلام اَنَا مِنْكُمْ یَا مُحَمَّدُ فَكَانَ سَادِسُنَا جَبْرَئِیلَ علیہ السلام.

مکحول کہتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اصحاب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہے کہ میں ہر صحابی کی فضیلت میں شریک ہوں اور اس سے افضل ہوں اور مجھ میں ستر فضیلتیں ایسی ہیں جو کسی میں نہیں۔

(۱) میں نے ایک آن کے لیے بھی خدا کے سوا کسی کی پرستش نہیں کی اور نہ لات وعزیٰ کی پرستش کی۔

(۲) کبھی شراب نہیں پی۔

(۳) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو کمسنی ہی میں میرے والد سے لے لیا تھا اور میں اسی زمانے سے حضرت کے ساتھ رہا اور آپ کی خدمت کا شرف حاصل کرتا رہا۔

(۴) میں سب سے پہلے اسلام وایمان لایا۔

(۵) حسب ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو آپ سے وہی نسبت ومنزلت تھی جو جناب ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی۔

(۶) میں نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبر میں اتارا اور سب کے بعد آپ سے جدا ہوا۔

(۷) میں شبِ ہجرت حضرت کے فرش خواب پر سویا۔ مشرکوں نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں گئے؟ میں نے کہا ضرورت سے گئے ہیں۔ سب نے کہا بیشک اگر ہمارے خوف سے بھاگے ہوتے تو علی ضرورت ان کے ساتھ جاتے۔

(۸) مجھ کو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہزار باب علم کے تعلیم فرمائے کہ ہر برور سے ہزار ہزار بات علم کے اور کشادہ ہو گئے اور تمام اصحاب میں کسی کو علم کا ایک باب بھی تعلیم نہ فرمایا۔

(۹) حضرت نے فرمایا کہ یا علی روز قیامت تمام انبیاء اپنے اپنے منبروں پر ہوں گے اور میرا منبر ہر نبی کے منبر سے برتر ہوگا اور ان کے اوصیا بھی اپنے اپنے منبروں پر ہوں گے اور تمہارا منبر ہر وصی کے منبر سے برتر ہوگا اور اس پر بیٹھو گے۔

(۱۰) حضرت نے فرمایا ہے کہ روز قیامت مجھ کو کوئی شرف نہ حاصل ہوگا مگر یہ کہ تم کو بھی ویسا ہی شرف دیا جائے گا۔

(۱۱) میرے بارے میں حضرت نے فرمایا ہے کہ تمہاری مثال کشتی نوح کی ہے جس نے اس کی مخالفت کی اور اس پر نہ بیٹھا وہ غرق ہوا جس نے تم سے روگردانی کی وہ گمراہ ہوا۔

(۱۲) میں حضرت کا بھائی ہوں اور حضرت میرے بھائی۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ہم دونوں جنت میں ساتھ جائیں گے۔

(۱۳) روز جنگ (خندق) حضرت نے اپنا عمامہ میرے سر پر باندھ کر دعائے فتح و کامیابی دی اور میں نے خدا کی مدد سے دشمن کو قتل کیا۔

(۱۴) ایک روز حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ یہ گوسفند جس کا دودھ خشک ہوگیا ہے اس کا دودھ نکالو۔ میں نے عرض کی یا حضرت آپ اپنا دست برکت اس پر پھیریں۔ آپ نے فرمایا کہ یا علی تمہارا فعل میرا فعل ہے۔ میں نے آپ کے حکم سے دودھ دوہ کر حضرت کی خدمت میں پیش کیا۔

(۱۵) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو اپنا وصی قرار دیا اور فرمایا کہ یا علی تمہارے سوا کوئی اور مجھ سے غسل نہ دے نہ دفن کرے۔ اگر کسی نے غسل دیا اور اس کی نظر میرے جسم پر پڑیں تو آنکھیں نکل پڑیں گی۔

(میں نے عرض کی یا حضرت میں تنہا کیوں کر آپ کو غسل دوں گا۔ فرمایا غیبی امداد تمہارے شامل حال ہوگی۔ خدا کی قسم میں نے حضرت کے جس عضو کو اٹھانا چاہا۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ خود اٹھا جا رہا ہے۔

(۱۶) میں نے چاہا کہ غسل دینے کے لیے حضرت کا کرتہ اتاروں لیکن ایک غیبی آواز آئی کہ یا علی جسم رسول کو برہنہ نہ کرو۔ تمام اصحاب پیغمبر میں یہ شرافت مجھی کو حاصل ہے۔

(۱۷) باوجود اس کے کہ ابوبکر و عمر نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فاطمہ کی درخواست کی تھی مگر خداوند عالم کے حکم سے میرا عقد سیدہ کے ساتھ ہوا۔ حضرت فرمایا کہ یا علی تم کو گوارا ہو یہ نعمت کہ خدا نے تمہاری شادی فاطمہ کے ساتھ کی۔ میں نے عرض کی یا حضرت کیا میں آپ سے نہیں ہوں۔ فرمایا (بیشک) تم مجھ سے ہو اور میں تم سے۔ جس طرح ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کا معین و مددگار ہوتا ہے اسی طرح ہم ہیں اور دنیا و آخرت میں

ایک دوسرے سے مستغنی نہیں ہیں۔

(۱۸) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم قیامت میں میرے علم بردار ہوگے۔ لوائے حمد تمہارے ہاتھ میں ہوگا۔ اس دن تم مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگے۔ میری مسند گروہ انبیاء میں اور تمہاری گروہ اوصیاء میں ہوگی۔ تاج نور اور اکلیل کرامت تمہارے سر پر رکھا جائے گا اور ستر ہزار فرشتے تم کو اپنے حلقے میں لیے رہیں گے جب تک خداوند عالم حساب خلائق سے فارغ ہو۔

(۱۹) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ عن قریب تم ناکثان و مارقان و قاسطان سے جنگ کروگے۔ تم اپنے دشمن کے ہر ہر فرد کے عوض ایک ایک لاکھ شیعوں کی شفاعت کروگے۔

میں نے عرض کی یا حضرت ناکثان سے کون سا گروہ مقصود ہے؟ فرمایا طلحہ و زبیر جو حجاز میں تم سے بیعت کریں گے اور عراق میں منحرف ہوجائیں گے جب وہ لوگ تم سے پھر جائیں تو ان سے جنگ کرنا تا کہ اہل زمین پاک ہوجائیں۔

میں نے عرض کی مارقین کون ہیں؟ فرمایا خوارج جو ذوالندیہ کا گروہ ہے وہ لوگ اس طرح دین سے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے۔ ان کو قتل کرنا کہ اہل زمین کو راحت ہو اور ان پر عذاب اور تمہارے لیے عمل خیر کا ذخیرہ۔

پھر میں نے سوال کیا قاسطین کون لوگ ہیں؟ فرمایا معاویہ اور اس کے ہم خیال۔

(۲۰) میرے بارے میں حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری مثال میری امت میں باب حطہ کی ہے بنی اسرائیل میں یعنی جس کے دل میں تمہاری محبت ہے دوا یہ میں دین میں اس در سے داخل ہوا جس در سے داخل ہونے کا خدا نے حکم دیا ہے۔

(۲۱) میرے بارے میں حضرت نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور اے علی تم اس کا دروازہ۔ شہر میں کوئی آنہیں سکتا جب تک دروازے سے داخل نہ ہو۔

(پھر فرمایا یا علی تم عن قریب میرے عہد کا لحاظ کروگے اور میری ہی طرح جہاد کروگے۔ مگر میری امت تمہاری مخالفت کرے گی۔

(۲۲) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے فرزندوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ حسن و حسین کو خدا نے اس نور سے پیدا کیا ہے جو تم کو اور فاطمہ کو ملا ہے ان کی مثال دو گوشواروں کی ہے جو کانوں میں چمکتے رہتے ہیں اور شہدا کے نور سے ستر درجہ زیادہ نورانی ہوتے ہیں۔ اے علی خدا نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کو وہ عزت دوں گا جو انبیاء و مرسلین کے علاوہ کسی کو حاصل نہ ہوگی۔

(۲۳) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگوٹھی، زرہ اور کمر بند مجھ کو عنایت فرمایا۔ تلوار میری کمر میں باندھی حالانکہ تمام اصحاب خصوصا میرے چچا عباس موجود تھے۔

(۲۴) آیہ نجویٰ پر عمل کرنے والا سارے اصحاب میں میرے سوا کوئی اور نہیں۔

(۲۵) حضرت نے فرمایا کہ تمام انبیاء پر بہشت حرام ہے جب تک میں داخل جنت نہ ہوں اور تمام اوصیاء پر حرام ہے۔ جب تک تم داخل نہ ہو یا علی خداوند عالم نے تمہارے بارے میں ایسا مژدہ دیا ہے جو کسی پیغمبر کو نہیں دیا گیا یعنی تم تمام انبیاء کے سید وسردار ہو اور تمہارے دونوں فرزند سردار جوانان جنت ہیں۔

(۲۶) جعفر طیار میرا بھائی ہے جو جواہر نگار پروں سے جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتا ہے۔

(۲۷) میرے چچا حمزہ سید الشہداء ہیں۔

(۲۸) حضرت فرما گئے ہیں کہ خداوند عالم نے تمہارے بارے میں خبر دی ہے کہ میں پیغمبر ہوں اور تم میرے جانشین۔ عنقریب میری امت تمہارے ساتھ وہی برتاؤ جو قوم موسیٰ نے جناب موسیٰ کے ساتھ کیا تھا۔ صبر کرنے کے لیے آمادہ رہو۔ یا علی تمہارا دوست میرا دوست۔ میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔

(۲۹) مجھ کو حضرت نے خبر دی ہے کہ روز قیامت حوض کوثر پر تمہارا تسلط اور قبضہ تم میرے اور اپنے دشمنوں کو وہاں سے مایوس واپس کرو گے اور دوستوں کو سیراب کرو گے۔

(۳۰) حضرت فرما گئے ہیں کہ میری امت کے پانچ علم بردار بروز قیامت محشور ہوں گے۔ سب سے پہلا علم بردار اس امت کا فرعون معاویہ ہے۔ دوسرے اس امت کا سامری عمر عاص ہے۔ تیسرے اس امت کا جاثلیق ابوموسیٰ اشعری ہے۔ چوتھا علم ابواعور سلمی کا ہے اور پانچواں علم یا علی تمہارا ہوگا جس کے نیچے سارے مومنین ہوں گے تم ان کے پیشوا ہو گے۔

اس کے بعد خداوند عالم پہلے چار علم برداروں سے فرمائے گا کہ جاؤ اور نور کو تلاش کرو۔ ان کے درمیان ایک دیوار حائل ہو جائے گی جس کے اندر رحمت الٰہی ہوگی اور وہ میرے شیعہ ہوں گے اور وہ لوگ جنہوں نے مجھ سے محبت کی میرے ساتھ باغیوں اور ناکثوں سے جنگ کی، یہی وہ لوگ یعنی دشمن آواز دیں گے کہ آیا ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے۔ یہ لوگ کہیں گے، تھے تو لیکن تم نے خود اپنے کو فریب دیا اور شک میں مبتلا ہو گئے۔ دنیا کی آرزو نے تم کو دھوکہ دیا یہاں تک کہ تم کو موت آ گئی۔ آج نہ تم سے کوئی عوض قبول کیا جائے گا۔ نہ کفار سے تمہاری جگہ جہنم۔ تم کو وہیں پناہ ملے گی اور انجام تمہارا برا ہے پھر میرے دوست آ آ کر حوض محمدی سے سیراب ہوں گے۔ میرے ہاتھ میں ایک عصا ہوگا جس سے میں دشمنان خدا ہٹاتا جاؤں گا۔ جس طرح

اجنبی اونٹ کنوئیں پر سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(۳۱) میرے بارے میں حضرت نے فرمایا ہے کہ اگر یہ خیال نہ ہوگا کہ امت کے غالی تمہارے حق میں وہ کلمہ کہیں جو پسر جناب مریم کے متعلق نصرانی کہتے ہیں تو آج تمہاری وہ فضیلت بیان کرتا کہ تم جدھر سے گزرتے لوگ تمہارے قدموں کی خاک باعث شفا سمجھ کا اٹھا لے جاتے۔

(۳۲) حضرت نے فرمایا ہے کہ جس طرح خداوند عالم نے دشمنوں سے مجھ کو محفوظ رکھا اور مدد کی میں نے دعا کی ہے کہ اسی طرح تم کو بھی محفوظ رکھے۔

(۳۳) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام اخبار گزشتہ وآئندہ مجھے بتائے۔

(۳۴) آیہ مباہلہ میں انفسنا سے میں، نسائنا سے فاطمہ زہرا، ابنائنا سے حسن وحسین مراد ہیں۔

(۳۵) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز جنگ مجھ سے ایک مٹھی خاک منگوائی۔ میں نے اٹھا کر سونگھی تو اس سے بوئے مشک آ رہی تھی۔ میں نے وہ مٹی حضرت کی خدمت میں پیش کی۔ اس میں چار سنگریزے فردوس کے۔ ایک مشرق کا، ایک مغرب کا، ایک تحت عرش کا تھا۔ حضرت نے لے کر مشرکین کی طرف پھینکا۔ اس میں ہر دانہ کے ساتھ ایک لاکھ فرشتے میری مدد کے لیے آئے تھے۔ خدا نے اس فضیلت سے نہ مجھے پہلے کسی کو سرفراز کیا نہ میرے بعد معزز وممتاز فرمائے گا۔

(۳۶) حضرت فرما چکے ہیں یا علی تمہارے قاتل پروائے ہے، وہ نمرود سے زیادہ بدنصیب، بے کنندہ ناقہ ثمود سے زیادہ شقی ہے۔ تمہارے قتل سے عرش الٰہی لرزاں ہوگا۔ خوشخبری ہو تم کو کہ تمہارا شمار گروہ صدیقین وشہداء صالحین میں ہے۔

(۳۷) تمام اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں خداوند عالم نے قرآن کی ناسخ ومنسوخ ومحکم ومتشابہ عام و خاص کا علم عنایت فرمایا۔ یہ مجھ پر اللہ کا احسان ہے اس نے حضرت کو حکم دیا کہ مجھ کو اپنے سے قریب تر رکھیں۔ تعلیم دین اور سختی نہ فرمائیں اور مجھ کو یاور کہنے کی تاکید فرمائیں۔

(۳۸) حضرت نے مجھ کو ایک لڑائی پر پہنچا کر میرے حق میں دعا کی اور جو باتیں میرے جانے کے بعد ہوئیں، ان سے مجھ کو آگاہ فرمایا۔ بعض اصحاب نے حضرت کے اس لطف وکرم کو دیکھ کر کہا اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیار میں ہوتا تو علی کو نبوت بھی دیدیتے۔

(۳۹) حضرت کا ارشاد ہے جو مجھ کو دوست رکھے اور علی کا دشمن ہو وہ ہرگز میرا دوست نہیں۔ صرف مومن ہی کے دل میں میری اور علی کی محبت بیک وقت ہو سکتی ہے۔ فرمایا یا علی میرے اور تمہارے دوست کو خداوند عالم نے جنت کا پیش رو بنایا ہے اور میرے اور تمہارے دشمنوں کو جہنمی قرار دیا ہے۔

(۴۰) کسی لڑائی میں ایک بار حضرت نے مجھ کو پانی لانے کے لیے کنوئیں پر بھیجا۔ کنواں خشک پڑا تھا میں نے عرض کی، یا حضرت کنواں خشک ہے۔ آپ نے فرمایا اس کی گیلی مٹی لے آ ؤ۔ میں لے آیا۔ آپ نے اس پر کچھ پڑھا اور فرمایا یہ مٹی پھر اسی کنوئیں میں ڈال دو۔ میں نے کنوئیں میں ڈال دی، کنوئیں سے پانی ابلنے لگا۔ میں نے حضرت کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ یہ پانی برکت سے نکلا۔

(۴۱) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبریل امین نے مجھ کو خبر دی کہ خداوند عالم نے آپ کے اصحاب پر نظر فرمائی اور آپ کے خویش علی بن ابی طالب علیہم السلام کو ان میں سب سے بہتر دیکھ کر ان کو آپ کا جانشین بنایا۔

(۴۲) حضرت فرمایا ہے کہ بہشت عنبر سرشت میں میرا قصر اور تمہارا برابر برابر ہے۔ تم اعلائے علیین میں میرے ساتھ ہوگے۔ میں نے عرض کی یا حضرت اعلائے علیین کیا ہے؟ فرمایا اعلائے علیین سفید موتی کا محل ہے جس میں ستر ہزار دروازے ہیں اور وہ ہم دونوں کا محل ہے۔

(۴۳) حضرت فرمایا ہے کہ یا علی صرف مومن پرہیزگار تم سے محبت کرے گا اور تمہارا دشمن منافق ہوگا۔

(۴۴) حضرت فرما گئے ہیں کہ میرا دشمن عرب ہے تو ولد الزنا ہوگا اور عجمی ہے تو بدنصیب ہوگا۔

(۴۵) حضرت نے میری آنکھوں پر لعاب دہن لگا کر دعا کی اور جب سے مجھے آنکھوں کی تکلیف نہیں ہوئی۔

(۴۶) حضرت نے اپنے تمام اصحاب کو حکم دیا کہ جن کے دروازے مسجد میں ہیں وہ بند کرلیں، لیکن میرے لیے یہ حکم نہیں تھا۔

(۴۷) حضرت نے مجھ سے وصیت کی تھی کہ قرضوں کو ادا کروں۔ وعدوں کو پورا کروں۔ میں نے عرض کی یا حضرت میں کیوں کر ادا کرسکتا ہوں؟ حضرت نے فرمایا اللہ تمہاری مدد فرمائے گا (ویسا ہی ہوا کہ) جب میں نے قرض ادا یا وعدہ کو پورا کرنا چاہا، خداوند عالم نے میری مدد فرمائی اور میں نے اسی ہزار ادا کردیئے۔ بقیہ کے متعلق میں نے اپنے فرزند حسن سے وصیت کی ہے، وہ ادا کرے گا۔

(۴۸) حضرت ایک بار میرے یہاں تشریف لائے۔ ہم لوگ تین دن کے فاقے سے تھے۔ آپ نے فرمایا کچھ کھانا ہے؟ میں نے عرض کی یا حضرت ہم سب لوگ تین روز کے فاقے سے ہیں۔ اپنی دختر نیک اختر سے فرمایا دیکھو اندر کچھ رکھا ہے؟ انہوں نے عرض کی میں اندر سے آرہی ہوں۔ کچھ نہیں تھا۔ میں نے عرض کی حکم ہو تو میں جاؤں۔ فرمایا خدا کا نام لے کر جاؤ۔ میں گیا تو دیکھا ایک کاسہ میں ٹکڑے پکے ہوئے اور

ایک طبق میں رطب تازہ رکھے ہوئے ہیں۔ میں لے آیا اور حضرت کی خدمت میں رکھ دیا۔ پھر حضرت کے ساتھ ہم لوگوں نے سیر ہو کر کھایا۔

(۴۹) خداوند عالم نے اپنے حبیب کو نبوت سے سرفراز کیا اور انہوں نے مجھ کو خلافت کا شرف بخشا۔ جو مجھے دوست رکھے وہ خوش نصیب ہے۔

(۵۰) میں نے بحکم حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر سے سورۂ برات لے کر اس کی تبلیغ کی۔

(۵۱) حضرت نے مجھ کو مقام غدیر خم میں بلند کر کے فرمایا کہ جس کا مولا میں ہوں یہ علی بھی اس کا مولا ہے۔

(۵۲) حضرت نے مجھ کو دعائے وسعت رزق تعلیم فرمائی اور وہ یہ دعا ہے:

يَا رَازِقَ الْمُقِلِّينَ وَ يَا رَاحِمَ الْمَسَاكِينِ وَ يَا اَسْمَعَ السَّامِعِينَ وَ يَا اَبْصَرَ النَّاظِرِينَ وَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ارْحَمْنِي وَ ارْزُقْنِي.

(اے تہی دامنوں کو رزق دینے والے اے مسکینوں پر رحم کرنے والے اور سب سے زیادہ سننے والے اے سب سے بہتر دیکھنے والے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے تو مجھ پر رحم فرما اور مجھے رزق عطا فرما)۔

(۵۳) جناب اقدس الٰہی اس وقت تک دنیا کو فنا نہ کرے گا جب تک ہمارے خاندان سے ایک قائم ظاہر ہو کر ہمارے دشمنوں کا خاتمہ نہ کر دے۔ وہ کسی سے جزیہ قبول نہ کرے گا۔ صلیب اور بتوں کو توڑ ڈالے گا وہ دنیا کی آخری جنگ ہوگی۔ کفار کے مال کو ضبط کر کے برابر تقسیم کرے گا۔ رعایا کے درمیان عدل و انصاف کرے گا۔

(۵۴) میں نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ یا علی عنقریب بنی امیہ لعنہم اللہ تم پر لعنت کریں گے اور خداوند عالم ہر ہر لعنت کے عوض ان پر ہزار ہزار لعنت کرے گا اور جب ہمارا قائم ظاہر ہوگا تو بنی امیہ پر چالیس برس تک لعنت کرے گا۔

(۵۵) حضرت فرما گئے ہیں کہ بعض فرقوں کا تمہارے متعلق امتحان ہوگا وہ کہیں جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (مال دنیا سے) کچھ چھوڑا ہی نہیں تو علی کا اپنا وصی کیوں بنایا۔ کیا حضرت کے بعد قرآن مجید ہر شے سے بہتر نہیں ہے۔ یا علی خدا کی قسم اگر تم قرآن کو جمع نہ کرو گے تو کوئی جمع نہ کر سکے گا۔

(۵۶) مجھ کو خداوند عالم نے اپنے اطاعت شعار بندوں اور دوستوں کی (تمام) خصوصیتیں عنایت فرمائی ہیں۔ میں حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وارث ہوں جو چاہے (اس امر سے) خوش ہو جو چاہے ناراض۔

(۵۷) ایک غزوہ میں حضرت کا لشکر نایابی آب کی مشکل میں گرفتار ہوگیا۔ ایک پتھر کی جانب اشارہ کرکے) آپ نے مجھ کو حکم دیا کہ اس پتھر کے قریب جا کر کہو کہ میں فرستادہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوں مجھ کو پانی دے۔ یہ کہنا تھا کہ پتھر سے پانی جاری ہوا۔ میں نے حضرت کو خبر دی، آپ نے فرمایا جاؤ اور پانی لے آؤ۔ میں اور میرے ساتھ اور لوگ بھی گئے اپنی اپنی مشکیں بھریں۔ خود پیا، جانوروں کو پلایا۔ یہ شرف پیغام رسانی اور اظہار معجزہ میرے ذریعے سے ہوا۔

(۵۸) پھر دوسرے موقعہ پر کسی لڑائی میں پانی کی ضرورت ہوئی تو حضرت نے ایک پیالہ منگوا کر اپنا اور میرا ہاتھ پیالے میں رکھا۔ بقدرت الٰہی ہم دونوں کی انگلیوں سے پانی جاری ہوا۔

(۵۹) جنگ خیبر میں حضرت نے مجھ کو جہاد کے لیے بھیجا۔ جب قلعہ کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ دروازہ بند ہے۔ میں نے ایک ہی جھٹکے میں توڑ کو اس کو چالیس قدم دور پھینکا۔ مرحب مقابلے کے لیے نکلا۔ بس تھوڑی سی ردوبدل کے بعد اس کو قتل کیا۔ حالانکہ مجھ سے پہلے حضرت دو صحابیوں کو بھیج چکے تھے مگر وہ ناکام وشکست خوردہ واپس آ چکے تھے۔

(۶۰) جنگ خندق میں عمرو بن عبدود کو جو ایک ہزار جوانوں کے برابر تھا۔ حضرت کے حکم سے میں نے قتل کیا۔ جب میں چلا تو آپ نے فرمایا کل کفر کے مقابلہ میں پورا ایمان جا رہا ہے۔ اور جب عمرو کو قتل کیا تو فرمایا علی ایک ضرت جنگ خندق میں دونوں جہان کی عبادت سے بہتر ہے۔

(۶۱) میرے بارے میں حضرت نے فرمایا ہے کہ یا علی تمہاری مثال میری امت میں سورۂ قل ہو اللہ احد کی ہے جس نے تم کو دل سے دوست رکھا۔ ان سے ایک ثلث (تہائی) قرآن گویا ختم کیا اور جس نے تم سے دل سے محبت کی، زبان سے اقرار کیا گویا اس نے دو ثلث قرآن ختم کیا۔ اور جس نے دل سے محبت کی، زبان سے اقرار کیا اور ہاتھوں سے مدد بھی کی، اس نے گویا پورا قرآن ختم کیا۔

(۶۲) میں ہر لڑائی میں حضرت کا علم بردار رہا۔

(۶۳) میں کبھی جنگ سے نہیں بھاگا۔ جو میرے مقابلے میں آیا وہ قتل ہوا اور مارا گیا۔

(۶۴) میں نے طائر بریان جنت حضرت کے ساتھ نوش کیا۔

(۶۵) میں حالت رکوع میں جب مسجد نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اپنی انگشتری سائل کو زکوٰۃ میں دی اور میرے بارے میں آیہ انما ولیکم اللہ ورسولہ نازل ہوا۔

(۶۶) میرے لیے دوبارہ رجعت آفتاب ہوئی۔

(۶۷) حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صرف مجھ کو امیر المومنین کا خطاب دیا ہے جو میرے سوا کسی اور کا

خطاب نہیں ہوسکتا۔

(٦٨) میں تقسیم کنندہ جنت ونار ہوں حضرت فرمایا ہے کہ روز قیامت ایک منادی آواز دے گا کہ کہاں ہے سید المرسلین؟ یہ آواز سن کر میں آگے بڑھوں گا، پھر آواز آئے گی کہ کہاں ہے سید الاوصیاء؟ یا علی تم آگے بڑھو گے۔ پھر رضوان خازن جنت کی کنجیاں اور مالک دوزخ کی کنجیاں میرے سامنے پیش کرے گا اور دونوں کہیں گے کہ حکم الٰہی ہے کہ یہ کنجیاں آپ کے سپرد کی جائیں اور آپ کو حکم الٰہی ہے کہ یہ کنجیاں علی کے حوالے کردیں۔ پس میں جس کو چاہوں گا جنت میں بھیجوں گا اور جس کو چاہوں گا دوزخ میں ڈال دوں گا۔

(٦٩) حضرت نے فرمایا ہے کہ یا علیؑ اگر تم نہ ہوتے تو مومن اور منافق میں فرق پیدا نہ ہوتا۔ یعنی تم سے محبت ہے تو مومن، عداوت ہے تو منافق۔

(٧٠) آیہ تطہیر میری، فاطمہ اور حسنین علیہم السلام کی شان میں نازل ہوا۔

٩١ الخصال: ص ٥٧٦۔ ٥٧٧، أبواب السبعين وما فوقه

٩٢ المجروحين۔ ابن حبان۔: ٢، ص ١٢٢، شرح حال عيسى بن عبدالله بن محمد بن عمر بن على بن ابى طالب: بغية الطلب: ج٢، ص ٦٠٢۔ ٦٠٣، شرح حال احمد بن حماد بن سفيان؛ امالى صدوق: مجلس ٧، حديث ٢، ضمن حديثى كه در بخش سوم خواهد آمد

٩٣ امالى صدوق: مجلس ٤٥، حديث ١٨، بشارة المصطفى: ص ١٩٣، جزء سوم، حديث ١١، روضة الواعظين: ص ٤٢

٩٤ الكامل۔ ابن عدى۔: ج ٥، ص ١٩٥، شرح حال على بن نزار بن حيان (١٣٤٩) : المستدرك: ج ٣، ص ١٣٢، تاريخ مدينة دمشق: ج ٤٢، ص ٢٦٩، شرح حال حضرت على عليه السلام: شرح الاخبار: ج١، ص ١٥٢، حديث ٩٠، مناقب آل ابى طالب: ج١، ص ٢٣٣، فى مسائل واجوبه؛ كنز العمال: ج١١، ص ٢٩٧، حديث ٣١٥٦٢، و ص ٦٠٧، حديث ٣٢٩٩٧

٩٥ امالى صدوق: مجلس ٨٣، حديث ٢، فضائل الشيعه، حديث ١٧، امالى طوسى: مجلس ١٠، حديث ٧٠، بشارة المصطفى: س ٢٤٨، جزء چهارم، حديث ٩٣، آخر جزء ٥

٩٦ امالى طوسى: مجلس ٩، حديث ٢٩، بشارة المصطفى: ص ١٧١، جزء دوم، حديث ١٤٠، و ص ٢٣٩۔ ٢٤٠، جزء چهارم، حديث ٢٠، و ص ٢٤٨، حديث ٣٩، مناقب اهل البيت: ص ٢٩٩۔ ٣٠٠، حديث ٢٨٢، تاريخ مدينة دمشق: ج ٤٢، ص ٢٤٠، شرح حال حضرت على عليه السلام؛ الاربعون المنتقى: س ١٠٥۔ ١٠٦، حديث ١٠، الفردوس، ج ١، ص ٤٢٩۔ ٤٣٠، حديث ١٧٥١،

کنز العمال: ج۱۱، ص۶۱۰، ح۳۲۹۵۳ بہ نقل از طبرانی و ابن عساکر

ان منابع میں اختصار کے ساتھ یہی حدیث آئی ہے:

الاخبار الموفقیات: ص ۳۱۲، شمارہ ۱۷۱۔ ۱۷۴: مناقب امیر المومنین: ج۱، ص ۴۸۱۔ ۴۸۲، حدیث ۳۳۶، الامالی الخمیسیہ: ج۱، ص ۱۳۴، مناقب اهل البیت: ص ۲۹۹۔ ۳۰۱، حدیث ۲۸۲۔ ۲۸۴، اربعین۔ خزاعی۔: حدیث ۳۹: کفایۃ الطالب: ص ۷۴، باب ۵، شرح الاخبار: ج۱، ص ۲۳۲، حدیث ۲۲۳، الاربعین۔ شیخ منتجب الدین۔ ص ۳۸، حدیث ۱۴: فرائد السمطین: ج۱، ص۲۹۱، حدیث۲۲۹، ذخائر العقبی: ص ۶۵، مجمع الزوائد: ج۹، ص۱۰۸، نقل از طبرانی

(۹۷) کنز العمال: ج۱۳، ص ۱۲۳، حدیث ۳۶۳۹۳، نقل از حسن بن بدر کتاب ''فی ما رواہ الخلفاء''، اور حاکم کتاب کنی میں، اور شیرازی القاب میں، وابن نجار

(۹۸) تاریخ مدینۃ دمشق: ج۴۲، ص۲۷۰، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

(۹۹) ذخائر العقبی: ص۶۵، باب فضائل علی علیہ السلام

(۱۰۰) المناقب: ص۲۰۰، حدیث۲۴۰، العقد النضید: ص۸۷۔ ۹۰، حدیث ۷۲، کشف الغمہ: ج۱، ص۴۵۶، ۴۵۸

(۱۰۱) اسد الغابہ: ج۴، ص۳۸۳، شرح حال معاویۃ بن ثعلبہ

(۱۰۲) الکامل: ج۴، ص۳۴۹، شرح حال عبادۃ بن زیاد کوفی (۱۱۸۲): تاریخ مدینۃ دمشق: ج۴۲، ص۲۷۰، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں مومنین کا سرپرست ہوں، میں تمہارا مولا ہوں۔جس طرح میں تمہارا سرپرست ومولا ہوں۔علیؑ بھی تمہارا مولا وسرپرست ہیں۔

حصہ سوم

خدا، رسولؐ اور حضرت علی علیہ السلام کے درمیان دوطرفہ محبت

اے ام سلمہ گواہ رہنا وہ (حضرت علی علیہ السلام) میرے بعد مسلمانوں کا سردار ہے، مومنین کا امیر ہے، متقی لوگوں کا رہبر ہے۔

اے ام سلمہ! تم گواہ رہنا اس کا گوشت میرا گوشت اور اس کا خون میرا خون ہے۔

اے ام سلمہ! گواہ رہنا! وہ دنیا میں میرا بھائی اور جنت میں میرا رفیق ہے۔

اے اُم سلمہ! گواہ رہنا! وہ میرے بعد ناکثین، قاسطین اور مارقین سے جنگ کرے گا۔

اے ام سلمہ گواہ رہنا! وہ حق کے ساتھ ہے جہاں بھی ہو۔

خدا، رسولؐ اور حضرت علی علیہ السلام کے درمیان

دوطرفہ محبت

بہت سی روایت میں دوطرفہ دوستی خدا اور رسولؐ اور علیؑ کے درمیان دوستی کا ذکر آیا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معروف ترین کلام خیبر کی جنگ کے موقع پر ہے۔ خیبر کی داستان کچھ اس طرح سے ہے۔ یہودی خیانت، پیمان شکنی اور بت پرستوں سے مل کر خندق کی جنگ مسلمانوں کے لئے سخت چیلنج تھا وہ مسلمانوں کے لئے بہت ہی خطرناک تھے کہ ہمیشہ دھمکی دیتے تھے یہودیوں کے کئی مستحکم قلعے تھے جو ان کی پناہ اور غیر قابل تسخیر تھے۔ ان قلعوں میں سے مشہور قلعہ خیبر نامی تھا۔ ساتویں ہجری کے سال میں اسلامی فوج رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمانڈ میں قلعہ خیبر کو فتح کرنے کے لئے روانہ ہوئے اور قلعہ کا محاصرہ کیا۔ قلعہ خیبر میں رہنے والے افراد قلعہ کے اندر چلے گئے اور دروازوں کو بند کر دیا گیا۔ فتح خیبر آسان کام نہیں تھا۔ خیبر کے علاوہ اور بھی قلعے تھے۔ جن کے بڑے بڑے برج و مستحکم دروازے تھے یہودی پہلوان بھی قلعہ کی حفاظت کر رہے تھے۔

مسلمانوں کا فوجی لشکر نے خیبر کے قریب پڑاؤ ڈالا۔ چند قلعے فتح ہو گئے لیکن کچھ قلعے فتح نہ ہو سکے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر روز اپنے لشکر میں سے کچھ افراد کو روانہ کرتے۔ ایک دفعہ آپؐ نے محمود بن مسلمہ نامی شخص کو بھیجا جو مرحب کے ہاتھوں شہید ہو گیا۔ تاریخ اسلام میں کچھ اور بھی نام ملتے ہیں جو خیبر کو فتح کرنے کے لئے گئے لیکن فتح نہ کر سکے۔ ان میں سے ابوبکر اور عمر کا نام بھی ہے سب کے سب کچھ دیر لڑتے اور پھر بھاگ جاتے تھے۔① یہودیوں کا ایک نامور جنگجو حارث نے مسلمانوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اس کے علاوہ دو اور نامور یہودی پہلوان بھی تھے جن کے نام مرحب اور اس کا بھائی یاسر تھے۔ سخت جنگ جاری رہی اور اس جنگ کے دوران اٹھائیس مسلمان شہید ہوئے۔ جب مسلمانوں کے پے در پے سپاہی شہید ہونے لگے تو ان کے حوصلے پست ہو گئے۔

تمام مسلمان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد جمع ہو گئے۔ آپؐ نے سب پر نگاہ ڈالی اور فرمایا:

لَأُعْطِيَنَّ هَٰذِهِ الرَّايَةَ غَداً رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهُ وَ رَسُولُهُ وَ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُولُهُ كَرَّاراً غَيْرَ فَرَّار. لَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْه

کل میں ایسے شخص کو پرچم دوں گا جسے خدا اور رسولؐ اسے دوست رکھتے ہیں اور وہ وہ بھی خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے

وہ ہمیشہ دشمن پر سخت حملہ کرتا ہے اوراس نے کبھی فرارنہیں کیا، جب تک اسے فتح نہ ہوتی کرار غیر فرار ہے۔[1]

تمام اصحاب رسولؐ اس انتظار میں تھے کہ کل صبح کسے یہ افتخار حاصل ہوتا ہے۔ رات گزرگئی صبح ہوئی سب انتظار میں تھے۔ نماز صبح کے بعد اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارگرد جمع ہو گئے۔ صرف علی موجود نہیں تھا کیونکہ ان کی آنکھ میں درد تھا اور جنگ نہیں کرسکتے تھے۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کو دیکھا اور علی نظر نہ آئے تو فرمایا: علی کو میرے پاس بلاؤ۔ علی آئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کی آنکھ پر لعاب دہن ملا جس سے اس کو آنکھ کا درد ختم ہوگیا۔ آنحضرتؐ نے اس کے ہاتھ میں پرچم دیا اور خیبر کی طرف روانہ کیا، تھوڑی دیر گزرنے کے بعد علی نے خیبر کو فتح کرلیا اور واپس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔

اس حدیث کو بعض اصحاب نے نقل کیا۔ تمام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں پرچم اس شخص کو دوں گا جسے خدا اور رسول دوست رکھتے ہیں۔ اور وہ بھی خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے بعض راویوں کے نام ترتیب سے تحریر کرتے ہیں۔

۱۔ بریدہ بن حصیب اسلمی ②

۲۔ امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

بہت سی روایات میں ملتا ہے کہ جب حضرت علی شہید ہوگئے اور امام حسن سیاہ ایک کا عمامہ باندھ کر مسجد گئے اور خطبہ دیا۔ اس خطبہ میں امیر المومنین کی بعض فضائل کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ از جملہ اوصاف کو علی فتح خیبر میں پرچمدار تھا اور جنگ میں فاتح رہا۔ اس خطبہ میں بہت سے محدثین ومحققین نے اپنی کتب میں لکھا ہے، ہم نمونے کے طور پر روایت نسائی ③ و دولابی ④ کی طرف اشارہ کرسکتے ہیں۔

۳۔ سعد بن ابی وقاص:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ مشہور صحابی نے اس کلام کو بہت سے مقامات پر نقل کیا ہے ایک دفعہ اس نے یہ جملہ مدینہ کے شہر میں معاویہ کی مجلس میں کہا۔ معاویہ امام حسنؑ سے صلح کے بعد مدینہ پہنچا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئی اصحاب معاویہ کے دیدار کے لئے آئے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سعد بن ابی وقاص نے معاویہ سے ملاقات کی خواہش کی، معاویہ نے شامیانے کی طرف دیکھ کر یہ کہا: جب سعد بن ابی وقاص اندر داخل ہوجائے تو تم سب علیؑ کو برُبھلا کہنا شروع کردینا۔ اتنے میں سعد بھی مجلس میں داخل

---

[1] اصول کافی (طبع الاسلامیہ) جلد ۸ صفحہ ۳۵۱ حدیث ۵۴۸

ہوگیا۔ معاویہ نے اسے منبر پر اپنے ساتھ بٹھایا۔ مجلس میں حاضرین نے علیؑ کو برا بھلا کہنا شروع کردیا۔ سعد کے وہم وگمان میں بھی یہ بات نہ تھی سعد رونا شروع ہوگیا۔

معاویہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا: اے سعد! کیوں گریہ کر رہے ہو؟ وہ لوگ تیرے بھائی بن عفان کو قتل کرنے والے پر لعنت کر رہے ہیں اور تو رو رہا ہے؟⑤

سعد نے جواب دیا: خدا کی قسم! بے اختیار رونا آ گیا ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ اصحاب رسول ﷺ میں سے ایک صحابی پر لعن ہو رہا ہے اور میں دفاع بھی نہیں کر سکتا ہوں۔

پھر سعد بن ابی وقاص نے چند اہم مطالب کو بیان کیا۔ حضرت علیؑ کی خوبیاں بیان کرنا شروع کردیں۔ روایات میں اختلافات پایا جاتا ہے۔

بعض میں ہے کہ اس نے مولا کی تین خوبیاں اور بعض میں پانچ صفات بیان کیں۔

تمام روایات میں زیر بحث مطلب یہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں اس نے جو بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ خدا ورسولؐ حضرت علی علیہ السلام دوست رکھتے ہیں اور حضرت علی علیہ السلام اللہ و رسول کو دوست رکھتے ہیں۔

بعض روایات میں یہ ملتا ہے کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا:

> ہم نے مکہ سے اس شہر کی طرف ہجرت کی ہے اور مسجد نبوی میں سکونت پذیر ہوئے ہیں۔ سونا اور باقی زندگی کے امور اسی مسجد میں انجام دیئے جاتے تھے۔ رسول خداؐ نے علیؑ کے سوا سب کو مسجد سے بیرون کردیا اور یہ کام ہم پر سخت گزرا ہم رسول اکرم ﷺ پر اعتراض کرنے سے ڈرتے تھے لہٰذا ہم عائشہ کے پاس گئے اور اس سے کہا: اے مومنین کی ماں⑥! ہم بھی علیؑ کی مانند رسول خداؐ کے صحابی ہیں، علیؑ کی مانند ہجرت کی۔ معلوم نہیں کہ کس چیز کے سبب آپؐ نے علیؑ کے علاوہ سب کو مسجد سے نکال دیا ہے۔ کیا خدا ورسول ہم پر غضب ناک ہیں؟ ہم یہ رسول خدا ﷺ سے نہیں پوچھ سکتے لیکن آنحضرت ﷺ پوچھنا۔
>
> عائشہؓ نے ان کا پیغام رسول خدا ﷺ تک پہنچایا۔ تو آپؐ نے فرمایا: اے عائشہ خدا کی قسم یہ میں نہیں تھا جس نے انہیں مسجد سے نکالا اور علیؑ کو وہاں رہنے کا حکم دیا بلکہ خدا نے انہیں نکالا کیا اور علیؑ کو رہنے دیا۔

سعد بن ابی وقاص مزید کہتا ہے:

ہم جنگ خیبر پر گئے بعض نے شکست کھائی اور فرار کر گئے۔⑦

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا⑧: آج میں اس شخص کو پرچم دوں گا جسے خدا اور رسولؐ دوست رکھتے ہیں اور وہ بھی خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے۔

سب کی آرزو تھی کہ انہیں افتخار حاصل ہو۔لیکن یہ افتخار صرف حاصل ہوا، علی کی آنکھ میں درد تھا آپؐ لعاب دہن ملا اور درد ختم ہو گیا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھ میں پرچم دیا۔حضرت علی علیہ السلام نے پرچم لیا اور خیبر کی طرف روانہ ہو گئے۔آخر اللہ نے حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھوں قلعہ کا فتح کروا دیا۔

سعد بن ابی وقاص مزید کہتا ہے:

ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ تبوک پر گئے۔حضرت علی علیہ السلام ثنیہ کے علاقے تک آئے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا حافظ کہا اور رونا شروع کر دیا۔

آپؐ نے پوچھا: اے علیؑ! کیوں گریہ کر رہے ہو؟

حضرت علی علیہ السلام نے جواب دیا: کیسے گریہ نہ کروں؟ میں ہر جنگ میں آپ کے ساتھ رہا ہوں لیکن اس جنگ میں آپ مجھے نہیں لے جا رہے ہو؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! کیا تو راضی نہیں کہ تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے ہارون کو موسیٰ سے نسبت تھی لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

حضرت علی علیہ السلام نے کہا: میں راضی ہو گیا ہوں۔⑨

بعض روایات میں ان تین مطالب کے علاوہ دو مطلب اور بھی بیان ہوئے ہیں:

نزول آیہ تطہیر⑩ کہ علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ وحسینؑ کی شان میں نازل ہوئی۔آیت نازل ہونے کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار افراد کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا:

اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاۤءِ اَهْلِیْ فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا.

خدایا یہ میرے اہل بیت ہیں۔انہیں ہر پلیدی سے پاک رکھنا۔

اور دوسرا مطلب یہ کہ ایک سفر میں حضرت علی علیہ السلام یمن تشریف لے گئے اور ایک ساتھی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علی علیہ السلام کی شکایت کی۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں مومنین کا سرپرست ہوں، میں تمہارا مولا ہوں۔ جس طرح میں تمہارا سرپرست ومولا ہوں۔ علیؑ بھی تمہارا مولا وسرپرست ہیں۔ ⑪

ایک اور مقام پر اس طرح بیان ہوا ہے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی:

نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ ⑫

تم اپنے بیٹوں کو لاؤ ہم اپنے بیٹوں کو لاتے ہیں۔

تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ وحسینؑ کو بلایا اور فرمایا: خدایا! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ⑬

البتہ بعض روایات میں مقدمہ سعد بن معاویہ کی مجلس میں جانا اور شامیوں کا علی کو بُرا بھلا کہنا، ذکر نہیں ہوا۔ الفاظ کا تفاوت اور اجمال وتفصیل کی وجہ سے روایات میں فرق ہے ہم صرف دوستی پر متقابل یعنی خدا ورسول، اور علیؑ کے درمیان دوستی، متقابل دوستی ہے۔

محمد بن اسماعیل بخاری⑭، محمد بن اسماعیل کوفی⑮، قاضی نعمان⑯، احمد بن حنبل⑰، ابوبکر بن ابی شیبہ⑱ مسلم بن حجاج نیشاپوری⑲، ترمذی⑳، احمد بن شعیب نسائی㉑، حاکم نیشاپوری㉒، احمد بن ابراہیم دورقی㉓، ابوبکر بن ابی عاصم㉔، حاکم حسکانی نیشاپوری㉕، واحدی نیشاپوری㉖، شیخ مفید㉗، علی بن یونس بیاضی㉘، محمد بن علی طبری㉙، ہیثم بن کلیب㉚، ابن عدی㉛، خطیب بغدادی㉜، لالکائی㉝، ابن عساکر دمشقی㉞، ابن اثیر ابوالحسن علی بن ابی الکرم㉟، متقی ہندی㊱، یوسف مزّی㊲، شمس الدین ذھبی㊳، ابن حجر عسقلانی㊴، ابن کثیر دمشقی㊵، حمّوی جوینی㊶ اور دیگر مؤلفین۔

۴۔ سعید بن مسیّب㊷

۵۔ ابوسعید خدری㊸

۶۔ سلمۃ بن اَکوَع㊹

۷۔ سہل بن سعد㊺

۸۔ عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ㊻

۹۔ عبداللہ بن بریدہ㊼

۱۰۔ عبداللہ بن عباس㊽

۱۱۔عبداللہ بن عمر(۴۹)

۱۲۔عبداللہ بن عمرو بن عاص(۵۰)

۱۳۔علی بن ابی طالب علیہ السلام(۵۱)

۱۴۔عمر بن خطاب(۵۲)

۱۵۔عمران بن حصین(۵۳)

۱۶۔ابو ہریرہ(۵۴)

جن افراد کا ذکر کیا گیا ہے ان کے علاوہ بھی دسیوں محققین نے اپنی کتابوں میں یہ مطلب بیان کیا ہے۔

مطلب طولانی ہونے کی وجہ سے ہم ان محققین کے نام کا ذکر نہیں کر رہے جو کچھ بیان ہو چکا ہے وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نورانی کلام کا تعلق خیبر کے بارے میں تھا۔لیکن آپؐ کے فرامین دوسرے مقامات پر بھی ملتے ہیں جن میں سے چند کو ہم ذکر کر رہے ہیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علیؑ کے بارے میں ام سلمہ کو خطاب

بعض محققین نے سعید بن جبیر وعبایہ بن ربعی سے اس طرح نقل کیا ہے:

''عبداللہ بن عباس چاہ زم زم کے کنارے تھے ایک شامی شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں شام کا رہنے والا ہوں۔

ابن عباس نے کہا: ہر ظالم کا یار و مددگار کے علاوہ جو کچھ پوچھنا ہے پوچھو!

شامی مرد نے کہا: میں تیرے پاس آیا ہوں تا کہ علیؑ اور اس کی مسلمانوں کے ساتھ جنگ کے بارے میں بات چیت کرنا چاہتا ہوں۔

ابن عباس نے کہا کہ وہ چیز پوچھو جو تیرے لئے مفید ہوں۔

شامی نے کہا: حمص سے لیکر یہاں تک حج یا عمرہ کے لئے نہیں آیا ہوں بلکہ تیرے دیدار کے لئے آیا ہوں اور علیؑ اور اس کے کاموں کی توضیح چاہتا ہوں۔

ابن عباس نے کہا: ہر دل علم کو قبول کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ علیؑ کی مثل موسیٰ اور اس دانشمند شخص کی مانند ہے کہ جس طرح قرآن مجید میں خداوند عالم نے فرمایا:

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ. وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۗ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ.

خدا نے فرمایا اے موسیٰؑ میں نے تم کو تمام لوگوں پر اپنی پیغمبری اور ہم کلامی (کا درجہ) دے کر برگزیدہ کیا ہے تب جو (کتاب توریت) ہم نے تم کو عطا کی ہے اسے لو اور شکر گزار بنو اور ہم نے (توریت کی) تختیوں میں موسیٰؑ کے لیے ہر طرح کی نصیحت اور ہر چیز کا تفصیل وار بیان لکھ دیا تھا تو (اے موسیٰؑ) تم اسے مضبوطی سے لو (عمل کرو) اور اپنی قوم کو حکم دے دو کہ اس میں کی اچھی باتوں پر عمل کرو۔ اور میں بہت جلد تمہیں بدکرداروں کا گھر دکھا دوں گا (کہ کیسے اُجڑتے ہیں)۔(۵۵)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دعویٰ تھا کہ وہ سب چیزیں جانتے ہیں جس طرح تو خیال کر رہا ہے۔ تیرے دانشمند سب کچھ جانتے ہیں (جب موسیٰ ساحل پر پہنچا تو اس دانشمند شخص کو دیکھا(۵۶) اور اس سے گفتگو کرنے لگا۔ اسے اپنے سے افضل سمجھنے لگا اور اسے کوئی شک بھی نہ تھا (جس طرح تو علیؑ کے کاموں کے بارے میں حسد کر رہا ہے)

موسیٰ علیہ السلام اس کے دوست بن گئے اور اس کے ساتھ سفر کرنے کی خواہش کی۔ وہ مرد دانشمند جانتا تھا کہ موسیٰ میرے کاموں کو دیکھ کر صبر نہیں کر سکیں گے اور سفر کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ اس لئے ان سے کہا:

اِنِ اتَّبَعْتَنِىْ فَلَا تَسْـَٔلْنِىْ عَنْ شَىْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا.

اگر آپ کو میرے ساتھ رہنا ہے تو جب تک میں خود آپ سے کسی بات کا ذکر نہ چھیڑوں آپ مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہ پوچھیے گا۔(۵۷)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس شرط کو قبول کر لیا لیکن جب کشتی میں سوراخ ہوا جو کام اللہ کی رضا

کے لئے تھا اور موسیٰ ناراض ہو گئے۔ پھر ایک غلام قتل ہوا جس میں خدا کی رضا تھی اور وہ ناراض ہوئے دیوار کی تعمیر کی گئی جس میں خدا کی رضا تھی اور ناراض ہوئے۔ ایک دیوار کی تعمیر کی گئی جو اللہ کی رضا تھی اور موسیٰ ناراض ہوئے۔ اس طرح علی نے کسی کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ ان کو قتل کیا گیا۔ جس میں اللہ کی رضا تھی اور نادان لوگوں کے نزدیک ناراضگی کا سبب تھی۔

اس وقت عبداللہ بن عباس نے اس شامی مرد سے کہا: بیٹھو! تاکہ تجھے داستان سناؤں۔ وہ مرد بیٹھ گیا اور عبداللہ بن عباس گفتگو کو جاری رکھا اور کہا: جب رسول خداﷺ نے جحش کی بیٹی زینب سے شادی کی تو حلوہ منگوایا گیا اور مسلمانوں کو دعوت دی گئی تاکہ شادی کے ولیمہ کا کھانا کھاسکیں دس دس افراد آتے اور کھانا کھاتے۔ دس افراد کھانا کھا کر چلے جانے کی بجائے بیٹھے رہتے تھے۔ ان کے بیٹھنے سے اور افراد کھانے کے لئے نہیں آسکتے تھے۔ یہ سب رسول خداﷺ کی زیارت سے لطف و انداز ہو رہے تھے۔ لیکن رسول چاہتے تھے کہ یہ لوگ چلے جائیں اور دوسرے افراد آئیں تاکہ سب کو کھانا کھانے کا موقع مل جائے۔ لیکن آپ نہیں چاہتے تھے کہ انہیں چلے جانے کے لئے حکم دیں تاکہ وہ ناراض نہ ہوں۔ اتنے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ

اے ایماندارو! تم لوگ پیغمبرؐ کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر جب تم کو کھانے کے واسطے (اندر آنے کی) اجازت دی جائے (لیکن) اس کے پکنے کا انتظار (نبیؐ کے گھر بیٹھ کر) نہ کرو مگر جب تم کو بلایا جائے تو (ٹھیک وقت پر) جاؤ پھر جب کھا چکو تو (فوراً) اپنی اپنی جگہ) چلے جایا کرو اور باتوں میں نہ لگ جایا کرو۔ کیونکہ اس سے پیغمبرؐ کو اذیّت ہوتی ہے تو وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں اور خدا تو ٹھیک (ٹھیک کہنے) سے جھینپتا نہیں۔ ۵۹

اس آیت کے نازل ہونے کے بعد جب لوگوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر پر دعوت دی تو لوگ غذا کھا کر چلے جاتے لیکن اس میں کمی نہ ہوتی۔

آپؐ سات دن رات زینب بنت جحش کے پاس رہے۔ اس کے بعد ام سلمہ کے گھر گئے اور ایک رات وہاں ٹھہرے دوسرے دن حضرت علیؑ آپؐ کے گھر تشریف لائے اور آہستہ دستک دی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز سنی تو فرمایا: اے زینب اٹھو اور دروازہ کھولو، کوئی ایسا شخص دروازہ پر ہے جو اللہ و رسولؐ کو دوست رکھتا ہے اور خدا و رسول بھی اسے دوست رکھتے ہیں۔

ام سلمہ کو معلوم نہیں تھا کہ دروازے پر کون ہے؟ لہٰذا کہتی ہے وہ کون ہے جس کی آبرو اس قدر ہے کہ میں دروازے کو کھولنے جاؤں حالانکہ خداوند عالم نے ہمارے لئے فرمایا:

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ.

اور جب پیغمبر کی بیویوں سے کچھ مانگنا ہو تو پردہ کے باہر سے مانگا کرو۔ ۵۹

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے ام سلمہ! جس نے پیغمبرؐ کی اطاعت اس نے خدا کی اطاعت کی۔ اٹھو! اور دروازہ کھولو، اُم سلمہ اٹھی اور کہہ رہی ہے۔ واہ واہ! کون مرد ہے جو اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ و رسول اسے دوست رکھتے ہیں۔ ام سلمہ نے دروازہ کھولا۔ علیؑ کچھ انتظار کرتے رہے تاکہ ام سلمہ واپس کمرے میں چلی جائیں۔ علیؑ گھر میں داخل ہوئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا۔ آنحضرتؐ نے سلام کا جواب دیا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ سے فرمایا: اے ام سلمہ کیا تم اس شخص کو جانتی ہو؟

عرض کرتی ہے: جی ہاں! وہ آپ کے چچازاد بھائی علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

آپؐ نے فرمایا:

اے ام سلمہ گواہ رہنا وہ میرے بعد مسلمانوں کا سردار ہے، مومنین کا امیر ہے، متقی لوگوں کا رہبر ہے۔

اے ام سلمہ! تم گواہ رہنا اس کا گوشت میرا گوشت اور اس کا خون میرا خون ہے۔

اے ام سلمہ! گواہ رہنا! وہ دنیا میں میرا بھائی اور جنت میں میرا رفیق ہے۔

اے اُم سلمہ! گواہ رہنا! وہ میرے بعد ناکثین، قاسطین اور مارقین سے جنگ کرے گا۔

اے ام سلمہ گواہ رہنا! وہ حق کے ساتھ ہے جہاں بھی ہو۔''

اس حدیث میں اجمال وتفصیل کے لحاظ سے فرق ہے۔بعض محققین نے جیسے محمد بن سلیمان کوفی ⑥⓪، شیخ صدوق ⑥①، قاضی نعمان ⑥②، شاذان قمی ⑥③، سید رضی الدین ابن طاؤس ⑥④، یوسف بن حاتم شامی ⑥⑤، ابراہیم بیہقی ⑥⑥ اور خطیب خوارزمی ⑥⑦ نے اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔

اصل واقعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ام سلمہ کے گھر میں ہونا، حضرت علی علیہ السلام کا آنا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں بعض اور اصحاب نے بھی نقل کیا ہے گنجی شافعی، سعید بن زید سے نقل کیا ہے۔⑥⑧

خطیب خوارزمی ⑥⑨، ابن عساکر دمشقی ⑦⓪، حمویی جوینی ⑦①، عمر بن محمد بن خضر موصلی ⑦② اور علی بن عیسیٰ بن اربلی ⑦③ نے حدیث کو عبداللہ بن مسعود سے نقل کیا ہے۔

براء بن عازب کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصیحت

منقول ہے کہ

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوج کا ایک لشکر خالد بن ولید کی کمانڈ میں اور ایک گروہ حضرت علی علیہ السلام کی کمانڈ میں یمن بھیجا۔ جب یہ دونوں گروہ جانے لگے تو آپؐ نے فرمایا:

اگر جنگ کا موقع آجائے تو دونوں گروہوں کا کمانڈر علیؑ ہوگا۔

جب یمن پہنچے تو جنگ پیش آئی۔ حضرت علی علیہ السلام نے دشمن کا ایک قعلہ فتح کیا اور مال غنیمت اکٹھا کیا۔ مال غنیمت کی تقسیم میں خمس میں ایک کنیز حضرت علی علیہ السلام کے حق میں آئی۔ خالد بن ولید نے بہانہ بنایا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس براء بن عازب نامی شخص کو مدینہ بھیجا۔ جب اس شکایت کا آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتہ چلا تو آپؐ بہت ہی ناراض ہوئے اور فرمایا:

وہ اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے جو اللہ ورسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ ورسول اسے دوست رکھتے ہیں؟''

اور بعض روایات کے مطابق یہ الفاظ ہیں: تو کیا کہتا ہے؟

''براء بن عازب کہتا ہے جب میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شدید غصے کی حالت میں دیکھا میں نے عرض کیا: خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔ خدا اور رسولؐ کے غصے سے، اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو ایک پیام رساں ہوں۔''

اس حدیث کو ابو بکر ابن ابی شیبہ(۷۴) ترمذی [جو صحاح ستہ(۷۵) کے ایک محقق ہیں] نے جیسے رویانی(۷۶)، لا لکانی(۷۷) اور ابن عساکر(۷۸) نے بھی نقل کیا ہے۔

طائف کے لوگوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطاب

جب اسلام جزیرہ عرب میں تیزی سے پھیلنے لگا تو طائف کا ایک گروہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کے لئے آیا۔ وہ اسلام کو قبول کرنا چاہتے تھے لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تقاضا کیا۔ انہیں نماز یا زکات کی ادائیگی معاف کر دیں۔ شیخ طوسی نے ابوذرؓ سے روایت نقل کی ہے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا:

''اے طائف کے لوگو! خدا کی قسم! نماز پڑھیں اور زکات دیں یا میں ایک ایسے شخص کو تمہارے لئے بھیجتا ہوں جو میری طرح کا ہے۔ وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا و رسول اس کو دوست رکھتے ہیں۔ یہ شخص تمہارے ساتھ پیش آئے گا۔

ابوذرؓ کہتے ہیں:

اصحاب رسول نے اپنی گردنوں کو اوپر کیا(۷۹) آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا:

وہ یہ شخص ہے۔

ابوبکر اور عمر نے کہا: ہم نے کبھی بھی اس فضیلت جیسی فضیلت کبھی نہیں دیکھی۔''(۸۰)

یہ حدیث تھوڑے سے فرق کے ساتھ مختلف منابع میں ذکر ہوئی۔(۸۱) لیکن متقابل دوستی والا جملہ صرف شیخ طوسی نے نقل کیا ہے لہٰذا اسی پر اکتفا کیا ہے۔

حاشیہ جات:

① تاریخ طبری: ج۳، ص۱۱۔ ۱۲، حوادث سال ۷ ھجری

② مسند احمد بن حنبل: ج۵، ص۳۵۳، المصنف۔ ابن ابی شیبہ۔: ج۸، ص۵۲۱۔ ۵۲۲، باب غزوہ خیبر، حدیث ۷، السنن الکبری۔ نسائی۔ ج ۵، ص ۱۰۹۔ ۱۱۰، حدیث ۸۴۰۲ و ۸۴۰۳، و ص ۱۴۸۔ ۱۴۹، حدیث ۸۶۰۰ و ۸۶۰۱: السنہ۔ ابن ابی عاصم۔: ص ۵۹۴، حدیث ۱۳۷۹ و ۱۳۸۰: الدرر۔ ابن عبدالبر۔: ص ۱۹۹: مناقب امیر المومنین۔ محمد بن سلیمان کوفی۔ ج ۲، ص ۳۹۳۔ ۳۹۵، حدیث ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳؛ تاریخ طبری: ج ۲، ص ۳۰۰، حوادث سال ھفتم ھجری: نزھۃ الابصار۔ علی بن مھدی ما مطیری۔ ص ۶۲۔ ۶۳، حدیث ۱۰، الطرائف: ص ۵۱۵۵، بہ نقل از مسند احمد؛ العمدہ: ص ۱۴۰، حدیث ۲۰۸؛ مجمع الزوائد: ج۶، ص ۱۵۰ بہ نقل از احمد و بزار: شرح الاخبار: ج۱، ص ۱۴۷، حدیث ۸۶، تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۲، ص ۹۲۔ ۹۵، شرح حال علی بن ابی طالب: کنز العمال: ج۱۰، ص ۴۶۳، حدیث ۳۰۱۲۰ بہ نقل از طبری، و حدیث ۳۰۱۲۱ بہ نقل از ابن ابی شیبہ؛ تھذیب الکمال: ج ۲۰، ص ۴۸۰۔ ۴۸۵، شرح حال حضرت علیؑ: تاریخ الاسلام۔ ذھبی۔: ج ۲، ص ۴۰۸؛ الاصابہ: ج ۴، ص ۴۶۶، شرح حال حضرت علیؑ، بہ نقل از احمد بن حنبل

③ السنن الکبری: ج ۵، ص ۱۱۲، حدیث ۸۴۰۸

④ الذریۃ الطاھرہ: ص ۱۴۴، حدیث ۱۲۳

⑤ مسلم و ترمذی کی روایت میں آیا ہے کہ معاویہ نے سعد سے پوچھا: کیا چیز باعث بنی کہ تو علیؑ پر سب و شتم نہیں کرتا۔

⑥ اُم المومنین رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کی کنیت ہے اور خدا نے قرآن کریم میں انہیں اس کنیت سے یاد کیا ہے۔

⑦ بعض روایات اسی حصے میں ملاحظہ کریں گے۔

⑧ زیادہ تر روایات میں کلمہ "آج" کی بجائے "کل" آیا ہے۔

⑨ امالی طوسی: مجلس ۶، حدیث ۳۹

(۱۰) آیہ ۳۳ سورۂ احزاب

(۱۱) امالی طوسی: مجلس ۲۶، حدیث ۱۸

(۱۲) سورۃ آل عمران: ۳:۶۱

(۱۳) امالی طوسی: مجلس ۱۱، حدیث ۶۳

(۱۴) التاریخ الکبیر: ج ۲، س ۱۱۵، شرح حال بکیر بن مسمار

(۱۵) مناقب امیر المومنین: ج ۲، ص ۳۸۶، حدیث ۱۰۱۷

(۱۶) شرح الاخبار: ج ۲، ص ۱۹۵، حدیث ۵۳۰

(۱۷) مسند احمد: ج ۱، ص ۱۶۵

(۱۸) المصنف: ج ۷، ص ۴۹۶، باب فضائل علی بن ابی طالب، حدیث ۱۵

(۱۹) صحیح مسلم، ج ۷، ص ۱۲۰

(۲۰) صحیح ترمذی: ج ۵، ص ۳۰۱، حدیث ۳۸۰۸

(۲۱) السنن الکبری: ج ۵، ص ۱۰۷ ۔ ۱۰۸، حدیث ۸۳۹۹ و ۸۳۴۰۰، و ص ۱۴۴ ۔ ۱۴۵، حدیث ۸۴۱۱

(۲۲) المستدرک: ج ۳، س ۱۰۸ و ۱۳۲

(۲۳) مسند سعد بن ابی وقاص: س ۵۱، حدیث ۱۹

(۲۴) السنہ: س ۵۸۷، حدیث ۱۳۳۶ و ۱۳۳۸

(۲۵) شواھد التنزیل: ج ۲، ص ۳۵ ۔ ۳۶، حدیث ۶۶۲

(۲۶) الوسیط: ج ۱، ص ۴۴۴

(۲۷) امالی مفید: مجلس ۷، حدیث ۲،

(۲۸) الصراط المستقیم: ج ۱، ص ۲۵۰

(۲۹) بشارۃ المصطفی: ص ۳۱۳، جزء ششم، حدیث ۲۲

(۳۰) مسند الشاشی: ج ۱، ص ۱۲۶ ۔ ۱۲۷، مسند سعد بن ابی وقاص، حدیث ۶۳

(۳۱) الکامل: ج ۳، ص ۲۳۴، شرح حال زافر بن سلیمان

(۳۲) تلخیص المتشابہ: ج ۲، ص ۶۴۴

(۳۳) شرح اصول اعتقاد اھل السنہ: ج ۷، ص ۱۳۷۴

(۳۴) تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۲، ص ۱۰۹ ۔ ۱۱۸، شرح حال علی بن ابی طالب

۳۵ اسد الغابہ: ج۴، ص ۲۵ ۔ ۲۶، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

۳۶ کنز العمال: ج ۱۳، ص ۱۶۲ و ۱۶۳، حدیث ۳۶۴۹۳ و ۳۶۴۹۵ بہ نقل از طبری، و ص ۱۶۳، حدیث ۳۶۴۹۶ بہ نقل از ابن نجار

۳۷ تہذیب الکمال: ج ۲۰، ص ۴۸۴ ۔ ۴۸۵، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

۳۸ تاریخ الاسلام: ج ۳، ص ۶۲۷

۳۹ الاصابہ: ج ۴، ص ۴۶۶، شرح حال حضرت علی علیہ السلام، بہ نقل از ترمذی

۴۰ البدایہ و النہایہ: ج ۷، ص ۳۵۲، *حوادث سال چہلم ہجری*

۴۱ فرائد السمطین: ج ۱، ص ۳۷۷، حدیث ۳۰۷

۴۲ المصنف ۔ عبد الرزاق ۔: ج ۵، ص ۲۸۷ ۔ ۲۸۸، حدیث ۹۶۳۷، و ج ۱۱، ص ۲۲۸، حدیث ۲۰۳۹۵: المصنف ۔ ابن ابی شیبۃ: ج ۷، ص ۵۰۰، باب فضائل علی، حدیث ۳۵، العمدہ: ص ۱۴۰، حدیث ۲۰۷، المسترشد: ص ۳۰۱، حدیث ۱۱۲

۴۳ الکامل ۔ ابن عدی ۔: ج ۵، ص ۵۲، شرح حال عمر بن زیاد ھلالی (۱۲۲۳)؛ تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۲، ص ۱۲۳، شرح حال علی بن ابی طالب: رسائل سید مرتضی: ج ۴، ص ۱۰۳ و ۱۰۵: مناقب امیر المومنین ۔ محمد بن سلیمان کوفی ۔: ج ۲، ص ۳۸۲ ۔ ۳۸۳، حدیث ۱۰۱۴؛ تہذیب الکمال: ج ۲۰، ص ۴۸۴ ۔ ۴۸۵، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

۴۴ المصنف ۔ ابن ابی شیبۃ ۔: ج ۷، ص ۵۰۰، حدیث ۳۷؛ و ج ۸، ص ۵۱۹ ۔ ۵۲۰، باب غزوہ خیبر، حدیث ۲، صحیح بخاری؛ ج ۴، ص ۱۲ و ۲۰۷، و ج ۵، ص ۷۶، صحیح مسلم: ج ۴، ص ۵۲: مسند احمد: ج ۴، ص ۵۲: السنن الکبری ۔ بیہقی ۔: ج ۶، ص ۳۶۲، و ج ۹، ص ۱۳۱: الطبقات الکبری ۔ ابن سعد ۔: ج ۲، ص ۱۱۰ ۔ ۱۱۱ غزوہ خیبر؛ المعجم الکبیر: ج ۷، ص ۱۳ و ۱۷ و ۳۶: صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۳۸۰ ۔ ۳۸۲؛ الدرر ۔ ابن عبد البر: ص ۱۹۹ ۔ ۲۲۰؛ الاستیعاب: ج ۲، ص ۴۸۶، شرح حال عامر بن اکوع، و ج ۳، ص ۱۰۹۹ ۔ ۱۱۰۰، شرح حال علی بن ابی طالب (۱۸۵۵)؛ تفسیر ثعلبی: ج ۹، ص ۴۹ ۔ ۵۰؛ مناقب امیر المومنین ۔ محمد بن سلیمان کوفی ۔: ج ۲، ص ۳۸۳ ۔ ۳۸۴، حدیث ۱۰۱۵، تفسیر بغوی: ج ۴، ص ۱۹۵؛ اربعین ۔ شیخ منتجب الدین ابن بابویہ ۔: ص ۵۶، حدیث ۲۸، و ص ۲۱۹ و ۲۲۰، حدیث ۲۲۳ و ۲۲۴؛ العمدہ ۔ ابن بطریق ۔: ص ۱۴۵، حدیث ۲۱۸ نقل از بخاری؛ تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۲،

ص ۸۸ و ۹۱ و ۹۲، شرح حال علی بن ابی طالب ؛ تہذیب الکمال: ج ۲۰، ص ۴۸۵، شرح حال حضرت علی علیہ السلام ؛ تاریخ الاسلام ۔ ذہبی ۔ : ج ۲، ص ۴۰۸؛ ذخائر العقبی : ص ۷۳، کنز العمال : ج ۱۰، ص ۴۶۵، حدیث ۳۰۱۲۶ بہ نقل از ابن ابی شیبہ؛ الاصابہ: ج ۴، ص ۴۶۶، شرح حال حضرت علی علیہ السلام، بہ نقل از بخاری و مسلم ۔

(۴۵) مسند احمد: ج ۵، ص ۳۳، صحیح بخاری: ج ۴، ص ۲۰، و ج ۵، ص ۷۶، صحیح مسلم: ج ۷، ص ۱۹۵، و ج ۷، ص ۱۲۱؛ السنن الکبری ۔ نسائی ۔ : ج ۵، ص ۴۶، حدیث ۸۱۴۹، و ص ۱۴۳، حدیث ۸۵۸۷: فضائل الصحابہ ۔ نسائی ۔ : ص ۱۵؛ دلائل النبوۃ ۔ اسماعیل اصفہانی ۔ : ج ۳، ص ۱۰۹۹؛ تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۲، ص ۸۵ ۔ ۸۶، شرح حال علی بن ابی طالب؛ اسد الغابہ: ج ۴، ص ۲۸، شرح حال حضرت علی علیہ السلام؛ ذخائر العقبی: ص ۷۲، تہذیب الکمال : ج ۲۰، ص ۴۸۴ ۔ ۴۸۵، شرح حال حضرت علی علیہ السلام؛ تاریخ الاسلام ۔ ذہبی ۔ : ج ۲، ص ۴۰۶ ۔ ۴۰۷؛ الاصابہ: ج ۴، ص ۴۶۶، شرح حال حضرت علی علیہ السلام، بہ نقل از بخاری و مسلم ۔

(۴۶) التاریخ الکبیر ۔ بخاری ۔ : ج ۷، ص ۲۶۳، شرح حال مسلم بن سالم نہدی؛ المعجم الاوسط ۔ طبرانی ۔ : ج ۶، ص ۵۹؛ المعجم الکبیر : ج ۷، ص ۷۷؛ تاریخ مدینۃ دمشق : ج ۴۲، ص ۱۰۵، شرح حال علی بن ابی طالب؛ مجمع الزوائد؛ ج ۹، ص ۱۲۳ بہ نقل از طبرانی

(۴۷) مستدرک ۔ حاکم نیشاپوری ۔ : ج ۳، ص ۴۳۷

(۴۸) السنن الکبری ۔ نسائی ۔ : ج ۵، ص ۱۱۲، حدیث ۹ ۔ ۸۴؛ مناقب امیر المومنین ۔ محمد بن سلیمان کوفی ۔ : ج ۲، ص ۳۸۹ ۔ ۳۹۰، حدیث ۱۰۲۰؛ المعجم الاوسط : ج ۵، ص ۳۷۷، حدیث ۴۷۴۸؛ شرح الاخبار: ج ۲، ص ۲۰۹ و ۲۹۹ ؛ تفسیر فرات کوفی : ص ۳۴۰، حدیث ۴۶۶ ؛ انساب الاشراف: ج ۲، شرح حال حضرت علی علیہ السلام؛ المستدرک ۔ حاکم نیشابوری ۔ : ج ۳، ص ۱۳۲؛ السنہ ۔ ابن ابی عاصم ۔ : ص ۵۸۸ ۔ ۵۸۹، حدیث ۱۳۵۱ ؛ تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۲، ص ۹۶ ۔ ۹۷، شرح حال علی بن ابی طالب؛ مجمع الزوائد: ج ۹، ص ۱۲۴ نقل از طبرانی

(۴۹) المصنف ۔ ابن ابی شیبہ ۔ : ص، حدیث ؛ تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۲، ص ۹۵ ۔ ۹۶ و ۱۲۲ ۔ ۱۲۳، شرح حال علی بن ابی طالب ؛ المسترشد : ص ۳۰۱، حدیث ۱۱۲؛ مناقب امیر المومنین ۔ محمد بن سلیمان کوفی ۔ ج ۱، ص ۴۰۴ ۔ ۴۰۵، حدیث ۲۷۵: الدعوات ۔ راوندی ۔ : ص ۶۴، حدیث ۱۶۰، روضہ الواعظین : ص ۱۲۶ ۔ ۱۲۷ ؛ شرح الاخبار : ج ۲، ص ۱۴۸،

حدیث ۵۱۸، و ص ۱۸۱، حدیث ۵۲۲، مجمع الزوائد: ج ۹، ص ۱۲۳ بہ نقل از طبرانی : تہذیب الکمال: ج۲۰، ص ۴۸۴۔ ۴۸۵، شرح حال حضرت علیؑ۔

⑤⓪ امالی صدوق: ص ۶۰۴، مجلس ۷۷، حدیث ۱۰۔

⑤① مسند احمد: ج ۱، ص ۱۳۳؛ سنن ابن ماجہ : ج ۱، ص ۴۴۔ ۴۵، حدیث ۱۱۷؛ المصنف۔ ابن ابی شیبہ۔ : ج ۷، ص ۴۹۶، باب فضائل علی، حدیث ۱۷، و ج ۸، ص ۵۲۲، باب غزوہ خیبر، حدیث ۱۱، و ص ۵۲۵، السنن الکبری۔ نسائی۔ ج۵، ص ۱۰۸۔ ۱۰۹، حدیث ۱۰۸۔ ۱۰۹، حدیث ۸۴۰۱، علل دار قطنی: ج ۳، ص ۲۷۷، سوال ۴۰۳؛ تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۲، ص ۱۰۵۔ ۱۰۹۔ و ۳۳۲، شرح حال علی بن ابی طالب: مناقب امیر المومنین۔ محمد بن سلیمان کوفی: ج ۲، ص ۳۰۸۔ ۳۰۹، حدیث ۱۰۱۲: المسترشد: ص ۳۴۱؛ شرح الاخبار: ج ۲، ص ۱۹۲: الخصال۔ شیخ صدوق: س ۵۵۵، باب ۴۰، حدیث ۳۱، امالی شیخ طوسی: مجلس ۲۰، حدیث ۴، مجمع الزوائد: ج ۶، ص ۱۵۱، و ج ۹، ص ۱۲۴ نقل از بزار: العمدہ: س ۱۳۹، حدیث ۲۰۴، نقل از احمد بن حنبل، و ص ۱۴۴، حدیث ۲۱۵، نقل از عبداللہ بن احمد بن حنبل؛ الروضہ۔ شاذان قمی: ص ۱۹۹، الدعوات۔ راوندی۔ ص ۶۳، حدیث ۱۶۰: تاریخ الاسلام۔ ذہبی: ج ۲، ص ۴۱۲، کنز العمال: ج ۱۰، ص ۴۱۹، حدیث ۳۰۱۹۹ نقل از ابن ابی شیبہ و بزار، و ج ۱۳، ص ۱۲۰۔ ۱۲۲ نقل از ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و طبری و ابن ماجہ و طبرانی و حاکم و بیہقی و ضیاء مقدسی۔

⑤② تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۱، ص ۱۹، شرح حال علی بن احمد بن عبدالرحمان دمشقی: کنز العمال: ج ۱۳، ص ۱۲۳، حدیث ۳۹۳۹۳ بہ نقل از خطیب در کتاب الرواۃ عن مالک و دار قطنی و ابن عساکر؛ الروضہ۔ شاذان قمی: ص ۱۴۲، حدیث ۱۲۹۔

⑤③ السنن الکبری۔ نسائی : ج ۵، ص ۴۶، حدیث ۸۱۵۰، و ص ۱۱۲، حدیث ۸۴۰۸ فضائل الصحابہ۔ نسائی: ص ۱۶: امالی محاملی: ص ۳۲۴، ح ۳۴۶، المعجم الکبیر، ج ۱۸، ص ۲۳۷۔ ۲۳۸: تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۲، ص ۱۰۲۔ ۱۰۴، شرح حال علی بن ابی طالب: مناقب امیر المومنین۔ محمد بن سلیمان کوفی۔ : ج ۲، ص ۳۸۵۔ ۳۸۶، حدیث ۱۰۱۶؛ اربعین۔ شیخ منجب الدین ابن بابویہ: ص ۴۲، ح ۱۶؛ تہذیب الکمال: ج ۲۰، ص ۴۸۴۔ ۴۸۵، شرح حال حضرت علیؑ؛ و ج ۲۱، ص ۴۵۴، شرح حال عمر بن عبدالوہاب بن ریاح

(۵۴) السنن الکبری۔ : نسائی: ج ۵، ص ۴۶، حدیث ۸۱۵۱، و ص ۱۰۹ ۔ ۱۱۱، حدیث ۸۴۰۴ ۔ ۸۴۰۶؛ السنہ۔ ابن ابی عاصم: ص ۵۹۴، حدیث ۱۳۷۷؛ مناقب امیر المومنین۔ محمد بن سلیمان کوفی: ج ۲، ص ۳۸۷ ۔ ۳۸۸، حدیث ۱۰۱۸ و ۱۰۱۹؛ فضائل الصحابہ۔ نسائی: ص ۱۶؛ المصنف۔ ابن ابی شیبہ: ج۸، ص ۵۲۵، باب غزوہ خیبر، ۲۳، الطبقات الکبری۔ ابن سعد : ج ۲، ص ۱۱۰، غزوہ خیبر؛ انساب الا شراف: ج ۲، شرح حال حضرت علی علیہ السلام؛ امالی شیخ طوسی: مجلس ۱۳، حدیث ۶۸، تاریخ بغداد: ج ۸، ص ۵، شرح حال حسین بن احمد بن عصمہ؛ تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۱۳، ص ۲۸۸، شرح حال امام حسین علیہ السلام، و ج ۴۲، ص ۸۱، شرح حال امام علی علیہ السلام؛ تہذیب الکمال: ج ۲۰، ص ۴۸۴ ۔ ۴۸۵، شرح حال حضرت علی علیہ السلام؛ تاریخ الاسلام ۔ ذہبی ۔ : ج۳، ص ۶۲۵؛ الاصابہ: ج ۴، ص ۴۶۶ شرح حال حضرت علی علیہ السلام، بہ نقل از مسلم۔

(۵۵) اعراف (۷): آیہ ۱۴۴ ۔ ۱۴۵

(۵۶) بہت سے منابع میں ملتا ہے کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔

(۵۷) کھف (۱۸): آیہ ۶۰

(۵۸) احزاب (۳۳): آیہ ۵۳

(۵۹) احزاب (۳۳)؛ آیہ ۵۳

(۶۰) مناقب امیر المومنین: ج ۱، ص ۴۲۵ ۔ ۴۲۸، حدیث ۲۹۵، و ص ۳۹۵ ۔ ۳۹۶، حدیث ۲۶۷

(۶۱) علل الشرائع: ص ۶۴ ۔ ۶۶، باب ۵۴، حدیث ۳

(۶۲) شرح الاخبار: ج ۱، ص ۲۰۶ ۔ ۲۰۷، حدیث ۱۷۰

(۶۳) الروضہ فی الفضائل: ص ۶۸ ۔ ۷۰، حدیث ۵۳

(۶۴) التحصین: ص ۵۶۴ ۔ ۵۶۶، باب ۲۱، نقل از کتاب نور الہدی؛ الیقین: ص ۳۳۱ ۔ ۳۳۴، نقل از کتاب احمد بن محمد طبری۔

(۶۵) الدرّ النظیم: ص ۳۱۷ ۔ ۳۱۹

(۶۶) المحاسن و المساوی: ص ۶۴ ۔ ۶۶

(۶۷) المناقب: ص ۳۴۲ ۔ ۳۴۶، حدیث ۳۶۴، اس کتاب میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ میرا بھائی اور لوگوں میں میرے لئے سب سے محبوب ترین انسان ہے۔

(۶۸) کفایة الطالب: ص ۳۱۲، باب ۸۶

(۶۹) المناقب: ص ۸۶۔ ۸۷، حدیث ۷۷

(۷۰) تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۴۷۰، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

(۷۱) فرائد السمطین: ج ۱، ص ۳۳۱، حدیث ۲۵۷

(۷۲) وسیلة المتعبدین: ج ۵، قسمت دوم، ص ۱۵۹

(۷۳) کشف الغمه: ج ۱، ص ۱۸۲۔ ۱۸۳ نقل از کتاب ابن خالویه

(۷۴) المصنف: ج ۶، ص ۳۷۵، حدیث ۳۲۱۱۰

(۷۵) الجامع الکبیر: ج ۶، ص ۸۷۔ ۸۸؛ حدیث ۳۷۲۵

(۷۶) مسند الصحابه: ج ۱، ص ۱۳۲، حدیث ۳۰۹

(۷۷) شرح اصول الاعتقاد: ج ۸، ص ۱۳۷۶، حدیث ۲۶۳۶

(۷۸) تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۱۹۶۔ ۱۹۷ با دو سند

(۷۹) یہ جملہ کنایہ ہے کہ وہ اپنے آپ کا تعارف کرنا چاہتا ہے۔

(۸۰) امالی شیخ طوسی: مجلس ۲۳، حدیث ۱

(۸۱) امالی: ج ۱، ص ۴۱۱۔ ۴۱۲، حدیث ۹۲۸ اور ص ۴۰۸۔ ۴۰۱، حدیث ۹۲۵۔ ۹۲۷

حصہ چہارم

حضرت علی علیہ السلام: خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک محبوب ترین شخصیت ہیں

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال ہوا کہ معراج کی رات خدا نے آپ سے کس زبان میں گفتگو کی؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالبؑ کی زبان سے گفتگو کی ہے۔

میں نے اپنے دل میں سوچا کہ علیؑ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔

اسی وجہ سے وہیں تجھ سے علیؑ کی زبان سے کلام کیا تاکہ تجھے سکون وآرام آئے۔

حضرت علی علیہ السلام؛ خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک محبوب ترین شخصیت ہیں

اس عنوان پر بہت سی روایات ہیں اور انہیں دو قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے اول ایسی روایات ہیں جو بریان کے عنوان سے ہیں۔ بعض کتب میں اسے حدیث طائر کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

دوم: یہ روایات بریان پرندہ کے علاوہ دوسرے عنوان سے ملتی ہیں۔

دونوں قسم کی روایات پر مشتمل داستان بریانِ پرندہ نامی مستقل کتاب لکھی جا چکی ہے۔①

اول: اس میں وہ روایات ملتی ہیں جو داستان پرندہ بریان پر دلالت کرتی ہیں سولہ افراد سے منقول ہیں جن میں سے تیرہ صحابی ہیں۔ ان میں سے ایک انس بن مالک انصاری ہے جو اس داستان کا خود گواہ ہے۔ سو سے زیادہ افراد نے اس سے نقل کیا ہے۔ ان سب میں سے ایک روایت پر اکتفا کرتے ہیں۔

انس کہتا ہے:

> ''میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خادم تھا۔ ایک بھونا ہوا (بریانِ پرندہ) آپؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح دعا کی: خدایا اپنی مخلوق میں سے اس شخص کو میرے پاس بھیج جسے خدا اور رسول زیادہ دوست رکھتے ہیں تاکہ وہ میرے ساتھ یہ بھونا ہوا پرندہ کھائے۔ علیؑ آئے، لیکن میں چاہتا تھا کہ کوئی میرے قبیلے سے آئے لہٰذا میں نے علیؑ سے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کام میں مشغول ہیں اور وہ تمہارے ساتھ ملاقات نہیں

کر سکتے۔

دوسری بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست دعا بلند کیے اور فرمایا: خدایا! اپنی مخلوق میں اس شخص کو میرے پاس بھیج جو تیرے اور میرے لئے زیادہ دوست ہیں تا کہ یہ بھونا ہوا پرندہ ہم اکٹھے کھائیں۔ دوبارہ علی آئے لیکن میں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کام میں مشغول ہیں کیونکہ میں چاہتا تھا کہ کوئی میرے قبیلے میں سے آئے۔

تیسری بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے اور فرمایا: خدا! اپنی مخلوق میں اس شخص میرے پاس بھیج جو تیرے اور میرے نزدیک زیادہ دوست ہیں تا کہ ہم اکٹھا یہ بھونا ہوا پرندہ کھائیں۔ اس بار بھی علیؑ آئے لیکن میں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کام میں مشغول ہیں وہ ملاقات نہیں کر سکتے کیونکہ میں چاہتا تھا کہ کوئی میرے قبیلے میں سے آئے۔

اتنے میں علیؑ نے بلند آواز سے فرمایا: ایسا کونسا کام ہے جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشغول کر رکھا ہے کہ وہ مجھے دیدار نہیں کرا سکتے؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز سن لی اور فرمایا: اے انس کون ہے؟

انس نے کہا: علی بن ابی طالب ہیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے داخل ہونے کی اجازت دو۔ علیؑ آئے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تین بار خدا سے درخواست کی کہ خدا کی مخلوق میں سے اس شخص کو بھیج جو تیرے اور میرے لئے زیادہ دوست ہیں تا کہ اکٹھے بھونا ہوا پرندہ کھا سکیں اگر تیسری بار بھی تو نہ آتا تو تیرا نام لے کر پکارتا اور خدا سے درخواست کرتا کہ وہ تجھے میرے پاس بھیجے۔

حضرت علیؑ نے کہا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تین بار آیا ہوں لیکن ہر بار انس نے مجھے واپس کر دیا اور کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کام میں مشغول ہیں اور ملاقات نہیں کر سکتے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انس سے پوچھا: تو ایسا کیوں کیا؟

انس کہتا ہے، میں نے جواب میں کہا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کی دعا کو میں نے سنا۔ لیکن میں چاہتا تھا کہ کوئی میرے اپنے قبیلے سے آئے۔''

یوم الدار والی② حدیث میں ہے:

''حضرت علی علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ میں ان کے حق میں شہادت دوں۔لیکن میں نے انکار کر دیا اور کہا: میں بھول گیا ہوں۔

حضرت علی علیہ السلام نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور یہ فرمایا: خدایا انس کو برص کے مرض میں مبتلا فرما تا کہ اسے لوگوں سے نہ چھپا سکے۔

ابراہیم بن ہدیہ کہتا ہے اس وقت انس نے سر پر باندھا ہوا کپڑا کھولا اور سر کی سفیدی مجھے دکھائی اور کہا: یہ حضرت علی علیہ السلام کی دعا کے اثر کی وجہ سے ہے۔یہ حضرت علی علیہ السلام کی دعا کے اثر کی وجہ سے ہے۔یہ حضرت علی علیہ السلام کی دعا کے اثر کی وجہ سے ہے۔''③

اس مطلب کے بارے میں بہت سی روایات ہیں جو کہ تفصیل اجمال کے لحاظ سے مختلف ہیں کیونکہ نقطہ مشترک دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدا و رسول کا زیادہ دوست رکھنے والے شخص کو بلانا۔حضرت علی علیہ السلام کا آنا اور کھانے میں شریک ہونا، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھانا کھانا۔

۱۔انس بن مالک

سو سے زیادہ افراد نے اسے اس روایت کو نقل کیا ہے۔اختصار کا لحاظ کرتے ہوئے ہم ان کے ناموں کا ذکر نہیں کرتے۔کیونکہ سو نام ذکر کرنے سے مطلب طولانی ہو جائے گا۔④

۲۔اُم ایمن

ابن شہر آشوب نے ان کے نام کو حدیث طیر کے راویوں میں ذکر کیا ہے۔⑤

۳۔ابوایوب انصاری⑥

۴۔جابر بن عبداللہ انصاری⑦

۵۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام⑧

۶، ۷۔حبشی بن جنادہ و ابورافع

ابن کثیر دمشقی نے ذہبی سے ان دو افراد سے روایت کیا ہے۔⑨

۸۔سعد بن ابی وقاص⑩

۹۔ابوسعید خدری⑪

۱۰۔سفینہ⑫

۱۱۔عبداللہ بن عباس⑬

۱۲۔حضرت علی علیہ السلام⑭

۱۳۔عمر بن علی⑮

۱۴۔عمرو بن عاص⑯

۱۵۔مامون عباسی⑰

۱۶۔یعلی بن مرّہ⑱

دوم: یہ وہ روایات ہیں جن میں بھونے ہوئے پرندے کا ذکر نہیں آیا لیکن اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں حضرت علی علیہ السلام اللہ و رسولؐ کی محبوب ترین شخصیت ہیں۔ ایسی روایات بہت زیادہ ہیں اور بعض اصحاب سے بھی منقول ہیں۔ البتہ بہت سی روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام امت محمدیؐ کے بہترین فرد ہیں۔

روایات زیادہ ہیں⑲ لیکن ہم صرف ان روایات کو نقل کریں گے جو ''حضرت علی علیہ السلام کے اللہ و رسول کی محبوب ترین شخصیت'' ہونے پر دلالت کرتی ہیں اب ان کو ترتیب سے ذکر کرتے ہیں۔

۱۔اسماء بنت عمیس:

اس روایت کی عبارت مختلف الفاظ میں نقل ہوئی ہے لیکن معنی و مفہوم ایک ہی ہے۔ سب میں یہ ہے کہ علیؑ میرے اہل بیت میں زیادہ محبوب ہیں۔ سب کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے:

> حضرت فاطمہؑ کی شادی کی رات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انتظار کرنا تا کہ میں بھی آسکوں۔
>
> رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور فرمایا: کیا میرا بھائی یہاں ہے۔
>
> ام ایمن نے تعجب سے پوچھا! وہ تیرا بھائی ہے اور اسے تو نے اپنی بیٹی دی؟
>
> آپؐ نے فرمایا: ہاں اس طرح ہے۔⑳
>
> حضرت علی علیہ السلام آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی کا برتن منگوایا اور کافی دیر تک اس پر دعا پڑھتے رہے۔ دعا پڑھنے کے بعد کچھ پانی کی مقدار علیؑ کے چہرے اور سینہ پر چھڑکا پھر اپنی بیٹی فاطمہؑ کو بلایا۔ وہ بڑے شرم و حیاء کی حالت میں اپنے باپ کی خدمت میں آئیں۔ رسول

خدا ؐ نے پانی فاطمہ پر چھڑکا اور کافی دیر تک دعا پڑھتے رہے۔
پھر فرمایا: میں نے اپنے اہل بیت میں محبوب ترین شخص کو تجھے شوہر دیا ہے جب آپؐ گھر سے خارج ہونے لگے پردہ کے پیچھے سیاہ چیز نظر آئی۔
آپؐ نے پوچھا: کون ہو؟
جواب دیا: اسماء ہوں۔
آپؐ نے فرمایا: عمیس کی بیٹی!
اسماء نے کہا: جی ہاں میں ہوں۔
آپؐ نے فرمایا: کیا تو فاطمہ کی شادی میں شرکت کے لئے آئی ہو؟
اس نے کہا: جی ہاں شادی کی رات بیٹیوں کو ساتھی کی ضرورت ہوتی ہے لہٰذا ان سے پوچھو کہ کسی قسم کی ضرورت ہو تو بتائیں۔
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسماء کے لئے دعا کی اور علی سے فرمایا: تیرا خاندان تیرے اختیار میں ہے۔ اسماء کہتی ہے پیغمبر علیؑ و فاطمہؑ کے لئے کافی دیر تک دعا مانگتے رہے اور آخر گھر واپس چلے گئے۔"

اس حدیث کو (تھوڑے سے تفاوت کیساتھ) بعض محققین نے نقل کیا جیسے عبدالرزاق احمد بن حنبل (۲۱) (مذہب حنبل کا بانی (۲۲)) ابوالقاسم طبرانی (۲۳)، ابن راھویہ (۲۴) ورابن عساکر (۲۵) نے بھی نقل کیا ہے۔
نسائی (صحاح ستہ میں سے) دولابی (۲۶)، ابوبکر قطیعی (۲۷)، حاکم نیشاپوری (۲۸) اور محب طبرانی (۲۹) نے بھی نقل کیا ہے۔
انہوں نے جو نقل کیا ہے اس میں یہ جملہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شادی کی رات علیؑ کے گھر گئے (۳۰) اور آخری جملہ نقل نہیں ہوا۔
زمخشری (۳۱) اور خطائی بستی (۳۲) نے راوی کے بغیر نقل کیا ہے۔

۲۔ بریدہ اسلمی

اس روایت میں پڑھیں گے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک محبوب ترین عورت فاطمہؑ اور محبوب ترین مرد علیؑ ہیں۔
اس روایت کو بھی کئی مؤلفین نے نقل کیا ہے جن میں سے بزرگ یہ ہیں: ترمذی (۳۳)، نسائی (۳۴)، حاکم نیشاپوری (۳۵)، ابوالقاسم طیرانی (۳۶)، ابن عبدالبر (۳۷) ورابن عساکر دمشقی (۳۸)۔
ایک روایت بریدہ کے فرزند سے نقل ہوئی ہے کہ

''میرے والد بریدہ کے پاس خراسان کا ایک گروہ گیا اور اس سے پوچھا کہ: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک محبوب ترین شخص کون ہے؟

بریدہ نے کہا: علی بن ابی طالبؑ..................''

اس حدیث کو رویانی ۳۹ اور قاضی نعمان ۴۰ نے نقل کیا ہے۔

۳۔ابوذر غفاریؓ:

منقول ہے:

''ابوذر غفاری مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: مجھے یہ بتائیے کسے زیادہ دوست رکھتے ہیں؟ کیونکہ میں جانتا ہوں جو شخص تمہارے نزدیک محبوب ترین ہے وہی شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک بھی محبوب ترین ہیں۔

ابوذرؓ نے جواب دیا: جی ہاں، خدائے کعبہ کی قسم اسی طرح ہے، میرے نزدیک محبوب ترین وہی ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک محبوب ترین ہے اور وہ یہی آقا ہے۔ حضرت علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا جو مسجد میں ابوذر غفاریؓ کے آگے بیٹھے ہوئے تھے۔''

اس حدیث کو بعض مصنفین نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے جیسے سید مرتضیٰ ۴۱، ابن عساکر دمشقی ۴۲، ابوبکر خلال ۴۳، ابن عدی جرجانی ۴۴، خطیب خوارزمی ۴۵ اور ابن قیسرانی ۴۶ ہر دو نے ابن عدی، علی بن عیسیٰ اربلی ۴۷، عمر بن محمد بن خضر موصلی (معروف ملا ۴۸) اور محب طبری نے ملا ۴۹ سے روایت نقل ہوئی ہے۔

ابوبکر ابن مردویہ اصفہانی اس ابوذر کلام کو ایک اور داستان کے ضمن میں نقل کیا ہے۔ داستان کا خلاصہ یہ ہے:

''حضرت ابوذر غفاریؓ جب عمر بن خطاب کے دورِ حکومت میں مریض ہوئے اور حالت بہت خراب تھی تو انہوں نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنا وصی قرار دیا اور حضرت علیؑ کو وصیتیں کیں۔ لوگ حضرت ابوذر غفاریؓ کی بیماری سے آگاہ ہوئے تو ان کی عیادت کے لئے جانے لگے۔ ایک عیادت کرنے والے شخص نے کہا: اگر تم علیؑ کی بجائے عمر کو وصیت کرتے تو بہتر تھی۔

ابوذرؓ نے کہا: خدا کی قسم! میں نے حقیقی امیر المومنین کو وصیت کی ہے۔

حدیث کا راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا: اے ابوذر! مجھے معلوم کہ جو شخص تیرے نزدیک

محبوب ترین ہے وہی شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک بھی محبوب ترین ہے۔

ابوذر نے کہا: اسی طرح ہے۔

راوی نے پوچھتا ہے۔تم کسے سب سے زیادہ دوست رکھتے ہو۔

ابوذر نے جواب دیا: اس مظلوم آقا کو کہ جس کا حق غصب کیا گیا ہے یعنی علی بن ابی طالب علیہ السلام۔'' (۵۰)

اس حدیث کو سید رضی الدین طاؤس نے ابن مردویہ کی کتاب سے نقل کیا ہے۔(۵۱)

۴۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی عائشہ:

جمیع بن عمیر تیمی کہتا ہے:

''ہم اپنی پھوپھی کے ساتھ عائشہ کے دیدار کے لئے گئے، میری پھوپھی نے پوچھا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسے سب سے زیادہ دوست رکھتے ہیں؟

عائشہ نے جواب دیا: فاطمہؑ کو

میری پھوپھی نے پوچھا: مردوں میں سے کسے وہ سب زیادہ دوست رکھتے ہیں؟

عائشہ نے کہا: فاطمہؑ کے شوہر کو۔''

بہت سے مؤلفین نے یہ روایت نقل کی ہے جسے ترمذی (صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے ایک ہیں(۵۲)) حاکم نیشاپوری(۵۳)،خطیب بغدادی(۵۴) اور ابن عساکر متعدد سند سے(۵۵)،عمر بن محمد بن خضر بن موصلی (معروف بہ ملا(۵۶))،محب طبری(۵۷) نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔

ایک مقام پر نقل ہوا ہے کہ جمیع بن عمیر کہتا ہے کہ ہم اپنی ماں کے ساتھ عائشہ کے ہاں گئے۔یہ روایت پہلی کی مانند ہے۔

اس روایت کو نسائی(۵۸)، ابویعلی موصلی(۵۹)،طحاوی مصری(۶۰)، حاکم نیشاپوری(۶۱)، ابن عساکر دمشقی نے متعدد سند سے ذکر کیا ہے(۶۲)۔محب طبری(۶۳) نے بھی اسی صورت میں ذکر کیا ہے۔

ایک اور روایت میں مجمع(۶۴) تیمی سے نقل ہوا کہ وہ کہتا ہے:

''ہم اپنی ماں کے ساتھ عائشہ کے پاس گئے۔میری ماں نے پوچھا: تیری جنگ جمل کرنے کی علت کیا تھی؟

عائشہ نے کہا: تقدیر الٰہی تھی!

میری ماں نے اس سے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں پوچھا تو عائشہ نے جواب دیا: تو اس شخص کے بارے میں پوچھنا چاہتی ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ان کے سب سے زیادہ دوست ہیں۔ وہ ایسی عورت کا شوہر ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک عورتوں سے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ میں نے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہؑ، علیؑ، حسنؑ و حسینؑ کو ایک چادر کے نیچے جمع کیا اور خدا سے دعا کی: خدایا! یہ میرے اہل بیتؑ اور نزدیک ترین افراد میں سے ہیں۔ ان سے نجاست کو دور رکھنا اور شائستگی سے انہیں پاک و طاہر رکھنا۔

عائشہ کہتی ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی آپ کے اہل بیتؑ میں سے ہوں؟

آپؐ نے فرمایا: تم خیر پر ہو لیکن ابھی ایک طرف ہو جاؤ۔''

اس روایت کو حاکم مسکانی (۶۵)، ثعلبی (۶۶) اور حموی جوینی (۶۷) نے نقل کیا ہے۔

ابن کثیر دمشقی نے بھی ایک روایت ابو حاتم رازی سے نقل کی ہے اس روایت کو عائشہ کے پاس جانے والے شخص کا ذکر نہیں ہوا ہے۔ (۶۸)

ابراہیم بیہقی نے بھی اختصار کے ساتھ نقل کیا جس سے وہ کہتے ہیں:

''کسی نے عائشہ سے پوچھا: تو نے حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ جنگ کیوں کی؟

عائشہ نے جواب دیا: میں پشیمان ہوں اور تقدیر الٰہی یہی تھی۔'' (۶۹)

بعض روایات میں ملتا ہے کہ جمیع بن عمیر کہتا ہے میں نے عائشہ سے پوچھا: اس روایت میں پھوپھی یا ماں کا ذکر نہیں ہے اس رایت کو ابن عبدالبر (۷۰)، حاکم نیشاپوری (۷۱)، حمزہ سہمی (۷۲)، خطیب بغدادی (۷۳)، ابن عساکر (۷۴)، خطیب خوارزمی (۷۵) اور متقی ہندی (۷۶) نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

زمخشری نے عائشہ کے حضرت علی علیہ السلام سے جنگ (کی وجہ بیان کرنے) کے جواب کے بعد اس طرح مطلب نقل کیا ہے:

''وہ بہت روزے رکھتی تھیں، بہت نماز پڑھتی تھیں، جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان بدن

سے نکل رہی تھی تو آپؐ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھیں۔

''جمیع بن عمیر کہتا ہے: میں نے پوچھا: کون سی چیز سبب بنی کہ تم وہ کام (یعنی حضرت علی علیہ السلام سے جنگ) انجام دیا؟⑰

عائشہ نے مقنعہ منہ ڈالا اور رونا شروع کر دیا اور کہتی ہے تقدیر نے مجھ سے یہ کام کرایا۔''⑱

ایک اور روایت میں آیا ہے:

''عروہ بن زبیر (عائشہ کا بھانجا) کہتا ہے کہ میں نے عائشہ سے پوچھا: کون سی چیز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھی؟

اس نے کہا: علی بن ابی طالبؑ

میں نے کہا: تو نے علیؑ کے ساتھ کیوں جنگ کی؟

کہتی ہے: تیرے باپ نے تیری ماں سے کیوں شادی کی؟

میں نے کہا: یہ خدا کی مرضی تھی۔

عائشہ کہتی ہے کہ یہ کام بھی خدا کی مرضی تھی۔''⑲

بعض تاریخی کتب میں صرف سوال وجواب ذکر ہوئے ہیں۔ سوال کرنے والے کے بارے میں اور باقی جزئیات کے بارے میں ذکر نہیں ہوا۔ اس کے لئے ہم عبدربہ⑳ اور ابن ابی حدید㉑ کی مثال دیتے ہیں۔

ابن عساکر دمشقی سے منقول روایت میں آیا ہے کہ عائشہ نے کہا:

''خدا نے کسی کو پیدا نہیں کیا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک علیؑ سے زیادہ محبوب ہو۔''㉒

خطیب بغدادی کی روایت کے مطابق جنگ نہروان کے بعد ابوقتادہ انصاری ساٹھ یا ستر انصاری افراد کے ساتھ مدینہ پلٹا اور عائشہ کے دیدار کے لئے گیا۔ اس دیدار میں عائشہ اور ابوقتادہ کے درمیان خوارج سے جنگ کے بارے میں رد و بدل ہوا، اس گفتگو کے درمیان عائشہ ایک روایت نقل کرتی ہے جو اس مطلب پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کی شخصیت اللہ ورسول کے بہت ہی محبوب ہے۔

ہم اس گفتگو کو ابوقتادہ کی زبانی نقل کرتے ہیں:

''جب میں عائشہ کے پاس گیا اور اس سے پوچھا: کیا خبر ہے؟ میں نے جنگ کی حکمت پر اعتراض کرنے والے گروہ کی جدائی کی خبر سنی ہے جب یہ خبر علیؑ کو ملی تو میں نے کہا: ہم نے

ان کے ساتھ جنگ کی اور سب کو قتل کر دیا۔

عائشہ نے پوچھا: کیا تیرے علاوہ جنگ میں کچھ اور لوگ بھی شریک تھے؟ میں نے کہا: ساٹھ یا ستر افراد موجود تھے۔ میں نے پوچھا: کیا دوسرے بھی تیری طرح کی بات کرتے ہیں۔ میں نے کہا: جی ہاں۔ اس نے کہا: ان کے قصہ کو مجھے بتاؤ۔ میں نے کہا: بارہ ہزار افراد جدا ہوئے اور شعار دینے لگے۔ خدا کے حکم کے سوا کسی کو حکم نہیں۔ علی نے فرمایا: یہ حق کی بات ہے کہ جس سے ارادہ باطل کا ہے۔ ہم نے انہیں خدا وقرآن کی قسم کھانے کے بعد جنگ شروع کی۔، انہوں نے کہا: عثمان، علی، عائشہ اور معاویہ کافر ہو گئے ہیں۔ ہم نے ان کے ساتھ جنگ جاری رکھیں اور انہوں نے قرآن پر اٹھتے ہوئے ہمارے ساتھ جنگ کی جہاں تک ان میں سے بعض میدان جنگ سے بھاگ گئے۔ علی نے ہم سے کہا: فرار افراد کا تعاقب نہ کریں۔ ہم لاشوں کے درمیان چل رہے تھے کہ اتنے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خچر جس پر علیؑ سوار تھے۔ رک گیا۔ علیؑ نے فرمایا: لاشوں کو واپس لاؤ۔ لاشیں ایک نہر کے کنارے زمین پر پھینکی گئی تھیں۔ ہم ان لاشوں کو واپس لائے اور پہچان کرنا شروع کیا۔

آخر ایک لاش کو دیکھا جس کے چہرے کا رنگ سیاہ تھا۔ اور اس کے کاندھے پر پستان کی مانند ابھری ہوئی جگہ تھی۔ جب علیؑ نے اسے دیکھا تو فرمایا: اللہ اکبر، نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا! درحقیقت ایک دفعہ میں رسول خدا کی خدمت میں حاضر تھا آپؐ مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے یہی شخص آیا اور کہنے لگا: اے محمدؐ! عدالت سے کام لو، تو نے آج عادلانہ تقسیم نہیں کی۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے اگر میں نے عدالت نہیں کرنی تو کون عدالت کرے گا۔

عمر بن خطاب نے کہا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اجازت دیں تاکہ میں اسے قتل کروں۔ آپؐ نے فرمایا: چھوڑو، کوئی ہے جو اسے قتل کرے گا۔ اس وقت علیؑ نے فرمایا: اللہ ورسول نے سچ فرمایا تھا۔

عائشہ نے کہا: وہ مسائل جو علیؑ اور میرے درمیان تھے کوئی مانع نہیں ہوتا کہ حق کو بیان کرو،

میں نے رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا: میری امت دو گروہوں میں تقسیم ہوگی۔ ایک گروہ جدا ہوجائے گا۔ سر کو تراشتے اور مونچھوں کی کلین شیو کرتے، ان کا لباس آدھی پنڈلی تک ہوتا ہوگا۔ قرآن پڑھتے ہوں گے اور گلا سے نہیں گزرے گا جو میرے نزدیک سے زیادہ محبوب ہے اور رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک بھی سب سے زیادہ محبوب ہے اسے وہ قتل کریں گے۔

ابوقتادہ کہتا ہے اے ام المومنین! کیا تو جانتی ہے جو کچھ تو نے انجام دیا کیا تھا؟ (۸۳)

عائشہ نے کہا: اے قتادہ! خدا کا حکم ایک انداز سے سنجیدہ جاتا ہے۔'' (۸۴)، (۸۵)

۵۔ عبداللہ بن عباس:

ابن عساکر نے ابن عباس کی سند سے نقل کیا کہ اس نے رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ انہوں نے اپنی بیٹی سے فرمایا:

اے بیٹی میں نے تیرے حق میں کوئی کوتاہی نہیں کی کہ تیری شادی اس شخص سے کی جو میرے خاندان کا محبوب ترین فرد ہے۔ (۸۶)

اس کلام کی شبیہ ابن عباس سے طبرانی کی منتقل شدہ روایت میں پائی جاتی ہے۔ اس کے قول کے مطابق یہ تھی، میں نے تیرے حق میں کوئی کوتاہی نہیں کی، تیرے لئے اپنے خاندان کا بہترین فرد کو تیرا شوہر انتخاب کیا۔ (۸۷)

خطیب خوارزمی نے بھی اسی روایت کو طبرانی کی سند سے نقل کیا ہے۔ (۸۸)

۶۔ عبداللہ بن عمر:

ان سے ایک روایت ہے کہ

''رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال ہوا کہ معراج کی رات خدا نے آپ سے کس زبان میں گفتگو کی؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالبؑ کی زبان سے گفتگو کی ہے۔

میں نے اپنے دل میں سوچا کہ علیؑ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔

اسی وجہ سے وہیں تجھ سے علیؑ کی زبان سے کلام کیا تاکہ تجھے سکون وآرام آئے۔''

اس حدیث کو خوارزمی نے اپنی دونوں کتابوں میں نقل کیا ہے۔ (۸۹)

۷۔عکرمہ:

معمر بن راشد ایوب سے روایت کرتا ہے کہ اس نے عکرمہ سے یوں سنا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو شوہر دیا تو فرمایا:

''میں نے تیرے حق میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور اپنے خاندان کے محبوب ترین شخص تیری شادی کی ہے۔''⁽⁹⁰⁾

عمر بن شاہین نے بھی معمر بن راشد سے روایت کی ہے۔⁽⁹¹⁾

۸۔معاذہ غفاری:

بعض محدثین نے اپنی اپنی سند سے روایت کو اس طرح نقل کیا ہے:

''میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مانوس تھا میں نے احد آپؐ کے ساتھ جنگوں میں شرکت کی۔ جنگ میں میرا نرسنگ کا کام تھا، زخمی لوگوں کا علاج کرتا تھا، ایک دن میں نے سوچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں، آپؐ عائشہ کے گھر پر تھے، جب میں ان کے گھر کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ علی آپؐ کے گھر سے باہر آرہے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز کو سنا کہ آپؐ عائشہ سے فرمار ہے تھے، بے شک یہ شخص میرے نزدیک محبوب ترین شخص ہے اس کے حق کو پہچانو اور اس کا اکرام کرو۔''

اس حدیث کو ابن اثیر جزری ابوالحسن علی بن ابی الکرم⁽⁹²⁾، ابن حجر عسقلانی⁽⁹³⁾ اور محب طبری⁽⁹⁴⁾ نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

۹۔نعمان بن بشیر:

محدثین کے ایک گروہ نے اپنی اپنی کتابوں سے روایت کو نقل کیا ہے:

''ابوبکر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کے لئے عائشہ کے گھر گئے جب گھر کے قریب پہنچے تو اپنی بیٹی عائشہ کی آواز سنتے ہیں کہ عائشہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہہ رہی تھی! مجھے معلوم ہے کہ آپ علیؑ کو میرے باپ کی نسبت زیادہ دوست رکھتے ہیں۔ عائشہ نے دو یا تین بار تکرار کیا۔

ابو بکر نے اجازت لی اور گھر میں داخل ہوئے اور سیدھے اپنی بیٹی عائشہ کے پاس جاتے ہیں اور کہتے ہیں میں دوبارہ نہ سنوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آواز سے بلند بات کرو۔''

اس حدیث کو احمد بن حنبل (۹۵)، احمد بن شعیب نسائی (۹۶)، طحاوی مصری (۹۷)، ابو بکر بزاز (۹۸)، ابن قانع (۹۹) اور ابو الحسن ہیثمی نے بزار اور طبرانی (۱۰۰) سے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔ ان کے علاوہ مولفین کے ایک اور جماعت نے بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے لیکن ان میں عائشہ کا نام نہیں آیا۔

اس حدیث میں آگے یوں آیا ہے کہ

''خدا نے رسولؐ سے خطاب فرمایا کہ صرف اتنا ملتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سے بلند آواز آئی اور ابو بکر نے اسے خاموش کرایا اور کہا: دوبارہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز پر تیری آواز بلند نہ ہو۔'' (۱۰۱)

حاشیہ جات:

① اس کتاب کو چار حصوں میں ترتیب دیا گیا ہے پہلے حصے میں حدیث طیر پر بحث کی گئی ہے۔ دوسرے حصے حضرت علی علیہ السلام کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محبوب خدا ہونے کے بارے میں ہے۔ تیسرا حصہ حدیث طیر ادبیات اسلامی میں چوتھے حصے میں حدیث طیر پر شبہات واشکالات پر بحث کی گئی ہے۔

② حضرت عمر کے مرنے کے بعد جب حضرت عمر کی تعین کی گئی کمیٹی کے افراد جمع ہوئے تو اس میں مولا علی علیہ السلام نے اس حدیث کو پیش کیا اور اپنے افضل ہونے کی دلیل پیش کی۔

③ امالی صدوق: مجلس ۹۴، حدیث ۳

④ التاریخ الکبیر: ج ۱، ص ۳۵۸، شرح حال اسماعیل بن سلمان ازرق (۱۱۳۲)، و ج ۲، ص ۲، شرح حال احمد بن یزید حرانی (۱۳۸۸)؛ الجامع الکبیر: ج ۶، ص ۸۴، حدیث ۳۷۲۱؛ العلل۔ ترمذی۔: س ۳۷۴، شمارہ ۶۹۸؛ السنن الکبری۔ نسائی۔: ج ۷، ص ۴۱۰، حدیث ۸۴۳۱، انساب الاشراف: ج ۲، ص ۳۷۸، شرح حال حضرت علی علیہ السلام، مسند ابی یعلی: ج ۷، ص ۱۰۵ ۔ ۱۰۶، حدیث ۴۰۵۲؛ الشریعہ: ج ۴، ص ۲۰۳۱ ۔ ۲۰۳۴، حدیث ۱۵۰۰ و ۱۵۰۱؛ المستدرك علی الصحیحین: ج ۳، ص ۱۳۰ ۔ ۱۳۲، حدیث ۴۶۵۰ ۔ ۴۶۵۱؛ المعجم الاوسط: ج ۲، ص ۴۴۲، حدیث ۱۷۶۵، و ج ۶، ص ۳۱۳ ۔ ۳۱۴، حدیث ۵۸۸۲، و ج ۷، ص ۲۸۸ ۔ ۲۸۹، حدیث ۶۵۵۷، و ج ۸، ص ۲۲۵، حدیث ۷۴۶۲، و ج ۱۰، ص ۱۷۱ ۔ ۱۷۲، حدیث ۹۳۶۸؛ المعجم الکبیر: ج ۱، ص ۲۵۳، حدیث ۷۳۰؛ امالی شیخ طوسی: مجلس ۹، حدیث ۶، طبقات المحدثین: ج ۳، ص ۴۵۳ ۔ ۴۵۴، شرح حال محمد معروف بہ متویہ (۴۵۱)؛ حلیۃ الأولیاء: ج ۶، ص ۳۳۹، شرح حال مالك بن انس (۳۸۶): فضائل الخلفاء الراشدین: ص ۹۱، حدیث ۵۰: مسند ابی حنیفہ: ص ۲۳۴؛ اخبار اصفہان: ج ۱، ص ۲۰۵، شرح حال اسماعیل بن عبدالرحمان سدی، و ج ۱، ص ۲۳۲، شرح حال بشر بن حسین: مناقب امیر المومنین۔ محمد بن سلیمان کوفی: ج ۲، ص ۳۷۱ ۔ ۳۷۲، حدیث ۱۰۰۴ ۔ ۱۰۰۶؛ الضعفاء: ج ۱، ص ۴۶، شرح حال ابراہیم بن ثابت (۳۳)، و ج ۴، ص ۱۸۸ ۔ ۱۸۹، شرح حال میمون بن مہران (۱۷۶۵)؛ المؤتلف و المختلف: ج ۲، ص ۱۱۲۵، و ج ۴، ص ۲۲۳۴، باب نعیم و یغنم: المشیخۃ الصغری۔ ابن

شاذان۔ ص ۱۷، حدیث ۵؛ تاریخ بغداد: ج ۳، ص ۳۹۰، شرح حال محمد بن قاسم خلاد (۱۵۳۱)، و ج ۸، ص ۳۷۸، شرح حال دینار بن عبداللہ (۴۴۸۹)، و ج ۹، ص ۳۷۵۔ ۳۷۶، شرح حال ظفران بن حسن (۴۹۴۴)، و ج ۱۱، ص ۳۷۵۔ ۳۷۶؛ مصابیح السنہ: ج ۴، ص ۱۷۳، حدیث ۴۷۷۰؛ اربعین شیخ منتجب الدین: ص ۴۵۔ ۴۶، حدیث ۲۰؛ الکامل۔ ابن عدی۔ ج ۲، ص ۱۴۷۔ ۱۴۸، شرح ھال جعفر بن سلیمان (۳۴۳)، و ص ۲۵۲، شرح حال حماد بن یحیی بن مختار (۴۲۹)، و ص ۳۶۳، شرح حال حسین بن سلیمان (۴۹۱)، و ص ۳۸۵، شر حال حفص بن عمر بن میمون (۵۰۸)، و ج ۳، ص ۲۵، شرح حال خالد بن عبید، و ص ۱۰۹، شرح حال دینار بن عبداللہ (۶۴۶)، و ج ۶، ص ۳۰۷، شرح حال مسلم بن کیسان (۱۷۹۶)، و ص ۴۵۷، شرح حال مسھر بن عبدالملك (۱۹۳۷)، و ج ۷، ص ۲۸۳، شر ح حال یغنم بن سالم بن قنبر (۲۱۸۳)؛ تاریخ جرجان: ص ۱۹۶، شرح حال جعفر بن محمد بن محمد بن عامر دینوری (۲۲۸): المشیخۃ البغدادیہ۔ ابو طاھر سلفی۔ (مخطوط)؛ ورق ۲۲۴؛ فوائد تمام: ج ۱، ص ۳۶۵، حدیث ۹۳۱، مناقب امیر المومنینؑ از مسند کلابی: حدیث ۱۸، تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۱۵، ص ۲۰۰، شرح حال حمزۃ بن خراش (۱۷۵۳)، و ج ۳۷، حدیث ۴۰۶، شرح حال عبید اللہ بن اسحاق سنجاری (۴۴۲۸)، و ج ۴۲، ص ۲۴۶۔ ۲۵۷، و ۲۴۹ و ۲۵۲۔ ۲۵۳، و ۲۵۹ شرح حال حضرت علیؑ، و ج ۴۵، ص ۸۳، شرح حال عمر بن صالح (۵۲۲۵)، و ج ۵۱، ص ۵۹۔ ۶۰، شرح حال احمد بن محمد بن طیب (۵۹۱۳)، و ج ۵۲، ص ۲۶۰۔ ۲۶۱، شرح حال محمد بن حجاج ثقفی: مناقب اھل البیت: ص ۲۲۱۔ ۲۳۷، حدیث ۱۹۳۔ ۱۹۷، و ص ۲۳۸۔ ۳۴۲، حدیث ۱۹۹۔ ۲۰۵، و ص ۲۴۳۔ ۲۴۵، حدیث ۲۰۶۔ ۲۱۲، و ص ۲۴۶۔ ۲۴۷، حدیث ۲۱۳۔ ۲۱۵، مناقب آل ابی طالب: ج ۲، ص ۳۱۷، فی اجابۃ دعواتہؑ؛ کفایۃ الطالب: ص ۱۴۵۔ ۱۵۰ و ص ۱۵۲۔ ۱۵۴، باب ۳۳: العلل المتناھیہ: ج ۱، ص ۲۲۹۔ ۲۳۱، حدیث ۳۶۲ و ۳۶۴۔ ۳۶۶، و ص ۲۳۱۔ ۲۳۳، حدیث ۳۶۷۔ ۳۶۹، و ص ۲۳۳۔ ۲۳۵، حدیث ۳۷۰۔ ۳۷۵، و ص ۲۳۶، حدیث ۳۷۷؛ المناقب۔ خطیب خوارزمی: س ۱۴۴۔ ۱۱۵، حدیث ۱۲۵، مقتل الحسین: ج ۱، س ۴۶، فصل ۴؛ الاحکام الشرعیۃ الکبری: ج ۴، س ۳۸۲؛ کشف الاستار: ج ۳، ص ۱۹۳۔ ۱۹۴، حدیث ۲۵۴۸؛ مجمع الزوائد: ج ۹، ص ۱۲۵۔ ۱۲۶؛ اسد الغابہ: ج ۴، ص ۳۰؛ البدایہ والنھایہ: ج ۷، ص ۳۵۱۔ ۳۵۲ و ۳۵۷، حوادث سال ۴۰ ھجری؛ روضۃ الواعظین: ص ۱۳۰، مجلس ۱۰؛ شرح

مزاھب اھل السنه: ص ۱۶۰ ۔ ۱۶۱، حدیث ۱۱۵؛ العلل التمناهیه: ج ۱، ص ۲۲۹، حدیث ۳۶۱؛ العمدہ: ص ۲۴۲ ۔ ۲۴۷، حدیث ۳۶۹ ۔ ۳۷۴، و ص ۲۴۷ ۔ ۲۴۹، حدیث ۳۷۶ ۔ ۳۸۱؛ و ص ۲۴۹ ۔ ۲۵۱، حدیث ۳۸۲ ۔ ۳۸۸، و ص ۲۵۱، حدیث ۳۸۹؛ تذکرۃ الخواص: ج۱، ص ۲۹۱، باب ۲: الریاض النضرہ: ص ۲۱۲ ۔ ۲۱۳، باب ۴، فصل ۶؛ ذخائر العقبی: ص ۶۱، باب فضل علیؑ؛ ذخیرۃ الحفاظ: ج ۲، ص ۶۷۴، حدیث ۱۲۰۵، و ص ۱۰۳۲: میزان الاعتدال: ج ۱، ص ۵۰۱، شرح حال حسن بن عبداللہ ثقفی، و ج ۵، ص ۲۹۷، شرح حال عمران بن وھب (۶۳۲۵)؛ المطالب العالیه: ج ۹، س ۲۷۱ ۔ ۲۷۲، حدیث ۴۳۶۰؛ لسان المیزان: ج ۱، ص ۶۳، شرح حال ابراھیم بن ثابت قصار (۸۷)، و س ۲۶۷، شرح حال احمد بن سعید بن فرقد (۷۵۴)، و ج ۵، ص ۶۸۱، شرح حال محمد بن احمد بن عیاض مصری (۷۰۳۶)؛ کنز العمال: ج ۱۳، ص ۱۶۷، حدیث ۳۶۵۰۷؛ محاسن الازھار: ص ۱۱۶ ۔ ۱۱۷؛ فرائد السمطین: ج۱، ص ۲۰۹ ۔ ۲۱۳، حدیث ۱۶۵ و ۱۶۶؛ حیاۃ الحیوان: ج۲، ص ۳۴۰ "النحام" به نقل از کتاب ذیل تاریخ بغداد نوشته ابن نجار در شرح حال سھل بن عبید بن سورہ خراسانی؛ وسیلة المتعبدین۔ نجم موصلی: ج ۵، قسمت دوم، ص ۱۶۰ ۔ ۱۶۱، و ج ۶، قسمت اول، ص ۳۴

⑤ مناقب آل ابی طالب: ج ۲، ص ۳۱۷، فی اجابة دعواتهؑ

⑥ شرح الاخبار: ج۱، ص ۱۳۷ ۔ ۱۳۸ ۔

⑦ البدایه و النهایه: ج ۷، ص ۳۵۳

⑧ علل الشرایع: ص ۱۶۱ ۔ ۱۶۲، باب ۱۳۰، حدیث ۱؛ مختصر بصائر الدرجات: ص ۱۱۶ ۔ ۱۱۷

⑨ البدایه و النهایه: ج ۷، ص ۳۵۳، *حوادث سال چہلم ہجری*

⑩ حلیة الاولیاء: ج ۴، ص ۳۵۶، شرح حال عبدالرحمان بن ابی لیلی (۲۷۸)

⑪ المستدرك: ج ۳، ص ۱۳۱، حدیث ۴۶۵۰؛ البدایه و النهایه: ج ۷، ص ۳۵۲، *حوادث سال چہلم ہجری*: کفایة الطالب: ص ۱۵۶، باب ۳۳

⑫ امالی محاملی: ص ۴۴۳ ۔ ۴۴۴، حدیث ۵۲۹؛ المعجم الکبیر: ج ۷، ص ۸۲، حدیث ۶۴۳۷؛ البحر الزخار: ج ۹، ص ۲۸۷، حدیث ۳۸۴۱؛ کشف الاستار: ج ۳، ص ۱۹۳، حدیث ۲۵۴۷: فضائل الصحابه۔ نوشته احمد بن حنبل۔ ج ۲، ص ۵۶۰ ۔ ۵۶۱، حدیث ۹۴۵؛ المستدرك علی الصحیحین: ج ۳، ص ۱۳۱، در ادامه حدیث ۴۶۵۰؛ تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص

۲۵۷۔ ۲۵۸، شرح حال حضرت علیؑ، مناقب اهل البیت: ص ۲۴۷۔ ۲۴۸، حدیث ۲۱۶، حدیث ۱۶۷، تذکرۃ الخواص: ج۱، ص ۲۹۰، باب ۲؛ الطرائف: ص ۷۱، حدیث ۸۶؛ العمدۃ: ص ۲۴۲، حدیث ۳۶۸: المطالب العالیہ: ج۹، س ۲۷۲۔ ۲۷۳، حدیث ۴۳۶۱

⑬ الکامل۔ ابن عدی۔: ج ۳، ص ۹۱، شرح حال داوود بن علی بن عبداللہ (۶۳۰)، العلل المتناهیه: ج۱، ص ۲۲۸۔ ۲۲۹، حدیث ۳۶۰؛ المعجم الکبیر: ج ۱۰، ص ۲۸۲، حدیث ۱۰۶۶۷؛ المناقب۔ خوارزمی۔: ص ۱۰۷، حدیث ۱۱۳، تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۴۶؛ الضعفاء۔ عقیلی۔: ج ۴، ص ۸۲، شرح حال محمد بن شعیب (۱۶۳۸)؛ مناقب اهل البیت۔ ابن مغازلی۔: ص ۲۳۷۔ ۲۳۸، حدیث ۱۹۸؛ کفایة الطالب: ص ۱۵۶، باب ۳۳، العمدۃ: ص ۲۴۷، حدیث ۳۷۵

⑭ الخصال: ص ۵۴۸۔ ۵۵۵، باب الاربعین و مافوقه، حدیث ۳۰ و ۳۱؛ الفصول المختارۃ: ص ۹۷؛ امالی شیخ طوسی، مجلس ۱۲، حدیث ۷، و مجلس ۲۰، حدیث ۴؛ المسترشد: ص ۳۳۶؛ ارشاد القلوب: ج ۲، ص ۸۶؛ مناقب اهل البیت۔ ابن مغازلی: ص ۱۸۲، حدیث ۱۵۸؛ الاحتجاج: ج ۱، ص ۳۰۴۔ ۳۱۰ (۵۳)؛ تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۳۳۱۔ ۳۳۲، شرح حال حضرت علیؑ، المناقب۔ خطیب خوارزمی: ص ۳۱۳۔ ۳۱۴، حدیث ۳۱۴، از طریق ابن مردویه و طبرانی: کفایة الطالب، ص ۳۸۶۔ ۳۸۷، باب ۱۰۰؛ الدر النظیم، ص ۳۲۹۔ ۳۳۱، فصل فی مناشداته۔

⑮ کفایة الطالب: ص ۱۵۴۔ ۱۵۵، باب ۳۳، تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۴۵۔ ۲۴۶، شرح حال حضرت علیؑ

⑯ المناقب۔ خطیب خوارزمی۔: ص ۱۹۹۔ ۲۰۰، حدیث ۲۴۰

⑰ عیون اخبار الرضاؑ: ج ۲، ص ۱۹۹۔ ۲۰۰، باب ۴۵، حدیث ۲

⑱ تاریخ بغداد: ج ۱۱، ص ۳۷۵۔ ۳۷۶، شرح حال علی بن حسن بن ابراهیم قطان؛ العلل المتناهیه: ج ۱، ص ۲۳۳، حدیث ۳۷۰؛ کفایة الطالب: ص ۱۵۶، آخر باب ۳۳

⑲ *مثال کے طور پر رجوع کریں:* امالی شیخ طوسی: مجلس ۲۸، حدیث ۱، المسترشد: ص ۲۸۱، باب ۳؛ کنز الفوائد: ص ۶۳؛ مناقب آل ابی طالب: ج ۳، ص ۸۲، انهؑ خیر الخلق بعد النبی ﷺ، کشف الغمه: ج ۱، ص ۱۷۱، ما جاء فی اسلام و سبقه

٢٠ یہ اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے مسلمانوں کے درمیان اخوت و برادر قائم اور بعض اصحاب کو بعض کا بھائی قرار دیا لیکن حضرت علی علیہ السلام کو کسی کا بھائی قرار نہ دیا تو حضرت علی علیہ السلام دل برداشتہ ہوئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے علیؑ! کیا تو راضی نہیں کہ میں تمہارا اور تم میرے بھائی ہو۔

٢١ المصنف: ج ۷، ص ۴۵۲، حدیث ۸۴۵۵

٢٢ فضائل الصحابہ: ج ۲، س ۵۶۸۔ ۵۶۹، حدیث ۹۵۸

٢٣ المعجم الکبیر: ج ۲۴، ص ۱۳۷، حدیث ۳۶۵ و ص ۱۳۶، حدیث ۳۶۴، نقل دوم بعد والی روایت ہے۔

٢٤ مسند ابن راھویہ: ج ۵، ص ۳۹۔ ۴۰، حدیث ۲۱۴۲

٢٥ تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۲، ص ۱۳۳، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

٢٦ الذریۃ الطاھرہ: ص ۹۶۔ ۹۷، حدیث ۸۸

٢٧ فضائل الصحابہ۔ احمد بن حنبل۔: ج ۲، ص ۲۶۲، حدیث ۱۳۴۲

٢٨ المستدرک: ج ۳، ص ۱۵۹، حدیث ۴۷۵۲

٢٩ ذخائر العقبی: ص ۲۹، باب فضائل فاطمہ، بہ نقل از دولابی

٣٠ السنن الکبری: ج ۷، ص ۴۵۲، حدیث ۸۴۵۵

٣١ الفائق: ج ۱، س ۳۶۲، مادہ "خرق"

٣٢ غریب الحدیث: ج ۱، ص ۲۶۵

٣٣ الجامع الکبیر: ج ۶، ص ۱۷۳، حدیث ۳۸۶۸

٣٤ السنن الکبری: ج ۷، ص ۴۴۹، حدیث ۸۴۴۴

٣٥ المستدرک: ج ۳، ص ۱۵۵، حدیث ۴۷۳۵؛ فضائل فاطمہ الزھراء: س ۴۸، حدیث ۲۸

٣٦ المعجم الاوسط: ج ۸، ص ۱۳۰، حدیث ۷۲۵۸

٣٧ الاستیعاب: ج ۴، ص ۱۸۹۷، شرح حال حضرت فاطمہ A

٣٨ تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۲، ص ۲۶۰

٣٩ مسند الصحابہ: ج ۱، ص ۲۶، حدیث ۴۱

٤٠ شرح الاخبار: ج ۱، ص ۱۴۳، حدیث ۷۵

٤١ الشافی: ج ۳، ص ۲۲۴

۴۲ تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۵۶

۴۳ السنه: ج ۲، ص ۳۴۴، حدیث ۴۵۲

۴۴ الکامل: ج ۳، ص ۸۳، شرح حال داوود بن ابی عوف (۶۲۵)

۴۵ المناقب: ص ۶۰، حدیث ۴۳

۴۶ ذخیرة احفاظ: ج ۲، ص ۱۱۹۹، شماره ۲۵۶۰

۴۷ کشف الغمه: ج ۱، ص ۲۰۳، نقل از خوارزمی در مناقب

۴۸ وسیلة المتعبدین: ج ۵، بخش دوم، ص ۱۵۸ - ۱۵۹

۴۹ ذخائر العقبی: ص ۶۲ - ۶۳

۵۰ *دراصل عربی روایت میں کلمہ ''شیخ'' ہے اور عربی میں شیخ سے مراد بوڑھا آدمی ہے جو باعزت و باشرف ہو۔*

۵۱ الیقین: ص ۱۴۳ - ۱۴۴، باب ۱۲، الطرائف: ص ۲۴، حدیث ۲۱

۵۲ الجامع الکبیر: ج ۶، ص ۱۷۷، حدیث ۳۸۷۴

۵۳ فضائل فاطمه: س ۴۷، حدی ۲۴، المستدرك: ج ۳، ص ۱۵۷، حدیث ۴۷۴۴

۵۴ تاریخ بغداد: ج ۱۱، ص ۴۲۸، شرح حال سهل بن مغیره (۶۳۱۹)

۵۵ تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۶۱ و ۲۶۳ و ۲۶۴

۵۶ وسیلة المتعبدین: ج ۵، قسمت دوم، ص ۱۹۷

۵۷ ذخائر العقبی: ص ۳۵

۵۸ السنن الکبری: ج ۷، ص ۴۴۸، حدیث ۸۴۴۲ و ۸۴۴۳

۵۹ مسند ابی یعلی: ج ۸، ص ۲۷۰، هدیث ۴۸۵۷، معجم شیوخ ابی یعلی: ص ۱۴۸ - ۱۴۹، شماره ۱۳۵

۶۰ شرح مشکل الآثار: ج ۱۳، ص ۳۳۲ - ۳۳۳، حدیث ۵۳۰۷ و ۵۳۰۸

۶۱ المستدرك: ج ۳، ص ۱۵۴، حدیث ۴۷۳۱؛ فضائل فاطمه: ص ۴۷ - ۴۸، حدیث ۲۵

۶۲ تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۶۱ - ۲۶۲

۶۳ الریاض النضره: ج ۲، ص ۲۱۳، باب ۴، فصل ۶

۶۴ *یہ وہی مجمع نامی شخص ہے۔*

۶۵ شواهد التنزیل: ج ۱، ص ۶۶، حدیث ۶۸۸

(۶۶) الکشف و البیان: ج۸، ص ۴۲۔ ۴۳، تفسیر آیہ ۳۳، سورئہ احزاب

(۶۷) فرائد السمطین: ج۱، ص ۳۶۷۔ ۳۶۸، حدیث ۲۹۲، از طریق ثعلبی

(۶۸) تفسیر ابن کثیر: ج۵، ص ۴۵۶، تفسیر آیہ ۳۳، سورہ احزاب

(۶۹) المحاسن و المساوی: س ۳۳۸، محاسن الندامة

(۷۰) الاستیعاب: ج۴، ص ۱۸۹۷، شرح حال حضرت فاطمہ علیہا السلام (۴۰۵۷)

(۷۱) فضائل فاطمہ: ص ۴۸، حدیث ۲۶

(۷۲) تاریخ جرجان: ص ۲۱۸، شرح حال زید بن علی (۳۲۹)

(۷۳) المتفق و المفترق: ج۱، ص ۲۲۵۔ ۲۲۶، شمارہ ۸۲

(۷۴) تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۶۳

(۷۵) مقتل الحسین: ج۱، ص ۵۷، فصل ۵: المناقب: ص ۷۹، حدیث ۶۳

(۷۶) کنز العمال: ج ۱۳، ص ۱۵۴، حدیث ۳۶۴۵۷، از خطیب بغدادی و ابن نجار

(۷۷) ''منظور راہ انداختن جنگ جمل'' ضد امیر المومنینؑ ہے

(۷۸) ربیع الأبرار: ج۱، ص ۸۲۰۔ ۸۲۱، باب الخیر و الصلاح

(۷۹) کنز العمال: ج ۱۱، ص ۳۳۴، حدیث ۳۱۶۷۰

(۸۰) العقد الفرید: ج۵، ص ۶۲، کتاب العسجدة الثانیة فی الخلفاء و تواریخهم

(۸۱) شرح نهج البلاغه: ج ۱۳، ص ۲۵۳، شرح خطبه ۲۳۸

(۸۲) تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۶۰، شرح حال حضرت علی علیہ السلام و گنجی شافعی کتاب کفایة الطالب: ص ۳۲۴، باب ۹۱ سے ابن عساکر سے نقل کیا ہے۔

(۸۳) جنگ جمل کی طرف اشارہ ہے

(۸۴) یعنی خداوند عالم نے پہلے سے مقدر کر دیا تھا۔

(۸۵) تاریخ بغداد: ج۱، ص ۱۷۱۔ ۱۷۲، شرح حال ابو قتادہ انصاری (۱۰)

(۸۶) تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۱۳۶، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

(۸۷) الاخبار الطوال: ص ۱۴۰، ضمن حدیث ۵۵

(۸۸) المناقب: ص ۳۳۹، حدیث ۳۵۹

(۸۹) المناقب: ص ۷۸، حدیث ۶۱، مقتل الحسین: ج۱، ص ۴۲، فصل ۴

(۹۰) الجامع: ج۱۱، ص۲۲۸، حدیث ۲۰۳۹۶

(۹۱) فضائل فاطمہ (مجموعہ مصنفات ابن شاھین): ص۴۹۔۵۰، حدیث ۳۵

(۹۲) اسد الغابہ: ج۵، ص۵۴۷۔۵۴۸، شرح حال معاذہ غفاریہ

(۹۳) الاصابہ: ج۷، ص۳۰۸، شرح حال معاذہ غفاریہ (۱۱۷۳)، اس نے کتاب تفسیر ابن مردویہ نقل کیا ہے۔

(۹۴) ذخائر العقبیٰ: ص۶۲

(۹۵) مسند احمد: ج۴، ص۲۷۵، حدیث ۱۸۴۲۱، و فضائل الصحابہ: ج۱، ص۷۵، حدیث ۳۹

(۹۶) السنن الکبریٰ: ج۷، ص۴۴۷۔۴۴۸، حدیث ۸۴۴۱، و ج۸، ص۲۵۶، حدیث ۹۱۱۰

(۹۷) شرح مشکل الآثار: ج۱۳، ص۳۳۳، حدیث ۵۳۰۹

(۹۸) البحر الزخار: ج۸، ص۲۲۳، حدیث ۳۲۷۵

(۹۹) معجم الصحابہ: ج۳، ص۱۴۴، شرح حال نعمان بن بشیر (۱۱۱۸)

(۱۰۰) مجمع الزوائد: ج۹، ص۱۲۶۔۱۲۷

(۱۰۱) سنن ابی داوود: ج۲، ص۷۷۴، حدیث ۴۹۹۹، سِیرَ اَعلام النُبلاء: ج۲، ص۱۷۱، شرح حال عایشہ (۱۹)، و ج۱۰، ص۱۶۳، شرح حال ابو نعیم فضل بن دکین (۲۱): البدایہ و النهایہ: ج۶، ص۵۲؛ امتاع الاسماع: ج۲، ص۲۵۳

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا: بے شک میں نے علیؑ کو ہدایت کا پرچم قرار دیا ہے جو شخص اس کی پیروی کرے گا، ہدایت پائے گا اور جو اس کو چھوڑ دے گمراہ ہے مومن کے علاوہ اسے کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ اس سے کوئی کینہ نہیں رکھتا

حصہ پنجم

حضرت علی علیہ السلام کی دوستی ایمان اور ان سے کینہ کفر ہے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ پر نگاہ ڈالی اور فرمایا: تمہیں مومن کے سوا کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ کوئی تم سے دشمنی نہیں کرتا۔ جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا۔ جس کے دل میں تمہارے بارے میں کینہ ہو (اس کے دل میں) میرے بارے میں بھی کینہ ہے۔ میرے دوست خدا کے دوست ہیں جس نے مجھ سے کینہ رکھا اس نے خدا سے کینہ رکھا ہے۔ وائے ہو اس پر جو میرے بعد تمہارے ساتھ دشمنی کرے گا۔

حضرت علی علیہ السلام کی دوستی ایمان اوران سے کینہ کفر ہے

حضرت علی علیہ السلام اللہ ورسول کے نزدیک محبوب ترین محبوب ہیں اس کے ثابت ہونے کے بعد اس مطلب کو سمجھنا کوئی مشکل نہیں کہ حضرت علی علیہ السلام کی دوستی اور رسول کی اطاعت ہے جس طرح کہ حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی یا اس کے بارے میں دل میں کینہ رکھنا اللہ ورسول کی مخالفت ہے۔ حدیث میں بہت سے دوسرے کلمات بھی ملتے ہیں۔ کہ حضرت علی علیہ السلام سے دوستی رکھنا ایمان ہے اور اس سے کینہ رکھنا منافق کی نشانی ہے دوسرے لفظوں میں مومن کے علاوہ اسے کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ اسے کوئی دشمن نہیں رکھتا۔ ان تمام روایات کو پڑھنے سے اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ یہ روایات متواتر ہیں۔ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی کے نام سے نقل ہونے والی روایات کو ذکر کرتے ہیں حروف تہجی کی ترتیب سے۔

ا۔ بریدہ اسلمی:

سورۂ نمل کی تفسیر میں سید شرف الدین کی نقل کے مطابق محمد بن عباس کی سند سے بریدہ نقل کرتا ہے:

''جب حضرت علی علیہ السلام جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے تو یہ آیت نازل ہوئی:

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ.

بھلا وہ کون ہے کہ جب مضطر اُسے پکارے تو دعا قبول کرتا ہے اور مصیبت کو دور کرتا ہے اور تم لوگوں کو زمین میں (اپنا) نائب بنایا ہے۔①

حضرت علی علیہ السلام اس آیت کو سننے کے بعد چڑیا کی طرح بے قرار تھے۔② حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کیوں بے قرار ہو؟

حضرت علی علیہ السلام نے کہا: کیوں نہ بے قرار اور ناراض ہوں، خداوند عالم فرماتا ہے کہ......

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے قرار نہ ہو، خدا کی قسم مومن کے دل میں تیرا کینہ نہ ہوگا۔ اور کوئی کافر تجھے دوست نہیں رکھے گا۔'' ③

۲۔جابر بن عبداللہ انصاری:

شیخ صدوق نے سالم بن ابی جعد سے روایت نقل کی ہے:

''جابر بن عبداللہ سے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں سوال ہوا۔ اس نے جواب دیا: وہ انبیاء کے علاوہ اول وآخرین مخلوق خدا سے افضل ترین شخصیت ہیں۔ خداوند عالم کی انبیاء کے بعد حضرت علی علیہ السلام سے زیادہ قابل اکرام مخلوق نہیں ہے۔ اس کے بعد اس کی اولاد۔

سالم بن ابی جعد کہتا ہے میں نے پوچھا: آپ کی نظر میں وہ شخص کیسا ہے جو حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی رکھتا ہے اور انہیں بُرا بھلا کہتا ہے۔

جابر نے جواب دیا: کافر کے علاوہ علی کے بارے میں کوئی کینہ نہیں رکھتا۔ اور مومن کے علاوہ کوئی دوستی نہیں رکھتا اور اس کی بدگوئی کہنے والا منافق ہے۔

میں نے کہا: آپ کی نظر میں وہ شخص ایسا ہے جو علی اور اولاد علی کی ولایت رکھتا ہے۔

جابر نے کہا: قیامت کے دن شیعانِ علیؑ اور اولادِ علیؑ فلاح پائیں گے اور امان میں ہوں گے۔'' ④

۳۔امام جعفر صادق علیہ السلام:

امامؑ سے ایک روایت یوں نقل ہوئی ہے:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا: بے شک میں نے علیؑ کو ہدایت کا پرچم قرار دیا ہے جو شخص اس کی پیروی کرے گا، ہدایت پائے گا اور جو اس کو چھوڑ دے گمراہ ہے مومن کے علاوہ اسے کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ اس سے کوئی کینہ نہیں رکھتا۔ ⑤

۴۔ابوذر غفاریؓ:

ان سے ایک روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''علیؑ میرے علم کا دروازہ ہے میرے بعد وہ اس چیز کو بیان کرنے والے ہیں کہ جس کے

لئے مجھے بھیجا گیا۔علیؑ کی دوستی ایمان اوران سے کینہ نفاق کی علامت ہےاس کومحبت کی نگاہ سے دیکھنا عبادت ہے۔''⑥

۵۔ابوسعید خدریؓ:

ترمذی نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

''ہم گروہ انصار منافقوں کوحضرت علی علیہ السلام سے کینہ کی وجہ سے پہچان لیا کرتے تھے۔''⑦

ترمذی ابوسعید خدری سے اس طرح روایت نقل کرتے ہیں: علیؑ سے بغض منافق کی علامت تھی۔

''ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد تشریف فرما تھے اور مہاجر وانصار بھی موجود تھے، علیؑ مسجد میں داخل ہوئے، میں بھی حاضر تھا علیؑ نے بلند قدم رکھتے ہوئے آگے بڑھے تا کہ رسول خداؐ کے برابر بیٹھ سکیں، علیؑ ہمیشہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر بیٹھتے تھے، دو آدمی جن پر نفاق کی تہمت تھی، ایک دوسرے سے سرگوشی کررہے تھے۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دو افراد کواس حالت میں دیکھا تو بہت ناراض ہوئے اور آپؐ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔ اس وقت آپؐ نے فرمایا: اس خدا کی قسم کہ جن کے قبضے میں میری جان ہے۔کوئی بندہ جنت میں نہیں جاسکتا جب تک مجھ سے دوستی نہ رکھتا ہو۔ بے شک وہ شخص جھوٹ بولتا ہے، جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ مجھے دوست رکھتا ہے لیکن علی کے بارے میں دل میں کینہ رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ان افراد کے لئے نازل فرمائی:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ.⑧

ایمان والو جب بھی راز کی باتیں کروتو خبردار گناہ اور تعدی اور رسول کی نافرمانی کے ساتھ نہ کرنا۔''⑨

ایک دوسری روایت میں ابوسعید خدری سے یوں نقل ہوا ہے:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: تیری محبت ایمان اور تجھ سے کینہ نفاق ہے۔''⑩

۶۔ام سلمہ:

ام سلمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کرتی ہیں:

''علیؑ کو مومن کے علاوہ کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ کوئی کینہ نہیں رکھتا۔'' ⑪

ایک اورروایت میں ہے:

''میں نے رسولؐ کو حضرت علی علیہ السلام سے فرماتے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: کوئی مومن اپنے دل میں تمہارے بارے میں کینہ نہیں رکھتا اور کوئی منافق تجھے دوست نہیں رکھتا۔''

اس روایت کو احمد بن حنبل ⑫، ابو قطیعی ⑬ اور ابن عساکر ⑭ نے بھی نقل کیا ہے۔

ایک اورروایت میں یہ آیا ہے کہ

''کسی مومن کے دل میں علیؑ کے بارے میں کینہ نہیں ہوتا اور کوئی منافق علیؑ کو دوست نہیں رکھتا۔''

اس حدیث کو ابو بکر ابن ابی شیبہ ⑮ ابو بکر ابن ابی عاص ⑯، ابو القاسم طبرانی ⑰، ابونعیم اصفہانی ⑱، ابو الخیر طالقانی ⑲، اور ابن بطریق حلی ⑳ نے بھی نقل کیا ہے۔

ایک اورحدیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کو یوں خطاب فرمایا:

''تجھے صرف مومن دوست رکھتا ہے اور منافق اپنے دل میں تیرے بارے میں کینہ رکھتا ہے۔''

اس حدیث کو ابوالقاسم بغوی ㉑، ابن عدی ㉒، ابوبکر قطیعی ㉓، ابن شاہین ㉔، ابونعیم اصفہانی ㉕، ابن عساکر ㉖ اور ابوعبداللہ ذہبی ㉗ نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

ایک دوسری روایت میں اس طرح آیا ہے کہ

''کوئی منافق علیؑ کو دوست نہیں رکھتا اور کوئی مومن اپنے دل میں ان کے بارے میں کینہ نہیں رکھتا۔''

اس روایت کو ترمذی ㉘، ابویعلی موصلی ㉙، ابراہیم بیہقی ㉚، ابن عساکر دمشقی ㉛، گنجی شافعی ㉜ اور ابن بطریق حلی ㉝ نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

دوسری روایت میں اس طرح آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

''کوئی منافق تجھے دوست نہیں رکھے گا اور کوئی مومن دل میں تمہارے خلاف کینہ نہیں رکھے گا۔'' ۳۴

۷۔ابو طفیل عامر بن وائلہ:

ان سے حدیث میں یوں آیا ہے:

''ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز صبح کے بعد محراب کا تکیہ لگائے بیٹھے تھے فرمایا: آسمان و زمین پر کوئی ایسا مومن نہیں جو علیؑ کو دوست نہ رکھتا ہو، علیؑ کی دوستی واجب اور اس سے کینہ کفر ہے۔'' ۳۵

۸۔عبداللہ بن حنطب :

اس سے ایک روایت نقل ہوئی ہے کہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے دن ہمارے لئے خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں اپنے خاندان، بھائی اور چچازاد بھائی علی بن طالبؑ سے دوستی رکھنے کی نصیحت کرتا ہوں، اسے مومن کے علاوہ کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ کوئی کینہ نہیں رکھتا۔ ۳۶

۹۔عبداللہ بن عباس:

ابوالقاسم طبرانی ابن عباس کی سند سے روایت یوں نقل کرتا ہے کہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ پر نگاہ ڈالی اور فرمایا: تمہیں مومن کے سوا کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ کوئی تم سے دشمنی نہیں کرتا۔ جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا۔ جس کے دل میں تمہارے بارے میں کینہ ہو (اس کے دل میں) میرے بارے میں بھی کینہ ہے۔ میرے دوست خدا کے دوست ہیں جس نے مجھ سے کینہ رکھا اس نے خدا سے کینہ رکھا ہے۔ وائے ہو اس پر جو میرے بعد تمہارے ساتھ دشمنی کرے گا۔ ۳۷

اس مطلب پر دلالت کرنے والی احادیث اور بھی ابن عباس سے نقل ہوتی ہیں۔

۱۰۔عبداللہ بن مسعود:

یہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص مجھ اور مجھ پر نازل شدہ پر ایمان رکھتا

اور علی کے بارے میں دل میں کینہ رکھتا ہو وہ جھوٹا ہے اور مومن نہیں۔[۳۸]

ایک اور روایت میں ابن مسعود سے اس طرح نقل ہوا ہے:

''ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں منافقین کو نہیں پہچان سکتے تھے سوائے اس کے کہ جو علیؑ کے بارے میں کینہ رکھتا تھا وہ منافق ہوتا تھا۔''[۳۹]

۱۱۔ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام:

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت نقل ہوئی جس میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''علی بن ابی طالبؑ لوگوں کے لئے امتحان کا وسیلہ ہے خدا اس کے ذریعے منافق کو مومن سے جدا کرتا ہے۔''[۴۰]

ایک اور حدیث میں حضرت امیر علیہ السلام اس طرح نقل کرتے ہیں:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے اس طرح عہد و پیمان لیا کہ تمہیں مومن کے سوا کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ تجھ سے کوئی کینہ نہیں رکھتا۔

بعض روایات میں اس کی ابتداء میں قسم آئی ہے۔ بعض روایات کے اول میں یہ ملتا ہے۔ رسول امّی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا ہے۔

یہ حدیث احادیث متواتر میں سے ہے اور بہت سے شیعہ وسنی محدثین نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔ جیسے ابراہیم بن محمد ثقفی[۴۱]، شیخ صدوق[۴۲]، شیخ مفید[۴۳]، شیخ طوسی[۴۴]، ابوالفتوح کراجکی[۴۵]، محمد بن علی طبری[۴۶]، ابن حمزہ طوسی[۴۷]، یوسف بن حاتم شامی[۴۸]، ابن بطریق حلّی[۴۹]، حسن بن سلیمان حلّی[۵۰]، علی بن یوسف بن جبر[۵۱]، علی بن یونس بیاضی[۵۲]، قاضی نعمان[۵۳]، احمد بن حنبل[۵۴]، ابوبکر بن ابی شیبہ[۵۵]، مسلم حجّاج نیشاپوری[۵۶]، احمد بن شعیب نسائی[۵۷]، ابن ابی عاصم[۵۸]، ابن ماجہ[۵۹]، عبداللہ بن زبیر حمیدی[۶۰]، ترمذی[۶۱]، عبدالرحمان بن ابی حاتم[۶۲]، ابوالقاسم بغوی[۶۳]، ابن عدی[۶۴]، ابن اعرابی[۶۵]، حسین بن مسعود بغوی[۶۶]، عبداللہ بن احمد بن حنبل[۶۷]، عبدالرزاق بن ہمّام صنعانی[۶۸]، ابویعلی موصلی[۶۹]، ابوبکر قطیعی[۷۰]، احمد بن عمرو بن عبدالخالق بزّار[۷۱]، عدنی[۷۲]، ابن مندہ[۷۳]، محمد بن سلیمان کوفی[۷۴]، احمد بن یحییٰ بلاذری[۷۵]، ابن جمیع صیداوی[۷۶]، خطیب بغدادی[۷۷]، حاکم نیشاپوری[۷۸]، ابن حیّان[۷۹]، ابوبکر بیہقی[۸۰]، ابن عبدالبر[۸۱]، ابن مغازلی[۸۲]، عاصمی[۸۳]، ابن مستوفی[۸۴]، لالکایی[۸۵]، ابوالخیر حاکمی[۸۶]، دارقطنی[۸۷]، ابونعیم اصفہانی[۸۸]، ابن جوزی[۸۹]، ابن صابونی[۹۰]، خطیب خوارزمی[۹۱]، ابن عساکر دمشقی[۹۲]، رافعی قزوینی[۹۳]، ابن نجار بغدادی[۹۴]، گنجی شافعی[۹۵]، محمد بن علی صوری[۹۶]، عمر بن محمد بن خضر موصلی معروف بہ ملّا[۹۷]، ابن

اثیر جزری علی بن ابی الکرم ؁۹۸، مبارک بن محمد ابن اثیر ؁۹۹، ابن کثیر دمشقی ؁۱۰۰، حمّوی جوینی ؁۱۰۱، ابوعبداللہ ذھبی ؁۱۰۲ اور دیگر بیشمار مؤلفین نے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

بعض روایات میں اس طرح نقل ہوا ہے کہ

''یہ خدا کا وہ حکم ہے جیسے تمہارے رسول امّی کی زبان پر جاری کیا، مومن کے علاوہ مجھ سے کوئی دوستی نہیں رکھتا۔ اور منافق کے علاوہ مجھ سے کوئی کینہ نہیں رکھتا اور جو شخص جھوٹ بولتا ہے وہ ناامید رہے گا۔''

اس روایت کو ابویعلی موصلی ؁۱۰۳، احمد بن شعیب نسائی ؁۱۰۴، شیخ صدوق ؁۱۰۵، احمد بن یحییٰ بلاذری ؁۱۰۶، ابوالفتوح کراجکی ؁۱۰۷، قاضی نعمان ؁۱۰۸، محمد بن جریر بن رستم طبری ؁۱۰۹، ابوبکر بن ابی الدنیا ؁۱۱۰، خطیب بغدادی ؁۱۱۱، ابن عساکر دمشقی ؁۱۱۲، ابن شہرآشوب ؁۱۱۳، ابن بطریق حلّی ؁۱۱۴، محبّ طبری ؁۱۱۵، باعونی دمشقی ؁۱۱۶ اور ابن صبّاغ ؁۱۱۷ نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔ بعض میں آخری جملہ نہیں آیا۔

ایک اور روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''خدا کی قسم! جس نے دانہ میں شگاف کیا اور جان کو خلق کیا، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خبر دی کہ کوئی منافق مجھے دوست نہیں رکھتا اور کوئی مومن مجھ سے دشمنی نہیں کرتا۔'' ؁۱۱۸

البتہ روایات میں ملتا ہے، یہ مطلب صرف ان احادیث پر منحصر نہیں بلکہ آنحضرتؐ نے مختلف مقامات میں متعدد بار مختلف الفاظ میں فرمایا: ان میں سے ایک روایت ہے جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

''خدا نے مجھ سے عہد کیا کہ تجھے مومن کے سوا کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ تجھ سے کوئی کینہ نہیں رکھتا ہے۔'' ؁۱۱۹

اسی طرح جب عمر کو خلیفہ انتخاب کرنے کے لئے شوریٰ بنائی گئی تو حضرت علی علیہ السلام اپنی حقانیت کو ثابت کرتے ہیں اور اس حدیث کے ضمن میں اس حدیث کی طرف اشارہ کیا گیا۔ آپؑ نے فرمایا:

''میرے سوا تم میں کوئی شخص ہے کہ جس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو کہ تجھے مومن کے علاوہ کوئی دوست نہیں رکھتا اور کافر کے علاوہ کوئی دشمن نہیں ہے۔

شوریٰ میں موجود سب حاضرین نے کہا: نہیں (ہم میں سے کسی کے بارے میں رسولؐ نے ایسا نہیں کہا)۔'' ؁۱۲۰

ایک اور حدیث میں حضرت علی علیہ السلام سے اس طرح نقل ہوا ہے:

''خدا کی قسم! اگر منافق کو پوری دنیا دی جائے پھر بھی مجھے دوست رکھے گا اور اگر میں مومن پر تلوار بھی چلاؤں تو پھر بھی وہ مجھے دوست رکھے گا، کیونکہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! تجھے مومن کے علاوہ کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ کوئی دشمن نہیں رکھتا۔'' (۱۲۱)

ایک اور مقام پر اس طرح نقل ہوا ہے:

''بے شک خدا نے ہر مومن کے ساتھ عہد کیا ہے کہ وہ مجھے دوست رکھتا ہے اور ہر منافق سے عہد لیا ہے کہ وہ مجھ سے دشمنی کرے گا۔ اگر میں مومن پر تلوار بھی چلاؤں تو بھی وہ مجھے دوست رکھتا ہے اور اگر منافق کو پوری دنیا دی جائے پھر بھی مجھ سے دوستی نہیں کرے گا۔'' (۱۲۲)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام کے صحابی ابوطفیل کہتے ہیں (کہ مجھ سے حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا):

''اے ابوطفیل اگر مومن کو اس کی ناک پر چھڑی سے ماروں پھر بھی میرے بارے میں کینہ نہیں رکھے گا اور منافق کو پوری دنیا بھی دی جائے پھر بھی وہ مجھ سے دوستی نہیں رکھتا۔

اے طفیل! خدا نے مومنوں سے عہد لیا ہے کہ وہ مجھے دوست رکھیں اور منافقین سے عہد لیا ہے کہ وہ اپنے دل میں میرے بارے میں کینہ رکھتے ہوں۔ پس مومن ہرگز میرے بارے میں کینہ نہیں رکھتا اور کوئی منافق میرے بارے میں دوستی نہیں رکھتا۔'' (۱۲۳)

حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''مومن کے علاوہ اس کو کوئی دوست نہیں رکھتا اور کافر کے علاوہ کوئی اس سے کینہ نہیں رکھتا۔'' (۱۲۴)

ایک حدیث میں یہ ملتا ہے:

''کوئی منافق ہم سے دوستی نہیں رکھتا اور کوئی مومن ہم سے دشمنی نہیں رکھتا۔'' (۱۲۵)

ایک اور حدیث میں ہے:

''اے علیؑ! تجھے مومن کے علاوہ کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ کوئی کینہ نہیں رکھتا۔'' (۱۲۶)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

میری بیٹی فاطمہؑ اور اس کی محبت میں ہر گناہ گار اور نیک شخص شریک ہے اور مجھ سے اس طرح پیمان لیا ہے کہ مومن کے علاوہ تجھے کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ تجھے کوئی دشمن نہیں رکھتا۔'' (۱۲۷)

ایک اور حدیث میں آپ سے اس طرح نقل ہوئی ہے:

''میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز سے بھی تین سال پہلے اس کے پیچھے نماز پڑھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک پیمان یہ لیا کہ کوئی مومن میرے بارے میں دل میں کینہ نہیں رکھتا اور کوئی منافق یا کافر مجھے دوست نہیں رکھتا۔ خدا کی قسم، نہ میں نے جھوٹ بولا ہے اور نہ کسی نے مجھ سے جھوٹ بولا ہے، نہ گمراہ ہوا ہوں اور نہ کسی کو گمراہ کیا ہے اور اپنے پیمان کو بھولا ہوں۔'' (۱۲۸)

حضرت علی علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک صحابی اصبغ بن نباتہ نے حضرت علی علیہ السلام سے اس طرح نقل کیا ہے:

''میرے حبیب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کئی بار مجھ سے فرمایا: اے علیؑ! تمہاری محبت ایمان و تقویٰ ہے اور تجھ سے کینہ کفر ونفاق ہے میں حکمت کا دروازہ ہوں اور تو اس کی چابی ہے وہ شخص جھوٹ بولتا ہے جو مجھے دوست رکھتا ہے۔ لیکن تمہارے بارے میں کینہ رکھتا ہو۔'' (۱۲۹)

۱۲۔ عمران بن حصین:

ان سے اس طرح نقل ہوا ہے:

میں اور عمر بن خطاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور علیؑ بھی آپؐ کے برابر بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول خداؐ نے یہ آیت پڑھی:

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ.

بھلا وہ کون ہے کہ جب مضطر اُسے پکارے تو دُعا قبول کرتا ہے اور مصیبت کو دور کرتا ہے اور تم لوگوں کو زمین میں (اپنا) نائب بنایا ہے۔ تو کیا خُدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) اس پر بھی تم لوگ بہت کم عبرت ونصیحت حاصل کرتے ہو۔ (۱۳۰)

جب حضرت علی علیہ السلام نے یہ آیت سنی کہ چڑیا کی طرح بے چین ہو گئے۔(۱۳۱) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کیوں ناراحت و بے قرار ہو۔

حضرت علی علیہ السلام نے کہا: کیوں ناراحت و بے قرار نہ ہوں کہ خدا فرماتا ہے کہ ہمیں اپنا جانشین روئے زمین پر قرار دیا ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے قرار و ناراحت نہ ہو خدا کی قسم! مومن کے علاوہ کوئی تمہیں دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ تم سے کوئی کینہ نہیں رکھتا۔''

اس حدیث کو شیخ مفید(۱۳۲)، شیخ طوسی(۱۳۳)، محمد بن طبری(۱۳۴)، محمد بن عباس ماہیار (المعروف بہ ابن حجام(۱۳۵)) ابو بکر آجری(۱۳۶) اور ابن شہر آشوب(۱۳۷) نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

ابوالقاسم طبرانی نے بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کے آخری حصے کو نقل کیا ہے۔(۱۳۸)

۱۳۔ ابوموسیٰ اشعری:

عثمان نہدی کہتا ہے کہ میں نے ابوموسیٰ اشعری سے سنا ہے کہ

''اس نے کہا: میں شہادت دیتا ہوں کہ حق علیؑ کے ساتھ ہے اور دنیا اس حق کو اپنی طرف کھینچے گی۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! تو حق کے ساتھ ہے اور میرے بعد بھی حق تیرے ساتھ ہوگا۔ تجھے مومن کے علاوہ کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ تجھ سے کوئی کینہ نہیں رکھتا۔ ہم بھی علی کو دوست رکھتے ہیں لیکن دنیا فریب دیتی ہے۔''(۱۳۹)

۱۴۔ یعلی بن مرہ:

یہ کہتا ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ حضرت علیؑ سے فرما رہے تھے:

''جس نے تیری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔ جس نے تیری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس خدا کی نافرمانی کی۔ جو شخص تجھے دوست رکھتا ہے وہ مجھے بھی دست رکھتا ہے اور مجھے دوست رکھتا ہے اس نے خدا کا دوست رکھا۔ جس نے تیرے لئے کینہ رکھا اس نے میرے لئے کینہ رکھا اور جس نے میرے لئے کینہ رکھا اس نے خدا کے بارے میں

کینہ رکھا ہے تجھے مومن کے علاوہ کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافقین کے علاوہ کوئی کینہ نہیں رکھتا۔''

اس حدیث کو محمد بن سلیمان کوفی (۱۴۰) اور ابو محمد بن عدی گرگانی (۱۴۱) نے بھی یعلی بن مرہ سے نقل کیا ہے۔ ابن عساکر دمشقی نے بھی اس حدیث کو ابن عدی سے روایت کیا ہے۔ (۱۴۲)

بہت سے مؤلفین اور محدثین نے بھی سند کے بغیر اسے نقل کیا ہے۔ بطور مرسل ذکر ہوئی ہے۔ طوالت کا خیال کرتے ہوئے اسے ذکر نہیں کیا جا رہا۔

حدیث کے بارے میں چند بزرگان کا کلام

ابن عبد البر لکھتا ہے: ایک جماعت نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کے بارے میں فرمایا: تجھے صرف مومن دوست رکھتا ہے اور صرف منافق کے دل میں تیرے بارے میں کینہ ہوگا۔

حضرت علی علیہ السلام بار بار کہتے تھے: خدا کی قسم یہ ایک عہد و پیمان ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے لیا ہے کہ مومن کے علاوہ مجھے کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ کوئی کینہ نہیں رکھتا ہے۔ (۱۴۳)

ابن ابی حدید اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتا ہے: یہ حدیث صحیح اور مورد اتفاق ہے۔ (۱۴۴)

ایک اور جگہ لکھتا ہے:

''ہمارے استاد شیخ ابو القاسم بلخی نے کہا ہے: صحیح روایات میں تمام محدثین کا اتفاق ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا: منافق کے دل میں تیرے بارے میں کینہ ہوتا ہے اور مومن کے دل میں تیری محبت ہوتی ہے۔
اس روایت کو بہت سے محققین نے اصحاب سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم منافقین کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اس طرح پہچانتے تھے کہ جس کے دل میں علیؑ کے بارے میں کینہ ہوتا وہ منافق ہوتا تھا۔'' (۱۴۵)

ابو عبد اللہ بن احمد بن عثمان بن قائماز ذہبی نے اس طرح لکھا ہے:

''میں نے حدیث طائر کو سند کے لحاظ سے جمع کیا ہے۔ اس طرح طریق حدیث ''من کنت مولاہ'' والی حدیث، حدیث طائر زیادہ صحیح ہے اور ہر دو حدیث سے زیادہ صحیح ہے کہ مسلم

نے علی سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ایک پیمان لیا اور مجھ سے فرمایا کہ مومن کے علاوہ تجھے کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ کوئی کینہ نہیں رکھتا۔''(۱۳۶)

علامہ باقر مجلسی بہت سی روایات کو نقل کے بعد لکھتے ہیں:

''یہ نکتہ دانشمندوں پر مخفی نہیں کہ اکثر روایات پر نص اور ان میں بعض ظاہر ہیں کیونکہ ایک شخص سے محبت، ایمان اور بعض کفر ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے امام اور خلیفہ ہیں۔ اس کی ولایت دین کے ارکان میں سے ہے اس سے بغض گناہان کبیرہ اور محبت باعث ایمان ہے۔ اس فضیلت کی وجہ سے محققین کو ماننا پڑتا ہے کہ علیؑ پر کوئی مقدم نہیں ہے۔''(۱۳۷)

محمد بن منصور طوسی کہتا ہے: میں نے احمد بن حنبل کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک مزور اٹھا اور اس نے کہا: اے ابو عبداللہ(۱۳۸) آپ کا اس حدیث کے بارے میں کیا نظریہ ہے جو علیؑ سے نقل ہوئی ہے: میں جنت ودوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں؟

احمد بن حنبل نے جواب دیا: ہم اس کا انکار نہیں کر سکتے۔ کیا ہم نے رویت نقل نہیں کی کہ جس میں رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا: تجھے مومن کے علاوہ کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ کوئی کینہ نہیں رکھتا؟

محمد بن منصور طوسی کہتا ہے: ہم نے کہا: ایسا ہی ہے۔

احمد بن حنبل نے کہا: مومن کہاں ہے؟

اس مرد نے کہا: بہشت میں۔

احمد بن حنبل نے کہا: منافق کہاں ہے؟

اس مرد نے کہا: آگ میں۔

احمد نے کہا: اس بنا پر علیؑ جنت ودوزخ کے تقسیم کرنے والے ہیں۔(۱۳۹)

اعمش سے روایت:

بہت سے محققین نے لکھا ہے کہ اعمش نے کہا:

''آدھی رات کا وقت تھا۔ منصور عباس کے سپاہی میرے گھر آئے اور مجھے لباس پہننے کو کہا۔ تاکہ بادشاہ کے پاس جائو میں اپنے دل میں سوچنے لگا۔ شاید آج مجھ سے علیؑ کے فضائل

کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اگر میں نے حقیقت کو بیان کیا تو مجھے قتل کر دیا جائے گا۔

پس میں نے وصیت لکھی اور کفن پہن کر منصور کے پاس حاضر ہوا۔ جب میں نے عمرو بن عبید کو بادشاہ کے پاس بیٹھے دیکھا تو کچھ سکون ملا۔

منصور میری یہ حالت دیکھ کر کہنے لگا: سچ کہنا تیری یہ حالت کیوں ہوئی ہے۔

میں نے کہا: جب تیرے سپاہی آئے تو میں نے سوچا کہ شاید آج مجھ سے علیؑ کے فضائل کے بارے میں سوال ہوگا اور اگر حقیقت کو بیان کیا تو مارا جاؤں گا۔ لہٰذا موت کے حاضر ہو گیا تھا۔

یہ داستان طولانی ہے۔ منصور بنی امیہ کے زمانے کی داستان نقل کیں۔

حدیث کے آخر میں سلیمان اعمش کی زبانی نقل کرتے ہیں۔

منصور نے میری طرف رخ کیا اور پوچھا: کیا تو ان احادیث کو جانتا تھا؟

میں نے کہا: نہیں۔

منصور نے کہا: محبت علیؑ ایمان اور اس سے بغض کفر ہے۔ خدا کی قسم مومن کے علاوہ انہیں کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ ان سے کوئی کینہ نہیں رکھتا۔

سلیمان اعمش نے کہا: میں نے کہا: اگر تو مجھے امان دے گا تو عرض کروں گا۔

منصور نے کہا: تو امان میں ہے۔

میں نے کہا: آپ کی نظر میں قاتلانِ حسینؑ کے بارے میں کیا ہے؟

اس نے کہا: وہ دوزخ میں ہیں۔

میں نے کہا: جو فرزند رسولؐ کو قتل کرے وہ جہنمی ہے۔

منصور نے سر کو نیچا کیا اور کہا: اے سلیمان حکومت فخر ہے، جاؤ جو فضائل چاہتے ہو بیان کرو۔''

اس روایت کو شیخ صدوق[150]، محمد بن سلیمان کوفی[151]، ابن مغازلی[152]، خطیب خوارزمی[153]، شاذان قمی[154]، محمد بن علی طبری[155]، خزاعی نیشاپوری[156]، قاضی نعمان[157]، اور فتال نیشاپوری[158] نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

حاشیہ جات:

① نمل(۲۷): ۶۲

② *مرحوم علامہ مجلسی کے قول کے مطابق شاید حضرت کا بے قرار ہونا لوگوں میں اختلاف کی وجہ سے ہو۔*

③ تأویل الآیات: ج۱،ص۴۰۱۔ ۴۰۲،حدیث۳ از تفسیر سورہ نمل

④ امالی صدوق: مجلس ۷۵،حدیث ۴، روضہ الواعظین: ص۲۹۶، مجلس ۳۷

⑤ امالی طوسی: مجلس ۱۱، حدیث ۶۰؛ تنبیہ الخواطر: ج ۲، ص ۱۷۱، لسان المیزان؛ ج ۲، ص ۲۶۶، شرح حال حسین بن احمد مالکی (۱۱۲)

⑥ کنز الفوائد: ص ۲۱۴۔ ۲۱۵؛ فردوس الاخبار: ج ۳، ص ۶۵، حدیث ۱۸۱؛ زهر الفردوس: ج ۲، ص ۳۱۶، اللالی المصنوعہ: ج۱، ص ۳۳۵، مناقب الخلفاء الاربعہ: کشف الغمہ: ج۱، ص ۱۸۷؛ کشف الیقین: ص۲۲۵، کنز العمال: ج۱۱، ص ۶۱۴۔ ۶۱۵، حدیث ۳۲۹۸۱

⑦ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۲۹۸، حدیث ۳۸۰۰، ابو السعادات مبارك بن محمد معروف بہ ابن اثیر در المختار من مناقب الأخیار: ج۱، ص ۹۵

⑧ مجادلہ (۵۸): ۹

⑨ امالی طوسی: مجلس ۲۷، حدیث ۹

⑩ کشف الغمہ: ج۱، ص ۱۸۲، محبۃ الرسول لأمیر المومنین؛ الفصول المهمہ: ص ۱۲۷

⑪ المعجم الکبیر: ج۲۳، ص۳۷۵، حدیث ۸۸۶

⑫ مسند احمد: ج۶، ص ۲۹۲، حدیث ۲۶۵۰۷، مسند اُم سلمہ، و فضائل الصحابہ: ج ۲، ص ۶۸۵، حدیث ۱۱۶۹

⑬ فضائل الصحابہ۔ احمد بن حنبل: ج ۲، ص ۶۱۹، حدیث ۱۰۵۹

⑭ تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۲، ص ۲۷۹، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

⑮ المصنف: ج۶، ص ۳۷۴، حدیث ۳۲۱۰۵

⑯ السنہ: ج ۲، ص ۸۸۵، حدیث ۱۳۵۴

⑰ المعجم الکبیر: ج ۲۳، ص ۳۷۴۔ ۳۷۵، حدیث ۸۸۵

⑱ صفة النفاق: ص۱۰۸، حدیث ۷۵

⑲ الاربعون المنتقی: ص ۱۱۸، حدیث ۳۹

⑳ العمدہ: ص ۲۱۶، حدیث ۳۳۵، ۳۳۶

㉑ معجم الصحابہ: ج ۴، ص ۳۶۲، حدیث ۱۸۱۸

㉒ الکامل: ج ۴، ص ۲۲۶، شرح حال عبداللہ بن عبدالرحمان (۱۰۴۲)

㉓ فضائل الصحابہ۔ احمد بن حنبل: ج ۲، ص ۶۴۸، حدیث ۱۱۰۲

㉔ شرح مذاہب اہل السنہ: ص ۱۴۶، حدیث ۱۲۷

㉕ فضائل الخلفاء الراشدین: ص ۱۱۹، حدیث ۶۶

㉖ تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۸۰، شرح حال حضرت علیؑ

㉗ میزان الاعتدال: ج ۴، ص ۱۳۶۔ ۱۳۸، شرح حال عبداللہ بن عبدالرحمان (۴۴۲۲)

㉘ الجامع الکبیر: ج ۶، ص ۸۲، حدیث ۳۷۱۷

㉙ مسند ابی یعلی: ج ۱۲، ص ۳۶۲، حدیث ۶۹۳۱

㉚ المحاسن و المساوی: ص ۶۲

㉛ تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۷۹، شرح حال حضرت علیؑ

㉜ کفایة الطالب: ص ۶۹، باب ۳

㉝ العمدہ: ص ۲۱۸، حدیث ۳۴۴

㉞ مسند ابن یعلی: ج ۱۲، ص ۳۳۱، حدیث ۶۹۰۳، تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۷۹، شرح حال حضرت علی، مناقب آل ابی طالب: ج ۳، ص ۲۳۹، فی بغضه، نہج الایمان: ص ۴۵۶

㉟ وسیلة المتعبدین: ج ۵، بخش دوم، ص ۱۶۴

㊱ فضائل الصحابہ۔ احمد بن حنبل۔: ج ۲، ص ۶۲۲۔ ۶۲۳، حدیث ۱۰۶۶، تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۷۹، تذکرة الخواص: ج ۱، ص ۲۵۴، باب ۲؛ جواہر المطالب: ج ۱، ص ۲۵۰، باب ۴۰۔ *یہ حدیث کامل طور پر حصہ سوم میں ذکر ہو چکی ہے۔*

㊲ المعجم الاوسط: ج ۵، ص ۳۷۷، حدیث ۴۷۴۸

㊳ تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۸۰، شرح حال حضرت علیؑ، المناقب: خطیب خوارزمی۔: ص ۷۶، حدیث ۵۷، البدایه و النهایه: ج ۷، ص ۳۵۴۔ ۳۵۵، حوادث سال

چهلم هجری، باب ذکر شیء من فضائل علی بن ابی طالب

۳۹ الدر المنثور: ج۶، ص۵۴، در تفسیر آیه۳۰، سورہ محمد؛ روح المعانی: ج۲۶، ص۷۸

۴۰ امالی طوسی: مجلس ۱۳، حدیث ۱۲

۴۱ الغارات: ج۲، ص۵۲۰

۴۲ امالی صدوق: مجلس ۷، حدیث ۲، معانی الاخبار: ص۶۰، باب معانی اسماء محمد و علی و۔۔۔، حدیث۹

۴۳ ارشاد: ج۱، ص۴۰، فصل ۳

۴۴ امالی شیخ طوسی: مجلس ۱۰، حدیث ۳، و مجلس ۱۱، حدیث ۲۱

۴۵ کنز الفوائد: ص۲۶۵

۴۶ بشارۃ المصطفی: ص۱۲۷، حدیث ۷۴، و ص ۲۳۵، حدیث ۱۱، و ص ۲۴۱، ح ۲۳

۴۷ الثاقب فی المناقب: ص۱۲۳، باب ۲، فصل ۱

۴۸ الدر النظیم: ص۲۴۰

۴۹ العمدہ: ص ۲۱۵، حدیث ۳۳۲

۵۰ المحتضر: ص۸۶

۵۱ نهج الایمان: ص۴۵۳

۵۲ الصراط المستقیم: ج۲، ص۵۰

۵۳ شرح الاخبار: ج۱، ص ۱۵۲، حدیث۸۹، و ص ۱۶۳، حدیث ۱۷۷

۵۴ مسند احمد: ج۱، ص ۱۵۲، حدیث۸۹، و ص ۱۶۳، حدیث ۱۱۷

۵۵ المصنف: ج۶، ص۳۶۸، حدیث ۳۲۰۵۵

۵۶ صحیح مسلم: ج۱، ص۸۶، حدیث ۱۳۱

۵۷ السنن الکبری: ج۶، ص ۵۳۴، حدیث ۱۱۷۴۹، و ص ۵۳۵، حدیث ۱۱۷۵۳، سنن النسائی: ج۸، ص۱۱۶ و ۱۱۷ باب علامة المنافق

۵۸ السنه: ج۱، ص ۵۸۴، حدیث ۱۳۲۵

۵۹ سنن ابن ماجه: ج۱، ص ۴۲، حدیث ۱۱۴

۶۰ مسند الحمیدی: ج۱، ص۳۱، حدیث ۵۸

٦١ الجامع الکبیر: ج٦، ص٩٤، حدیث ٣٤٣٦
٦٢ علل الحدیث: ج٢، ص٤٠٠۔ ٤٠١، شمارہ ٢٤٠٩
٦٣ معجم الصحابہ: ج٤، ص٣٦٣، حدیث ١٨٢٣
٦٤ الکامل: ج٦، ص٣٤٠، شرح حال موسی بن طریف (١٨١٨)
٦٥ المعجم: ج٢، ص١٤، حدیث ٦٨٨، و ص٢٤٨، حدیث ١٠٠٠
٦٦ شرح السنہ: ج١٤، ص١١٣۔ ١١٤، حدیث ٣٩٠٩، و معالم التنزیل: ج٤، ص٢٠٩، در تفسیر آیہ٢٩، سورہ فتح، و مصابیح السنہ: ج٤، ص١٧١، حدیث ٤٦٦٣
٦٧ فضائل الصحابہ: حدیث ٢٢٩، از فضائل امیر المومنین علیؑ
٦٨ کتاب البدایہ والنہایہ: ج٧، ص٣٥٤ سے نقل کیا ہے۔
٦٩ مسند ابی یعلی: ج١، ص٢٥٠، ح٢٩١
٧٠ فضائل الصحابہ۔۔ احمد بن حنبل: ج٢، ص٦٥٠، حدیث ١١٠٧
٧١ البحر الزخار: ج٢، ص١٨٢، حدیث ٥٦٠
٧٢ الایمان: ص٨٠۔ ٨١
٧٣ الایمان: ج١، ص٣١٤، حدیث ٢٦١، و ج٢، ص٦٠٧، حدیث ٥٣٢
٧٤ مناقب امیر المومنینؑ: ج٢، ص٣٣٦، حدیث ٩٤٣، و ص٣٥٦، ح٩٨٩
٧٥ انساب الاشراف: ج٢، ص٣٥٠
٧٦ معجم الشیوخ: ص٢٣٧، شرح حال جعفر بن ابراهیم قزوینی (١٩٢)
٧٧ تاریخ بغداد: ج٢، ص٢٥١، شرح حال محمد بن حسین بن محمد بن سعدون (٤٢٨)، و ص ٢٥٥، شرح حال ابو طاهر محمد بن حسین بن سعدون (٤٢٨)، و ج٨، ص٤١٦، شرح حال ربیع بن سهل (٤٥٢٣)، و ج١٤، ص٤٢٦، شرح حال ابو علی بن هشام حربی (٧٧٨٥)، و تلخیص المتشابہ: ج١، ص ٢٢١، شرح حال عمار بن شعیب (٣٦٣)، و الفقیہ و المتفقہ: ج٢، ص٣٢٠، حدیث ٤٢٧، و موضح الاوهام: ج٢، ص٥٣٦، شمارہ ٥٢٢
٧٨ معرفۃ علوم الحدیث: ص٢٢٣، نوع ٤٠
٧٩ صحیح ابن حبان: ج١٥، ص٣٦٧، حدیث ٦٩٢٤
٨٠ الاعتقاد: ص٢٣١، باب اجتماع المسلمین علی بیعۃ ابی بکر

(۸۱) الاستذکار: ج۸، ص۴۴۶، حدیث ۱۷۷۶

(۸۲) مناقب اهل البیت: ص۲۶۰ ـ ۲۶۷، حدیث ۲۲۹ ـ ۲۳۵

(۸۳) زین الفتی: ج۱، ص۱۶، حدیث ۵، و ص۲۵، حدیث ۶

(۸۴) تاریخ اربل: ج۱، ص۲۶۱، شرح حال ابن بصلا (۱۵۸)

(۸۵) شرح اصول الاعتقاد: ج۵، ص۹۳۲، حدیث ۱۶۸۵، و ج۸، ص۱۳۷۷، حدیث ۲۶۴۱ و ۲۶۴۲

(۸۶) الاربعون المنتقی: ص۱۰۶، حدیث ۱۲

(۸۷) العلل: ج۳، ص۲۰۳، سوال ۳۶۳، سنن دار قطنی: حدیث ۳۶۳

(۸۸) صفة النفاق: از جمله در حدیث ۱۷ و ۴۲ و ۴۳، و المسند المستخرج علی صحیح مسلم: ص۱۵۷، حدیث ۲۳۷، و حلیة الاولیاء: ج۴، ص۱۸۵، شرح حال زرّ بن حبیش

(۸۹) التبصرہ: ج۱، ص۴۴۲، مجلس ۳۱

(۹۰) تکملة اکمال الاکمال: ص۳۶ ـ ۳۷، شرح حال حسن بن علی بری (۲۲)

(۹۱) المناقب: ص۳۲۶، حدیث ۳۳۶، فصل ۱۹

(۹۲) تاریخ مدینة دمشق: ج۳۸، ص۳۴۹، شرح حال عثمان بن خطاب، و ج۴۲، ص۲۷۱ ـ ۲۷۷، شرح حال حضرت علیؑ، باسندهای متعدد، و ج۵۱، ص۱۱۹، شرح حال محمد بن احمد مفید جر جراید (۵۹۶۷)، و معجم الشیوخ: شرح حال خالد بن عبدالله قرشی و نصر بن قاسم

(۹۳) التدوین: ج۲، س۲۸۰، شرح حال اسحاق بن محمد قزوینی، و ج۳، ص۱۸، شرح حال ربیعة بن علی، و ج۴، ص۵۱، شرح حال قیس بن محمد قزوینی

(۹۴) ذیل تاریخ بغداد: ج۲، ص۷۰، شرح حال ابو الکرم عبیدالله بن عمر بن عبیدالله (۳۴۵)

(۹۵) کفایة الطالب: ص۶۸ ـ ۶۹، باب ۳

(۹۶) الفوائد المنتقاة: ص۳۵ ـ ۳۸، (۱)

(۹۷) الوسیله: ج۵، قسمت دوم، ص۱۶۵

(۹۸) اسد الغابه: ج۴، ص۲۶، شرح حال حضرت علیؑ

(۹۹) المختار من مناقب الاخیار: ج۱، ص۹۵

(۱۰۰) البدایه و النهایه: ج۷، ص۳۵۳

(۱۰۱) فرائد السطمین: ج ۱، ص ۱۳۳، حدیث ۹۵

(۱۰۲) سیر اعلام النبلاء: ج ۲، ص ۵۰۹، شرح حال یحیی بن عبدك قزوینی (۱۸۹)، و ج ۵، ص ۱۸۹، شرح حال عدی بن ثابت (۶۸)، و میزان الاعتدال: ج ۳، ص ۶۴، شرح حال ربیع بن سهل (۳۳۸۴)

(۱۰۳) مسند ابی یعلی: ج ۱، ص ۴۳۷، حدیث ۴۴۵

(۱۰۴) السنن الکبری: ج ۷، ص ۳۱۲، حدیث ۸۰۹۷، و ص ۴۴۵، حدیث ۸۴۳۳: فضائل الصحابہ: ۱۷

(۱۰۵) عیون اخبار الرضاؑ: ج ۲، س ۶۵، باب ۳۰، حدیث ۲۳۵

(۱۰۶) انساب الاشراف: ج ۲، س ۳۵۰

(۱۰۷) کنز الفوائد: ص ۲۲۵

(۱۰۸) شرح الاخبار: ج ۳، ص ۴۴۷، حدیث ۱۳۰۹

(۱۰۹) المسترشد: ص ۲۶۸، حدیث ۷۸

(۱۱۰) مقتل امیر المومنین: ص ۳۳، حدیث ۱۲

(۱۱۱) تلخیص المتشابہ: ج ۱، ص ۲۵۶۔ شرح حال حسین بن سداد جعفی (۴۰۲)، و تالی تلخیص المتشابہ: ج ۱، ص ۲۶۴، شمارہ ۱۵۰

(۱۱۲) تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۲، ص ۶۰، شرح حال حضرت علیؑ

(۱۱۳) مناقب آل ابی طالب: ج ۳، ص ۲۳۹، فی بغضہؑ

(۱۱۴) العمدۃ: ص ۲۱۸، حدیث ۳۴۲ و ۳۴۵

(۱۱۵) الریاض النضرۃ: ج ۲، ص ۲۸۴، باب ۴، فصل ۹، و ذخائر العقبی: ص ۹۱

(۱۱۶) جواهر المطالب: ج ۱، ص ۲۵۰، باب ۴۰

(۱۱۷) الفصول المحمہ: ج ۱، ص ۵۸۷، فصل ۱

(۱۱۸) انساب الاشراف: ج ۲، ص ۳۸۳، شرح حال حضرت علیؑ

(۱۱۹) امالی صدوق: مجلس ۲۸، حدیث ۲، امالی طوسی: مجلس ۲۰، حدیث ۴

(۱۲۰) امالی صدوق: مجلس ۲۸، حدیث ۲، الخصال: ص ۵۵۸، ابو اب الاربعین و مافوقه، حدیث ۳۱، المسترشد: ص ۱۵۸؛ ارشاد القلوب: ج ۲، ص ۸۸

(۱۲۱) امالی طوسی: مجلس ۸، حدیث ۳، بشارۃ المصطفی: ص ۱۷۲، جزء دوم، حدیث ۱۴۱، نہج

البلاغه: حکمت ۴۵، با تفاوتی اندرك: روضه الواعظین: ص ۲۹۵، مجلس ۳۷، کشف الغمه: ج۲،ص ۴۲، فی ذکر مناقب شتی لامیر المومنینؑ، مجمع البیان: ج۶،ص ۴۵۵، در تفسیر سورئه مریم: اعلام الوری: ج۱، ص ۳۷۱، مشکاة الانوار: ص ۱۵۱، شرح نهج البلاغه: ج۲، ص ۱۹۵ - ۱۹۶، شرح خطبه ۳۴، ربیع الابرار: ج۱، س ۴۸۸، باب الاخاء والمحبه

(۱۲۲) الغارات: ج۲،ص۵۲۰،شرح نهج البلاغه۔ ابن ابی الحدید: ج۴،ص۸۳،شرح خطبه۵۶، مناقب امیر المومنین: ج۲، س ۳۶۵ - ۳۶۶، حدیث ۹۹۷، عیون الحکم والمواعظ : ص ۴۱۵ - ۴۱۶،

(۱۲۳) تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲،ص ۲۷۷ - ۲۷۸،شرح حال حضرت علیؑ؛ و با اندکی تفاوت در شرح نهج البلاغه۔ ابن ابی الحدید: ج۴،ص۸۳،شرح خطبه۵۶؛ و با اختصار در صفة النفاق۔ ابو نعیم اصفهانی:ص۱۰۸ - ۱۰۹،حدیث۷۶

(۱۲۴) عیون اخبار الرضاؑ، ج۲،ص۶۸،باب۳۰،حدیث ۲۶۶

(۱۲۵) المصنف۔ ابن ابی شیبه: ج۶،ص ۳۷۴،حدیث ۳۲۱۰۷

(۱۲۶) المعجم۔ ابن اعرابی: ج۱،س۳۳۳،حدیث ۶۴۲

(۱۲۷) حلیة الاولیاء: ج ۴، ص ۱۸۵، شرح حال زر بن حبیش (۲۶۷)، و در صفة النفاق: ص۱۰۷ - ۱۰۸، حدیث ۷۳ و سیوطی در مسند فاطمة الزهراء: ص ۶۲، حدیث ۱۵۶، شیخ طوسی در امالی: مجلس ۱۲،حدیث ۱۵

(۱۲۸) امالی طوسی: مجلس ۱۰، حدیث ۱۱، تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۳۳، شرح حال حضرت علیؑ: تلخیص المتشابه: ج۱، س ۵۵۴، شرح حال عبدالله بن نجی (۹۳۴): مناقب اهل البیت۔ ابن مغازلی: ص ۲۶۶ - ۲۶۷،حدیث ۲۳۴

(۱۲۹) امالی صدوق: مجلس ۷، حدیث ۲،

(۱۳۰) نمل (۲۷): ۶۲

(۱۳۱) *مرحوم علامہ مجلسی کے قول کے مطابق حضرتؑ کی بے قراری شاید لوگوں کے اختلاف کی وجہ سے ہو۔*

(۱۳۲) امالی مفید: مجلس ۳۶، حدیث ۵

(۱۳۳) امالی طوسی: مجلس ۳،حدیث ۲۱

(۱۳۴) بشارۃ المصطفی: ص۲۹۔ ۳۰، جزء اول، حدیث ۱۵

(۱۳۵) سید شرف الدین استر آبادی۔ تأویل الایات الظاھرہ: ج۱، ص۴۰۲، ح ۴

(۱۳۶) الشریعہ: ج۴: ص۲۰۶۵، حدیث ۱۵۴۶

(۱۳۷) مناقب آل ابی طالب: ج۲، ص ۱۱۹ فصل فی المسابقۃ بالزھد و القناعۃ، بہ نقل از حلیۃ الاولیاء و فضائل الصحابہ سمعانی و عکبری و تاریخ بغداد

(۱۳۸) امعجم الاوسط: ج۲، ص۳۳۷

(۱۳۹) الاربعون حدیثاً۔ شیخ منتجب الدین۔: ص ۴۲۔ ۴۳، حدیث ۱۷

(۱۴۰) مناقب امیر المومنین: ج۲، ص۳۵۹۔ ۳۶۰، حدیث ۹۹۲

(۱۴۱) الکامل: ج۴، ص۳۴۹، شرح حال عبادۃ بن زیاد الاسدی (۱۱۸۲)

(۱۴۲) تاریخ مدینۃ دمشق: ج۴۲، ص۲۷۰، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

(۱۴۳) الاستیعاب: ج۳، ص۱۱۰۰، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

(۱۴۴) شرح نہج البلاغہ: ج۸، ص۱۱۹

(۱۴۵) مناقب امیر المومنین۔ محمد بن سلیمان کوفی: ج ۲، ص ۳۴۲، حدیث ۹۷۵؛ المعجم الاوسط: ج۵، ص۸۹، حدیث ۴۱۶۳، شرح نہج البلاغہ: ج۴، ص۸۳، کشف الاستار: ج۳، ص۱۹۹، حدیث ۲۵۶۰؛ مجمع الزوائد: ج۹، ص۱۳۳، تذکرہ الحفاظ: ج۲، ص۶۷۲، شرح حال عبید عجلی: فضائل الصحابہ۔ احمد بن حنبل۔ حدیث ۲۰۸ از فضائل امیر المومنین علیہ السلام

(۱۴۶) سیر أعلام النبلاء: ج۱۷، ص۱۶۹، شرح حال حاکم نیشا پوری (۱۰۰)

(۱۴۷) بحار الانوار: ج۳۹، ص۳۱۰، باب ۸۷ "ان حبہ ایمان و بغضہ نفاق"

(۱۴۸) ابو عبداللہ کنیہ احمد بن حنبل است

(۱۴۹) الاربعون حدیثاً شیخ منتجب الدین رازی: ص ۸۷۔ ۸۸، طبقات الحنابلۃ: ج۱، ص ۳۲۰، شرح حال محمد بن منصور طوسی (۴۴۸)

(۱۵۰) امالی صدوق: مجلس ۶۷، حدیث ۲

(۱۵۱) مناقب امیر المونین: ج ۲، ص۴۹۱۔ ۴۹۸، حدیث ۱۱۲۵

(۱۵۲) مناقب اھل البیت: ص۲۱۱۔ ۲۲۱، حدیث ۱۹۱

(۱۵۳) المناقب: ص ۲۸۴، حدیث ۲۷۹

(۱۵۴) الفضائل: ص۱۱۶ ـ ۱۲۳، والروضہ: ص۸۵ ـ ۹۴، حدیث ۷۹

(۱۵۵) بشارۃ المصطفی: ص۱۸۴، جزء سوم، حدیث ۲

(۱۵۶) کتاب الاربعین: ص۶۳، حدیث ۲۵

(۱۵۷) شرح الاخبار: ج۲، ص۳۷۲، حدیث ۷۳۴

(۱۵۸) روضۃ الواعظین: ج۱، ص۲۷۹

حصہ ششم

حضرت علی علیہ السلام کی دوستی عبادت اور نیکی ہے

حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: یہ نیکی ہماری معرفت ولایت اور ہم اہل بیتؑ سے دوستی ہے اور وہ گناہ ہم اہل بیتؑ سے انکار و کینہ ہے۔

حضرت علی علیہ السلام کی دوستی عبادت اور نیکی ہے

بہت سی روایات میں ملتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام اور اہل بیت علیہم السلام سے محبت عبادت ہے۔ کچھ روایات کو نمونے کے طور پر ذکر کرتے ہیں۔

ا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

چند محققین نے احمد بن میثم بن ابی نعیم فضل بن دکین سے اس طرح روایت کو نقل کیا:

''میں نے اپنے دادا فضل بن دکین کے ساتھ بغداد گیا۔ میرے دادا کے بڑی سی کرسی لائی گئی تا کہ اس پر بیٹھ کر لوگوں سے احادیث بیان کریں۔ جب وہ کرسی پر بیٹھ گئے تو حاضرین کے لئے احادیث بیان کرنا شروع کیں۔ اچانک ایک خراسانی مرد اٹھا اور کہنے لگا: اے ابونعیم! کیا تو شیعہ ہو گیا ہے؟

میرے دادا اس جملہ کو سن کر خوش نہ ہوئے۔ لہٰذا اسے واپس بھیجا اور ایک شعر پڑھا۔ اس شخص نے دوبارہ سوال کیا۔ حتیٰ کہ تیسری بار پھر یہی جملہ دہرایا۔

میرے دادا نے اس کے اصرار کو دیکھ کر کہا: میں نے حسن بن صالح بن حسی سے سنا کہ اس نے جعفر بن محمد سے یوں روایت نقل کی: علیؑ کی محبت عبادت ہے اور بہترین عبادت وہ چیز ہے جو پنہاں رہے۔''

اس روایت کو خطیب بغدادی①، ابن نجار②، ابن عساکر③، اور ابن جوزی④ نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

ایک روایت میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس طرح نقل ہوا ہے:

''کیا میں تمہیں اس نیکی کے بارے میں آگاہ کروں کہ اگر اسے انجام دیا جائے تو روز

قیامت کا خوف نہیں ہوگا۔ اور اس گناہ سے آگاہ کروں کہ اگر انجام دیا تو خداوند روز قیامت دوزخ میں ڈالے گا۔

مجلس میں حاضرین نے کہا: اے فرزند رسولؐ! فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: حضرت علیؑ کا فرمان ہے کہ ہماری محبت نیکی اور ہم سے کینہ گناہ ہے۔'' ۵

۲۔ سفیان ثوری:

ابن عساکر دمشقی نے اس سے یوں روایت نقل کی ہے:

''حضرت علی علیہ السلام کی محبت عبادت ہے اور افضل ترین وہ عبادت ہے جو پنہان رہے۔'' ۶

۳۔ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام:

محمد بن یعقوب کلینی نے حضرت امام باقر علیہ السلام کی سند سے روایت نقل کیا ہے کہ

''آپؑ نے فرمایا: ابوعبداللہ جدلی حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا۔ تو آپؑ نے فرمایا: اے ابوعبداللہ کیا تجھے اللہ کے اس کلام سے آگاہ کروں۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ. وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ۭ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ.

جو شخص نیک کام کرے گا اس کے لیے اس کی جزا کہیں اس سے بہتر ہے۔ اور یہ لوگ اس دن خوف وخطر سے محفوظ رہیں گے اور جو لوگ بُرا کام کریں گے وہ منہ کے بل جہنم میں جھونک دیئے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ) جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے تھے بس اس کی جزا تمہیں دی جائے گی۔ ۷

ابوعبداللہ نے کہا: کیوں نہیں اے امیر المومنینؑ ضرور بتایئے میری جان آپ پر قربان ہو۔

حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: یہ نیکی ہماری معرفت ولایت اور ہم اہل بیتؑ سے دوستی ہے اور وہ گناہ ہم اہل بیتؑ سے انکار و کینہ ہے۔'' ۸

اس حدیث کو بہت سے اور محققین نے بھی اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔ ابوعبداللہ جدلی کہتا ہے:

''امیر المومنینؑ نے مجھ سے فرمایا: کیا تجھے ایسی نیکی بتاؤں کہ اگر کسی نے انجام دی تو جنت میں جائے گا اور وہ بدی بتاؤ جس کے انجام دینے سے خدا اسے دوزخ میں ڈالے گا اور کچھ

بھی ان سے قبول نہ کیا جائے گا؟

میں نے عرض کیا: ہاں فرمائیں۔

حضرتؑ نے اس آیت کی تلاوت کی:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ. وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ۖ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ.

جو شخص نیک کام کرے گا اس کے لیے اس کی جزا کہیں اس سے بہتر ہے۔ اور یہ لوگ اس دن خوف وخطر سے محفوظ رہیں گے اور جو لوگ بُرا کام کریں گے وہ منہ کے بل جہنم میں جھونک دیئے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ) جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے تھے بس اس کی جزا تمہیں دی جائے گی۔⑨

پھر فرمایا: اے ابوعبداللہ! وہ نیکی ہماری محبت اور بدی ہم سے کینہ ہے۔''

اس حدیث کو ابونعیم اصفہانی نے اپنی کتاب (مانزل القران فی علیؑ) میں نقل کیا ہے۔

یہ کتاب اصلی حالت میں موجود نہیں ہے۔ لیکن چند دانشمندوں نے جیسے ابن بطریق حلی⑩ اور حمویی⑪ نے اسے نقل کیا ہے۔

بعض اور بھی اہل قلم نے جیسے حسین بن حکم حبری⑫، احمد بن محمد بن خالد برقی⑬، عبدالرحمن ابن بی ماتم راز⑭، شیخ طوسی⑮، فرات کوفی⑯، حاکم حسکانی⑰، ابو اسحاق ثولبی⑱، قاضی نعمان مغربی⑲، علی بن عیسیٰ اربلی⑳، محمد بن عباس بن ماہیار㉑ (ابن حجام کے نام معروف ہیں) اور شہاب الدین ایجی㉒ نے بھی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔ بعض روایات میں یہ آیت مذکورہ آئی ہے اور بعض میں صرف محبت کے بارے میں آیا ہے۔

حاشیہ جات:

① تاریخ بغداد: ج ۱۲، ص ۳۲۷ و ۳۴۷، شرح حال ابو نعیم فضل بن دُکَین (۶۷۸۷)

② ذیل تاریخ بغداد: ج ۱۸، ص ۴۷ ـ ۴۸، شرح حال علی بن احمد بن صباح (۵۶۵)

③ تاریخ مدینة دمشق: ج ۵۸، ص ۳۶۹، شرح حال مطیع بن ایاس (۷۴۶۹)

④ المنتظم: ج ۱۱، ص ۴۷، حوادث سال ۲۱۹ هجری قمری

⑤ دعائم الاسلام: ج ۱، ص ۷۱، ذکر مودة الائمة من آل محمد...؛ اعلام الدین: ص ۴۴۸

⑥ تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۵۳۰، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

⑦ نمل (۲۷): ۸۹ ـ ۹۰

⑧ اصول کافی: ج ۱، ص ۱۸۵، باب معرفة الامام والرد علیه، حدیث ۱۴

⑨ نمل (۲۷): ۸۹ ـ ۹۰

⑩ خصائص الوحی المبین: ص ۲۱۸، حدیث ۱۶۴ و ۱۶۵

⑪ فرائد السمطین: ج ۲، ص ۲۹۷ ـ ۲۹۹، حدیث ۵۵۴ ـ ۵۵۵

⑫ تفسیر حبری: ص ۲۹۳ ـ ۲۹۴، حدیث ۴۷

⑬ المحاسن: ج ۱، ص ۲۴۸، حدیث ۴۶۵، باب ۲۰ ـ باب الحب ـ از کتاب الصفوة والنور والرحمة

⑭ تفسیر ابن ابی حاتم: ج ۹، ص ۳۰۲۴، حدیث ۱۷۱۹۰

⑮ امالی طوسی: مجلس ۱۷، حدیث ۵۱

⑯ تفسیر فرات: س ۳۱۲، حدیث ۴۱۸

⑰ شواهد التنزیل: ج ۱، ص ۶۳۸، حدیث ۵۸۵ و ۵۸۶

⑱ الکشف والبیان: ج ۷، ص ۲۳۰، تفسیر آیه ۸۹ سوره نمل

⑲ شرح الاخبار: ج ۱، ص ۱۵۸، حدیث ۱۰۶، و در ج ۲، ص ۵۱۲ ـ ۵۱۳ ح ۹۰۴

⑳ کشف الغمه: ۱، ص ۵۸۲ ـ ۵۸۳،

㉑ اس مطلب کو سید شرف الدین استر آبادی نے تأویل الآیات: ج ۱ ص ۴۱۰، حدیث ۱۶ و ۱۷ سے نقل کیا ہے۔

㉒ توضیح الدلائل: ص ۱۸۵، حدیث ۵۲۸

حصہ ہفتم

محبت علی علیہ السلام کے آثار و برکات

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میرے بھائی، وزیر اور میری امانتیں ادا کرنے والے ہو،
جو شخص تمہیں تمہاری زندگی میں یا تمہارے مرنے کے بعد دوست رکھتا ہو تو اس نے اپنے وظیفہ پر عمل کیا ہے۔
جو شخص تمہاری زندگی یا تمہارے مرنے کے بعد تمہیں دوست رکھے خداوند عالم اس کا خاتمہ بالخیر کرے گا اور امن میں ہو گا۔
جو کوئی میرے بعد تمہیں دیکھے بغیر دوست رکھے گا خداوند عالم اس کا خاتمہ بالخیر کرے گا اور وہ امن میں ہو گا۔ حشر ونشر کے دن وہ امان میں رہے گا۔

محبت علی علیہ السلام کے آثار و برکات

حضرت علی علیہ السلام کی دوستی انسان کے لئے بہت ہی خیر و برکت والی خداداد ی نعمت ہے دنیا وآخرت میں اس کے آثار و برکات انسان کی عاقبت کے لئے مفید ہے۔اب ہم بعض آثار و برکات کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ایمان اور امن

اس مطلب کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند اصحاب نے نقل کیا ہے بعض روایات کو ہم ترتیب وار لکھتے ہیں:

۱،۲۔جابر بن عبداللہ انصاری وسلمان فارسی:

ان دو جلیل القدر اصحاب سے روایت ہوئی ہے کہ

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: خدا کی طرف سے جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی خداوند عالم نے علیؑ کے شیعوں کو سات صفات دی ہیں پھر گننا شروع کیں جن میں ایک سختی کے وقت امن وسکون ہے۔'' ①

۳۔زید بن ثابت:

زید بن ثابت نے کہا کہ

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا: جو شخص علیؑ کو ان کی زندگی میں اور مرنے کے دوست رکھتا ہے۔ خداوند عالم اس کے لئے امن و ایمان کو مقدر میں لکھتا ہے جب تک سورج چمکتا ہے اور غروب کرتا ہے۔جس شخص کے دل میں ان کے بارے میں کینہ ہو۔خواہ ان کی زندگی میں یا مرنے کے بعد ہو، وہ شخص جاہلیت کی موت مرتا ہے اور اس کے انجام شدہ فعل کا حساب

ہوگا۔''(۲)

۴۔عبداللہ بن عباس:

ابوالقاسم طبرانی عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کو اس طرح بیان کرتا ہے:

''جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین وانصار کے درمیان اخوت و برادری کا رشتہ قائم کیا تو حضرت علی علیہ السلام کو کسی کا بھائی قرار نہ دیا۔

حضرت علی علیہ السلام غمگین ہو کر مسجد سے باہر چلے گئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پیچھے گئے اور دیکھا کہ حضرت علی علیہ السلام ایک چھوٹی سی نہر کے کنارے گرد وغبار کی حالت میں لیٹے ہوئے تھے۔ آپؐ نے آواز دی اور فرمایا: اٹھو! تم ابوتراب(۳) ہو، اپنی طبیعت کے مطابق تم نے مٹی کو جسم پر لے لیا ہے۔ کیا سب کو بھائی بھائی بنانے کے بعد تمہارے لئے کسی کو بھائی قرار نہیں دیا تو اس بات پر تم ناراض ہو؟ کیا تم راضی ہو کہ تم میرے لئے اس طرح ہو جس طرح ہارونؑ موسیٰؑ کے لئے تھے۔ صرف فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ بے شک جس نے تمہیں دوست رکھا اس کا وجود سراسر امن وایمان سے لبریز ہو جائے گا اور جس کے دل میں تمہارے بارے میں کینہ ہو، وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ اس کے اعمال اسلام کے مطابق محاسبہ ہوں گے۔''(۴)

۵۔عبداللہ بن عمر:

مذکورہ بالا حدیث ان سے بھی منقول ہے۔ ان کے نقل کرنے اور ابن عباسؓ سے منقول روایت میں کچھ فرق ہے۔ اس کی روایت میں اس طرح آیا ہے:

''میں مدینہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھا اور ہم نے علیؑ کو غبار آلود زمین پر سوئے ہوئے دیکھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں لوگوں کی سرزنش نہیں کرتا کہ تجھے ابوتراب کی کنیت سے آواز دیتے ہیں۔ عبداللہ بن عمر کہتا ہے: حضرت علی علیہ السلام کو یہ بات اچھی نہ لگی اور ان کا چہرہ متغیر ہو گیا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! کیا تجھے خوش نہ کروں؟

حضرت علی علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں ضرور۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میرے بھائی، وزیر اور میری امانتیں ادا کرنے والے ہو،
جو شخص تمہیں تمہاری زندگی میں یا تمہارے مرنے کے بعد دوست رکھتا ہو تو اس نے اپنے وظیفہ پر عمل کیا ہے۔
جو شخص تمہاری زندگی یا تمہارے مرنے کے بعد تمہیں دوست رکھے خداوند عالم اس کا خاتمہ بالخیر کرے گا اور امن میں ہوگا۔
جو کوئی میرے بعد تمہیں دیکھے بغیر دوست رکھے گا خداوند عالم اس کا خاتمہ بالخیر کرے گا اور وہ امن میں ہوگا۔ حشر ونشر کے دن وہ امان میں رہے گا۔⑤
جو شخص اس حالت میں مرے تمہارے خلاف دل میں کینہ رکھتا ہو وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور اس کے اعمال کا حساب ہوگا۔''⑥

۶۔ حضرت علی علیہ السلام:

بعض محققین نے یہ حدیث حضرت علی علیہ السلام کی زبانی بھی نقل کی ہے ابوبکر قطیعی آپؑ سے یوں نقل کرتا ہے:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ڈھونڈ رہے تھے اور میں ایک نہر کے قریب سویا ہوا تھا۔ انہوں نے مجھے جگایا اور فرمایا: اٹھو؛ خدا کی قسم! تمہیں خوش کردوں گا۔ تم میرے بھائی اور میری نسل کے باپ ہو۔ میرا سنت زندہ رکھنے کے لئے جنگ کروگے۔ جو میرے پیمان پر مرے گا جنت میں جائے گا اور جو شخص تمہارے پیمان پر مرے اس نے وفا کی ہے جو کوئی تمہیں دوست رکھتا ہو اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا ایمان وامن کی حالت میں ہوگا، جب تک سورج طلوع وغروب ہوتا ہے۔''⑦

اس روایت کو ابویعلی موصلی⑧، ابن عساکر⑨، علی بن عیسیٰ اربلی⑩، باعونی دمشقی⑪، ابن بطریق⑫، ابن جبیر⑬ اور متقی ہندی⑭ نے بھی اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

حضرت امیرؑ سے ایک اور روایت:

ابن عساکر حضرت علی علیہ السلام کی سند سے اس طرح روایت کو نقل کرتا ہے:

''ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جو شخص تم سے کینہ رکھے گا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا جبکہ اس کے اعمال کا حساب وکتاب اسلام کے مطابق ہوگا اور

جوکوئی تمہارے مرنے کے بعد تمہیں دوست رکھتا ہواس کا خاتمہ بالخیر ہوگا اور ساتھ ہی ساتھ وہ ایمان وامن میں ہوگا۔ جب تک سورج طلوع وغروب کرتا ہے اور آخرت میں حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرے گا۔'' ⑮

عالم بزرگ شیخ مفیدؒ نے بھی حضرت علی علیہ السلام سے اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جوآدمی ان پنج تن کی پیروی کرتا ہو اور اسی حالت میں مرجائے تو اس نے اپنے اعمال کو انجام دینے کا وظیفہ ادا کیا،

جوشخص اس حالت میں مرجائے کہ تمہارے بارے میں دل میں کینہ رکھتا ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور اس سے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

جوآدمی تمہاری زندگی کے بعد (دنیا میں) آئے اور تمہیں دوست رکھے خدا ایسے شخص کا خاتمہ بالخیر کرے گا اور وہ امن وایمان کی حالت میں ہوگا یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرے گا۔'' ⑯

۷۔یحییٰ بن عبدالرحمن انصاری:

یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

''جوشخص تیری زندگی اور زندگی کے بعد تجھے دوست رکھتا ہے تو ایسا شخص اسی وقت تک امن و ایمان کی حالت میں ہوگا جب تک سورج طلوع وغروب ہوتا ہے۔ جوآدمی اس حالت میں مرجائے کہ تمہاری زندگی میں یا تمہاری زندگی کے بعد تمہیں دوست نہ رکھتا ہو بلکہ دل میں کینہ وبغض رکھتا ہو ایسا شخص جاہلیت کی موت مرتا ہے اور اس کے اعمال کا حساب کتاب ہوگا۔'' ⑰

۲۔اعمال کی قبولیت

ابومظفر سمعانی ابوذر غفاریؓ سے اس طرح روایت نقل کرتا ہے:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذرؓ! علیؑ میرا بھائی، داماد اور بازو ہے۔ خدا اس کی محبت کے بغیر واجبات قبول نہیں کرتا۔

اس حدیث کو اس شہر آشوب نے فضائل الصحابہ نامی کتاب سے نقل کیا ہے۔ ابو مظفر سمعانی نے لکھا ہے۔ ⑱
محب الدین ⑲ اور ابن جوزی ⑳ نے بھی اپنی کتابوں میں تحریر کیا ہے۔

ابن عباس سے ایک حدیث

عبداللہ بن عباس کہتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''میں تمہیں علیؑ سے دوستی کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔
اس خدا کی قسم جس نے مجھے حق کا رسول بنا کر بھیجا خداوند عالم کسی بندے کی نیکی کو اس وقت تک قبول نہیں کرے گا جب تک اس کے دل میں علیؑ کی دوستی نہ ہو۔
پس نیکی کی قبولیت کی ایک شرط ولایت علیؑ ہے اور اگر (کسی کے دل میں) ولایت علیؑ نہ ہوئی تو (اس سے بقیہ اعمال کا) کوئی سوال نہ ہوگا بلکہ آگ میں ڈال دیا جائے گا۔'' ㉑

اس مطلب کو ابن عمر نے بھی نقل کیا ہے جیسے بعد والی بحث میں ذکر کریں گے۔

۳۔ دعا کی قبولیت

فقیہ اور محدث بزرگ شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن عمر بن خطاب سے روایت کو ذکر کیا ہے کہ اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح سنا ہے کہ

''جو شخص علیؑ سے دوستی و محبت کرتا ہے خدا اس کی نماز روزہ اور سنت نمازوں کو قبول کرتا ہے اور اس کی دعا مستجاب ہوتی ہے۔'' ㉒

محمد بن احمد بن علی قمی (جو کہ ابن شاذان ㉓ کے نام سے معروف ہیں) نے بھی اس حدیث کو ابن عمر سے روایت کی ہے۔

خطیب خوارزمی نے بھی ابن شاذان سے نقل کیا ہے۔ ㉔
علی بن عیسیٰ اربلی ㉕ اور علامہ حلی ㉖ نے خوارزمی سے نقل کیا ہے۔
ابن جبیر نے بھی ابن شاذان کی کتاب سے نقل کیا ہے۔ ㉗
محمد بن علی طبری ㉘، حسن بن ابی الحسن دیلمی ㉙، سید شرف الدین استر آبادی ㉚ اور شہاب الدین ایجی ㉛ نے اس حدیث کو اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

۴۔ خدا، رسولؐ اور علیؑ کے نزدیک محبوبیت

حضرت ابوذر غفاریؓ کے قول کے مطابق جب پہلے دن عثمان سے بیعت ہوئی تو حضرت علی علیہ السلام مسجد میں آئے۔ اور مہاجرین و انصار کے اجتماع سے اپنی فضیلت و برتری بیان کی اور اس کے علاوہ خلافت کو اپنا حق سمجھا۔ آپؑ کے کلام کا کچھ حصہ ذکر ہوتا ہے:

"میں تمہیں خدا کی دیتا ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ جبرائیلؑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئے اور فرمایا: اے محمدؐ! خدا آپ کو حکم دیتا ہے کہ علیؑ اور علیؑ کے دوستوں سے محبت کرو کیونکہ خداوند عالم بھی علیؑ اور اس کے شیعوں کو دوست رکھتا ہے؟

سب نے جواب دیا: ہاں (بالکل ایسا ہی ہے)۔ ۳۲

ایک حدیث انس بن مالک سے ہے:

"رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: اور فرمایا: اے انس، کیا علیؑ کو دوست رکھتے ہو؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! خدا کی قسم چونکہ آپ دوست رکھتے ہیں۔ میں بھی دوست رکھتا ہوں۔

حضرتؐ نے فرمایا: آگاہ رہو! اگر تم اسے دوست رکھو گے تو خدا تمہیں دوست رکھے گا اور اگر تمہارے دل میں اس کے بارے میں کینہ ہوا تو خداوند عالم تم پر غضب ناک ہوگا اور اگر خدا غضبناک ہوا تو وہ دوزخ میں ڈالے گا۔" ۳۳

ایک اور حدیث ابن عباسؓ سے اس طرح نقل ہوا ہے:

"میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! جو شخص تمہیں دوست رکھتا ہے میں اسے دوست رکھتا ہوں اور جو کوئی تم سے کینہ رکھتا ہے وہ مجھ سے کینہ رکھتا ہے اور میں اس کا دشمن ہوں۔ کیونکہ تم مجھ سے ہو اور میں تجھ سے ہوں۔

اے علیؑ! خدا نے ہمیں انتخاب کیا اور پاکیزہ قرار دیا اور آدم سے لے کر آج ہرگز ہمارے باپ دادوں میں سے کسی میں ناپاکی نہیں تھی، پس ہمیں صرف وہی دوست رکھے گا جو پاک دنیا میں آیا ہو۔" ۳۴

حنش بن معمر اصحاب علی علیہ السلام میں سے ایک صحابی ہے جو کہتا ہے:

''ایک دن حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا، آپ مسجد میں کھلی فضا میں مسجد کا تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے تھے۔

میں نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! آپ پر سلام ہو! خدا کی رحمت و برکت ہو! آپ نے صبح کیسے کی؟

حضرتؑ نے سر کو بلند کیا، سلام کا جواب دیا اور فرمایا: میں نے صبح اس حالت میں کی اپنے دوستوں کو دوست رکھتا ہوں اور میرے بارے میں دل میں کینہ رکھنے والوں سے کینہ رکھتا ہوں۔'' (۳۵)

۵۔ شیعوں کے لئے فرشتوں کی استغفار

حضرت علی علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث کے ضمن میں اپنے شیعوں کی خوبیاں بیان کی ہیں، حدیث کے ایک جملہ اس طرح آیا ہے:

''فرشتے ان پر درود وسلام بھیجتے ہیں اور ان کی دعا کرنے پر آمین کہتے ہیں اور ان کے گناہوں کے لئے طلب مغفرت کرتے ہیں۔'' (۳۶)

۶۔ گناہوں کی بخشش

خطیب بغدادی نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح سنا ہے:

''علیؑ کی دوستی گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔'' (۳۷)

ابن عساکر (۳۸)، ابن جوزی (۳۹)، گنجی شافعی (۴۰) اور عمر بن محمد بن خضر موصلی (۴۱) (جو کہ ملا کے نام سے معروف ہیں) نے بھی اس حدیث کو خطیب بغدادی سے نقل کیا ہے۔

اسی طرح شہردار دیلمی (۴۲) اور ابن حجر عسقلانی (۴۳) نے بھی اس حدیث کو اپنی کتابوں میں قلمبند کیا ہے۔

عبداللہ بن عمر سے ایک حدیث میں نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح فرمایا:

''جو شخص علیؑ کو دوست رکھتا ہے خدا اس کے نیک اعمال کو قبول کرتا ہے اور برائیوں سے خدا در

گزر کرتا ہے۔''(۴۴)

۷۔موت کے وقت خوشحالی

سلمان فارسیؓ سے ایک حدیث اس طرح نقل ہوئی ہے کہ

''ایک دن میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت علی علیہ السلام ہمارے پاس آئے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا:اے علیؑ!کیا تمہیں بشارت دوں؟

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:جی ہاں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:یہ میرا حبیب جبرائیلؑ ہے جو خدا کی طرف سے پیغام لایا ہے۔خدا نے تجھے اور تیرے شیعہ کو سات صفات دی ہیں۔جو یہ ہیں:

۱۔مرتے وقت آرام

۲۔خوف کے وقت انس

۳۔تاریکی میں اجالا

۴۔سختی کے وقت امن

۵۔میزان کے وقت عدالت

۶۔پل صراط سے گزرنا

۷۔دوسروں سے اسی سال(۸۰)سال پہلے جنت میں داخل ہونا۔''(۴۵)

اسی حدیث کی مانند ایک اور حدیث جابر بن عبداللہ سے نقل ہوئی ہے۔(۴۶)

خطیب بغدادی نے عائشہ کی سند سے روایت کی ہے:

''میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ انہوں نے علیؑ سے فرمایا:تیرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ موت کے وقت تیرے ماننے والے کو تکلیف نہیں ہوگی اور قبر میں بھی وحشت نہیں ہوگی اور قیامت کے دن انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا۔''(۴۷)

ابن جوزی(۴۸)،ذہبی(۴۹)اور ابن حجر عسقلانی(۵۰)نے بھی اپنی کتب میں یہ حدیث نقل کی ہے۔

ایک اور حدیث جو عبداللہ بن عمر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح نقل کی:

''جو شخص علیؑ کو دوست رکھتا ہے خدا اس پر موت آسان کر دے گا اور اس کی قبر کو جنت کا ایک باغ قرار دے گا اور جو کوئی علیؑ کو دوست رکھتا ہے خداوند عالم اس پر موت کا فرشتہ مامور کرے گا تا کہ اس کی موت آسان ہو۔''(۵۱)

ایک روایت عبداللہ بن مسعود سے نقل ہوئی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''موت کا فرشتہ علیؑ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے گا جس طرح انبیاء علیہم السلام سے سلوک کرتا ہے۔''(۵۲)

حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

''علیؑ کے دوستوں کو سب سے زیادہ فائدہ اس وقت ہوگا کہ جب ان کی جان گلے میں پہنچ جائے۔''(۵۳)

۸۔ بہترین وقت میں حضرت علی علیہ السلام کا دیدار

حضرت علی علیہ السلام سے اس طرح منقول ہے کہ

''جو شخص میرے بارے میں اپنے دل میں کینہ رکھتا ہے تو موت کے وقت ایسے دیکھے گا جیسا کہ وہ مجھے دوست نہ رکھتا تھا۔ جو میرا دوست ہے وہ مرتے وقت مجھے ایسی حالت میں دیکھے گا جیسا کہ وہ دوستی رکھنے کی حالت میں دیکھتا ہے۔''

اس حدیث کو دولابی(۵۴) اس طرح نقل کیا ہے

بعض روایات میں اس طرح ملتا ہے:

''جو مجھے دوست رکھتا ہے۔ وہ قیامت کے دن مجھے ایسے دیکھے گا جیسا کہ مجھے دوست رکھتا ہے اور جس کے دل میں میرے بارے میں کینہ ہو وہ روز قیامت مجھے ایسی حالت میں دیکھے گا جیسا کہ مجھے دوست نہیں رکھتا تھا۔''

اس روایت کو شیخ طوسی(۵۵) اور محمد بن علی طبری(۵۶) نے بھی اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

ایک اور روایت میں اس طرح نقل ہوا ہے:

''ایک دن حضرت علی علیہ السلام مسجد کے اندر چٹائی پر کھلی فضا میں تشریف فرما تھے۔ ایک شیعہ

گروہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

آپؑ نے ان سے پوچھا: تم کس بنا پر یہاں آئے ہو؟

انہوں نے کہا: اے امیر المومنینؑ آپ کی محبت یہاں کھینچ لائی ہے۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: جو شخص مجھے دوست رکھتا ہے وہ مجھے موت کے وقت ایسے دیکھے گا جیسا وہ مجھے دیکھنا پسند کرتا تھا اور جس کے دل میں میرے بارے میں کینہ ہے وہ مجھے موت کے وقت ایسے دیکھے گا جیسا کہ دوست نہیں رکھتا تھا۔''

اس حدیث کو ابراہیم ثقفی۵۷، قاضی نعمان مغربی۵۸ اور ابن ابی حدید۵۹ نے اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک روایت یوں نقل ہوئی ہے:

''خدا کی قسم! جو آدمی حضرت علی علیہ السلام سے محبت کرتا ہے وہ نہیں مرے گا مگر وہ ایسی جگہ کو نہ دیکھے جسے وہ دیکھنا پسند کرتا ہوگا (یعنی جنت کو)۔

اور خدا کی قسم! جس کے دل میں حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں کینہ ہو وہ اسے ایسی جگہ دیکھے گا کہ جسے دیکھنا دوست نہیں رکھتا تھا (یعنی جہنم کو)۔''۶۰

۹۔ مرنے کے بعد خوشحالی اور برزخی جنت میں داخلہ

حضرت عائشہ سے اس طرح روایت نقل ہوئی ہے:

''میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے علیؑ کے بارے فرمایا: تیرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تیرے دوستوں کو مرتے وقت کوئی خوف نہیں ہوگا۔ اور قبر میں وحشت کی حالت نہیں ہوگی اور قیامت کے دن انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا۔''۶۱

ایک حدیث میں عبداللہ بن عمر بن خطاب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں نقل کیا ہے:

''جو علیؑ کو دوست رکھتا ہے اس کی موت آسان ہوگی اور اس کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگا۔''۶۲

۱۰۔ روز قیامت میں امن

انس بن مالک انصاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اور خدمت گزار میں سے تھا۔ اس کی کلام میں علی کی برتری و

فضیلت کا ذکر ہوا ہے لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رحلت کے بعد حضرت علی علیہ السلام کو چھوڑ کر حاکم وقت کے ساتھ ہوگیا۔(۶۳) ایک دفعہ اصحاب رسولؐ کا اجتماع تھا اور علیؑ نے اپنی فضیلت و برتری جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کی شہادت مانگی۔

انس بھی حاضرین میں سے تھا۔ انس نے یہ بہانہ بنایا کہ وہ بھول گیا ہے اور گواہی نہ دی۔

حضرت علی علیہ السلام نے بددعا کی اور فرمایا: خدایا! اگر انس جھوٹ بول رہا ہے تو اسے برص کی مرض میں مبتلا کرتا کہ وہ عمامہ کے نیچے اسے چھپا بھی نہ سکے۔

آپؑ کی بددعا سے وہ برص کے مرض سے دوچار ہوگیا اور عمامہ کو نیچے رکھتا تھا تا کہ چہرے کی حالت کو کوئی دیکھ نہ سکے۔ آخر لوگوں پر آشکار ہوگیا کہ انس برص کا مریض ہے۔

انس حضرت علی علیہ السلام کے فضائل چھپانے پر پشیمان ہوا اور پھر کوشش کرتا تھا کہ لوگوں کو آپؑ کے فضائل بیان کرے۔

اس سے ایک روایت یوں نقل ہوئی ہے:

''میں نے خواب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا: آپؐ نے مجھ سے گلہ وشکوہ کیا اور فرمایا: اے انس! تو نے کس وجہ سے اس بات کو چھپایا جو تو نے مجھ سے سنا تھا۔ اگر علیؑ تیری طلب بخشش نہ کرتا تو تو جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتا تھا۔ اب باقی عمر میں لوگوں میں یہ بات عام کردے کہ علیؑ اس کی اولاد اور اس کے دوست جنتی ہیں۔ وہ اولیائے الٰہی کے ہمسائے میں ہیں اور اولیائے خدا حمزہ، جعفر، حسنؑ وحسینؑ ہیں۔ علیؑ خدا اور رسولؐ کی تصدیق کرنے والا ہے جو شخص اسے دوست رکھتا ہے اسے روز قیامت کوئی ڈر نہیں ہے۔''

اس حدیث کو محمد بن احمد قمی (معروف ابن شاذان(۶۴)) خطیب خوارزمی(۶۵)، محمد بن حسن قمی(۶۶) اور علی بن عیسیٰ اربلی(۶۷) نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔

ایک حدیث سلمان فارسیؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہے:

خدا نے علیؑ اور اس کے شیعوں کو سات فضائل دیئے کہ ان میں ایک یہ ہے کہ ان پر موت آسان ہوگی اور کوئی خوف نہیں ہوگا۔''

اسی روایت کے مشابہ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہوئی ہے۔(۶۸)

عبداللہ بن عمر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح روایت نقل کی ہے:

''جو شخص علیؑ کو دوست رکھتا ہے وہ قیامت کے حساب کے وقت اور پل صراط پر پر امن ہوگا۔'' (۶۹)

حضرت علیؑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں روایت کرتے ہیں:

''اے علیؑ! تم اور تمہارے شیعہ جو تمہیں دوست رکھتے ہیں جتنا چاہو حوض کوثر کا پانی پلاؤ جسے تم دوست نہیں رکھتے اسے حوض کوثر کا پانی پینے سے روک دو۔ روز قیامت تم خدا کے عرش کے سائے میں ہوگے اور سب لوگ ڈریں گے لیکن تم امن وامان ہوگے اور تمہیں کوئی خوف نہیں ہوگا۔ لوگ غمگین ہوں گے لیکن تمہیں کوئی غم نہیں ہوگا۔

یہ آیت ''اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰۗىِٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ'' (جن لوگوں کے واسطے ہماری طرف سے پہلے ہی سے بھلائی (تقدیر میں لکھی جا چکی ہے) وہ لوگ دوزخ سے دور رکھے جائیں گے) (۷۰) تمہارے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اور یہ آیت بھی تمہارے شان میں نازل ہوئی ہے:

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۭ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ. (۷۱) اور ان کو (قیامت کا) بڑے سے بڑا خوف دہشت میں نہ لائے گا اور فرشتے ان سے (خوشی خوشی) ملاقات کریں گے (اور یہ خوشخبری دیں گے) کہ یہی وہ تمہارا (خوشی کا) دن ہے جس کا (دنیا میں) تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ (۷۲)

حضرت علی علیہ السلام کی دوستی کے آثار و برکات کے باب میں پہلی روایت کی طرف مراجعہ کریں اسی عنوان سے ہے۔

۱۱۔ شفاعتِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

حضرت امام حسین علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

''ہم اہل بیت کی ہمیشہ دوستی رکھتے رہنا۔ جو شخص ہم سے محبت کرتا ہے اور دنیا سے جاتا ہے تو اسے جنت ملے گی، اس خدا کی قسم کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے کسی کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جب تک وہ ہماری معرفت نہ رکھتا ہو۔'' (۷۳)

ایک روایت عبداللہ بن عباس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح نقل کرتا ہے:

''اے لوگو! ہم اہل بیت کی دوستی رکھنا جو شخص ہماری محبت سے خدا کی ملاقات کرے گا، وہ ہماری شفاعت سے جنت میں جائے گا۔
اس خدا کی قسم جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ے کسی انسان کو کسی عمل کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔
جب تک وہ ولایت نہ رکھتا ہو۔'' (۵۴)

ایک اور حدیث میں حضرت علی علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں نقل کرتے ہیں:

''جب روز قیامت آئے گا اور لوگ گھبرائے ہوئے ہوں گے۔ ندا دینے والی آواز ندا دے گا۔ اے رسول خدا! خدا نے تجھے اجازت دی ہے کہ تو اپنے دوستوں اور اہل بیتؑ کو صلہ دے، جو لوگ تیری خاطر اہل بیت کو دوست رکھتے تھے تیری اہل بیت کے دشمنوں کے دشمن تھے۔ جو خود تو چاہتا ہے انہیں صلہ دے۔
میں کہوں گا: خدایا! جنت چاہیے۔ ایک آواز سنوں گا، کہ جس کوئی کہتا ہوگا: جنت کے جس جگہ چاہیے انہیں لے جاؤ، یہ مقام محمود ہے۔ کہ جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے۔'' (۵۵)

۱۲۔ روز قیامت نورانی لباس اور سواری

ایک حدیث میں حضرت علی علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح نقل کرتے ہیں:

اے علیؑ! جب قیامت آئے گی ایک گروہ قبروں سے باہر آئے گا۔ ان کے لباس نورانی ہوں گے نورانی سواری پر سوار ہوں گے، ان کی لگام سرخ یاقوت سے ہوگی اور فرشتے انہیں محشر کے صحرا میں لے آئیں گے۔

حضرت علی علیہ السلام نے کہا: تبارک اللہ، یہ لوگ اللہ کے ہاں کتنے با اکرام ہیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائیں گے: اے علیؑ! یہ لوگ تیری ولایت تیرے شیعہ اور دوست ہیں۔ تجھ سے دوستی میری خاطر رکھتے ہیں اور مجھ سے بھی خدا کی خاطر محبت کرتے ہیں، یہ لوگ قیامت کے دن فلاح پانے والے ہوں گے۔'' (۵۶)

۱۳۔ عرش الٰہی میں سبقت لینا

ایک حدیث میں حضرت علی علیہ السلام کے دوستوں کی ایک یہ خوبی ذکر ہوئی ہے۔ یہ روایت حصہ دہم میں آئے گی۔

۱۴۔ پل صراط سے گزرنے کا اجازت نامہ

روز قیامت ایک جگہ ایسی ہوگی جہاں سے تمام لوگوں کو گزرنا ہوگا اور وہ ہے دوزخ، قرآن کی تعبیر یہ ہے:

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا.

اورتم میں سے کوئی ایسا نہیں جو جہنم پر سے ہوکر نہ گزرے (کیونکہ پل صراط اسی پر ہے) یہ تمہارے پروردگار پر حتمی اور لازمی (وعدہ) ہے۔(۷۷)

پل صراط سے گزرتے وقت بغیر لغزش کے گزرنا چاہیے۔

بہت سی روایات میں آیا ہے کہ پل صراط سے گزرنے کا اجازت نامہ حضرت علی علیہ السلام کی ولایت ومحبت ہے۔ جس کے پاس یہ اجازت نامہ نہیں ہوگا اس کے قدموں میں لغزش ہوگی جس کے باعث وہ دوزخ میں گرجائے گا۔

ہم چند روایات کو نمونہ کے طور پر ذکر کرتے ہیں:

''عبداللہ بن عباس کہتا ہے: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: کیا دوزخ کی آگ پر سے گزرنے کا جواز نامہ بھی ہے؟

آپؐ نے فرمایا: جی ہاں۔

میں نے کہا: وہ اجازت نامہ کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: علی بن ابی طالبؑ کی دوستی جواز نامہ ہے۔''(۷۸)

ایک اور روایت میں ابن عباس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح نقل کرتا ہے:

''پل صراط سے کوئی شخص اس وقت تک نہیں گزرسکتا جب تک اس کے پاس علیؑ اور اہل بیت کا جواز نامہ نہ ہوگا۔ علی جنت کے دروازے پر بیٹھے ہوں گے۔ اپنے دوستوں کو بہشت لے جائیں گے اور جن کے دلوں میں کینہ ہوگا۔ انہیں دوزخ میں بھیجے گا۔''(۷۹)

ایک اور حدیث میں عمر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے:

''جس کے دل میں علیؑ کی محبت ہوگی وہ پل صراط سے بجلی کی طرح جلدی گزرجائیں گے جو انسان علیؑ کی محبت وولایت رکھتا ہے خدا اسے دوزخ سے نجات دے گا۔ اس کے پاس جواز نامہ ہوگا اور عذاب سے نجات لکھی گی۔''(۸۰)

ایک حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اپنے اجداد کے واسطہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! تیری دوستی مومن کے قلب میں اس چیز کا باعث ہے کہ پل صراط سے نہیں لغزش کھاتا بلکہ ثابت قدم رہتا ہے۔'' (۸۱)

بعض منابع میں یہ بھی ملتا ہے کہ

''مومن کے دل میں علیؑ کی دوستی اس کا باعث بنتی ہے کہ خداوند عالم اسے پل صراط سے گزرتے وقت ثابت قدم رہتا ہے اور لغزش نہیں کھاتا ہے۔'' (۸۲)

ایک روایت میں سلمان فارسیؓ اور جابر بن عبداللہؓ سے منقول ہے کہ

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا: مجھے خدا کی طرف سے خبر دی گئی ہے۔ کہ علیؑ کے شیعوں کے لئے سات خوبیاں ہیں، ان میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ ان کے پاس پل صراط سے گزرنے کا جواز نامہ ہوتا ہے۔'' (۸۳)

۱۴۔ دوزخ کی آگ سے نجات

اس مطلب کو چند اصحاب رسولؐ نے آپؐ سے نقل کیا ہے انہیں ہم راویوں کے ناموں کے ترتیب سے ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ عبداللہ بن عباسؓ:

عبداللہ بن عباسؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح نقل کرتا ہے:

''اگر تمام لوگ علی ولایت کو مان لیتے تو خدا دوزخ کو نہ بناتا۔

اس حدیث کو محمد بن علی طبری (۸۴)، خطیب خوازمی (۸۵)، شہردار دیلمی (۸۶)، علی بن عیسیٰ اربلی (۸۷)، علامہ حلی (۸۸)، شہاب الدین ایجی (۸۹) اور ابن ابی جمہور احسائی (۹۰) نے بھی نقل کیا ہے۔

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ابن عباسؓ سے اس روایت کو نقل کیا ہے لیکن تھوڑا سا فرق ہے کیونکہ اس نقل میں دوستی کی بجائے کلمہ ولایت آیا ہے۔

۲۔ عبداللہ بن عمر:

ایک حدیث میں وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتا ہے کہ

''علیؑ کی محبت عذاب سے نجات دلاتی ہے۔'' (۹۱)

۳۔ عبداللہ بن مسعود:

انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح نقل کیا ہے:

''اگر زمین پر رہنے والے سب علیؑ کو اس طرح رکھتے۔ جیسا کہ آسمان میں رہنے والی مخلوق ان سے محبت کرتی ہے تو خدا انہیں عذاب نہیں دیتا۔'' (۹۲)

ایک اور حدیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے:

''جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور علیؑ سے دوستی رکھی تو ایسے شخص پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔ خدا کی لعنت ہو اس شخص پر جو علیؑ سے لڑے گا۔ علیؑ کی نسبت مجھ ایسی ہے جس طرح آنکھ اور آبروں کے درمیان جلد ہے۔'' (۹۳)

۴۔ حضرت علی علیہ السلام:

شیخ طوسی علیؑ سے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اے علیؑ جب مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا ہر آسمان پر فرشتوں نے مجھے بشارت دی جہاں تک جبرائیل نے فرشتوں کی محفل میں اس طرح کہا: اے محمد! اگر تیری امت علیؑ کی محبت پر اتفاق کر لیتی تو خداوند عالم دوزخ کی آگ کو پیدا نہ کرتا۔'' (۹۴)

۵۔ عمر بن خطاب:

عمر بن خطاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں نقل کرتے ہیں:

''علیؑ سے دوستی آگ سے نجات کا باعث ہے۔'' (۹۵)

۱۶۔ جنت میں داخل ہونا

جو کچھ حضرت علی علیہ السلام سے دوستی کے آثار و برکات ذکر ہو چکے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان جنت میں داخل ہوگا۔ اب ان روایات کو ذکر کرتے ہیں جن میں واضح طور پر بیان ہوا کہ حضرت علی علیہ السلام سے دوستی جنت میں جانے کا باعث ہے۔ اس مطلب کو دس اصحاب نے نقل کیا ہے۔ اب ہم روایات کو ترتیب سے لکھتے ہیں:

۱۔انس بن مالکؓ :

ایک حدیث میں انس رسول خدا ﷺ سے یوں نقل کرتا ہے:

''حضرت علی علیہ السلام اس کی واولاد، اس کے شیعہ ودوست سب جنت میں جائیں گے۔'' ۹۶

ایک اورروایت میں آیا ہے:

''روقیامت علی کو چار ناموں سے پکارا جائے گا۔ اے علی بن ابی طالبؑ! میزان تیرے ہاتھ میں دے دیا گیا ہے۔ جسے چاہ اونچا کرواور جسے چاہو نیچے کرو۔

اے اسد اللہ! محمد ﷺ کا حوض کوثر تیرے اختیار میں ہے جسے چاہو سیراب کرو اور جسے چاہو محروم کرو۔

اے شمشیر خدا! پل صراط کی طرف جاؤ جسے چاہو روک لو۔ اور جسے چاہو گزرنے دو۔

اے ولئ خدا! جنت کی طرف جاؤ، جیسے چاہو، داخل ہونے دو اور جسے چاہو روک لو کیونکہ تیری محبت نہ رکھنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' ۹۷

۲۔ براء بن عازبؓ :

اس سے نے رسول اکرم ﷺ سے اس طرح روایت نقل کی ہے:

''ہروہ شخص جو یہ چاہتا ہے کہ اس کی شاخ کو پکڑے، جسے خدا نے اپنے ہاتھ سے جنت میں لگایا ہے تو علی بن ابی طالب علیہ السلام سے دوستی رکھے۔'' ۹۸

۳۔ جابر عبداللہ انصاریؓ :

ان سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے اس طرح فرمایا:

''خدا کی طرف سے جبرائیلؑ نے مجھے خبر دی کہ خدا نے علیؑ کے ماننے والوں کو سات صفات سے نوازا ہے۔ وہ عام لوگوں سے اسّی (۸۰) سال پہلے جنت میں جائیں گے، ان کے آگے اور دائیں طرف چمکتا ہوا نور ہوگا۔'' ۹۹

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام جابر بن عبداللہؓ سے نقل کرتے ہیں:

''میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ اور علی وہاں موجود تھے۔ اچانک عمر بن

خطاب ایک آدمی کو گھسیٹتے ہوئے آئے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: اس نے کیا غلطی کی ہے؟

عمر نے کہا: اس نے آپؐ سے نقل کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: جو شخص ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھتا ہے جنت میں جائے گا۔ اگر یہ بات لوگ سن لیں تو وہ اعمال میں کوتاہی کریں گے۔ کیا آپؐ نے یہ فرمایا ہے

آپؐ نے فرمایا: ہاں لیکن جب اس شخص (علیؑ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا) کی ولایت بھی رکھتے ہوں تو جنت میں جائیں گے۔'' (۱۰۰)

۴۔ حذیفہ بن یمانؓ:

خطیب خوارزمی حذیفہ سے روایت نقل کرتا ہے:

''میں نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسینؑ کا ہاتھ پکڑے تھے اور فرما رہے تھے۔ حسینؑ کا نانا خدا کے پاس یوسف فرزند یعقوب سے زیادہ صاحب مقام ومنزلت ہیں۔ بے شک حسینؑ جنت میں ہے اس کا باپ جنت میں ہے۔ اس کی ماں جنت میں ہے۔ اس کا بھائی جنت میں ہے ان کے ماننے والے جنت میں ہیں ان کے ماننے والے کے دوست بھی جنت میں ہیں۔'' (۱۰۱)

ایک اور روایت میں کہتا ہے:

''میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا: کوئی ایسا مرد یا عورت نہیں جو علیؑ سے محبت کرتے ہوں اگرچہ ان کے دل رائی کے دانے جتنی محبت بھی ہو تو جنتی ہے۔'' (۱۰۲)

۵۔ زید بن ارقم:

زید بن ارقم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علی کی دوستی کے بارے میں نقل کیا ہے۔ اس حدیث کے الفاظ براء بن عاذب کی روایت کی مانند ہیں۔ بہت سی روایات مختلف طریقوں سے نقل ہوئی ہیں جن سب کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کی محبت جنت کا باعث ہے۔ سب روایات کو نقل کرنے سے مطلب طولانی ہوجائے گا۔ لہٰذا یہاں صرف راویوں کے نام ذکر کرتے ہیں:

ابوبکر قطیعی (۱۰۳)، محمد بن جریر بن رستم طبری شیعی (۱۰۴)، ابن مغازلی (۱۰۵)، خطیب خوارزمی (۱۰۶)، گنجی شافعی (۱۰۷)، رافعی قزوینی (۱۰۸)،

ابوالخیر حاکمی[109]، محمد بن علی طبری[110]، ابن شہر آشوب[111]، ابن جوزی[112]، ابن عساکر[113]، ابن قیسرانی[114]، سید رضی الدین ابن طاؤس[115]، ابن بطریق حلّی[116]، علی بن یونس بیاضی[117]، ابن جبیر[118]، ابوعبداللہ ذھبی[119] اور اشہاب ایجی[120]۔

۶۔ابوسعید خدری:

بعض محدثین اور محققین نے شریک بن عبداللہ نخعی سے اپنی کتابوں میں اس طرح نقل کیا ہے:

''اعمش[121] مریض تھا۔ میں اس کی عیادت کے لئے گیا۔ میں بستر کے کنارے بیٹھا ہوا تھا۔ کہ اتنے میں ابوحنیفہ[122] اور ابن شہرمہ[123] اور ابن ابی لیلیٰ[124] کے اس کے دیدار کے لئے گھر آئے۔

ابوحنیفہ نے اعمش سے کہا: تقویٰ اختیار کرو تو آخرت کے آفرین روز اور زندگی کے آفرین روز میں ہو۔ جو تو نے علیؑ کے بارے میں احادیث نقل کیں۔ اگر تو وہ نقل نہ کرتا تو تیرا فائدہ تھا۔ اب خدا سے توبہ کرو تاکہ وہ تجھے بخش دے۔[125]

اعمش نے کہا: مجھے بٹھاؤ مجھے بٹھاؤ۔ اس طرح سیدھا بٹھایا گیا۔ تکیہ لگائے بیٹھا ہوا کہتا ہے: میں نے ابومتوکل ناجی سے سنا کہ اس نے کہا: میں نے ابوسعید خدری سے سنا کہ اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں نقل کیا ہے: جب قیامت کا دن آئے گا۔ خدا مجھے اور علیؑ کو خطاب کرے گا۔ جن کے دلوں میں تمہارے بارے میں کینہ ہے۔ انہیں دوزخ کی آگ میں ڈال دو۔ تمہارے دوست جنت میں جائیں گے یہ مطلب قرآن میں موجود ہے کہ اللہ فرماتا ہے:

اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ.

(تب حکم ہوگا) کہ تم دونوں ہر سرکش ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو۔[126]

ابوحنیفہ یہ روایت سن کر اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے دوستوں کو کہنے لگا: اٹھو! ابومحمد اس سے بڑھ کر کلام کرے گا؟''

بعض منابع کے مطابق یوں نقل ہوا ہے کہ ابھی تک اعمش کے گھر کے دروازے سے نہیں گزرے کہ وہ فوت ہو چکا تھا۔

اس حدیث کو حاکم حسکانی نیشاپوری[127]، عبدالوہاب بن حسن کلابی[128]، عبدالقادر بن محمد قرشی[129]، ابوالمؤید

خوارزمی[۱۳۰]، ابن جوزی[۱۳۱]، عبدالرحمٰن سیوطی[۱۳۲]، خزاعی نیشاپوری[۱۳۳]، شیخ منتجب الدین رازی[۱۳۴]، محمد بن علی طبری[۱۳۵]، ابوعلی طبرسی[۱۳۶]، سیّدرضی الدین ابن طاؤس[۱۳۷]، محمد بن حسن قمی[۱۳۸]، حسن بن سلیمان حلّی[۱۳۹]، علی بن یونس بیاضی[۱۴۰] اور سید شرف الدین استر آبادی[۱۴۱] نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے

البتہ بعض منابع میں اعمش کی بیماری اور ابوحنیفہ کی عیادت والی داستان نہیں ملتی اور صرف روایات ابوسعید سے نقل ہوئی ہے۔

شیعہ کے بزرگ ودانشمند شیخ طوسیؒ نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے کہ

''اعمش نے ابوحنیفہ سے کہا: اے نعمان کس قسم کی حدیث؟

ابوحنیفہ نے کہا: مثل حدیث عبایہ (علی سے) میں دوزخ کی آگ تقسیم کرنے والا ہوں۔ اعمش جو بستر پر لیٹا ہوا تھا اس نے دوستوں سے کہا: اسے اٹھائیں۔ جب اسے اٹھایا گیا تو اس نے یوں کہا:

''اس خدا کی قسم کہ جس کی طرف جارہا ہوں۔ میں نے سنا کہ عبایہ بن ربعی امام جماعت قبیلہ سے سنا کہ اس نے علیؑ سے سنا کہ آپؑ نے یوں فرمایا: میں آگ کو تقسیم کرنے والا ہوں۔ یہ میرا دوست ہے اسے چھوڑ دو اور یہ میرا دشمن ہے اسے پکڑ لو ابومتوکل ناجی نے حجاج کے دور حکومت میں مجھے بتایا اور حجاج وہ شخص تھا جو حضرت علی علیہ السلام کو برا بھلا کہتا تھا میں نے ابوسعید خدری سے سنا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن آئے گا تو خدا حکم دے گا۔ میں اور علیؑ پل صراط پر بیٹھیں گے۔ ہم سے کہا جائے گا۔ جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور تیرا دوست ہے جنت میں داخل کرو اور جس نے مجھ سے کفر کیا اور تجھ سے کینہ رکھا تو اسے دوزخ میں بھیج دیا جائے گا۔

ابوسعید خدری کہتا ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا وہ خدا پر بھی ایمان نہیں لایا اور جس کے دل میں ولایت علی نہیں وہ بھی مجھ پر ایمان نہیں لایا۔ اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی:

اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ

(تب حکم ہوگا) کہ تم دونوں ہر سرکش ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو۔[۱۴۲]

ابوحنیفہ نے لباس کو سنبھالا اور کہا: اٹھو! ابومحمد اس سے بالاتر اور بڑی کلام نہیں کرے گا۔

شریک کہتا ہے: اعمش، اس دن صبح سے پہلے فوت ہو گیا۔ ۱۴۳
ابن شہر آشوب نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔'' ۱۴۴
فرات بن ابراہیم کوفی نے آیت سے مربوط اعمش سے ایک اور داستان بیان کی ہے۔ ۱۴۵
ابوسعید خدری سے ایک اور روایت اس طرح نقل ہوئی ہے:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: تیری محبت ایمان اور کینہ نفاق ہے سب سے پہلے تیرے ماننے والے جنت میں جائیں گے اور تجھ سے کینہ رکھنے والے سب سے پہلے دوزخ میں جائیں گے۔'' ۱۴۶

۷۔ سلمان فارسیؓ:

ان کی ایک حدیث میں اس طرح نقل ہوئی ہے:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا: دائیں ہاتھ انگوٹھی پہنو تا کہ تو مقربین میں سے ہو۔
حضرت علیؑ نے پوچھا: مقربین کون ہیں؟
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام۔
حضرت علی علیہ السلام نے پوچھا: اے رسول خداؐ، انگوٹھی کس چیز کو قرار دوں؟
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عقیق زرد کیونکہ خدا نے میری رسالت وصایت تیری امامت و ولایت، تیری اولاد، تیرے دوستوں کا جنتی ہونا، تیرے اور تیری اولاد کے شیعہ کے لئے جنت کا اقرار کیا ہے۔''

اس حدیث کو شیخ صدوق ۱۴۷، خطیب خوارزمی ۱۴۸، علی بن یونس بیاضی ۱۴۹ اور صفوری ۱۵۰ نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

ایک اور حدیث سلمان فارسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی کہ آپؐ نے فرمایا:

''خدا کی طرف سے جبرائیل علیہ السلام مجھ پر یہ پیغام لایا ہے کہ خداوند عالم نے علیؑ اور اس کے ماننے والوں کو سات صفات دیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ یہ لوگ دوسرے لوگوں کی نسبت اسی سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔'' ۱۵۱

اسی کے مشابہ روایت جابر بن عبداللہ انصاری نے بھی نقل کی ہے۔ ۱۵۲

۸۔صَلصال بن دَلْھَمَس:

ایک روایت میں صلصال بن دلھمس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح نقل کرتا ہے کہ

''آپؐ نے فرمایا: جو شخص تجھے دوست رکھتا ہے اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا اور جو خدا کو دوست رکھتا ہے جنت میں جائے گا۔'' (۱۵۳)

۹۔عبداللہ بن عباس:

ایک حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح منقول ہوئی ہے:

''جو شخص چاہتا ہے کہ اس درخت کی شاخ کو پکڑ لے جسے خدا نے اپنے ہاتھوں سے جنت میں لگایا ہے تو علی بن ابی طالب علیہما السلام سے دوستی رکھے۔'' (۱۵۴)

۱۰۔عبداللہ بن عمر:

عبداللہ بن عمر بن خطاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح نقل کرتا ہے:

'جو شخص علیؑ کو دوست رکھتا ہے اللہ اسے بدن کی ہر رگ کے بدلے جنت میں شہر عطا کرے گا۔''

اس حدیث کو محمد بن احمد بن علی (المعروف بہ ابن شاذان (۱۵۵)) نے ابن عمر سے روایت کی ہے اور خطیب خوارزمی نے اس حدیث کو ابن شاذان سے نقل کیا ہے۔ (۱۵۶)

اس طرح علی بن عیسیٰ اربلی (۱۵۷) اور علامہ حلی (۱۵۸) نے خوارزمی کی کتاب سے نقل کیا ہے۔

ابن جبیر نے بھی اسے ابن شاذان سے نقل کیا ہے۔ (۱۵۹)

فقیہ ومحدث بزرگ شیخ صدوق نے بھی اسے ابن عمر سے روایت نقل کی ہے اور روایت کا مضمون یہ ہے:

''جس نے علیؑ کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جو مجھے دوست رکھتا ہے اللہ اس سے راضی ہوتا ہے اور جس سے اللہ راضی ہوتا ہے۔ اسے ثواب میں جنت ملتی ہے۔

جو شخص علیؑ کو دوست رکھتا ہے وہ اس وقت تک دنیا سے نہیں جاتا جب تک حوض کوثر پر پانی نہ پی لے اور جنت میں طوبیٰ کے درخت سے کچھ کھا نہ لے اور اپنی جگہ جنت میں دیکھ نہ لے۔

جو کوئی علیؑ کو دوست رکھتا ہے اس کے لئے فرشتے طلب مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور اس

کے لئے جنت کے آٹھ دروازہ کھل جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو۔

جو علیؑ کو دوست رکھتا ہے اسے اس کے دن کے ہر بال کے بدلے خدا جنت میں شہر عطا کرے گا۔

جو علیؑ سے دوست رکھتا ہے اس سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ۔''

محمد بن طبری (۱۶۰)، سید شرف الدین (۱۶۱)، استر آبادی (۱۶۲) اور شہاب ایجی (۱۶۳) نے بھی اسی صورت میں اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔

۱۱۔ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام:

شیخ طوسی اپنی سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کے بارے میں فرمایا:

اَلْقِیَا فِیْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِیْدٍ.

(تب حکم ہوگا) کہ تم دونوں ہر سرکش ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو۔ (۱۶۴)

''یہ آیت میرے اور علی بن ابی طالب علیہما السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جب قیامت آئے گی خدا میری شفاعت اور تیری شفاعت کو قبول کرے گا۔ تجھے اور مجھے لباس عطا ہوگا اس وقت اللہ مجھ اور مجھ سے فرمائے گا۔ جو تمہارے بارے میں کینہ رکھتا تھا اسے دوزخ میں ڈال دو اور جو تمہیں دوست رکھتا ہے وہ جنت میں جائیں گے۔ بے شک وہ مومن ہے۔ (۱۶۵)

فرات بن ابراہیم کوفی (۱۶۶) اور حاکم حسکانی (۱۶۷) نے بھی اس کے مشابہ روایت نقل کی ہے۔

ایک اور حدیث حضرت علی علیہ السلام سے یوں منقول ہے:

''وہ گروہ جو مجھے دوست رکھتے ہیں وہ جنت میں جائے گا اور ایک گروہ مجھ سے کینہ رکھتا ہے جو دوزخ میں جائے گا۔''

اس حدیث کو ابن عربی (۱۶۸) اور بن عساکر (۱۶۹) نے بھی نقل کیا ہے۔

آپؑ ہی سے منقول ہے کہ

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خبر دی ہے کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے

میں، فاطمہؑ، حسنؑ، اور حسینؑ ہیں۔

میں نے کہا: اے رسول خدا! ہمارے دوست؟

آپؐ نے فرمایا: تمہارے بعد وہ داخل ہوں گے۔'' (۱۷۰)

آپؐ سے ایک حدیث یوں نقل ہوئی ہے:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علی! تیرے دوست جنت میں ہیں اور خدا کے ہمسائے ہیں اور جو کچھ دنیا میں چھوڑ کر جاتے ہیں اس پر وہ افسوس نہیں کرتے ہیں۔'' (۱۷۱)

۱۲۔ عمر بن خطاب:

عبداللہ بن عباس کہتا ہے:

''مدینہ کی گلیوں میں، میں اور عمر بن خطاب چہل قدمی کر رہے تھے۔ عمر نے مجھ سے کہا: اے عباس کے بیٹے! میں گمان کرتا ہوں کہ لوگوں نے آپ کے صاحب کو چھوٹا سمجھا ہے کیونکہ کسی ادارے کی ذمہ داری ان کو نہیں دی گئی ہے؟

ابن عباس کہتا ہے: میں نے کہا: خدا کی قسم خدا نے اسے حقیر نہیں سمجھا۔ وہی تو ہے جسے خدا نے مکہ (۱۷۲) کے لوگوں سے برأت کے لئے انتخاب کیا گیا ہے۔

عمر نے کہا: سچ کہہ رہے ہو۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے علیؑ سے فرمایا کہ جس نے تجھے دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا اور جو خدا کو دوست رکھتا ہے وہ جنت میں جائے گا۔'' (۱۷۳)

۱۳۔ عمرو بن عاص:

جب معاویہ نے یہ چاہا کہ علیؑ کی حکومت کے سامنے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کرے تو اس عمرو بن عاص کو اپنے لئے انتخاب کیا۔ لہٰذا مدد کے لئے اسے خط لکھا گیا اور اس نے بھی قبول کرلیا۔ عمرو بن عاص نے ایک خط لکھا جس میں حضرت علی علیہ السلام کی برتری کو ذکر کیا۔ اس خط کا ایک حصہ یہ ہے:

علیؑ وہ ہے جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! آیا تو راضی نہیں ہے کہ تیری صلح میری صلح ہے تجھ سے جنگ مجھ سے جنگ ہے تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی اور ولی ہے؟ اے ابو الحسنؑ! جس نے تجھے دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے تیرے

بارے میں دل میں کینہ رکھا اس نے مجھ سے کینہ رکھا خداوند عالم تیرے دوستوں کو جنت میں بھیجے گا اور تجھ سے کینہ رکھنے والوں کو دوزخ میں ڈالے گا۔'' ⑰④

۱۴۔ابو ہریرہ:

ابن مغازلی اپنی سند سے ابو ہریرہ سے اس طرح نقل کرتا ہے:

''جو شخص چاہتا ہے اس درخت کی شاخ کو پکڑ لے جو زرد یاقوت کا ہے اور جسے خدا نے اپنے ہاتھ سے فردوس اعلیٰ میں لگایا ہے تو علی بن ابی طالبؑ سے دوستی رکھے۔'' ⑰⑤

۱۷۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حوض کوثر کا پانی پینا

جابر بن عبداللہ انصاری سے ایک روایت یوں نقل ہوئی ہے:

''جب حضرت علی علیہ السلام نے خیبر کو فتح کیا اور واپس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے یوں خطاب فرمایا: اے علیؑ! اگر میری امت کا وہ ایک گروہ نہ ہوتا جو تیرے بارے میں وہی کچھ کہتے ہیں جو عیسائی عیسیٰؑ کے بارے میں کہتے ہیں۔تیرے لئے وہ کچھ کہتا کہ مسلمانوں کا کوئی گروہ نہ گزرتا جب تک تیرے پاؤں کی خاک اور تیرے وضو کا پانی کو متبرک سمجھتے۔لیکن تیرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔جو شخص تیرے بارے میں کینہ رکھتا ہے وہ مجھ سے حوض کوثر کے کنارے ملاقات نہیں کر سکے گا۔تیرے دوست میری امت کے بہترین افراد میں سے ہیں اور وہ مجھ سے ملاقات کریں گے۔''

اس حدیث کو مغازلی اسی صورت میں نقل کیا ہے۔⑰⑥

اس کے علاوہ اور بھی محدثین و محققین جیسے شیخ صدوق⑰⑦، محمد بن سلیمان کوفی⑰⑧، قاضی نعمان مغربی⑰⑨، محمد بن جریر بن رستم طبری⑱⓪، فتال نیشاپوری⑱①، محمد بن علی طبری⑱②، فضل بن حسن طبرسی⑱③، خطیب خوارزمی⑱④، ابوالفتح کراجکی⑱⑤، علامہ حلی⑱⑥ اور علی بن یونس بیاضی⑱⑦ نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

اس حدیث میں بعض نے حضرت علی علیہ السلام سے بھی نقل کیا ہے۔⑱⑧

ایک روایت میں حذیفہ بن اسید غفاری سے منقول ہے کہ

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: کیا تم خوش نہیں کہ جو تمہیں دوست رکھتا ہے وہ میرا دوست ہے اور حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرے گا۔ جس کے دل میں تمہارے بارے میں کینہ ہے وہ میرے لئے بھی کینہ رکھتا ہے؟

حضرت علی علیہ السلام نے کہا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہوں۔'' (۱۸۹)

عبداللہ بن عباس سے اس طرح حدیث میں آیا ہے:

جب یہ آیت ''اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ'' ([اے رسولؐ] ہم نے تم کو کوثر عطا کیا (۱۹۰)) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تو علیؑ نے آنحضورؐ سے کہا: اے رسول خدا! کوثر کیا ہے؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک نہر کا نام ہے کہ خدا نے میرے لئے گرامی رکھا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے کہا: بے شک یہ نہر با شرافت ہے، اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمارے لئے تعارف کروائیں۔

رسول خداؐ نے فرمایا: اے علی! کوثر ایک نہر ہے جو عرش خدا کے نیچے جاری ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھی اور مکھن سے زیادہ نرم ہے۔ اس کی جھاگ زبرجد، یاقوت اور مرجان ہے اور اس کی گھاس زعفران، اس کی خاک مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس کا ستون عرض خدا کے نیچے سے ہے۔

اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ علی کے پہلو پر رکھا اور فرمایا: اے علی! یہ نہر میرے لئے ہے اور میرے بعد تو اور تیرے دوستوں کے لئے ہے۔'' (۱۹۱)

ایک اور حدیث میں آپ سے نقل ہوئی ہے:

''ہم اور ہمارے دوست رز قیامت ان دو کی مانند آئیں گے تاکہ حوض کوثر پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کریں۔ اس حال میں حضرت نے دو انگلیوں کے کیا اور کنارے کو دکھایا۔'' (۱۹۲)

آثار و برکات دوستی حضرت علی علیہ السلام کے اولین حدیث دو روایت اور بھی آپ سے نقل ہوئی ہیں وہاں مراجعہ کریں۔

۱۸۔ جنت اہل بیت کی ہم نشینی

جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے ایک روایت میں اس طرح آیا ہے:

''ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تھے۔ اصحاب جنت کے بارے بحث کررہے تھے۔ حضرت نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

ابودجانہ بھی وہاں موجود تھا۔ کہنے لگا: یارسول اللہؐ! جنت انبیاء پر حرام ہے جب تک آپؐ داخل نہ ہوجائیں اور باقی امتوں پر حرام ہے جب تک آپ کی امت داخل نہ ہوجائے؟

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں اے ابودجانہ! کیا تو نہیں جانتا کہ خدا کا نور کا ایک ایسا پرچم ہے جس کے عمود یاقوت ہیں اور اس پر یہ لکھا ہوا ہوگا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ آلُ مُحَمَّدٍ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ صَاحِبُ اللِّوَاءِ أَمَامَ الْقَوْمِ.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد اللہ کے رسول ہیں آل محمد بہترین مخلوق ہے، لوگوں کے لئے پرچم دار ہیں اور اپنا ہاتھ علی کے کاندھے پر رکھا۔ علی اس سے بہت خوش ہوئے۔

اور کہا: شکر ہے اس خدا کا کہ جس نے تمہاری وجہ سے ہمیں شرافت بخشی۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! تمہیں بشارت ہو کہ ہر انسان جو بھی تمہیں دوست رکھتا ہے وہ روز قیامت ہمارے ساتھ ہوگا۔ اس پہ یہ آیت نازل ہوئی:

فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ.

(یعنی) پسندیدہ مقام میں ہر طرح کی قدرت رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں (مقرّب) ہوں گے۔[۱۹۳]

اس حدیث کو فرات کوفی[۱۹۴]، حسین بن سلیمان حلی[۱۹۵]۔ علامہ حلی[۱۹۶]، علی بن عیسیٰ اربلی[۱۹۷]، سید شرف الدین استرآبادی[۱۹۸]، ابن کرامہ[۱۹۹]خطیب خوارزمی[۲۰۰]اور شہاب ایجی[۲۰۱] نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

آخر میں عبداللہ بن عباسؓ سے سوال ہوا آیا علیؑ سے دوستی کا کوئی فائدہ ہوگا۔

ابن عباس نے کہا: یہ بات رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے درمیان بھی زیر بحث آئی۔ انہوں نے رسول خداؐ سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: صبر کرو تا کہ وصی کے ذریعے آپ کو جواب دوں۔

جب جبرائیل زمین پر آئے تو رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی سوال ان سے پوچھا تو اس نے کہا: خدا سے پوچھنا چاہیے۔اسی وقت آسمان پر گئے اور واپس آئے اور کہا: خدا تجھے سلام دیتا ہے اور فرماتا ہے: علی کو دوست رکھو جس نے علیؑ کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے علیؑ کے بارے میں دل میں کینہ رکھا۔اس نے مجھ سے کینہ رکھا۔

اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! جہاں بھی تم ہو علیؑ تمہارے ساتھ ہیں۔ جہاں علیؑ ہو، وہاں اس کے ماننے والے بھی ہوں گے اگرچہ لغزش میں بھی ہوں۔'' ۲۰۲

عبداللہ بن عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح روایت کرتے ہیں:

''جو علیؑ سے دوستی رکھتا ہے خدا اسے اپنے عرش کے سائے میں شہداء اور صدیقین کے ساتھ ہوں گے۔جو کوئی علیؑ کو دوست رکھتا ہے اللہ اس کے نیک اعمال قبول فرماتا ہے اور برائیوں سے درگزر فرماتا ہے اور جنت میں شہید حمزہؑ کے ساتھ ہوں گے۔'' ۲۰۳

حضرت علیؑ سے ایک روایت اس طرح نقل ہوئی ہے:

''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنؑ وحسینؑ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔اور فرمایا: جو شخص مجھ سے، ان دو شہزادوں، ان ماں باپ دوستی رکھتا ہے وہ روز قیامت ہمارے درجہ میں ہوگا۔''

بعض روایات میں یہ بھی ملتا ہے:

''جنت میں میرے ساتھ اور میرے درجہ میں ہوگا۔''

اس حدیث کو ترمذی۲۰۴ (صحاح ستہ کے مصنّفین میں سے ایک مصنّف) عبداللہ بن احمد بن حنبل۲۰۵، ابوبکر آجری۲۰۶، ابوالقاسم طبرانی۲۰۷، محمد بن احمد دولابی۲۰۸، ابن قولویہ۲۰۹، شیخ صدوق۲۱۰، قاضی نعمان مغربی۲۱۱، ضیاء مقدسی۲۱۲، خطیب بغدادی۲۱۳، علی بن محمد واسطی معروف بہ ابن مغازلی۲۱۴، ابن عساکر۲۱۵، ابن عدیم۲۱۶، ابن شہر آشوب۲۱۷، ابن بطریق حلّی۲۱۸، سید رضی الدین ابن طاؤوس۲۱۹، محبّ الدین طبری۲۲۰، ابوالمعالی حسینی۲۲۱، عمر بن خضر موصلی معروف بہ ملّا۲۲۲، ابوسعد خرگوشی۲۲۳، قاضی عیاض۲۲۴، ابن اثیر جزری ابوالحسن علی بن ابی الکرم۲۲۵، حسن بن سلیمان حلّی۲۲۶، یوسف مزّی۲۲۷، محمد بن احمد ذہبی۲۲۸،

صفدی(۲۲۹) اور متقی ہندی(۲۳۰) نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔

ایک روایت حضرت علی علیہ السلام یوں بیان ہوئی ہے:

''جو مجھے دوست رکھا ہے وہ میرے ساتھ ہوگا بے شک اگر تم سب دن کو روزہ رکھو۔ ساری رات عبادت کرو، صفاء ومروہ کے درمیان سعی کرو یا رکن ومقام کے درمیان قتل کئے جاؤ۔ خدا تمہیں اس کے ساتھ محشور کرے گا۔ جس کی تم دوستی رکھتے ہو۔ اگر وہ جنت میں ہے تو تم بھی جنت میں ہو اور اگر وہ دوزخ میں ہوگا تو تم بھی دوزخ میں ہوں گے۔'' (۲۳۱)

عمار یاسرؓ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح روایت نقل کرتے ہیں کہ

''آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: خوش نصیب ہے وہ شخص جو تجھے دوست رکھتا ہے اور تیری تصدیق کرتا ہے، وائے ہو اس پر جو اپنے دل میں تیرے بارے میں کینہ رکھتا ہے اور تجھے جھٹلاتا ہے لیکن وہ تیرے دوست ہیں اور تیری تصدیق کرتے ہیں، تیرے گھر کے ہمسائے اور جنت میں تیرے ساتھ ہوں گے، لیکن جو تجھ سے کینہ رکھتے ہیں اور تجھے جھٹلاتے ہیں وہ قیامت کے دن جھوٹے لوگوں کے ساتھ ہوں گے۔''

اس حدیث میں بعض محدثین ومحققین نے بھی ذکر کیا ہے جیسے ابوالقاسم طبرانی(۲۳۲)، شیخ طوسی(۲۳۳)، ابن عساکر دمشقی(۲۳۴)، خطیب خوارزمی(۲۳۵)، گنجی شافعی(۲۳۶)، ابن اثیر جزری(۲۳۷)، ابوالحسن ہیثمی(۲۳۸) اور شہاب ایجی شیرازی(۲۳۹)۔

حاشیہ جات:

① امالی صدوق: مجلس ۵۴، حدیث ۱۵، خصال: ص ۴۰۳، باب السبعه، حدیث ۱۱۲

② امالی صدوق: مجلس ۸۵، حدیث ۲۸، علل الشرائع: ص ۱۴۴، باب ۱۲۰، حدیث ۱۱

③ *پدر خاک معنی "ابوتراب" ہے۔*

④ المعجم الکبیر: ج۱۱، ص ۶۲۔ ۶۳، حدیث ۱۱۰۹۲، المعجم الاوسط: ج ۸، س ۳۳۵، حدیث ۸۸۹۰، المناقب۔ الخوارزمی۔: ص ۳۹، حدیث ۷، بہ سندش از طبرانی، مجمع الزوائد: ج ۹، ص ۱۱۱، کنز العمال: ج ۱۱، ص ۶۰۷، حدیث ۳۲۹۳۵، افصول المهمه: ج ۱، ص ۲۲۰، کشف الغمه: ج۱، ص ۱۳۷، شیخ مفید در امالی: مجلس ۸، حدیث ۱۰۔

⑤ *یعنی روز قیامت*

⑥ المعجم الکبیر: ج ۱۲، ص ۳۲۱، حدیث ۱۳۵۴۹، مجمع الزوائد: ج ۹، ص ۱۲۱، نقل از طبرانی

⑦ فضائل الصحابه۔ احمد بن حنبل: ج۲، ص ۶۵۶، حدیث ۱۱۱۸

⑧ مسند ابو یعلی موسلی: ج۱، ص ۴۰۲۔ ۴۰۳، حدیث ۵۲۸

⑨ تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۵۴۔ ۵۵، شرح حال حضرت علی علیه السلام، بہ سندش از ابو یعلی موصلی

⑩ کشف الغمه: ج۱، ص ۵۸۹

⑪ جواهر المطالب: ج۱، ص ۷۰ بہ نقل از احمد بن حنبل

⑫ العمدة: ص ۱۶۸، حدیث ۲۵۹، و ص ۱۹۹، حدیث ۳۰۱

⑬ نهج الایمان: ص ۴۲۵۔ ۴۲۶

⑭ کنز العمال: ج ۱۳، ص ۱۵۹، حدیث ۳۶۴۹۱

⑮ تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۹۲، شرح حال حضرت علی علیه السلام

⑯ امالی مفید: مجلس ۱، حدیث ۷ و مجلس ۱۴، حدیث ۴

⑰ اسد الغابه: ج ۵، ص ۱۰۱، شرح حال یحیی بن عبد الرحمان انصاری: الاصابه: ج۱، ص

۵۰۵ (۹۲۴۳)

⑱ مناقب آل ابی طالب: ج ۲، س ۲۶۸، شرح حال حضرت علی علیہ السلام فی محبۃ الملائکۃ ایاہ علیہ السلام

⑲ ذخائر العقبی: ص ۶۵

⑳ الموضوعات: ج ۱، ص ۱۴، در مقدمہ کتاب

㉑ امالی طوسی: مجلس ۴، حدیث ۱۵؛ الخصال: ج ۱، ص ۲۹۳، باب الخمسہ، حدیث ۵۷؛ الفضائل۔ شاذان قمی: ص ۵۔ ۷، و ص ۱۶۸۔ ۱۶۹؛ بشارۃ المصطفی: ص ۴۸، جزء دوم، ضمن حدیث ۹، مناقب آل ابی طالب: ج ۲، س ۱۷۵، فی منزلتہ علیہ السلام عند المیزان والکتاب والحساب؛ الدر النظیم: ص ۱۰۷؛ المحتضر: ص ۱۹۴

㉒ فضائل الشعیہ، ص ۲۔ ۳، حدیث ۱

㉓ مئۃ منقبہ: ص ۱۷۰، حدیث ۹۵

㉔ المناقب: ص ۷۲۔ ۷۳، حدیث ۵۱، و مقتل الحسین: ج ۱، ص ۴۰، فصل ۴

㉕ کشف الغمہ: ج ۱، ص ۲۰۵

㉖ کشف الیقین: ص ۲۲۵، و نہج الحق و کشف الصدق: ص ۲۶۰، و منہاج الکرامہ: ص ۸۹

㉗ نہج الایمان: ص ۲۰۹

㉘ بشارۃ المصطفی: س ۴۰۔ ۴۱، جزء دوم، حدیث ۲

㉙ اعلام الدین: س ۴۶۴

㉚ تأویل الآیات: ج ۲، ص ۸۶۳۔ ۸۶۴

㉛ توضیح الدلائل: ص ۲۳۲۔ ۲۳۳، حدیث ۶۶۴

㉜ تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۳۹، ص ۱۹۸۔ ۲۰۲، شرح حال عثمان بن عفان (۴۶۱۹): المناقب۔ خطیب خوارزمی: ص ۲۹۹، حدیث ۲۹۶

㉝ امالی طوسی، مجلس ۹، حدیث ۳؛ بشارۃ المصطفی: ص ۱۸۹۔ ۱۹۰، جزء سوم، حدیث ۳

㉞ امالی صدوق: مجلس ۵۸، حدیث ۱۹

㉟ امالی مفید: مجلس ۲۷، حدیث ۴ مجلس ۳۹، حدیث ۴، و امالی طوسی: مجلس ۴، حدیث ۲۶،

۳۶ عیون اخبار الرضا: ج۱، ص ۲۳۶، باب ۲۶، ح ۲۱، فرائد السمطین: ج۱، س ۳۱۲، ھدیث ۲۴۸

۳۷ تاریخ بغداد: ج ۴، ص ۴۱۷، شرح حال احمد بن شبویه (۲۲۰۱)، مناقب اهل بیت۔ ابن مغازلی: ص۴۷۶، حدیث ۴۶۶

۳۸ تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۴۳۔ ۲۴۴، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

۳۹ الموضوعات: ج۱، ص ۳۷۰، فضائل علی، حدیث ۱۹

۴۰ کفایة الطالب: ص ۳۲۷، باب ۹۱

۴۱ وسیلة المتعبدین: ج۲، قسمت دوم، ص ۱۷۰

۴۲ الفردوس: ج۲، ص ۱۴۲، حدیث ۲۷۲۲

۴۳ لسان المیزان: ج۱، ص ۲۷۹، شرح حال احمد بن شبویه (۵۹۵)

۴۴ فضائل الشیعه: ص ۲۔ ۳، حدیث ۱، مئة منقبه: ص ۶۵، حدیث ۳۷؛ بشارة المصطفی: ص ۷۰۔ ۷۱، جزء دوم، حدیث ۲، توضیح الدلائل: ص ۲۳۲۔ ۲۳۳، حدیث ۶۶۳؛ العقد النضید: ص ۲۸۔ ۲۸، حدیث ۱۲

۴۵ امالی صدوق: مجلس ۵۴، حدیث ۱۵

۴۶ خصال: ص ۴۰۳، باب السبعه، حدیث ۱۱۲

۴۷ تاریخ بغداد: ج ۴، ص ۲۲۳، شرح حال احمد بن حسین بسطامی (۵۲۰)

۴۸ العلل المتناهیه: ج۱، ص ۲۴۹، حدیث ۳۹۹

۴۹ میزان الاعتدال: ج۱، ص ۲۲۹، شرح حال احمد بن حسین بسطامی (۵۲۰)

۵۰ لسان المیزان: ج۱، ص ۴۲، شرح حال احمد بن حسین بسطامی (۵۱۹)

۵۱ فضائل الشیعه: ص ۲۔ ۳، حدیث ۱، مئة منقبه: ص ۶۵، حدیث ۳۷؛ بشارة المصطفی: ص ۷۰۔ ۷۱، جزء دوم، حدیث ۲؛ توضیح الدلائل: ص ۲۳۲۔ ۲۳۳، حدیث ۶۶۴: العقد النضید: ص ۲۷۔ ۲۸، حدیث ۱۲، تاویل الآیات: ج ۲، ص ۸۶۳۔ ۸۶۴

۵۲ مئة منقبه: س ۱۳۲۔ ۱۳۳، حدیث ۶۴؛ المناقب۔ خطیب خوارزمی۔ ص ۴۱۔ ۴۲، حدیث ۴۹، مقتل الحسین: ج۱، ص ۳۹، فصل ۴، العقد النضید: ص ۸۴، حدیث ۶۸، کشف الغمه: ج۱، ص ۲۰۴، فی محبة الرسول ایاه

۵۳ دعائم الاسلام: ج۱، ص۷۲

۵۴ الکنی والاسماء: ج۲، ص۷۷۳۔ ۷۷۴، حدیث ۱۳۴۲

۵۵ امالی طوسی: مجلس ۷، حدیث ۳

۵۶ بشارۃ المصطفی: ص۱۵۸، جزء دوم، حدیث ۱۲۰

۵۷ الغارات: ج۲، ص۵۸۷

۵۸ شرح الاخبار: ج۱، ص۱۷۸۔ ۱۷۹، حدیث ۱۴۰

۵۹ شرح نہج البلاغہ۔ ابن ابی الحدید: ج۴، ص۱۰۴، شرح خطبہ ۵۶

۶۰ امالی طوسی: مجلس ۶، حدیث ۲۵

۶۱ تاریخ بغداد: ج۴، ص۲۲۳، شرح حال احمد بن حسین برتری (۲۰۷۲)؛ العلل المتناھیہ: ج۱، ص۲۴۹، حدیث ۳۹۹؛ میزان الاعتدال: ج۱، ص۲۲۹، شرح حال احمد بن حسین بسطامی (۵۲۰)؛ لسان المیزان: ج۱، ص۴۳، شرح حال احمد بن حسین بسطامی (۵۱۹)

۶۲ فضائل الشیعہ: ص۲۔۳، حدیث ۱، مئۃ منقبہ: ص۶۵، حدیث ۳۷: بشارۃ المصطفی: ص۴۰۔۴۱، جزء دوم، حدیث ۲، توضیح الدلائل: ص ۲۳۲۔ ۲۳۳، حدیث ۶۶۴؛ العقد النضید: ص۲۷۔ ۲۸، حدیث ۱۲؛ تاویل الآیات: ج۲، ص۸۶۳۔ ۸۶۴

۶۳ *بعض منابع میں ملتا ہے کہ اس سے مراد حدیث طیر ہے۔* امالی صدوق: مجلس ۹۴، حدیث ۳ *بعض منابع میں ملتا ہے کہ اس سے مراد حدیث* من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ ہے: الارشاد: ج۱، ص۳۵۱؛ کشف الغمہ: ج۱، ص۳۹۶؛ المعارف۔ ابن قتیبہ: ص۳۲۰، در عنوان "برص"

۶۴ مئۃ منقبہ: ص۱۶۴، حدیث ۸۹

۶۵ المناقب: ص۷۲، حدیث ۵۰، و مقتل الحسین: ج۱، ص۴۰، فصل ۴

۶۶ العقد النضید: ص۸۴، حدیث ۶۹

۶۷ کشف الغمہ: ج۱، ص۲۰۵

۶۸ خصال: ص۴۰۳، باب السبعہ، حدیث ۱۱۲

۶۹ توضیح الدلائل: ص ۲۳۲۔ ۲۳۳، حدیث ۶۴؛ نہج الایمان: ص۲۹

۷۰ انبیاء (۲۱): آیہ ۱۰۱

۷۱ انبیاء (۲۱): ۱۰۳

۷۲ امالی صدوق: مجلس ۸۳، حدیث ۲، فضائل الشیعه: حدیث ۱۷؛ بشارة المصطفی: ص ۲۷۸۔ ۲۷۹، جزء چهارم، حدیث ۹۱

۷۳ امالی مفید: مجلس ۲، حدیث ۱، و مجلس ۶، حدیث ۲، امالی طوسی: مجلس ۷، حدیث ۱۶

۷۴ امالی مفید: مجلس ۱۷، حدیث ۴

۷۵ امالی طوسی: مجلس ۱۱، حدیث ۳۳

۷۶ تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۳۳۲، شرح حال حضرت علی علیه السلام

۷۷ مریم (۱۹): ۷۱

۷۸ تاریخ بغداد: ج ۳، ص ۳۸۰، شرح حال محمد بن فارس (۱۵۱۹): تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۴۴، شرح حال حضرت علی علیه السلام علیه السلام، کفایة الطالب: ص ۳۲۵، باب ۹۱، این دو، سند شان به خطیب بغدادی می رسد: الموضوعات: ج ۱، ص ۳۹۹، حدیث ۵۴، میزان الاعتدال: ج ۳، ص ۳۳۹، شرح حال فارس بن حمدان (۶۶۸۱)؛ لسان المیزان: ج ۴، ص ۴۲۴ (۱۳۰۴)؛ نهج الایمان: ص ۵۰۵

۷۹ مئه منقبه: ص ۸۵۔ ۸۶، حدیث ۵۲، المناقب۔ خطیب خوارزمی: ص ۷۱، حدیث ۴۸؛ مقتل الحسین: ج ۱، ص ۳۹، فصل ۴، فرائد السمطین: ج ۱، ص ۲۹۲، حدیث ۲۳۰، العقد النضید: ص ۸۷، حدیث ۵۷، کشف الغمه: ج ۱، ص ۲۰۴

۸۰ فضائل الشیعه: ص ۴، حدیث ۱، مئة منقبه: ص ۶۵، حدیث ۳۷، بشارة المصطفی: ص ۷۰۔ ۷۱، جزء دوم، حدیث ۲، توضیح الدلائل: ص ۲۳۲۔ ۲۳۳، حدیث ۶۶۴؛ العقد النضید: ص ۲۷۔ ۲۸، حدیث ۱۲؛ نهج الایمان: ص ۲۵۔ ۲۶، تاویل الآیات: ج ۲، ص ۸۶۳۔ ۸۶۴

۸۱ امالی صدوق: مجلس ۸۵، حدیث ۲۹، فضائل الشیعه: ص ۵۔ ۶، حدیث ۴؛ و با اند کی تفاوت در کتاب المحاسن۔ البرقی۔ : ج ۲، ص ۲۵۷، حدیث ۴۹۰/۹۵، باب ۲۵، از کتاب الصفوة و النور و الرحمه: الاغانی: ج ۷، ص ۲۵۲، شرح حال سید حمیری، از امام صادق علیه السلام

باب ۲۷، کتاب شرف النبی: ص ۲۵۱ حضرت علیؑ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۸۲ المتفق والمفترق: ج ۱، ص ۵۲۱، شماره ۲۷۶، کنز العمال: ج ۱۱، س ۶۲۱، حدیث ۳۳۰۲۲؛ تصحیفات المحدثین: ص ۱۲۴، شرح حال حنان بن سدیر، امالی طوسی: مجلس ۵،

حدیث ۲۵، و محمد بن علی طبری در بشارۃ المصطفی: ص ۱۲۰، جزء دوم، حدیث ۶۵، و ص ۲۰۰، جزء سوم، حدیث ۲۳، کتاب الحدائق الوردیہ: ص ۱۷

۸۳ امالی صدوق: مجلس ۵۴، حدیث ۱۵، خصال: ص ۴۰۳، باب السبعه، حدیث ۱۱۲

۸۴ بشارۃ المصطفی: ص ۱۲۶ ۔ ۱۲۷، جزء دوم، حدیث ۴۳

۸۵ المناقب: ص ۶۷، حدیث ۳۹، و مقتل الحسین: ج ۱، ص ۳۷، فصل ۴

۸۶ الفردوس: ج ۳، ص ۳۷۳، حدیث ۵۱۳۵

۸۷ کشف الغمه: ج ۱، ص ۱۹۹

۸۸ کشف الیقین: ص ۲۲۵ ۔ ۲۲۶

۸۹ توضیح الدلائل: ص ۲۲۷، حدیث ۶۴۷

۹۰ عوالی اللآلی: ج ۴، ص ۸۶، حدیث ۱۰۱

۹۱ امالی صدوق: مجلس ۹۴، حدیث ۷

۹۲ زین الفتی: ج ۲، ص ۲۱، حدیث ۳۱۹

۹۳ امالی طوسی: مجلس ۱۱، حدیث ۲۶

۹۴ امالی طوسی: مجلس ۳۲، حدیث ۲۱

۹۵ الفردوس: ج ۲، ص ۱۴۲، حدیث ۲۷۲۳؛ مناقب آل ابی طالب: ج ۳، ص ۲۳۲، فی محبته علیہ السلام: الصراط المستقیم: ج ۲، ص ۵۰؛ نہج الایمان: ص ۴۵۲

۹۶ مئة منقبه: ص ۱۶۴، حدیث ۸۹

۹۷ زین الفتی: ج ۲، ص ۴۰۴، حدیث ۵۲۷

۹۸ الموضوعات: ج ۱، ص ۳۸۷، فضائل علی، حدیث ۳۸، اللآلی المصنوعه: ج ۱، ص ۳۶۸، مناقب خلفاء الاربعه: الفوائد المجموعه: ج ۱، ص ۳۷۵، حدیث ۷۵؛ تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۴۳، شرح حال حضرت علی علیہ السلام، و ج ۵۶، ص ۳۰۰، شرح حال محمد بن ابی یعقوب دینوری (۴۱۲۹)

۹۹ الخصال: ص ۴۰۳

۱۰۰ امالی طوسی: مجلس ۱۰، حدیث ۸۶، بشارۃ المصطفی: ص ۲۱۲ ۔ ۲۱۳، جزء سوم، حدیث ۳۸

۱۰۱ مقتل الحسین: ج ۱، ص ۶۷، فصل ۵

۱۰۲ امالی طوسی: مجلس ۱۱، حدیث ۱۰۷

۱۰۳ فضائل الصحابہ۔ احمد بن حنبل۔: ج۲، ص ۶۶۴، حدیث ۱۱۳۲

۱۰۴ المسترشد: ص ۲۸۹، حدیث ۱۰۴

۱۰۵ مناقب اهل بیت: ص ۲۹۱۔ ۲۹۲، حدیث ۲۶۸

۱۰۶ المناقب: ص ۷۶، حدیث ۵۸

۱۰۷ کفایة الطالب: ص ۳۲۳، باب ۹۱

۱۰۸ التدوین: ج ۱، ص ۹۸، شرح حال احمد بن محمد بن محمد قومسانی

۱۰۹ الآربعین المنتقی: ص ۱۰۹، حدیث ۱۹

۱۱۰ بشارة المصطفی: ص ۲۹۴، جزء پنجم، حدیث ۲۶

۱۱۱ مناقب آل ابی طالب: ج ۳، ص ۲۳۳، فی محبته علیہ السلام

۱۱۲ الموضوعات: ج ۱، ص ۳۸۷، حدیث ۲۳۸

۱۱۳ تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۴۳، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

۱۱۴ اطراف الغرائب: ج ۳، ص ۸۰، حدیث ۲۰۹۵

۱۱۵ الطرائف: ص ۱۱۸، شمارہ ۱۸۲

۱۱۶ العمدہ: ص ۲۷۲، حدیث ۴۳۰

۱۱۷ الصراط المستقیم: ج ۲، ص ۵۰

۱۱۸ نهج الایمان: ص ۴۵۲

۱۱۹ میزان الاعتدال: ج ۵، ص ۴۶۰، شرح حال قاسم بن محمد بن ابی شیبه عبسی (۶۸۴۵)

۱۲۰ توضیح الدلائل: ص ۲۳۵، حدیث ۶۷۳

۱۲۱ سلیمان بن مہران اعمش اصحابِ امام جعفر صادق علیہ السلام می سے ہے اور اہل سنت کے ہاں قابل اعتماد ہے۔

۱۲۲ ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رئیس مذہب حنفی ہے۔

۱۲۳ عبداللہ بن شبرمہ بجلی کوفی دانشمندان اہل سنت میں سے ہے منصور عباسی کے زمانے میں عہدہ قضاوت اس کے پاس تھا ۱۴۴ھ سے پہلے دنیا سے رخصت ہوگیا۔

۱۲۴ محمد بن عبدالرحمان بن ابی لیلی انصاری فقہائے اہل سنت میں سے ہے جو کہ دور حکومت بنی امیہ و بنی عباس ۳۳ سال تک کوفہ میں قاضی رہا اور ۱۴۸ھ سے پہلے فوت ہوا۔

١٢٥ تینوں افراد نے اعمش سے روایت کی ہے۔

١٢٦ سورہ ق(٥٠): ٢٤

١٢٧ شواهد التنزيل: ج٢، ص٣١٠ ـ ٣١١، حديث ٦٠٣، و ص٣١٣ ـ ٣١٤، حديث ٣٠٤

١٢٨ مناقب امیر المومنینؑ از مسند کلابی: حدیث ٣

١٢٩ الجواهر المضيئه: ج٢، ص٥٠٠

١٣٠ جامع مسانيد ابی حنيفه: ص٢٨٤ ـ ٢٨٥، باب ٣٧

١٣١ الموضوعات: ج١، س٤٠٠، باب فضائل علیؑ، حديث ٥٦

١٣٢ اللآلی المصنوعه: ج١، ص٣٨١، مناقب الخلفاء الاربعه

١٣٣ الاربعين: ص٥٤ ـ ٥٥، حديث ١٤

١٣٤ اربعون حديثاً: ص٥١ ـ ٥٢، حديث ٢٣

١٣٥ بشارة المصطفى: ص٨٨ ـ ٨٩، جزء دوم، حديث ٢١، و ص٢٢٦ ـ ٢٢٧، جزء سوم، حديث ٥٣

١٣٦ مجمع البيان: ج٩، ص٢٤٤، در تفسير سوره ق

١٣٧ الطرائف: ص٨٢، حديث ١١٥

١٣٨ العقد النضيد: ص١٣٢ ـ ١٣٣، حديث ٩٣

١٣٩ المحتضر: ص١٧٠، حديث ١٨٨

١٤٠ الصراط المستقيم: ج١، س٢٤٧

١٤١ تأويل الآيات الظاهرة: ج٢، ص٦٠٩، حديث ٣

١٤٢ سورہ ق(٥٠): ٢٤

١٤٣ امالی طوسی: مجلس ٣٠، حدیث ٧ و در مجلس ١١، حدیث ١٠

١٤٤ مناقب آل ابی طالب: ج٢، ص١٨٠، فی آنه جواز الصراط و قسيم الجنة والنار

١٤٥ تفسير فرات الكوفی: ص٤٣٩ ـ ٤٤٠، حديث ٥٨٠

١٤٦ كشف الغمه: ج١، ص١٨٢، محبة الرسول لأمير المومنينؑ؛ الفصول المهمه: س١٢٧

١٤٧ علل الشرايع: ص١٥٨، باب ١٢٧، حديث ٣

١٤٨ المناقب: ص٣٢٥ ـ ٣٢٦، حديث ٣٣٥

١٤٩ الصراط المستقيم: ج٢، س٣٤

۱۵۰ نزھة المجالس: ج۲، ص۲۱۹، باب فی مناقب علی ابن ابی طالب

۱۵۱ امالی صدوق: مجلس ۵۴، حدیث ۱۵

۱۵۲ الخصال: ص۴۰۳، باب السبعه: حدیث ۱۱۲

۱۵۳ تاریخ مدینة دمشق: ج۴۲، ص۲۸۳، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

۱۵۴ مناقب اهل البیت: ص۲۸۹ ـ ۲۹۰، حدیث ۲۶۵ ـ ۲۶۷: الدر النظیم: ص۳۱۱

۱۵۵ مئة منقبه: ص۱۷۰، حدیث ۹۵

۱۵۶ المناقب: ص۷۲ ـ ۷۲، حدیث ۵۱، و مقتل الحسین: ج۱، ص۴۰، فصل ۴

۱۵۷ کشف الغمه: ج۱، ص۲۰۵

۱۵۸ کشف الیقین: ص۲۲۵، ونهج الحق و کشف الصدق: ص۲۶۰، ومنهاج الکرامه: ص۸۹

۱۵۹ نهج الایمان: ص۲۰۹

۱۶۰ فضائل الشیعه، ص۲ ـ ۳، حدیث ۱

۱۶۱ بشارة المصطفی: ص۷۰ ـ ۷۱، جزء دوم، حدیث ۲

۱۶۲ تأویل الآیات: ج۲، ص۸۶۳ ـ ۸۶۴

۱۶۳ توضیح الدلائل: ص۲۳۲ ـ ۲۳۳، حدیث ۶۶۴

۱۶۴ سورئہ ق (۵۰): ۲۴

۱۶۵ امالی طوسی: مجلس ۱۳، حدیث ۳۳

۱۶۶ تفسیر فرات کوفی: ص۴۳۶ ـ ۴۳۷، حدیث ۵۷۵

۱۶۷ شواهد التنزیل: ج۲، ص۳۱۴، حدیث ۹۰۵

۱۶۸ المعجم: ج۲، ص۱۲۷، حدیث ۱۵۴۱

۱۶۹ تاریخ مدینة دمشق: ج۴۲، ص۲۹۷، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

۱۷۰ المستدرك: ج۳، ص۱۵۱، حدیث ۴۷۲۳

۱۷۱ امالی صدوق: مجلس ۸۳، حدیث ۲؛ فضائل الشیعه: حدیث ۱۷، بشارة المصطفی: ص ۲۷۸ ـ ۲۷۹، جزء چهارم، حدیث ۹۱

۱۷۲ اصل حدیث میں مکہ کی جگہ مدینہ لکھا ہوا جو کہ اشتباہ ہے کیونکہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو حج کے موقع پر مکہ بھیجا تھا نہ مدینہ میں۔ کیونکہ مدینہ میں تو خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود تھے۔

(۱۷۳) تاریخ مدینة دمشق: ج۴۷، ص۲۹۲، شرح حال عیسی بن ازھر (۵۴۹۳)

(۱۷۴) المناقب: ص۲۰۰، حدیث ۲۴۰، العقد النضید: ص۸۷۔ ۹۰، حدیث ۷۲، کشف الغمہ: ج۱، ص۴۵۶۔ ۴۵۸

(۱۷۵) تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۴۳، شرح حال حضرت علی علیہ السلام عیون الاخبار۔ ابو المعالی حسینی۔: ورق ۲۵، مجلس ۸، مناقب اھل بیت۔ ابن مغازلی۔: ص ۲۹۱، حدیث ۲۶۹

(۱۷۶) مناقب اھل بیت: ص۳۰۶۔ ۳۰۸، حدیث ۲۹۰

(۱۷۷) امالی صدوق: مجلس ۲۱، حدیث ۱

(۱۷۸) مناقب امیر المومنین: ج۱، ص۲۹۷۔ ۳۰۰، حدیث ۱۶۷، و ص۵۵۴، حدیث ۴۰۵

(۱۷۹) شرح الاخبار: ج۲، ص۱۸۱۔ ۱۸۲، حدیث ۷۴۰

(۱۸۰) المسترشد: ص ۶۳۲۔ ۶۳۳، حدیث ۲۹۶

(۱۸۱) روضة الواعظین: ص ۱۱۲۔ ۱۱۳

(۱۸۲) بشارة المصطفی: ص۲۴۶، جزء چھارم، حدیث ۳۵

(۱۸۳) اعلام الوری: ج۱، ص۳۶۵۔ ۳۶۶

(۱۸۴) المناقب: ص۱۲۸۔ ۱۲۹، حدیث ۱۴۳

(۱۸۵) کنز الفوائد: ص۲۸۱

(۱۸۶) کشف الیقین: ص۱۰۷۔ ۱۰۸، و۴۳۰۔ ۴۳۱

(۱۸۷) الصراط المستقیم: ج۱، ص۲۰۰

(۱۸۸) المناقب۔ خطیب خوارزمی۔: ص۱۲۸، حدیث ۱۴۳، کفایة الطالب: ص ۲۶۴۔ ۲۶۵، باب ۶۲، کشف الغمہ: ج۱، ص ۵۰۲؛ توضیح الدلائل: ص۲۱۰۔ ۲۱۱، حدیث ۶۰۳، شرف النبی: ص ۲۹۳، باب ۲۹، وسیلة المتعبدین: ج ۵، قسمت دوم، ص ۱۷۳۔ ۱۷۴، العقد النضید: س ۸۲۔ ۸۳، حدیث ۶۶، المحتضر: ص ۱۷۲۔ ۱۷۳، حدیث ۱۹۹

(۱۸۹) السنہ: ج۱، ص۵۱۳۔ ۵۱۴، حدیث ۷۷۸

(۱۹۰) کوثر (۱۰۸): ۱

(۱۹۱) امالی مفید: مجلس ۳۵، حدیث ۵، امالی طوسی: مجلس ۳، حدیث ۱۱، بشارة المصطفی:

ص ۲۳۔ ۲۴، جزء اول، حدیث ۵، مناقب آل ابی طالب: ج۲، ص ۱۸۵، فصل فی آنہ الساقی والشفیع

فرات بن ابراهیم کوفی در تفسیرش: ص۶۰۹

۱۹۲ مناقب امیر المومنین: ج۲، ص۱۲۸، حدیث۵۸۱

۱۹۳ قمر (۵۴): ۵۵

۱۹۴ تفسیر فرات کوفی: ص۴۵۶۔ ۴۵۷، حدیث۵۹۸

۱۹۵ المحتضر: ص۱۷۴۔ ۱۷۵، حدیث۲۰۳

۱۹۶ کشف الیقین: ص۳۸۵۔ ۳۸۶

۱۹۷ کشف الغمه: ج۱، ص۳۷۴، فی ما نزل من القرآن فی علی علیہ السلام، از ابن مردویه

۱۹۸ تأویل الآیات الظاهرة: ج۲، ص ۶۲۹۔ ۶۳۰، تفسیر سورہ قمر، حدیث ۲، از تفسیر ابن ماهیار

۱۹۹ تنبیه الغافلین: ص۱۲۶، در تفسیر سورہ قمر

۲۰۰ المناقب: ص۲۷۶، حدیث۲۵۹

۲۰۱ توضیح الدلائل: ص۱۹۲، حدیث۵۷۴

۲۰۲ الطرائف: ص۱۵۶، حدیث۲۴۳

۲۰۳ مئة منقبه: ص۱۷۰، حدیث ۹۵، المناقب۔ خطیب خوارزمی۔ ص ۴۲۔ ۴۳، حدیث ۵۱، و مقتل الحسین: ج۱، ص ۴۰، فصل ۴، بشارة المصطفی: ص ۴۰۔ ۴۱، جزء دوم، حدیث ۲؛ نهج الایمان: ص۲۰۹

۲۰۴ الجامع الکبیر: ج۶، ص ۹۲، حدیث ۲۷۳۲

۲۰۵ مسند احمد: ج۱، ص۷۷۔ ۷۸، حدیث۵۷۶، و فضائل الصحابه: ج۲، ص۶۹۴، حدیث ۱۱۸۵

۲۰۶ الشریعه: ج۵، ص۲۱۵۱، حدیث۱۶۳۸

۲۰۷ المعجم الکبیر: ج۳، ص۵۰، حدیث۲۶۵۳، والمعجم الصغیر: ج۲، ص۷۰

۲۰۸ الذریة الطاهر: ص۱۶۷، حدیث۲۲۵

۲۰۹ کامل الزیارات: ص۱۱۷، حدیث۱۲۸

۲۱۰ امالی صدوق: مجلس ۴۰، حدیث۱۱

۲۱۱ شرح الاخبار: ج۳،ص۹۸،حدیث۱۰۲۶

۲۱۲ الاحادیث المختار: ج۲،ص۴۲۔۴۵،حدیث۴۱۷۔۴۲۱

۲۱۳ تاریخ بغداد: ج۱۳،ص۲۸۹،شرح حال نصر بن علی جھنمی (۷۲۵۵)

۲۱۴ مناقب اهل بیت: ص۴۳۳،حدیث۴۲۳

۲۱۵ تاریخ مینة دمشق: ج۱۳،ص۱۹۵۔۱۹۶،شرح حال امام حسن علیہ السلام (۱۳۸۳)

۲۱۶ بغیة الطلب: ج۶،ص۲۵۷۸۔۲۵۷۹،شرح حال امام حسین علیہ السلام

۲۱۷ مناقب آل ابی طالب: ج۳،ص۱۵۳۔۱۵۴،باب امامت سبطین علیہ السلام

۲۱۸ العمدہ: ص۲۷۴،حدیث۴۳۶،و ص۳۹۵،حدیث ۷۹۲

۲۱۹ الطرائف: ص۱۱۱،حدیث۱۶۴

۲۲۰ ذخائر العقبی: ص۹۱،۱۲۳

۲۲۱ عیون الاخبار (مخطوط): ورق ۴۲

۲۲۲ وسیلة والمتعبدین: ج۵،قست دوم،ص۲۲۵۔۲۲۶ و ۲۲۹

۲۲۳ شرف النبی: ص۲۷۴،باب۲۷

۲۲۴ الشفا: ج۲،ص۴۹

۲۲۵ اسد الغابه: ج۴،ص۲۹،شرح حال حضرت علی علیہ السلام

۲۲۶ مختصر بصائر الدرجات: ص۱۶۔۱۷

۲۲۷ تھذیب الکمال: ج۲۰،ص۳۵۴،شرح حال علی بن جعفر بن محمد(۴۰۳۵)

۲۲۸ سیر اعلام النبلاء: ج۳،ص۲۵۴،شرح حال امام حسن مجبتی علیہ السلام (۴۷)،و ج۱۲،ص۱۳۵، شرح حال نصر بن علی جھضمی (۴۷)، و تاریخ الاسلام، ج ۵، س ۹۵، شرح حال امام حسین علیہ السلام، و ج۱۸،ص۵۰۸،شرح حال نصر بن علی جھضمی

۲۲۹ الوافی بالوفیات: ج۲۷،ص۴۸،شرح حال نصر بن علی جھضمی

۲۳۰ الوافی بالوفیات: ج۲۷،ص۴۸،حدیث۳۷۶۱۳

۲۳۱ شرح نہج البلاغه۔ ابن ابی الحدید: ج۴،ص۱۰۵،شرح خطبه۵۶،الغارات: ج۲،ص۵۸۸

۲۳۲ المعجم الاوسط: ج۳،ص۸۹۔۹۰،حدیث۲۱۷۸

۲۳۳ امالی طوسی: مجلس ۷،حدیث ۵

۲۳۴ تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۲، ص ۲۸۱، ۲۸۲، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

۲۳۵ المناقب: ص ۱۱۶، حدیث ۱۲۶

۲۳۶ کفایۃ الطالب: ص ۱۹۱ ۔ ۱۹۲، باب ۴۶

۲۳۷ اسد الغابہ: ج ۴، ص ۲۳، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

۲۳۸ مجمع الزائد: ج ۹، ص ۱۲۱

۲۳۹ توضیح الدلائل: ص ۳۴۳، حدیث ۹۳۷

حصہ ہشتم

حضرت علی علیہ السلام کے دوستوں کی نشانیاں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

ہمارے بارے میں لوگ تین قسم کے ہیں:

(۱) ایک گروہ ہمیں دوست رکھتا ہے اور اس انتظار میں ہے کہ ہم میں سے ایک آئے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے۔ ہماری دوستی کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اعمال کی انجام دہی میں کوتاہی سے کام لیتے ہیں ایسے لوگوں کو خدا جلد دوزخ میں ڈالے گا۔

(۲) ایک گروہ ہمیں دوست رکھتا ہے اور نیک اعمال انجام دیتے ہیں۔ ذرہ بھر کوتاہی نہیں کرتے۔ لیکن دکھاوا کرتے ہیں ایسے لوگ بھی دوزخی ہیں اور روزِ قیامت یہ لوگ بھوکے پیاسے ہوں گے۔

(۳) تیسرا وہ گروہ ہے جو ہمیں دوست رکھتا ہے ہماری سنت کو کرتے ہیں اور ہمارے فرامین پر عمل کرتے ہیں۔ ایسے لوگ ہمارے ہیں اور ہم ان سے ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام کے دوستوں کی نشانیاں

اب تک حضرت علی علیہ السلام سے دوستی کی اہمیت بیان ہو چکی اور ہم جان چکے ہیں کہ یہ گوہر کس قدر گرانبہا ہے ان کی ابدی سعادت سے وابستہ ہے۔ اب حق بنتا کہ حضرت علی علیہ السلام کے دوستوں کی خوبیاں بھی بیان کریں۔

اس حصے میں آپؑ کے دوستوں کی بعض نشانیاں بیان ہوں گی وہ احادیث جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے ائمہ سے ہم تک پہنچی ہیں ان میں سے ہم آٹھ نشانیاں ہم ذکر کرتے ہیں:

ا۔ حلال زادہ ہونا:

جو لوگ اہل بیت علیہم السلام کے دوست ہیں اور ان کی ولایت رکھتے ہیں وہ حلال زادے ہوتے ہیں کہ شیطان نطفہ کے وقت شریک نہیں ہوتا۔

حضرت امام صادق علیہ السلام سے اس طرح روایت بیان ہوئی ہے:

''جونہی قیامت کا دن آئے گا تو لوگوں کو ان کی ماں کے نام سے پکارا جائے گا۔ سوائے ہم اور ہمارے ماننے والوں کے کیونکہ ہماری نسل میں خلل نہیں ہے۔'' ①

بہت سی روایات میں اہل بیت علیہم السلام کی محبت کو حلال زادہ نشانی ذکر ہوتی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے:

''جو شخص ہم اہل بیتؑ کو دوست رکھتا ہے اسے سب سے پہلی نعمت پر خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

ایک شخص نے پوچھا: اولین نعمت کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: پاکیزہ ولادت اور جو شخص ہم اہل بیتؑ کو دوست رکھتا ہے۔ اس کی ولادت

پاکیزہ ہوتی ہے یعنی وہ حلال زادہ ہوا ہے۔''②

اسی روایت کے مشابہ حضرت امام باقر علیہ السلام③ اور امام صادق علیہ السلام④ سے بھی روایات ملتی ہیں۔ایک حدیث میں حضرت علی علیہ السلام، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح نقل کرتے ہیں:

''اے علیؑ! جوکوئی مجھے، تجھے اور باقی ائمہؑ کی اولاد کو دوست رکھتا ہے۔اسے حلال زادہ ہونے پر شکر ادا کرنا چاہیے کیونکہ ہمیں صرف وہی دوست رکھتا ہے جو حلال زادہ ہوتا ہے اور جن لوگوں کی ولادت حلال نہیں ہوگی ان کے دلوں میں ہمارے بارے میں کینہ ہوتا ہے۔''⑤

ایک اور روایت میں عبداللہ بن عباس سے منقول ہے: کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا:

''اے علیؑ! تم میری زندگی اور میری وفات کے بعد میری امت کے جانشین ہو۔
اے علیؑ! خدا نے ہمیں انتخاب کیا اور پاکیزہ قرار دیا۔ ہمارے ماں باپ آدم سے لیکر اب ایک نامشروع حالت جمع نہیں ہوئے۔ہمیں صرف وہ لوگ دوست رکھتے ہیں جن کی ولادت پاکیزہ ہوتی ہے۔''⑥

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک صحابی مفضل بن عمر کہتے ہیں:

''میں نے آپؑ سے سنا کہ اصحاب فرمایا: جس کے دل میں ہماری محبت ہو اسے اپنی ماں کے لئے بہت دعا کرنی چاہیے کیونکہ اس نے تیرے باپ سے خیانت نہیں کی۔''⑦

اس کے برعکس جو لوگ دل میں حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں کینہ رکھتے ہیں اور آخر عمر تک اس حالت میں ہوں۔ ایسے لوگوں کے نطفہ کے انعقاد کے وقت شیطان شریک ہوتا ہے یعنی وہ حرام زادے ہوتے ہیں۔یہ مطلب بہت سی روایات میں ملتا ہے۔ بہت سے مفسرین اور محدثین جیسے احمد بن محمد بن خالد برقی⑧، فرات بن ابراہیم کوفی⑨، شیخ صدوق⑩، حاکم حسکانی⑪، ابن شہر آشوب⑫، شاذان بن جرئیل قمی⑬ اور محمد بن حسن قمی⑭ نے اس حقیقت کو اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک روایت ہے:

''نامشروع اولاد کی تین نشانیاں ہیں، زنا، لوگوں سے بدخلقی، اور ہم اہل بیت سے کینہ۔''⑮

چند اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس مطلب کو بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دشمن علیؑ کو حرام کیا ہے۔ اس کے علاوہ روایات میں یہ بھی ملتا ہے کہ اصحاب رسولؐ اپنی اولاد کو علیؑ کی محبت سے آزمائش کرتے تھے۔ چند روایات کو نمونے کے طور پر ذکر کرتے ہیں:

ا۔انس بن مالک:

جنگ خیبر میں پہلے چند اصحاب شکست کھا چکے تھے اور علیؑ کو بھیجا جو گئے اور فاتح واپس آئے۔ رسول خداؐ نے علیؑ کی بعض فضائل کو مسلمانوں کے لئے بیان کئے۔ یہ کلام رسول خداؐ کے چند اصحاب سے نقل ہوئی ہے۔ انس بن مالک رسول خداؐ سے نقل کرتا ہے۔

''اے لوگو! اپنے بچوں کو علیؑ کی دوستی سے امتحان لو۔ علیؑ نے کسی کو نہ گمراہ کیا اور نہ خود گمراہی کے نزدیک گئے۔ ہر کوئی جو علیؑ کو دوست رکھا ہے وتمہاری اولاد ہے اور جو علی کی دوستی نہیں رکھتے وہ تمہاری اولاد نہیں ہے۔

انس کہتا ہے کہ خیبر کی فتح کے بعد لوگ اپنے بچوں کو لے کر راستے میں کھڑے ہوتے تا کہ علیؑ کا گزرنا ہو جب علیؑ گزرتے تو اپنی انگلی سے بچوں کو اشارہ کرتے اور کہتے: آیا اسے دوست رکھتے ہو؟ اگر کہتا: ہاں تو اس کا بوسہ لیتے اور اگر کہتا نہ تو اسے زمین پر رکھ دیتے اور کہتے: جاؤ اپنی ماں کے پاس میرے ساتھ نہ چمٹو۔ جو علیؑ کو دوست نہیں رکھتا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔'' (۱۶)

۲۔ابوایوب انصاریؓ:

حضرت رسول خداؐ نے ارشادفرمایا:

''اپنی اولاد کو علیؑ کی محبت سکھاؤ۔ جو بچے علیؑ کو دوست رکھتے ہیں وہ تمہارے بچے ہیں اور جو علیؑ کو دوست نہیں رکھتے تو اسے ماں کے پاس بھیجا جائے تا کہ وہ بتائے کہ تجھے کہاں سے لے آئی ہے؟

میں نے رسول خداؐ سے سنا کہ آپؐ نے علیؑ سے فرمایا کہ تجھے صرف مومن دوست رکھتا ہے اور جو تم سے کینہ رکھتا ہے وہ منافق ہے یا زنا زادہ ہے یا اس کی ماں ناپاکی میں حاملہ ہوئی۔'' (۱۷)

۳۔جابر بن عبداللہ انصاریؓ:

جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے ایک روایت اس طرح منقول ہوئی ہے:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ بچوں سے علیؑ کی دوستی سے امتحان لو۔'' (۱۸)

اس حدیث کو شیخ مفید نے جابر کی روایت سے ذرا تفصیل سے نقل کیا ہے:

''انصار کی ایک جماعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر تھی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا: اے گروہ انصار! اپنے بچوں کو علی کی محبت کے ذریعے آزمائش کرو، جو علیؑ کو دوست رکھتا ہو وہ حلالی اور ان کے بارے میں دل میں کینہ رکھتا ہو۔ وہ حرام زادہ ہے۔'' (۱۹)

جابر کے دوستوں میں ایک دوست ابوزبیر مکی نامی شخص کہتا ہے:

''جابر اپنے عصاء کا سہارا لئے انصار کے گلی اور محلوں میں گھوم رہا تھا اور کہہ رہا تھا: علیؑ بہترین انسان ہیں۔ جو علیؑ کو قبول نہیں کرتا وہ کافر ہے۔

اے گروہ انصار! اپنی اولاد کو علیؑ کی محبت کے ذریعے آزمائش کرو۔'' (۲۰)

ایک اور روایت میں جابر سے اس طرح نقل ہوا ہے:

''ہم گروہ انصار اپنی اولاد کو علی کی محبت سے آزماتے تھے۔ اگر علیؑ کو دوست رکھتے تھے تو ہم جان لیتے کہ وہ ہمارے اپنے بچے ہیں اور علیؑ کو دوست نہ رکھتے وہ بچے ہمارے نہیں ہیں۔'' (۲۱)

ایک اور روایت میں اس طرح ملتا ہے:

واقعہ حرّہ (۲۲) کے بعد ہم اپنے بچوں کو علیؑ کی دوستی کے ذریعے آزماتے تھے جو بچے علیؑ کو دوست رکھتے تھے ہم سمجھ جاتے کہ یہ ہمارے اپنے بچے ہیں اور جو بچے علیؑ سے کینہ کا اظہار کرتے تو وہ ہم سے نہیں ہوتے تھے اور ہم ان سے بیزاری کرتے تھے۔'' (۲۳)

اس مطلب کو چند اور بھی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نقل کیا ہے جن کے نام یہ ہیں:

۴۔ابوسعید خدری،(۴۴)

۵۔عبادہ بن صامت،(۴۵)

۶۔عبداللہ بن عباس،(۴۶)

۷۔ایک گروہ نے حدیث کو مرسل نقل کیا ہے۔(۴۷)

۲۔ایمان

اس عنوان سے مربوط روایات حصہ پنجم میں گزر چکی ہیں کہ علی کی محبت ایمان اور جو علی سے محبت رکھتا ہے وہ مومن ہوتا ہے۔

ان احادیث کو دوبارہ ذکر نہیں کرتے اور جو روایات وہاں ذکر نہیں ہوئیں ان کو ذکر کریں گے۔

ایک حدیث حارث بن اعور سے اس طرح منقول ہے:

''میں نے حضرت علیؑ میں خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے فرمایا کس غرض سے یہاں آئے ہو؟

میں نے کہا: اے امیر المومنینؑ آپ کی محبت۔

آپؑ نے فرمایا: سچ ہے۔

میں نے جواب دیا: خدا کی قسم سچ ہے۔ میں نے تین بار قسم کا تکرار کیا۔

آپؑ نے فرمایا: بے شک خدا بندوں میں سے کوئی ایسا بندہ نہیں کہ جس کے دل کو خدا نے ہماری محبت سے آزمایا نہ ہو۔ کسی پر خدا غضب نہیں کرتا سوائے اس شخص کے جس کے دل میں علیؑ کے بارے میں کینہ ہو اور ہمارا دشمن ہو۔ ہمارے دوست صبح اٹھتے ہیں اور رحمت کا انتظار کرتے ہیں، ان کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جو لوگ ہمارے بارے میں کینہ رکھتے ہیں وہ صبح اٹھتے ہیں تو دوزخ میں گرنے کے کنارے پر ہوتے ہیں اور پل صراط سے لغزش کھاتے ہیں۔ پس خوش نصیب ہیں اہل رحمت والے اور بدنصیب ہیں دوزخی۔''(۴۸)

ابن عبدالبر ابو قیس آودی سے اس طرح روایت کرتے ہیں:

''جن لوگوں کو میں نے دیکھا وہ تین قسم کے ہوتے ہیں:

(۱) ایک اہل دین، علی کے دوست

(۲) ایک گروہ، اہل دنیا معاویہ کے دوست

(۳) خوارج''(۲۹)

یہ بڑا اہم نکتہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کی محبت سے خالی دل اور با ایمان ہونے کا کوئی معنی نہیں یہ حضرت علیؑ کے دوستوں کے لئے بڑی بشارت ہے۔ ایک نکتہ اس لئے اہم ہے کہ علیؑ کے دوستوں کو ان اعمال کا پابند ہونا چاہیے جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے ائمہؑ نے فرمایا ہے: محبت علیؑ کو مومن کی نشانی قرار دیا ہے۔ اس مطلب پر دلالت کرنے والی احادیث زیادہ ہیں لیکن ہم ان میں سے چند کو ذکر کرتے ہیں۔

حضرت علیؑ سے اس طرح روایت ہوئی ہے:

''ایمان کے چار ارکان ہیں:

(۱) توکل بر خدا،

(۲) کاموں کے نتائج کو خدا پر چھوڑ دینا،

(۳) راضی برضا رہنا،

(۴) حکم خدا پر سر تسلیم خم کرنا۔''(۳۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس طرح منقول ہے:

''مومن میں آٹھ صفات ہونی چاہئے۔

(۱) سختی کے وقت پرسکون رہنا، مصیبت کے وقت صبر کرنا

(۲) زیادہ نعمتوں کے ملنے پر خدا کا شکر گزار ہونا، جو کچھ خدا روزی دیتا ہے اس پر قناعت کرنا

(۳) دشمن پر بھی ظلم نہ کرنا

(۴) دوستوں پر بوجھ نہ بننا(۳۱)

(۵) خود تکلیف میں ہو لیکن دوسرے اس سے آسودہ ہوں

(۶) بے شک حضرت علی علیہ السلام سے دوستی مومن کی ہے

(۷)اس کے حلم کا وزیر اور عقل حاکم ہونا،

(۸)اپنے بھائی کے لئے نرم ہونا اور باپ سے نیکی کرنا۔''(۴۲)

ایک اور حدیث میں آپؑ سے اس طرح نقل ہوا ہے:

''مومن اس وقت تک مومن نہیں جب تک اس کی عقل کامل نہ ہو اور اس کی عقل نہیں ہوتی جب تک اس میں دس صفات نہ پائی جائیں۔

(۱)خیر کی امید کرتا ہے

(۲)شر سے امان میں ہوتا ہے

(۳)اپنے نیک کاموں کو کم سمجھنا دوسروں کے نیک کاموں کو زیادہ سمجھنا

(۴)جب اس سے مراجعہ کرتے ہیں تو مضطرب اور ناراض نہیں ہو

(۵)طول عمر میں علم کے حصول سے تھکتا نہیں

(۶)عزت کو ذلت سے پہلے دوست رکھتا ہے

(۷)فقیر کو مالدار ہونے سے پہلے اس کی قدر جانتا ہے

(۸)وہ دنیا سے کھانے سے زیادہ نہیں جمع کرتا

(۹)اپنے ناپسند کم کاموں کو زیادہ اور دوسروں کے زیادہ ناپسند کاموں کو کم جاننا۔

(۱۰)کسی سے ملاقات نہیں کرتا مگر یہ ہے کہ دوسرے کو اپنے سے افضل جاننا۔

لوگوں کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جو اس سے بہتر اور باتقویٰ ہوتا ہے دوسری قسم کے لوگ اپنے آپ کو دوسروں سے بدتر سمجھتا ہے۔ جب اپنے سے بہتر کو ملتا ہے تو حسن ظن کرتا ہے اور کسی بدتر سے ملتا ہے تو بھی حسن ظن سے پیش آتا ہے۔ دوسروں کو اپنے سے بہتر سمجھنا۔''(۴۳)

۳۔تقویٰ

شیخ صدوق حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک مجلس میں اپنے ستر فضائل(۴۴) شمار کئے ہیں۔ ان میں ایک فضیلت اس طرح نقل ہوئی ہے:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ بے شک خداوند عالم نے میری محبت کو مومن کے دل قرار دیا ہے۔ اسی طرح تیری محبت کو مومنوں کے دلوں میں قرار دیا ہے۔ میرے اور تیرے بارے

میں کینہ کو نفاق کے دل میں قرار دیا ہے۔ پس تجھے باتقویٰ مومن دوست رکھتا ہے اور منافق و کافر تجھ سے کینہ رکھتا ہے۔'' (۳۵)

حضرت امیر علیہ السلام سے ایک روایت یوں بھی نقل ہوئی ہے:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے اس طرح پیمان لیا کہ تجھے صرف باتقویٰ مومن دوست رکھتا ہے اور منافق شقی کے دل میں کینہ ہوتا ہے۔'' (۳۶)

۴۔ اہل بیتؑ کی عملی پیروی

جس ایمان، اعتقاد اور عمل سے مرکب ہے اہل بیت علیہم السلام کی محبت بھی اسی طرح ہے۔ اس دوستی کو اپنے وجود میں حس کرنی چاہیے۔ اور زبان سے ظاہر کرنا چاہیے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''ما احب اللہ عزوجل من عصاہ''

جو خدا کی نافرمانی کرتا ہے خدا اسے دوست نہیں رکھتا۔

تعصی الإله و أنت تُظهر حُبَّه　　　هٰذا محالٌ فی الفِعال بدیع

لو کان حُبّك صادقًا لأطعتَه　　　إنّ المحبّ لمَن یُحبّ مطیع

تو گناہ بھی کرتا اس حال میں کہ اس سے دوستی کا دعویٰ بھی کرتے ہو۔ یہ محال ہے اور نئی چیز ہے۔

اگر اس کی دوستی سچی تھی تو تو نے اس کی اطاعت کی، بے شک اطاعت کرنے والے دوست وہ ہے جو اسے دوست رکھتا ہے۔'' (۳۸)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اپنے ایک صحابی سے یوں بیان فرماتے ہیں:

''اے خیثمہ! جہاں کہیں ہمارے دوستوں کو ملو انہیں ہمارا سلام دینا اور تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت کرنا، امیر افراد غریبوں پر توجہ دیں، باتوان ناتوان کی مدد کریں، زندہ افراد مردوں پر حاضر ہوں۔ گھروں میں ایک دوسرے سے ملاقات کریں، کیونکہ ان کی ملاقات سے ہمارے کام زندہ ہوتے ہیں خدا اس آدمی پر رحمت کرے۔ جو ہماری سنت کو زندہ رکھتے ہیں۔

اے خیثمہ! ہمارے دوستوں تک یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم خدا کی طرف سے کوئی چارہ نہیں

کر سکتے۔ سوائے صحیح کردار والے شخص۔ ہماری دوستی کو صرف متقی لوگ رکھتے ہیں۔ روز قیامت سب سے زیادہ افسوس وہ آدمی کرے گا جو دوسروں کو عدالت کی نصیحت کرتا ہو اور خود اس کے خلاف انجام دیتا ہو۔''(۳۹)

ایک حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حقیقی دوست کو حقیقی عملی پیروی کرنے والا قرار دیا ہے۔ حدیث میں اس طرح آیا ہے:

اِفْتَرَقَ النَّاسُ فِينَا عَلَى ثَلَاثِ فِرَقٍ فِرْقَةٌ أَحَبُّونَا انْتِظَارَ قَائِمِنَا لِيُصِيبُوا مِنْ دُنْيَانَا فَقَالُوا وَ حَفِظُوا كَلَامَنَا وَ قَصَّرُوا عَنْ فِعْلِنَا فَسَيَحْشُرُهُمُ اللّٰهُ إِلَى النَّارِ وَ فِرْقَةٌ أَحَبُّونَا وَ سَمِعُوا كَلَامَنَا وَ لَمْ يُقَصِّرُوا عَنْ فِعْلِنَا لِيَسْتَأْكِلُوا النَّاسَ بِنَا فَيَمْلَأُ اللّٰهُ بُطُونَهُمْ نَاراً يُسَلِّطُ عَلَيْهِمُ الْجُوعَ وَ الْعَطَشَ وَ فِرْقَةٌ أَحَبُّونَا وَ حَفِظُوا قَوْلَنَا وَ أَطَاعُوا أَمْرَنَا وَ لَمْ يُخَالِفُوا فِعْلَنَا فَأُولَئِكَ مِنَّا وَ نَحْنُ مِنْهُمْ.

ہمارے بارے میں لوگ تین قسم کے ہیں:

(۱) ایک گروہ ہمیں دوست رکھتا ہے اور اس انتظار میں ہے کہ ہم میں سے ایک آئے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے۔ ہماری دوستی کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اعمال کی انجام دہی میں کوتاہی سے کام لیتے ہیں ایسے لوگوں کو خدا جلد دوزخ میں ڈالے گا۔

(۲) ایک گروہ ہمیں دوست رکھتا ہے اور نیک اعمال انجام دیتے ہیں۔ ذرہ بھر کوتاہی نہیں کرتے۔ لیکن دکھاوا کرتے ہیں ایسے لوگ بھی دوزخی ہیں اور روزِ قیامت یہ لوگ بھوکے پیاسے ہوں گے۔

(۳) تیسرا وہ گروہ ہے جو ہمیں دوست رکھتا ہے ہماری سنت کو کرتے ہیں اور ہمارے فرامین پر عمل کرتے ہیں۔ ایسے لوگ ہمارے ہیں اور ہم ان سے ہیں۔(۴۰)

۵۔ سعادت

چند روایات اس عنوان سے ذکر ہوئی ہیں۔ ابوایوب انصاریؓ اس طرح نقل کرتے ہیں:

عرفہ کی شام، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: خداوند عالم نے اس

دن تم پر فخر کیا تم سب کو بخش دیا۔ اللہ کی خاص بخشش علیؑ کے شامل حال ہوگی۔ لیکن عمومی بخشش بھی ایسے افراد کے شامل حال ہوگی جو برے اعمال انجام نہ دیتے ہوں۔ اللہ کا فرمان ہے:

فَمَنۡ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنۡكُثُ عَلٰى نَفۡسِهٖ‌.

جس شخص نے عہد توڑا، تو اس نے اپنا نقصان کیا ہے۔(۴۱)

اگر چہ خصوصی بخشش اس کے ساتھ ہوگی کہ جس کی فرمانبرداری میری تابع داری اور جس کی نافرمانی میری نافرمانی ہے (یعنی حضرت علی علیہ السلام)۔

اس وقت فرمایا: اے علیؑ! اٹھو،

حضرت علی علیہ السلام اٹھے (اس طرح کہ) ان کا ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر تھا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! میں خدا کی طرف سے تم سب کے لئے پیغام لایا ہوں۔ میری اطاعت تم پر واجب ہے میں، مجھے اپنے رشتہ داروں کا ڈر نہیں اور نہ اس کی بخشش خاص کا خوف ہے۔ میرے علاوہ کوئی پیغمبر نہیں جو آشکار بیان کرنے والا ہو۔ بے شک جبرائیلؑ نے مجھے خبر دی ہے کہ حقیقی سعادت مند وہ شخص ہے جس نے میری زندگی اور میری وفات کے بعد علیؑ کو دوست رکھا ہو۔'' (۴۲)

یہ حدیث حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے نقل ہوئی ہے۔ اس حدیث کو شیخ صدوق (۴۳)، محمد بن جریر بن رستم طبری (۴۴)، احمد بن حنبل (۴۵)، ابن جوزی (۴۶)، ابوالقاسم طبرانی (۴۷)، خطیب خوارزمی (۴۸)، محمد بن علی طبری (۴۹)، ابن شہر آشوب (۵۰)، ابن بطریق حلّی (۵۱)، خضر موصلی (۵۲)، محبّ طبری (۵۳)، ابن ابی الحدید (۵۴)، علی بن یونس بیاضی (۵۵)، ابن جبر (۵۶)، علی بن عیسیٰ اربلی (۵۷)، محمد بن طلحہ شافعی (۵۸) اور باعونی دمشقی (۵۹) نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

۶۔ بشارت

ایک حدیث میں عمار یاسرؓ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں نقل کرتے ہیں:

''خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو تجھے دوست رکھتے ہیں اور تیری تصدیق کرتے ہیں وائے اس شخص پر جو تیرے بارے میں دل میں کینہ رکھتا ہے اور تجھے جھٹلاتا ہو۔''

اس حدیث کو حسن بن عرفہ (۶۰)، احمد بن حنبل (۶۱)، ابویعلی موصلی (۶۲)، حاکم نیشاپوری (۶۳)، ابن عدی (۶۴)، محمد بن سلمان

کوفی[۶۵]، شیخ طوسی[۶۶]، خطیب بغدادی[۶۷]، ابن عساکر دمشقی[۶۸]، ابن جوزی[۶۹]، خطیب خوارزمی[۷۰]، ابن بطریق حلّی[۷۱]، سیّد رضی الدین ابن طاؤس[۷۲]، حمّویی جوینی[۷۳]، محبّ طبری[۷۴]، خضر موصلی[۷۵]، ابن جبر[۷۶]، زرندی حنفی[۷۷]، علی بن یونس بیاضی[۷۸] اور متقی ہندی[۷۹] نے بھی نقل کی ہے۔

محققین نے ایک اور گروہ کا بھی ذکر کیا ہے جن کا کہ حصہ ہفتم میں ذکر ہو چکا ہے۔[۸۰]

نیز یہ حدیث حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے بھی روایت ہوئی ہے۔[۸۱]

۷۔ اہل بیت علیہم السلام کے دوستوں سے دوستی

حضرت علی علیہ السلام کے ایک صحابی حنش بن معتمر کہتے ہیں:

"میں حضرت امیرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے امیر المومنین تجھ پر سلام ہو اور خدا کی رحمت و برکت ہو تجھ پر۔ آپؑ نے دن کیسا گزارا ہے؟

حضرتؑ نے فرمایا: میں اس طرح دن گزارا کہ اپنے دوستوں کو دوست رکھا اور کینہ رکھنے والوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا ہے۔ ہمارے دوست رحمت خدا کے انتظار میں ہیں۔ ہمارے بارے میں کینہ رکھنے والے ایسی گرنے والی جگہ پر کھڑے ہیں جہاں سے وہ کسی وقت بھی گر سکتے ہیں یہ گر کر دوزخ میں جائیں گے۔ اس طرح کہ جنت کے دروازے اہل جنت کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں۔ خوش نصیب ہیں رحمت والے اور دوزخیوں کے لئے آگ ہے۔

اے حنش! اگر کسی شخص کے دل میں دوستی یا کینہ ہے۔ یہ معلوم ہو کر خوشی ہوتی ہے دل مطمئن ہوتا ہے کہ ان کے دل کی آزمائش ہو رہی ہے اگر ہمارے دوستوں میں سے ہے تو اس کے دل میں ہماری محبت ہوگی اور کوئی ہمارے بارے میں کینہ رکھتا ہے تو وہ ہمارا دوست نہیں۔

بے شک خدا نے ہمارے دوستوں سے عہد لیا ہے کہ ہمیں دوست رکھیں۔ ہم نجیب ہیں ہماری راہ و روش راہِ انبیاء ہے۔"[۸۲]

۸۔ اہل بیت علیہم السلام کے دشمنوں سے بیزاری

یہ صفت ایک نشانی کے طور پر قابل غور وفکر ہے یہ نہیں ہوسکتا وہ لوگ جو حضرت علی علیہ السلام و اہل بیت علیہم السلام کے دوست

ہوں، ایک ہی وقت میں ان کے دشمنوں کے دوست ہوں۔ کیونکہ ایک دل میں دو محبتیں جمع نہیں ہوسکتی ہیں۔جس دل میں خدا اور دوست خدا ہوں اس دل میں شیطان اور اس کے دوست جمع نہیں ہو سکتے۔اس مطلب پر چند روایات دلالت کرتی ہیں۔ ہم صرف نمونے کے طور پر دو روایات ذکر کرتے ہیں:

حنش بن معتمر صحابیٔ حضرت علی علیہ السلام اس طرح روایت کرتا ہے:

''میں حضرت کی خدمت میں پہنچا آپؑ کھلی فضا میں مسجد سے ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے سلام کیا: اے امیر المومنینؑ! آپ پر سلام ہو۔ اللہ کی رحمت و برکت ہو آپ پر۔ رات کیسی گزاری؟

حضرتؑ نے سر بلند کیا: سلام کا جواب دیا اور فرمایا: میں نے صبح اس حال میں کی کہ اپنے دوستوں کو دوست رکھتا ہوں۔ کینہ رکھنے والوں کے ساتھ کینہ رکھا اور صبر کیا۔ ہمارے دوست ہر روز امام زمانؑ کے ظہور کی انتظار میں ہیں۔ جو لوگ ہم سے کینہ رکھتے ہیں وہ ایسی جگہ کھڑے ہیں کہ کسی وقت بھی دوزخ میں گر سکتے ہیں۔

اے معتمر کے باپ! ہمارے دوستوں کے دل میں کینہ نہیں آسکتا اور کینہ رکھنے والوں کے دلوں میں ہماری محبت نہیں آسکتی۔ خداوند عالم نے لوگوں کے دلوں میں فطری طور پر ہماری محبت رکھی ہے۔ جو لوگ ہم اہل بیتؑ سے کینہ رکھتے ہیں وہ ذلیل وخوار ہیں۔ پس ہمارے دوستوں کے دلوں میں کینہ نہیں ہوسکتا اور جس کے دل میں کینہ ہو اس کے دل میں ہماری محبت نہیں آسکتی۔ ہماری دوستی اور ہمارے دشمنوں کی دوستی ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتی۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ.

خدا نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں پیدا کیے۔ (۸۳)

کہ ایک دل ایک گروہ سے دوستی کرے اور دوسرا دل دوسرے گروہ سے دوستی رکھے۔'' (۸۴)

ایک حدیث میں ہے کہ عبد اللہ بن عباس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نصیحت کا تقاضا کیا۔ آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام اور اہل بیت علیہم السلام سے دوستی کی نصیحت فرمائی اور ان سے دشمنی و کینہ سے بچ رہنے کی نصیحت کی۔

''عباس کہتا ہے کہ میں نے کہا: اے رسول خداؐ! کیا کسی کے دل میں علیؑ کے بارے میں کینہ ہوسکتا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اے عباس کے بیٹے! ہاں، ایک گروہ اپنے آپ کو میری امت سمجھتا ہے اور علیؑ کے بارے میں دل میں کینہ رکھتا ہے۔ خدا نے انہیں سلام کا کوئی فائدہ نہیں دیا۔

اے عباس کے بیٹے! کینہ رکھنا اس بات کی نشانی ہے کہ وہ علیؑ پر دوسروں کو بافضیلت سمجھتا ہے۔

اس خدا کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ رسول بنا کر بھیجا۔ خدا نے مجھ سے گرامی تر کوئی نبی نہیں بھیجا اور کسی پیغمبر کا وصی علی علیہ السلام سے بافضیلت نہیں آیا ہے۔

ابن عباس کہتا ہے: میں ہمیشہ یہ نصیحت کرتا ہوں اور خود بھی فرمان رسولؐ کا پابند ہوں۔ میرے نزدیک علیؑ کی دوستی بہترین نیکی ہے۔'' ﴿۱۸۵﴾

اور بھی روایات اس کے بارے میں ہیں اور بعد شیعہ کی صفات میں ذکر ہوں گی۔

حاشیہ جات:

① صفات الشیعہ: حدیث ۳۰؛ المحاسن؛ ج۱، ص ۲۳۶، حدیث ۴۲۹

② امالی صدوق: مجلس ۴۲، حدیث ۱۲، علل الشرائع: ص ۱۴۱، باب ۱۲۰، حدیث معانی الاخبار: ص ۱۶۰۔۱۶۱، باب معنی اول النعم، حدیث ۱، بشارۃ المصطفی؛ ص ۲۴۲، جزء چهارم، حدیث ۸۵، المحاسن: ج۱، ص ۲۳۲، حدیث ۴۱۹، باب طیب المولداز کتاب الصفوہ۔ شرح الاخبار: ج۳، ص ۸، حدیث ۹۲۸؛ روضہ الواعظین: ص ۲۷۱، امالی طوسی: مجلس ۱۶، حدیث ۲۴

③ امالی صدوق: مجلس ۴۲، حدیث ۱۳، علل الشرائع: ص ۱۴۱، باب ۱۲۰، حدیث ۲: معانی الاخبار: ص ۱۶۱، باب معنی اول النعم، حدیث ۲، بشارۃ المصطفی: ص ۱۷۶۔ ۱۷۷، حدیث ۳۳۸؛ روضہ الواعظین: ص ۲۷۱

④ المحاسن: ج۱، ص ۲۳۲۔ ۲۳۳، حدیث ۴۲۱؛ تہذیب الاحکام: ج ۴، ص ۱۴۳، کتاب الزکاۃ، باب ۳۹ باب الزیادات: حدیث ۴۰۱/۲۳

⑤ امالی صدوق: مجلس ۴۲، حدیث ۱۴؛ علل الشرائع: ص ۱۴۱، باب ۱۲۰، حدیث ۳؛ معانی الاخبار: ص ۱۶۱، باب معنی اول النعم، حدیث ۳، بشارۃ المصطفی: ص ۲۴۳، جزء چهارم، حدیث ۱۸۷

⑥ امالی صدوق: مجلس ۵۸، حدیث ۱۹

⑦ امالی صدوق: مجلس ۸۹، حدیث ۵، معانی الاخبار: ص ۱۶۱، حدیث ۴؛ علل الشرائع: ص ۱۴۲، باب ۱۲۰، حدیث ۵؛ بشارۃ المصطفی: ص ۲۹، جزء اول، حدیث ۱۴

⑧ المحاسن: ج ۲، ص ۵۸، حدیث ۱۱۶۸، کتاب العلل

⑨ تفسیر فرات کوفی: ص ۱۴۷۔ ۱۴۸، حدیث ۱۸۵، در تفسیر سورہ اعراف، و ص ۲۴۲، حدیث ۳۲۸، در تفسیر سورہ اسراء

⑩ علل الشرائع: ص ۱۴۲۔ ۱۴۵، باب ۱۲۰، فی اُنّ علّۃ حبّ اھل البیت علیہم السلام طیب الولادۃ و علۃ بغضھم خبث الولادۃ، حدیث ۶، ۷، ۹، ۱۲

⑪ شواھدالتنزیل: ج۱، ص۵۲۳۔ ۵۲۶، حدیث ۴۷۵۔ ۳۷۸

⑫ مناقب آل ابی طالب: ج۳، ص۲۳۹۔ ۲۴۲، فی بغضہ علیہ السلام

⑬ الروضہ فی فضائل امیر المومنین علیہ السلام: ص۱۶۷۔ ۱۶۸، حدیث ۱۶۲، و الفضائل: ص۱۵۵

⑭ العقدالنضید: ص۲۴، حدیث۸

⑮ امالی صدوق: مجلس ۵۴، حدیث ۲۲، معانی الاخبار: ص ۴۰۰، باب نوادر المعانی و در کتاب خصال: ص۲۱۶۔ ۲۱۷، باب الاربعہ، حدیث۴۰

⑯ تاریخ مدینۃ دمشق: ج۴۲، ص۲۸۸۔ ۲۸۹، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

⑰ علل الشرائع: ص۱۴۵، باب ۱۲۰، حدیث ۱۲

⑱ المجروحین۔ ابن حبان: ج۱، ص ۲۳۱، شرح حال حسن بن علی بن زکریا بصری؛ الموضوعات: ج۱، ص۳۶۹۔ ۳۷۰، فضائل علی بن ابی طالب، حدیث ۱۸، معرفۃ التذکرۃ۔ ابن القیسرانی۔: ص۱۰۵، حدیث ۱۴۵؛ میزان الاعتدال: ج۱، ص۵۰۹، شرح حال حسن بن علی بن زکریا (۱۹۰۴)؛ لسان المیزان: ج۲، ص۲۳۱ (۹۸۷)

⑲ الارشاد: ج۱، ص۴۵

⑳ امالی صدوق: مجلس ۱۸، حدیث ۶، علل الشرائع: ص ۱۴۲، باب ۱۲۰، حدیث ۴؛ مناقب آل ابی طالب: ج۳، ص ۸۲، فی انہ علیہ السلام خیر الخلق بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

㉑ اخبار و حکایات: ابو الحسن غسانی: ۔ ص۴۹، شمارہ ۸۳

㉒ *حرہ کا واقعہ کربلا کے دو سال ہوا اس میں یزیدی فوج کے لئے شہر مدینہ کو تین دن تک حلال قرار دے دیا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس سال ایک ہزار باکرہ لڑکیوں نے حرام کے بچے جنے تھے۔*

㉓ شواھدالتنزیل: ج۱، ص۵۲۳۔ ۵۲۵، حدیث ۴۷۵

㉔ شرح نہج البلاغہ: ابن ابی الحدید۔ ج ۴، ص۱۱۰، شرح خطبہ ۵۶، اسنی المطالب: ص ۵۷۔ ۵۸

㉕ جوامع الجامع: ج۳، ص ۳۷۲، مجمع البیان: ج۹، ص ۱۷۷، تفسیر سورہ محمد: اسنی المطالب: ص ۵۷۔ ۵۸؛ تاریخ مدینۃ دمشق: ج۴۲، ص ۲۸۷، شرح حال حضرت علی علیہ السلام: نہج الایمان: ص۴۵۶

㉖ امالی صدوق: مجلس ۵۰، حدیث ۱۴، و مجلس ۵۸، حدیث ۱۹

۲۷ ابو عبید هروی در الغریبین: ج۱، ص ۲۲۲، ابن جوزی در غریب الحدیث: ج۱، ص ۹۰، ابن اثیر در النهایه: ج۱، ص ۱۶۱؛ ابن منظور در لسان العرب: ج۱، ص ۵۳۶، همگی در ماده "بور"

۲۸ امالی مفید: مجلس ۳۲، حدیث ۲؛ امالی طوسی: مجلس ۲، حدیث ۳؛ بشارة المصطفی: ص ۷۶۔ ۸۷، جزء دوم، حدیث ۱۹، مناقب امیر المومنین۔ محمد بن سلیمان کوفی: ج۱، ص ۴۴۰۔ ۴۴۱، حدیث ۶۹۵

۲۹ الاستعیاب: ج۳، ص ۱۱۱۵، شرح حال حضرت علی علیہ السلام (۱۸۵۵)

۳۰ اصول کافی: ج۲، ص ۴۷، باب خصال المومن، حدیث ۲

۳۱ *علامہ مجلسی نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ دوست کی خاطر ستم نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی گناہ کرنا چاہئے اور دوستوں پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالنا چاہئے۔*

۳۲ اصول کافی: ج۲، ص ۴۷، باب خصال المومن، حدیث ۱

۳۳ امالی طوسی: مجلس ۶، حدیث ۵، الخصال: باب العشرہ، حدیث ۱۷۔ روضہ الواعظین: ص ۷؛ تنبیه الخواطر: ج۲، ص ۱۸۳، و در ص ۱۱۲، باتفاوتهای

۳۴ *حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے وہ ستر فضائل جن میں ان کا کوئی شریک نہیں ہے:*

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ السِّنَانِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الدَّقَّاقُ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ هِشَامٍ الْمُكَتِّبُ وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حُكَيْمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام لَقَدْ عَلِمَ الْمُسْتَحْفَظُونَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم اَنَّهُ لَيْسَ فِيهِمْ رَجُلٌ لَهُ مَنْقَبَةٌ اِلَّا وَ قَدْ شَرِكْتُهُ فِيهَا وَ فَضَلْتُهُ وَ لِي سَبْعُونَ مَنْقَبَةً لَمْ يَشْرَكْنِي فِيهَا اَحَدٌ مِنْهُمْ قُلْتُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَاَخْبِرْنِي بِهِنَّ فَقَالَ عليه السلام اِنَّ اَوَّلَ مَنْقَبَةٍ لِي اَنِّي لَمْ اُشْرِكْ بِاللهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَ لَمْ اَعْبُدِ اللَّاتَ وَ الْعُزَّى وَ الثَّانِيَةُ اَنِّي لَمْ اَشْرَبِ الْخَمْرَ قَطُّ وَ الثَّالِثَةُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم اسْتَوْهَبَنِي عَنْ اَبِي فِي صِبَائِي وَ كُنْتُ اَكِيلَهُ وَ شَرِيبَهُ وَ مُؤْنِسَهُ وَ مُحَدِّثَهُ وَ الرَّابِعَةُ اَنِّي اَوَّلُ النَّاسِ اِيمَاناً وَ اِسْلَاماً وَ الْخَامِسَةُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لِي يَا عَلِيُّ اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ

هَارُونَ مِنْ مُوسَى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَ السَّادِسَةُ اَنِّي كُنْتُ آخِرَ النَّاسِ عَهْداً بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ دَلَّيْتُهُ فِي حُفْرَتِهِ وَ السَّابِعَةُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَنَامَنِي عَلَى فِرَاشِهِ حَيْثُ ذَهَبَ اِلَى الْغَارِ وَ سَجَّانِي بِبُرْدِهِ فَلَمَّا جَاءَ الْمُشْرِكُونَ ظَنُّونِي مُحَمَّداً ﷺ فَاَيْقَظُونِي وَ قَالُوا مَا فَعَلَ صَاحِبُكَ فَقُلْتُ ذَهَبَ فِي حَاجَتِهِ فَقَالُوا لَوْ كَانَ هَرَبَ لَهَرَبَ هَذَا مَعَهُ وَ اَمَّا الثَّامِنَةُ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَنِي اَلْفَ بَابٍ مِنَ الْعِلْمِ يَفْتَحُ كُلُّ بَابٍ اَلْفَ بَابٍ وَ لَمْ يُعَلِّمْ ذَلِكَ اَحَداً غَيْرِي وَ اَمَّا التَّاسِعَةُ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِي يَا عَلِيُّ اِذَا حَشَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْاَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ نُصِبَ لِي مِنْبَرٌ فَوْقَ مَنَابِرِ النَّبِيِّينَ وَ نُصِبَ لَكَ مِنْبَرٌ فَوْقَ مَنَابِرِ الْوَصِيِّينَ فَتَرْتَقِي عَلَيْهِ وَ اَمَّا الْعَاشِرَةُ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَا عَلِيُّ لَا اُعْطَى فِي الْقِيَامَةِ اِلَّا سَاَلْتُ لَكَ مِثْلَهُ وَ اَمَّا الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَا عَلِيُّ اَنْتَ اَخِي وَ اَنَا اَخُوكَ يَدُكَ فِي يَدِي حَتَّى تَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَ اَمَّا الثَّانِيَةَ عَشْرَةَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَا عَلِيُّ مَثَلُكَ فِي اُمَّتِي كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ وَ اَمَّا الثَّالِثَةَ عَشْرَةَ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَمَّمَنِي بِعِمَامَةِ نَفْسِهِ بِيَدِهِ وَ دَعَا لِي بِدَعَوَاتِ النَّصْرِ عَلَى اَعْدَاءِ اللّٰهِ فَهَزَمْتُهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَمَّا الرَّابِعَةَ عَشْرَةَ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَنِي اَنْ اَمْسَحَ يَدِي عَلَى ضَرْعِ شَاةٍ قَدْ يَبِسَ ضَرْعُهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَلِ امْسَحْ اَنْتَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ فِعْلُكَ فِعْلِي فَمَسَحْتُ عَلَيْهَا يَدِي فَدَرَّ عَلَيَّ مِنْ لَبَنِهَا فَسَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شَرْبَةً ثُمَّ اَتَتْ عَجُوزَةٌ فَشَكَتِ الظَّمَاَ فَسَقَيْتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّي سَاَلْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ يُبَارِكَ فِي يَدِكَ فَفَعَلَ وَ اَمَّا الْخَامِسَةَ عَشْرَةَ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَوْصَى اِلَيَّ وَ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا يَلِيَ غُسْلِي غَيْرُكَ وَ لَا يُوَارِي عَوْرَتِي غَيْرُكَ فَاِنَّهُ اِنْ رَاَى اَحَدٌ عَوْرَتِي غَيْرُكَ تَفَقَّاَتْ عَيْنَاهُ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ لِي بِتَقْلِيبِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّكَ سَتُعَانُ فَوَ اللّٰهِ مَا اَرَدْتُ اَنْ اُقَلِّبَ عُضْواً مِنْ اَعْضَائِهِ اِلَّا قُلِّبَ لِي وَ اَمَّا السَّادِسَةَ عَشْرَةَ فَاِنِّي اَرَدْتُ اَنْ اُجَرِّدَهُ فَنُودِيتُ يَا وَصِيَّ مُحَمَّدٍ لَا تُجَرِّدْهُ فَغَسِّلْهُ وَ الْقَمِيصُ عَلَيْهِ فَلَا وَ اللّٰهِ الَّذِي اَكْرَمَهُ بِالنُّبُوَّةِ وَ خَصَّهُ بِالرِّسَالَةِ مَا رَاَيْتُ لَهُ عَوْرَةً خَصَّنِي اللّٰهُ بِذَلِكَ مِنْ بَيْنِ اَصْحَابِهِ وَ اَمَّا السَّابِعَةَ عَشْرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ زَوَّجَنِي فَاطِمَةَ وَ قَدْ كَانَ خَطَبَهَا اَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَزَوَّجَنِي اللّٰهُ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَاوَاتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَنِيئاً لَكَ يَا عَلِيُّ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ زَوَّجَكَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ اَهْلِ

الْجَنَّةِ وَ هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ اَ وَ لَسْتُ مِنْكَ فَقَالَ بَلَى يَا عَلِيُّ وَ اَنْتَ مِنِّي وَ اَنَا مِنْكَ كَيَمِينِي مِنْ شِمَالِي لَا اَسْتَغْنِي عَنْكَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ اَمَّا الثَّامِنَةَ عَشْرَةَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِي يَا عَلِيُّ اَنْتَ صَاحِبُ لِوَاءِ الْحَمْدِ فِي الْآخِرَةِ وَ اَنْتَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَقْرَبُ الْخَلَائِقِ مِنِّي مَجْلِساً يُبْسَطُ لِي وَ يُبْسَطُ لَكَ فَاَكُونُ فِي زُمْرَةِ النَّبِيِّينَ وَ تَكُونُ فِي زُمْرَةِ الْوَصِيِّينَ وَ يُوضَعُ عَلَى رَاْسِكَ تَاجُ النُّورِ وَ اِكْلِيلُ الْكَرَامَةِ يَحُفُّ بِكَ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يَفْرُغَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ وَ اَمَّا التَّاسِعَةَ عَشْرَةَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ سَتُقَاتِلُ النَّاكِثِينَ وَ الْقَاسِطِينَ وَ الْمَارِقِينَ فَمَنْ قَاتَلَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ لَكَ بِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ شَفَاعَةً فِي مِائَةِ اَلْفٍ مِنْ شِيعَتِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَمَنِ النَّاكِثُونَ قَالَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ سَيُبَايِعَانِكَ بِالْحِجَازِ وَ يَنْكُثَانِكَ بِالْعِرَاقِ فَاِذَا فَعَلَا ذَلِكَ فَحَارِبْهُمَا فَاِنَّ فِي قِتَالِهِمَا طَهَارَةً لِاَهْلِ الْاَرْضِ قُلْتُ فَمَنِ الْقَاسِطُونَ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَ اَصْحَابُهُ قُلْتُ فَمَنِ الْمَارِقُونَ قَالَ اَصْحَابُ ذِي الثُّدَيَّةِ وَ هُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاقْتُلْهُمْ فَاِنَّ فِي قَتْلِهِمْ فَرَجاً لِاَهْلِ الْاَرْضِ وَ عَذَاباً مُعَجَّلًا عَلَيْهِمْ وَ ذُخْراً لَكَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ اَمَّا الْعِشْرُونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِي مَثَلُكَ فِي اُمَّتِي مَثَلُ بَابِ حِطَّةٍ فِي بَنِي اِسْرَائِيلَ فَمَنْ دَخَلَ فِي وَلَايَتِكَ فَقَدْ دَخَلَ الْبَابَ كَمَا اَمَرَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَمَّا الْحَادِيَةُ وَ الْعِشْرُونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا وَ لَنْ تُدْخَلَ الْمَدِينَةُ اِلَّا مِنْ بَابِهَا ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ اِنَّكَ سَتَرْعَى ذِمَّتِي وَ تُقَاتِلُ عَلَى سُنَّتِي وَ تُخَالِفُكَ اُمَّتِي وَ اَمَّا الثَّانِيَةُ وَ الْعِشْرُونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَلَقَ ابْنَيَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ مِنْ نُورٍ اَلْقَاهُ اِلَيْكَ وَ اِلَى فَاطِمَةَ وَ هُمَا يَهْتَزَّانِ كَمَا يَهْتَزُّ الْقُرْطَانِ اِذَا كَانَا فِي الْاُذُنَيْنِ وَ نُورُهُمَا مُتَضَاعِفٌ عَلَى نُورِ الشُّهَدَاءِ سَبْعِينَ اَلْفَ ضِعْفٍ يَا عَلِيُّ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ وَعَدَنِي اَنْ يُكْرِمَهُمَا كَرَامَةً لَا يُكْرِمُ بِهَا اَحَداً مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ وَ الْعِشْرُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَعْطَانِي خَاتَمَهُ فِي حَيَاتِهِ وَ دِرْعَهُ وَ مِنْطَقَتَهُ وَ قَلَّدَنِي سَيْفَهُ وَ اَصْحَابُهُ كُلُّهُمْ حُضُورٌ وَ عَمِّيَ الْعَبَّاسُ حَاضِرٌ فَخَصَّنِي اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْهُ بِذَلِكَ دُونَهُمْ وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ وَ الْعِشْرُونَ فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَنْزَلَ عَلَى رَسُولِهِ يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً فَكَانَ لِي دِينَارٌ فَبِعْتُهُ

عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَكُنْتُ إِذَا نَاجَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَصَّدَّقُ قَبْلَ ذٰلِكَ بِدِرْهَمٍ وَ وَ اللهِ مَا فَعَلَ هٰذَا اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِهِ قَبْلِي وَ لَا بَعْدِي فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰاكُمْ صَدَقَاتٍ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَ تَابَ اللهُ عَلَيْكُمْ الْآيَةَ فَهَلْ تَكُونُ التَّوْبَةُ اِلَّا مِنْ ذَنْبٍ كَانَ اَمَّا الْخَامِسَةُ وَ الْعِشْرُونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الْجَنَّةُ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ حَتّٰى اَدْخُلَهَا اَنَا وَ هِيَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الْاَوْصِيَاءِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا اَنْتَ يَا عَلِيُّ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى بَشَّرَنِي فِيكَ بِبُشْرٰى لَمْ يُبَشِّرْ بِهَا نَبِيّاً قَبْلِي بَشَّرَنِي بِاَنَّكَ سَيِّدُ الْاَوْصِيَاءِ وَ اَنَّ ابْنَيْكَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ اَمَّا السَّادِسَةُ وَ الْعِشْرُونَ فَاِنَّ جَعْفَراً اَخِي الطَّيَّارُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ الْمُزَيَّنُ بِالْجَنَاحَيْنِ مِنْ دُرٍّ وَ يَاقُوتٍ وَ زَبَرْجَدٍ وَ اَمَّا السَّابِعَةُ وَ الْعِشْرُونَ فَعَمِّي حَمْزَةُ سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَ اَمَّا الثَّامِنَةُ وَ الْعِشْرُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى وَعَدَنِي فِيكَ وَعْداً لَنْ يُخْلِفَهُ جَعَلَنِي نَبِيّاً وَ جَعَلَكَ وَصِيّاً وَ سَتَلْقٰى مِنْ اُمَّتِي مِنْ بَعْدِي مَا لَقِيَ مُوسٰى مِنْ فِرْعَوْنَ فَاصْبِرْ وَ احْتَسِبْ حَتّٰى تَلْقَانِي فَاُوَالِي مَنْ وَالَاكَ وَ اُعَادِي مَنْ عَادَاكَ وَ اَمَّا التَّاسِعَةُ وَ الْعِشْرُونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَا عَلِيُّ اَنْتَ صَاحِبُ الْحَوْضِ لَا يَمْلِكُهُ غَيْرُكَ وَ سَيَاْتِيكَ قَوْمٌ فَيَسْتَسْقُونَكَ فَتَقُولُ لَا وَ لَا مِثْلَ ذَرَّةٍ فَيَنْصَرِفُونَ مُسْوَدَّةً وُجُوهُهُمْ وَ سَتَرِدُ عَلَيْكَ شِيعَتِي وَ شِيعَتُكَ فَتَقُولُ رَوُّوا رِوَاءً مَرْوِيِّينَ فَيَرْوَوْنَ مُبْيَضَّةً وُجُوهُهُمْ وَ اَمَّا الثَّلَاثُونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يُحْشَرُ اُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى خَمْسِ رَايَاتٍ فَاَوَّلُ رَايَةٍ تَرِدُ عَلَيَّ رَايَةُ فِرْعَوْنِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَ هُوَ مُعَاوِيَةُ وَ الثَّانِيَةُ مَعَ سَامِرِيِّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَ هُوَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَ الثَّالِثَةُ مَعَ جَاثَلِيقِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَ هُوَ اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ وَ الرَّابِعَةُ مَعَ اَبِي الْاَعْوَرِ السُّلَمِيِّ وَ اَمَّا الْخَامِسَةُ فَمَعَكَ يَا عَلِيُّ تَحْتَهَا الْمُؤْمِنُونَ وَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ ثُمَّ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى لِلْاَرْبَعَةِ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُوراً فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَ هُمْ شِيعَتِي وَ مَنْ وَالَانِي وَ قَاتَلَ مَعِيَ الْفِئَةَ الْبَاغِيَةَ وَ النَّاكِبَةَ عَنِ الصِّرَاطِ وَ بَابُ الرَّحْمَةِ وَ هُمْ شِيعَتِي فَيُنَادِي هٰؤُلَاءِ اَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ قَالُوا بَلٰى وَ لٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَ تَرَبَّصْتُمْ وَ ارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَاءَ اَمْرُ اللهِ وَ غَرَّكُمْ بِاللهِ الْغَرُورُ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَ لَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مَاْوَاكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلَاكُمْ وَ بِئْسَ الْمَصِيرُ ثُمَّ تَرِدُ اُمَّتِي وَ شِيعَتِي

فَيُرَوَّوْنَ مِنْ حَوْضِ مُحَمَّدٍﷺ وَ بِيَدِى عَصَا عَوْسَجٍ اَطْرُدُ بِهَا اَعْدَائِى طَرْدَ غَرِيبَةِ الْاِبِلِ وَ اَمَّا الْحَادِيَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنِّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِﷺ يَقُولُ لَوْ لَا اَنْ يَقُولَ فِيكَ الْغَالُونَ مِنْ اُمَّتِى مَا قَالَتِ النَّصَارَى فِى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ لَقُلْتُ فِيكَ قَوْلًا لَا تَمُرُّ بِمَلَاٍ مِنَ النَّاسِ اِلَّا اَخَذُوا التُّرَابَ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْكَ يَسْتَشْفُونَ بِهِ وَ اَمَّا الثَّانِيَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنِّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِﷺ يَقُولُ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى نَصَرَنِى بِالرُّعْبِ فَسَاَلْتُهُ اَنْ يَنْصُرَكَ بِمِثْلِهِ فَجَعَلَ لَكَ مِنْ ذَلِكَ مِثْلَ الَّذِى جَعَلَ لِى وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِﷺ اَلْتَقَمَ اُذُنِى وَ عَلَّمَنِى مَا كَانَ وَ مَا يَكُونُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَسَاقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ ذَلِكَ اِلَيَّ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِﷺ وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنَّ النَّصَارَى ادَّعَوْا اَمْراً فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَ اَبْنَاءَكُمْ وَ نِسَاءَنَا وَ نِسَاءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ فَكَانَتْ نَفْسِى نَفْسَ رَسُولِ اللهِﷺ وَ النِّسَاءُ فَاطِمَةُؑ وَ الْاَبْنَاءُ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ ثُمَّ نَدِمَ الْقَوْمُ فَسَاَلُوا رَسُولَ اللهِﷺ الْاِعْفَاءَ فَاَعْفَاهُمْ وَ الَّذِى اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى وَ الْفُرْقَانَ عَلَى مُحَمَّدٍﷺ لَوْ بَاهَلُونَا لَمُسِخُوا قِرَدَةً وَ خَنَازِيرَ وَ اَمَّا الْخَامِسَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِﷺ وَجَّهَنِى يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ ائْتِنِى بِكَفِّ حَصَيَاتٍ مَجْمُوعَةٍ فِى مَكَانٍ وَاحِدٍ فَاَخَذْتُهَا ثُمَّ شَمِمْتُهَا فَاِذَا هِىَ طَيِّبَةٌ تَفُوحُ مِنْهَا رَائِحَةُ الْمِسْكِ فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَرَمَى بِهَا وُجُوهَ الْمُشْرِكِينَ وَ تِلْكَ الْحَصَيَاتُ اَرْبَعٌ مِنْهَا كُنَّ مِنَ الْفِرْدَوْسِ وَ حَصَاةٌ مِنَ الْمَشْرِقِ وَ حَصَاةٌ مِنَ الْمَغْرِبِ وَ حَصَاةٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِائَةُ اَلْفِ مَلَكٍ مَدَداً لَنَا لَمْ يُكْرِمِ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهَذِهِ الْفَضِيلَةِ اَحَداً قَبْلُ وَ لَا بَعْدُ وَ اَمَّا السَّادِسَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنِّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِﷺ يَقُولُ وَيْلٌ لِقَاتِلِكَ اِنَّهُ اَشْقَى مِنْ ثَمُودَ وَ مِنْ عَاقِرِ النَّاقَةِ وَ اِنَّ عَرْشَ الرَّحْمَنِ لَيَهْتَزُّ لِقَتْلِكَ فَاَبْشِرْ يَا عَلِيُّ فَاِنَّكَ فِى زُمْرَةِ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِينَ وَ اَمَّا السَّابِعَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ خَصَّنِى مِنْ بَيْنِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍﷺ بِعِلْمِ النَّاسِخِ وَ الْمَنْسُوخِ وَ الْمُحْكَمِ وَ الْمُتَشَابِهِ وَ الْخَاصِّ وَ الْعَامِّ وَ ذَلِكَ مِمَّا مَنَّ اللهُ بِهِ عَلَيَّ وَ عَلَى رَسُولِهِ وَ قَالَ لِى الرَّسُولُﷺ يَا عَلِيُّ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَمَرَنِى اَنْ اُدْنِيَكَ وَ لَا اُقْصِيَكَ وَ اُعَلِّمَكَ وَ لَا اَجْفُوَكَ وَ حَقٌّ عَلَيَّ اَنْ اُطِيعَ رَبِّى وَ حَقٌّ عَلَيْكَ اَنْ تَعِيَ وَ اَمَّا الثَّامِنَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنَّ

رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ بَعَثَنِی بَعْثاً وَ دَعَا لِی بِدَعَوَاتٍ وَ اَطْلَعَنِی عَلَی مَا یَجْرِی بَعْدَهُ فَحَزِنَ لِذَلِكَ بَعْضُ اَصْحَابِهِ قَالَ لَوْ قَدَرَ مُحَمَّدٌ اَنْ یَجْعَلَ ابْنَ عَمِّهِ نَبِیّاً لَجَعَلَهُ فَشَرَّفَنِی اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِالاطِّلَاعِ عَلَی ذَلِكَ عَلَی لِسَانِ نَبِیِّهِ ﷺ وَ اَمَّا التَّاسِعَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ كَذَبَ مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ یُحِبُّنِی وَ یُبْغِضُ عَلِیّاً لَا یَجْتَمِعُ حُبِّی وَ حُبُّهُ اِلَّا فِی قَلْبِ مُؤْمِنٍ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ اَهْلَ حُبِّی وَ حُبِّكَ یَا عَلِیُّ فِی اَوَّلِ زُمْرَةِ السَّابِقِینَ اِلَی الْجَنَّةِ وَ جَعَلَ اَهْلَ بُغْضِی وَ بُغْضِكَ فِی اَوَّلِ زُمْرَةِ الضَّالِّینَ مِنْ اُمَّتِی اِلَی النَّارِ وَ اَمَّا الْاَرْبَعُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ وَجَّهَنِی فِی بَعْضِ الْغَزَوَاتِ اِلَی رَكِیٍّ فَاِذَا لَیْسَ فِیهِ مَاءٌ فَرَجَعْتُ اِلَیْهِ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَفِیهِ طِینٌ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ائْتِنِی مِنْهُ فَاَتَیْتُ مِنْهُ بِطِینٍ فَتَكَلَّمَ فِیهِ ثُمَّ قَالَ اَلْقِهِ فِی الرَّكِیِّ فَاَلْقَیْتُهُ فَاِذَا الْمَاءُ قَدْ نَبَعَ حَتَّی امْتَلَاَ جَوَانِبُ الرَّكِیِّ فَجِئْتُ اِلَیْهِ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِی وُفِّقْتَ یَا عَلِیُّ وَ بِبَرَكَتِكَ نَبَعَ الْمَاءُ فَهَذِهِ الْمَنْقَبَةُ خَاصَّةٌ بِی مِنْ دُونِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَ اَمَّا الْحَادِیَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ اَبْشِرْ یَا عَلِیُّ فَاِنَّ جَبْرَئِیلَ اَتَانِی فَقَالَ لِی یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَی نَظَرَ اِلَی اَصْحَابِكَ فَوَجَدَ ابْنَ عَمِّكَ وَ خَتَنَكَ عَلَی ابْنَتِكَ فَاطِمَةَ خَیْرَ اَصْحَابِكَ فَجَعَلَهُ وَصِیَّكَ وَ الْمُؤَدِّیَ عَنْكَ وَ اَمَّا الثَّانِیَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ اَبْشِرْ یَا عَلِیُّ فَاِنَّ مَنْزِلَكَ فِی الْجَنَّةِ مُوَاجِهُ مَنْزِلِی وَ اَنْتَ مَعِی فِی الرَّفِیقِ الْاَعْلَی فِی اَعْلَی عِلِّیِّینَ قُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ وَ مَا اَعْلَی عِلِّیُّونَ فَقَالَ قُبَّةٌ مِنْ دُرَّةٍ بَیْضَاءَ لَهَا سَبْعُونَ اَلْفَ مِصْرَاعٍ مَسْكَنٌ لِی وَ لَكَ یَا عَلِیُّ وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ رَسَّخَ حُبِّی فِی قُلُوبِ الْمُؤْمِنِینَ وَ كَذَلِكَ رَسَّخَ حُبَّكَ یَا عَلِیُّ فِی قُلُوبِ الْمُؤْمِنِینَ وَ رَسَّخَ بُغْضِی وَ بُغْضَكَ فِی قُلُوبِ الْمُنَافِقِینَ فَلَا یُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ وَ لَا یُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ كَافِرٌ وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ لَنْ یُبْغِضَكَ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَعِیٌّ وَ لَا مِنَ الْعَجَمِ اِلَّا شَقِیٌّ وَ لَا مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا سَلَقْلَقِیَّةٌ وَ اَمَّا الْخَامِسَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ دَعَانِی وَ اَنَا رَمِدُ الْعَیْنِ فَتَفَلَ فِی عَیْنِی وَ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ حَرَّهَا فِی بَرْدِهَا وَ بَرْدَهَا فِی حَرِّهَا فَوَ اللّٰهِ مَا اشْتَكَتْ عَیْنِی اِلَی هَذِهِ السَّاعَةِ وَ اَمَّا السَّادِسَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ اَمَرَ اَصْحَابَهُ وَ عُمُومَتَهُ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ وَ فَتَحَ بَابِی بِاَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلَیْسَ لِاَحَدٍ مَنْقَبَةٌ مِثْلُ مَنْقَبَتِی وَ اَمَّا السَّابِعَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنَّ

رَسُولَ اللهِ ﷺ اَمَرَنِي فِي وَصِيَّتِهِ بِقَضَاءِ دُيُونِهِ وَ عِدَاتِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّهُ لَيْسَ عِنْدِي مَالٌ فَقَالَ سَيُعِينُكَ اللهُ فَمَا اَرَدْتُ اَمْراً مِنْ قَضَاءِ دُيُونِهِ وَ عِدَاتِهِ اِلَّا يَسَّرَهُ اللهُ لِي حَتَّى قَضَيْتُ دُيُونَهُ وَ عِدَاتِهِ وَ اَحْصَيْتُ ذٰلِكَ فَبَلَغَ ثَمَانِينَ اَلْفاً وَ بَقِيَ بَقِيَّةٌ اَوْصَيْتُ الْحَسَنَ اَنْ يَقْضِيَهَا وَ اَمَّا الثَّامِنَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَتَانِي فِي مَنْزِلِي وَلَمْ يَكُنْ طَعِمْنَا مُنْذُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَقَالَ يَا عَلِيُّ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقُلْتُ وَ الَّذِي اَكْرَمَكَ بِالْكَرَامَةِ وَ اصْطَفَاكَ بِالرِّسَالَةِ مَا طَعِمْتُ وَ زَوْجَتِي وَ ابْنَايَ مُنْذُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا فَاطِمَةُ ادْخُلِي الْبَيْتَ وَ انْظُرِي هَلْ تَجِدِينَ شَيْئاً فَقَالَتْ خَرَجْتُ السَّاعَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ اَدْخُلُهُ اَنَا فَقَالَ ادْخُلْ بِاسْمِ اللهِ فَدَخَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِطَبَقٍ مَوْضُوعٍ عَلَيْهِ رُطَبٌ مِنْ تَمْرٍ وَ جَفْنَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ فَحَمَلْتُهَا اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا عَلِيُّ رَاَيْتَ الرَّسُولَ الَّذِي حَمَلَ هٰذَا الطَّعَامَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ صِفْهُ لِي فَقُلْتُ مِنْ بَيْنِ اَحْمَرَ وَ اَخْضَرَ وَ اَصْفَرَ فَقَالَ تِلْكَ خِطَطُ [خُطُوطُ جَنَاحِ جَبْرَئِيلَ علیہ السلام مُكَلَّلَةً بِالدُّرِّ وَ الْيَاقُوتِ فَاَكَلْنَا مِنَ الثَّرِيدِ حَتَّى شَبِعْنَا فَمَا رُئِيَ اِلَّا خَدْشُ اَيْدِينَا وَ اَصَابِعِنَا فَخَصَّنِي اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِذٰلِكَ مِنْ بَيْنِ اَصْحَابِهِ وَ اَمَّا التَّاسِعَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَصَّ نَبِيَّهُ ﷺ بِالنُّبُوَّةِ وَ خَصَّنِي النَّبِيُّ ﷺ بِالْوَصِيَّةِ فَمَنْ اَحَبَّنِي فَهُوَ سَعِيدٌ يُحْشَرُ فِي زُمْرَةِ الْاَنْبِيَاءِ علیہم السلام وَ اَمَّا الْخَمْسُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بِبَرَاءَةَ مَعَ اَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا مَضَى اَتَى جَبْرَئِيلُ علیہ السلام فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ لَا يُؤَدِّي عَنْكَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ رَجُلٌ مِنْكَ فَوَجَّهَنِي عَلَى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ فَلَحِقْتُهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَاَخَذْتُهَا مِنْهُ فَخَصَّنِي اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِذٰلِكَ وَ اَمَّا الْحَادِيَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَقَامَنِي لِلنَّاسِ كَافَّةً يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ فَبُعْداً وَ سُحْقاً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ وَ اَمَّا الثَّانِيَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَا عَلِيُّ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ جَبْرَئِيلُ علیہ السلام فَقُلْتُ بَلَى قَالَ قُلْ يَا رَازِقَ الْمُقِلِّينَ وَ يَا رَاحِمَ الْمَسَاكِينِ وَ يَا اَسْمَعَ السَّامِعِينَ وَ يَا اَبْصَرَ النَّاظِرِينَ وَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ارْحَمْنِي وَ ارْزُقْنِي وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَاِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَنْ يَذْهَبَ بِالدُّنْيَا حَتَّى يَقُومَ مِنَّا الْقَائِمُ يَقْتُلُ مُبْغِضِينَا وَ لَا يَقْبَلُ الْجِزْيَةَ وَ يَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَ الْاَصْنَامَ وَ يَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا وَ يَدْعُو اِلَى اَخْذِ الْمَالِ فَيَقْسِمُهُ بِالسَّوِيَّةِ وَ يَعْدِلُ فِي الرَّعِيَّةِ وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَا عَلِيُّ

سَيَلْعَنُكَ بَنُو اُمَيَّةَ وَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ مَلَكٌ بِكُلِّ لَعْنَةٍ اَلْفَ لَعْنَةٍ فَإِذَا قَامَ الْقَائِمُ لَعَنَهُمْ
اَرْبَعِينَ سَنَةً وَ اَمَّا الْخَامِسَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِي سَيُفْتَتَنُ فِيكَ
طَوَائِفُ مِنْ اُمَّتِي فَيَقُولُونَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يُخَلِّفْ شَيْئاً فَبِمَا ذَا اَوْصَى عَلِيّاً اَ وَ
لَيْسَ كِتَابُ رَبِّي اَفْضَلَ الْاَشْيَاءِ بَعْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَئِنْ لَمْ تَجْمَعْهُ
بِإِتْقَانٍ لَمْ يُجْمَعْ اَبَداً فَخَصَّنِي اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِذَلِكَ مِنْ دُونِ الصَّحَابَةِ وَ اَمَّا السَّادِسَةُ وَ
الْخَمْسُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَصَّنِي بِمَا خَصَّ بِهِ اَوْلِيَاءَهُ وَ اَهْلَ طَاعَتِهِ وَ جَعَلَنِي
وَارِثَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَمَنْ سَاءَهُ سَاءَهُ وَ مَنْ سَرَّهُ سَرَّهُ وَ اَوْمَاَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ وَ اَمَّا
السَّابِعَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِي بَعْضِ الْغَزَوَاتِ فَفَقَدَ الْمَاءَ فَقَالَ لِي يَا
عَلِيُّ قُمْ إِلَى هَذِهِ الصَّخْرَةِ وَ قُلْ اَنَا رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ انْفَجِرِي لِي مَاءً فَوَ اللّٰهِ الَّذِي
اَكْرَمَهُ بِالنُّبُوَّةِ لَقَدْ اَبْلَغْتُهَا الرِّسَالَةَ فَاطَّلَعَ مِنْهَا مِثْلُ ثُدِيِّ الْبَقَرِ فَسَالَ مِنْ كُلِّ ثَدْيٍ
مِنْهَا مَاءٌ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذَلِكَ اَسْرَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ انْطَلِقْ يَا عَلِيُّ فَخُذْ مِنَ
الْمَاءِ وَ جَاءَ الْقَوْمُ حَتَّى مَلَئُوا قِرَبَهُمْ وَ إِدَاوَاتِهِمْ وَ سَقَوْا دَوَابَّهُمْ وَ شَرِبُوا وَ تَوَضَّئُوا
فَخَصَّنِي اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِذَلِكَ مِنْ دُونِ الصَّحَابَةِ وَ اَمَّا الثَّامِنَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَإِنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ ﷺ اَمَرَنِي فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ وَ قَدْ نَفِدَ الْمَاءُ فَقَالَ يَا عَلِيُّ ائْتِنِي بِتَوْرٍ فَاَتَيْتُهُ بِهِ
فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى وَ يَدِي مَعَهَا فِي التَّوْرِ فَقَالَ انْبُعْ فَنَبَعَ الْمَاءُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِنَا وَ اَمَّا
التَّاسِعَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَجَّهَنِي إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا اَتَيْتُهُ وَجَدْتُ الْبَابَ
مُغْلَقاً فَزَعْزَعْتُهُ شَدِيداً فَقَلَعْتُهُ وَ رَمَيْتُ بِهِ اَرْبَعِينَ خُطْوَةً فَدَخَلْتُ فَبَرَزَ إِلَيَّ مَرْحَبٌ
فَحَمَلَ عَلَيَّ وَ حَمَلْتُ عَلَيْهِ وَ سَقَيْتُ الْاَرْضَ مِنْ دَمِهِ وَ قَدْ كَانَ وَجَّهَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهِ
فَرَجَعَا مُنْكَسِفَيْنِ وَ اَمَّا السِّتُّونَ فَإِنِّي قَتَلْتُ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ وُدٍّ وَ كَانَ يُعَدُّ بِاَلْفِ رَجُلٍ وَ
اَمَّا الْحَادِيَةُ وَ السِّتُّونَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَا عَلِيُّ مَثَلُكَ فِي اُمَّتِي مَثَلُ قُلْ
هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَمَنْ اَحَبَّكَ بِقَلْبِهِ فَكَاَنَّمَا قَرَاَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَ مَنْ اَحَبَّكَ بِقَلْبِهِ وَ اَعَانَكَ
بِلِسَانِهِ فَكَاَنَّمَا قَرَاَ ثُلُثَيِ الْقُرْآنِ وَ مَنْ اَحَبَّكَ بِقَلْبِهِ وَ اَعَانَكَ بِلِسَانِهِ وَ نَصَرَكَ بِيَدِهِ
فَكَاَنَّمَا قَرَاَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ وَ اَمَّا الثَّانِيَةُ وَ السِّتُّونَ فَإِنِّي كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي جَمِيعِ
الْمَوَاطِنِ وَ الْحُرُوبِ وَ كَانَتْ رَايَتُهُ مَعِي وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ وَ السِّتُّونَ فَإِنِّي لَمْ اَفِرَّ مِنَ الزَّحْفِ
قَطُّ وَ لَمْ يُبَارِزْنِي اَحَدٌ إِلَّا سَقَيْتُ الْاَرْضَ مِنْ دَمِهِ وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ وَ السِّتُّونَ فَإِنَّ رَسُولَ

اللہِ ﷺ اُتِیَ بِطَیْرٍ مَشْوِیٍّ مِنَ الْجَنَّۃِ فَدَعَا اللہَ عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ یَدْخُلَ عَلَیْہِ اَحَبُّ خَلْقِہٖ اِلَیْہِ فَوَفَّقَنِی اللہُ لِلدُّخُولِ عَلَیْہِ حَتّٰی اَکَلْتُ مَعَہٗ مِنْ ذٰلِکَ الطَّیْرِ وَ اَمَّا الْخَامِسَۃُ وَ السِّتُّونَ فَاِنِّی کُنْتُ اُصَلِّی فِی الْمَسْجِدِ فَجَاءَ سَائِلٌ فَسَاَلَ وَ اَنَا رَاکِعٌ فَنَاوَلْتُہٗ خَاتَمِی مِنْ اِصْبَعِی فَاَنْزَلَ اللہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِیَّ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللہُ وَ رَسُولُہٗ وَ الَّذِینَ آمَنُوا الَّذِینَ یُقِیمُونَ الصَّلاۃَ وَ یُؤْتُونَ الزَّکَاۃَ وَ ھُمْ رَاکِعُونَ وَ اَمَّا السَّادِسَۃُ وَ السِّتُّونَ فَاِنَّ اللہَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی رَدَّ عَلَیَّ الشَّمْسَ مَرَّتَیْنِ وَ لَمْ یَرُدَّھَا عَلٰی اَحَدٍ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ ﷺ غَیْرِی وَ اَمَّا السَّابِعَۃُ وَ السِّتُّونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللہِ ﷺ اَمَرَ اَنْ اُدْعٰی بِاِمْرَۃِ الْمُؤْمِنِینَ فِی حَیَاتِہٖ وَ بَعْدَ مَوْتِہٖ وَ لَمْ یُطْلِقْ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ غَیْرِی وَ اَمَّا الثَّامِنَۃُ وَ السِّتُّونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللہِ ﷺ قَالَ یَا عَلِیُّ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ نَادٰی مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ اَیْنَ سَیِّدُ الْاَنْبِیَاءِ فَاَقُومُ ثُمَّ یُنَادِی اَیْنَ سَیِّدُ الْاَوْصِیَاءِ فَتَقُومُ وَ یَاْتِینِی رِضْوَانُ بِمَفَاتِیحِ الْجَنَّۃِ وَ یَاْتِینِی مَالِکٌ بِمَقَالِیدِ النَّارِ فَیَقُولَانِ اِنَّ اللہَ جَلَّ جَلَالُہٗ اَمَرَنَا اَنْ نَدْفَعَھَا اِلَیْکَ وَ نَاْمُرُکَ اَنْ تَدْفَعَھَا اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ فَتَکُونُ یَا عَلِیُّ قَسِیمَ الْجَنَّۃِ وَ النَّارِ وَ اَمَّا التَّاسِعَۃُ وَ السِّتُّونَ فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللہِ ﷺ یَقُولُ لَوْلَاکَ مَا عُرِفَ الْمُنَافِقُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِینَ وَ اَمَّا السَّبْعُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللہِ ﷺ نَامَ وَ نَوَّمَنِی وَ زَوْجَتِی فَاطِمَۃَ وَ ابْنَیَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ وَ اَلْقٰی عَلَیْنَا عَبَاءَۃً قَطْوَانِیَّۃً فَاَنْزَلَ اللہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِینَا اِنَّمَا یُرِیدُ اللہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیراً وَ قَالَ جَبْرَئِیلُ علیہ السلام اَنَا مِنْکُمْ یَا مُحَمَّدُ فَکَانَ سَادِسُنَا جَبْرَئِیلَ علیہ السلام۔

ترجمہ:

مکحول کہتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اصحاب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہے کہ میں ہر صحابی کی فضیلت میں شریک ہوں اور اس سے افضل ہوں اور مجھ میں ستر فضیلتیں ایسی ہیں جو کسی میں نہیں۔

(۱) میں نے ایک آن کے لیے بھی خدا کے سوا کسی کی پرستش نہیں کی اور نہ لات وعزیٰ کی پرستش کی۔

(۲) کبھی شراب نہیں پی۔

(۳) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو کمسنی ہی میں میرے والد سے لے لیا تھا اور میں اسی زمانے سے حضرت کے ساتھ رہا اور آپ کی خدمت کا شرف حاصل کرتا رہا۔

(۴) میں سب سے پہلے اسلام وایمان لایا۔

(۵) حسب ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو آپ سے وہی نسبت ومنزلت تھی جو جناب ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی۔

(۶) میں نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبر میں اتارا اور سب کے بعد آپ سے جدا ہوا۔

(۷) میں شبِ ہجرت حضرت کے فرش خواب پر سویا۔ مشرکوں نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں گئے؟ میں نے کہا ضرورت سے گئے ہیں۔ سب نے کہا بیشک اگر ہمارے خوف سے بھاگے ہوتے تو علی ضرورت ان کے ساتھ جاتے۔

(۸) مجھ کو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہزار باب علم کے تعلیم فرمائے کہ ہر بر ور سے ہزار ہزار بات علم کے اور کشادہ ہو گئے اور تمام اصحاب میں کسی کو علم کا ایک باب بھی تعلیم نہ فرمایا۔

(۹) حضرت نے فرمایا کہ یا علی روز قیامت تمام انبیاء اپنے اپنے منبروں پر ہوں گے اور میرا منبر ہر نبی کے منبر سے برتر ہوگا اور ان کے اوصیا بھی اپنے اپنے منبروں پر ہوں گے اور تمہارا منبر ہر وصی کے منبر سے برتر ہوگا اور اس پر بیٹھو گے۔

(۱۰) حضرت نے فرمایا ہے کہ روز قیامت مجھ کو کوئی شرف نہ حاصل ہوگا مگر یہ کہ تم کو بھی ویسا ہی شرف دیا جائے گا۔

(۱۱) میرے بارے میں حضرت نے فرمایا ہے کہ تمہاری مثال کشتی نوح کی ہے جس نے اس کی مخالفت کی اور اس پر نہ بیٹھا وہ غرق ہوا جس نے تم سے روگردانی کی وہ گمراہ ہوا۔

(۱۲) میں حضرت کا بھائی ہوں اور حضرت میرے بھائی۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ہم دونوں جنت میں ساتھ جائیں گے۔

(۱۳) روز جنگ (خندق) حضرت نے اپنا عمامہ میرے سر پر باندھ کر دعائے فتح وکامیابی دی اور میں نے خدا کی مدد سے دشمن کو قتل کیا۔

(۱۴) ایک روز حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ یہ گوسفند جس کا دودھ خشک ہو گیا ہے اس کا دودھ نکالو۔ میں نے عرض کی یا حضرت آپ اپنا دست برکت اس پر پھیریں۔ آپ نے فرمایا کہ یا علی تمہارا فعل میرا فعل ہے۔ میں نے آپ کے حکم سے دودھ دوہ کر حضرت کی خدمت میں پیش کیا۔

(۱۵) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو اپنا وصی قرار دیا اور فرمایا کہ یا علی تمہارے سوا کوئی اور مجھ سے غسل نہ دے نہ دفن کرے۔ اگر کسی نے غسل دیا اور اس کی نظر میرے جسم پر پڑیں تو آنکھیں نکل پڑیں گی۔

(میں نے عرض کی یا حضرت میں تنہا کیوں کر آپ کو غسل دوں گا۔ فرمایا غیبی امداد تمہارے شامل حال ہوگی۔ خدا کی قسم میں نے حضرت کے جس عضو کو اٹھانا چاہا۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ خود اٹھا جا رہا ہے۔

(۱۶) میں نے چاہا کہ غسل دینے کے لیے حضرت کا کرتہ اتاروں لیکن ایک غیبی آواز آئی کہ یا علی جسم رسول کو برہنہ نہ کرو۔ تمام اصحاب پیغمبر میں یہ شرافت مجھی کو حاصل ہے۔

(۱۷) باوجود اس کے کہ ابوبکر و عمر نے حضرت ﷺ سے فاطمہ کی درخواست کی تھی مگر خداوند عالم کے حکم سے میرا عقد سیدہ کے ساتھ ہوا۔ حضرت فرمایا کہ یا علی تم کو گوارا ہو یہ نعمت کہ خدا نے تمہاری شادی فاطمہ کے ساتھ کی۔ میں نے عرض کی یا حضرت کیا میں آپ سے نہیں ہوں۔ فرمایا (بیشک) تم مجھ سے ہو اور میں تم سے۔ جس طرح ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کا معین و مددگار رہوتا ہے اسی طرح ہم ہیں اور دنیا و آخرت میں ایک دوسرے سے مستغنی نہیں ہیں۔

(۱۸) حضرت رسول ﷺ نے فرمایا کہ تم قیامت میں میرے علم بردار ہوگے۔ لوائے حمد تمہارے ہاتھ میں ہوگا۔ اس دن تم مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگے۔ میری مسند گروہ انبیاء میں اور تمہاری گروہ اوصیاء میں ہوگی۔ تاج نور اور اکلیل کرامت تمہارے سر پر رکھا جائے گا اور ستر ہزار فرشتے تم کو اپنے حلقے میں لیے رہیں گے جب تک خداوند عالم حساب خلائق سے فارغ ہو۔

(۱۹) حضرت رسول ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ عن قریب تم ناکثان و مارقان و قاسطان سے جنگ کروگے۔ تم اپنے دشمن کے ہر ہر فرد کے عوض ایک ایک لاکھ شیعوں کی شفاعت کروگے۔

میں نے عرض کی یا حضرت ناکثان سے کون سا گروہ مقصود ہے؟ فرمایا طلحہ و زبیر جو حجاز میں تم سے بیعت کریں گے اور عراق میں منحرف ہوجائیں گے جب وہ لوگ تم سے پھر جائیں تو ان سے جنگ کرنا تاکہ اہل زمین پاک ہوجائیں۔

میں نے عرض کی مارقین کون ہیں؟ فرمایا خوارج جو ذوالندیہ کا گروہ ہے وہ لوگ اس طرح دین سے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے۔ ان کو قتل کرنا کہ اہل زمین کو راحت ہو اور ان پر عذاب اور تمہارے لیے عمل خیر کا ذخیرہ۔

پھر میں نے سوال کیا قاسطین کون لوگ ہیں؟ فرمایا معاویہ اور اس کے ہم خیال۔

(۲۰) میرے بارے میں حضرت رسول ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری مثال میری امت میں باب حطہ کی ہے بنی اسرائیل میں یعنی جس کے دل میں تمہاری محبت ہے دوا یہ میں دین میں اس در سے داخل ہوا جس در سے داخل ہونے کا خدا نے حکم دیا ہے۔

(۲۱) میرے بارے میں حضرت نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور اے علی تم اس کا دروازہ۔ شہر میں کوئی آ نہیں سکتا جب تک دروازے سے داخل نہ ہو۔

(پھر فرمایا یا علی تم عن قریب میرے عہد کا لحاظ کروگے اور میری ہی طرح جہاد کروگے۔ مگر میری امت تمہاری مخالفت کرے گی۔

(۲۲) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے فرزندوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ حسن و حسین کو خدا نے اس نور سے پیدا کیا ہے جو تم کو اور فاطمہ کو ملا ہے ان کی مثال دو گوشواروں کی ہے جو کانوں میں چمکتے رہتے ہیں اور شہدا کے نور سے ستر درجہ زیادہ نورانی ہوتے ہیں۔ اے علی خدا نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کو وہ عزت دوں گا جو انبیاء و مرسلین کے علاوہ کسی کو حاصل نہ ہوگی۔

(۲۳) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگوٹھی، زرہ اور کمر بند مجھ کو عنایت فرمایا۔ تلوار میری کمر میں باندھی حالانکہ تمام اصحاب خصوصاً میرے چچا عباس موجود تھے۔

(۲۴) آیہ نجویٰ پر عمل کرنے والا سارے اصحاب میں میرے سوا کوئی اور نہیں۔

(۲۵) حضرت نے فرمایا کہ تمام انبیاء پر بہشت حرام ہے جب تک میں داخل جنت نہ ہوں اور تمام اوصیاء پر حرام ہے۔ جب تک تم داخل نہ ہو یا علی خداوند عالم نے تمہارے بارے میں ایسا مژدہ دیا ہے جو کسی پیغمبر کو نہیں دیا گیا یعنی تم تمام انبیاء کے سید و سردار ہو اور تمہارے دونوں فرزند سردار جوانان جنت ہیں۔

(۲۶) جعفر طیار میرا بھائی ہے جو جواہر نگار پروں سے جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتا ہے۔

(۲۷) میرے چچا حمزہ سید الشہداء ہیں۔

(۲۸) حضرت فرما گئے ہیں کہ خداوند عالم نے تمہارے بارے میں خبر دی ہے کہ میں پیغمبر ہوں اور تم میرے جانشین۔ عنقریب میری امت تمہارے ساتھ وہی برتاؤ جو قوم موسیٰ نے جناب موسیٰ کے ساتھ کیا تھا۔ صبر کرنے کے لیے آمادہ رہو۔ یا علی تمہارا دوست میرا دوست۔ میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔

(۲۹) مجھ کو حضرت نے خبر دی ہے کہ روز قیامت حوض کوثر پر تمہارا تسلط اور قبضہ تم میرے اور اپنے دشمنوں کو وہاں سے مایوس واپس کروگے اور دوستوں کو سیراب کروگے۔

(۳۰) حضرت فرما گئے ہیں کہ میری امت کے پانچ علم بردار بروز قیامت محشور ہوں گے۔ سب سے پہلا علم بردار اس امت کا فرعون معاویہ ہے۔ دوسرے اس امت کا سامری عمر عاص ہے۔ تیسرے اس امت کا جاثلیق ابوموسیٰ اشعری ہے۔ چوتھا علم ابواعور سلمی کا ہے اور پانچواں علم یا علی تمہارا ہوگا جس کے نیچے سارے مومنین ہوں گے تم ان کے پیشوا ہوگے۔

اس کے بعد خداوند عالم پہلے چار علم برداروں سے فرمائے گا کہ جاؤ اور نور کو تلاش کرو۔ ان کے درمیان ایک دیوار حائل ہوجائے گی جس کے اندر رحمت الٰہی ہوگی اور وہ میرے شیعہ ہوں گے اور وہ لوگ جنہوں نے مجھ سے محبت کی میرے ساتھ باغیوں اور ناکثوں سے جنگ کی، یہی وہ لوگ یعنی دشمن آواز دیں گے کہ آیا ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے۔ یہ لوگ کہیں گے، تھے تو لیکن تم نے خود اپنے کو فریب دیا اور شک میں مبتلا ہو گئے۔ دنیا کی آرزو نے تم کو دھوکہ دیا یہاں تک کہ تم کو موت آ گئی۔ آج نہ تم سے کوئی عوض قبول کیا جائے گا۔ نہ کفار سے تمہاری جگہ جہنم۔ تم کو وہیں پناہ ملے گی اور انجام تمہارا برا ہے پھر میرے دوست آ آ کر حوض محمدی سے سیراب ہوں گے۔ میرے ہاتھ میں ایک عصا ہوگا جس سے میں دشمنان خدا ہٹا تا جاؤں گا۔ جس طرح اجنبی اونٹ کنوئیں پر سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(۳۱) میرے بارے میں حضرت نے فرمایا ہے کہ اگر یہ خیال نہ ہوگا کہ امت کے غالی تمہارے حق میں وہ کلمہ کہیں جو پسر جناب مریم کے متعلق نصرانی کہتے ہیں تو آج تمہاری وہ فضیلت بیان کرتا کہ تم جدھر سے گزرتے لوگ تمہارے قدموں کی خاک باعث شفا سمجھ کا اٹھالے جاتے۔

(۳۲) حضرت نے فرمایا ہے کہ جس طرح خداوند عالم نے دشمنوں سے مجھ کو محفوظ رکھا اور مدد کی میں نے دعا کی ہے کہ اسی طرح تم کو بھی محفوظ رکھے۔

(۳۳) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام اخبار گزشتہ و آئندہ مجھے بتائے۔

(۳۴) آیہ مباہلہ میں انفسنا سے میں، نسائنا سے فاطمہ زہرا، ابنائنا سے حسن وحسین مراد ہیں۔

(۳۵) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز جنگ مجھ سے ایک مٹھی خاک منگوائی۔ میں نے اٹھا کر سونگھی تو اس سے بوئے مشک آ رہی تھی۔ میں نے وہ مٹی حضرت کی خدمت میں پیش کی۔ اس میں چار سنگریزے فردوس کے۔ ایک مشرق کا، ایک مغرب کا، ایک تحت عرش کا تھا۔ حضرت نے لے کر مشرکین کی طرف پھینکا۔ اس میں ہر دانہ کے ساتھ ایک لاکھ فرشتے میری مدد کے لیے آئے تھے۔ خدا نے اس فضیلت سے نہ مجھ سے پہلے کسی کو سرفراز کیا نہ میرے بعد معزز وممتاز فرمائے گا۔

(۳۶) حضرت فرما چکے ہیں یا علی تمہارے قاتل پروائے ہے، وہ نمرود سے زیادہ بدنصیب، پے کنندہ ناقہ ثمود سے زیادہ شقی ہے۔ تمہارے قتل سے عرش الٰہی لرزاں ہوگا۔ خوشخبری ہو تم کو کہ تمہارا شمار گروہ صدیقین وشہداء صالحین میں ہے۔

(۳۷) تمام اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں خداوند عالم نے قرآن کی ناسخ ومنسوخ ومحکم ومتشابہ عام وخاص کا علم عنایت فرمایا۔ یہ مجھ پر اللہ کا احسان ہے اس نے حضرت کو حکم دیا کہ مجھ کو اپنے سے قریب تر رکھیں۔ تعلیم دین

اور سختی نہ فرمائیں اور مجھ کو یاور کھنے کی تاکید فرمائیں۔

(۳۸) حضرت نے مجھ کو ایک لڑائی پر پہنچا کر میرے حق میں دعا کی اور جو باتیں میرے جانے کے بعد ہوئیں، ان سے مجھ کو آگاہ فرمایا۔ بعض اصحاب نے حضرت کے اس لطف و کرم کو دیکھ کر کہا اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیار میں ہوتا تو علیؑ کو نبوت بھی دیدیتے۔

(۳۹) حضرت کا ارشاد ہے جو مجھ کو دوست رکھے اور علیؑ کا دشمن ہو وہ ہرگز میرا دوست نہیں۔ صرف مومن ہی کے دل میں میری اور علی کی محبت بیک وقت ہوسکتی ہے۔ فرمایا: یا علیؑ! میرے اور تمہارے دوست کو خداوند عالم نے جنت کا پیش رو بنایا ہے اور میرے اور تمہارے دشمنوں کو جہنمی قرار دیا ہے۔

(۴۰) کسی لڑائی میں ایک بار حضرت نے مجھ کو پانی لانے کے لیے کنوئیں پر بھیجا۔ کنواں خشک پڑا تھا میں نے عرض کی، یا حضرت کنواں خشک ہے۔ آپ نے فرمایا اس کی گیلی مٹی لے آؤ۔ میں لے آیا۔ آپ نے اس پر کچھ پڑھا اور فرمایا یہ مٹی پھر اسی کنوئیں میں ڈال دو۔ میں نے کنوئیں میں ڈال دی، کنوئیں سے پانی ابلنے لگا۔ میں نے حضرت کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ یہ پانی برکت سے نکلا۔

(۴۱) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبریل امین نے مجھ کو خبر دی کہ خداوند عالم نے آپ کے اصحاب پر نظر فرمائی اور آپ کے خویش علی بن ابی طالب علیہ السلام کو ان میں سب سے بہتر دیکھ کر ان کو آپ کا جانشین بنایا۔

(۴۲) حضرت فرمایا ہے کہ بہشت عنبر سرشت میں میرا قصر اور تمہارا برابر برابر ہے۔ تم اعلائے علیین میں میرے ساتھ ہوگے۔ میں نے عرض کی یا حضرت اعلائے علیین کیا ہے؟ فرمایا اعلائے علیین سفید موتی کا محل ہے جس میں ستر ہزار دروازے ہیں اور وہ ہم دونوں کا محل ہے۔

(۴۳) حضرت فرمایا ہے کہ یا علی صرف مومن پرہیزگار تم سے محبت کرے گا اور تمہارا دشمن منافق ہوگا۔

(۴۴) حضرت فرما گئے ہیں کہ میرا دشمن عرب ہے تو ولدالزنا ہوگا اور عجمی ہے تو بدنصیب ہوگا۔

(۴۵) حضرت نے میری آنکھوں پر لعاب دہن لگا کر دعا کی اور جب سے مجھے آنکھوں کی تکلیف نہیں ہوئی۔

(۴۶) حضرت نے اپنے تمام اصحاب کو حکم دیا کہ جن کے دروازے مسجد میں ہیں وہ بند کرلیں، لیکن میرے لیے یہ حکم نہیں تھا۔

(۴۷) حضرت نے مجھ سے وصیت کی تھی کہ قرضوں کو ادا کروں۔ وعدوں کو پورا کروں۔ میں نے عرض کی یا حضرت میں کیوں کر ادا کرسکتا ہوں؟ حضرت نے فرمایا اللہ تمہاری مدد فرمائے گا (ویسا ہی ہوا کہ) جب میں نے قرض ادا یا وعدہ کو پورا کرنا چاہا، خداوند عالم نے میری مدد فرمائی اور میں نے اسی ہزار ادا کردیئے۔ بقیہ کے متعلق میں نے اپنے فرزند حسن سے وصیت کی ہے، وہ ادا کرے گا۔

(۴۸) حضرت ایک بار میرے یہاں تشریف لائے۔ ہم لوگ تین دن کے فاقے سے تھے۔ آپ نے فرمایا کچھ کھانا ہے؟ میں نے عرض کی یا حضرت ہم سب لوگ تین روز کے فاقے سے ہیں۔ اپنی دختر نیک اختر سے فرمایا دیکھو اندر کچھ رکھا ہے؟ انہوں نے عرض کی میں اندر سے آ رہی ہوں۔ کچھ نہیں تھا۔ میں نے عرض کی حکم ہو تو میں جاؤں۔ فرمایا خدا کا نام لے کر جاؤ۔ میں گیا تو دیکھا ایک کاسہ میں ٹکڑے پکے ہوئے اور ایک طبق میں رطب تازہ رکھے ہوئے ہیں۔ میں لے آیا اور حضرت کی خدمت میں رکھ دیا۔ پھر حضرت کے ساتھ ہم لوگوں نے سیر ہو کر کھایا۔

(۴۹) خداوند عالم نے اپنے حبیب کو نبوت سے سرفراز کیا اور انہوں نے مجھ کو خلافت کا شرف بخشا۔ جو مجھے دوست رکھے وہ خوش نصیب ہے۔

(۵۰) میں نے بحکم حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر سے سورۂ برات لے کر اس کی تبلیغ کی۔

(۵۱) حضرت نے مجھ کو مقام غدیر خم میں بلند کر کے فرمایا کہ جس کا مولا میں ہوں یہ علی بھی اس کا مولا ہے۔

(۵۲) حضرت نے مجھ کو دعائے وسعت رزق تعلیم فرمائی اور وہ یہ دعا ہے:

يَا رَازِقَ الْمُقِلِّينَ وَ يَا رَاحِمَ الْمَسَاكِينِ وَ يَا اَسْمَعَ السَّامِعِينَ وَ يَا اَبْصَرَ النَّاظِرِينَ وَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اِرْحَمْنِي وَ ارْزُقْنِي.

(اے تہی دامنوں کو رزق دینے والے اے مسکینوں پر رحم کرنے والے اور سب سے زیادہ سننے والے اے سب سے بہتر دیکھنے والے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے تو مجھ پر رحم فرما اور مجھے رزق عطا فرما)۔

(۵۳) جناب اقدس الٰہی اس وقت تک دنیا کو فنا نہ کرے گا جب تک ہمارے خاندان سے ایک قائم ظاہر ہو کر ہمارے دشمنوں کا خاتمہ نہ کر دے۔ وہ کسی سے جزیہ قبول نہ کرے گا۔ صلیب اور بتوں کو توڑ ڈالے گا وہ دنیا کی آخری جنگ ہوگی۔ کفار کے مال کو ضبط کر کے برابر تقسیم کرے گا۔ رعایا کے درمیان عدل وانصاف کرے گا۔

(۵۴) میں نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ یا علی عنقریب بنی امیہ لعنہم اللہ تم پر لعنت کریں گے اور خداوند عالم ہر ہر لعنت کے عوض ان پر ہزار ہزار لعنت کرے گا اور جب ہمارا قائم ظاہر ہوگا تو بنی امیہ پر چالیس برس تک لعنت کرے گا۔

(۵۵) حضرت فرما گئے ہیں کہ بعض فرقوں کا تمہارے متعلق امتحان ہوگا وہ کہیں جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (مال دنیا سے) کچھ چھوڑا ہی نہیں تو علی کا اپنا وصی کیوں بنایا۔ کیا حضرت کے بعد قرآن مجید ہر شے سے بہتر نہیں ہے۔ یا علی خدا کی قسم اگر تم قرآن کو جمع نہ کرو گے تو کوئی جمع نہ کر سکے گا۔

(۵۶) مجھ کو خداوند عالم نے اپنے اطاعت شعار بندوں اور دوستوں کی (تمام) خصوصیتیں عنایت فرمائی ہیں۔

میں حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وارث ہوں جو چاہے (اس امر سے) خوش ہو جو چاہے ناراض۔

(۵۷) ایک غزوہ میں حضرت کا لشکر نایابی آب کی مشکل میں گرفتار ہوگیا۔ ایک پتھر کی جانب اشارہ کر کے) آپ نے مجھ کو حکم دیا کہ اس پتھر کے قریب جا کر کہو کہ میں فرستادہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں مجھ کو پانی دے۔ یہ کہنا تھا کہ پتھر سے پانی جاری ہوا۔ میں نے حضرت کو خبر دی، آپ نے فرمایا جاؤ اور پانی لے آؤ۔ میں اور میرے ساتھ اور لوگ بھی گئے اپنی اپنی مشکیں بھریں۔ خود پیا، جانوروں کو پلایا۔ یہ شرف پیغام رسانی اور اظہار معجزہ میرے ذریعے سے ہوا۔

(۵۸) پھر دوسرے موقعہ پر کسی لڑائی میں پانی کی ضرورت ہوئی تو حضرت نے ایک پیالہ منگوا کر اپنا اور میرا ہاتھ پیالے میں رکھا۔ بقدرت الٰہی ہم دونوں کی انگلیوں سے پانی جاری ہوا۔

(۵۹) جنگ خیبر میں حضرت نے مجھ کو جہاد کے لیے بھیجا۔ جب قلعہ کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ دروازہ بند ہے۔ میں نے ایک ہی جھٹکے میں توڑ کو اس کو چالیس قدم دور پھینکا۔ مرحب مقابلے کے لیے نکلا۔ بس تھوڑی سی ردوبدل کے بعد اس کو قتل کیا۔ حالانکہ مجھ سے پہلے حضرت دو صحابیوں کو بھیج چکے تھے مگر وہ ناکام وشکست خوردہ واپس آچکے تھے۔

(۶۰) جنگ خندق میں عمرو بن عبدود کو جو ایک ہزار جوانوں کے برابر تھا۔ حضرت کے حکم سے میں نے قتل کیا۔ جب میں چلا تو آپ نے فرمایا کل کفر کے مقابلہ میں پورا ایمان جا رہا ہے۔ اور جب عمرو کو قتل کیا تو فرمایا علی ایک ضرت جنگ خندق میں دونوں جہان کی عبادت سے بہتر ہے۔

(۶۱) میرے بارے میں حضرت نے فرمایا ہے کہ یا علی تمہاری مثال میری امت میں سورۂ قل ہو اللہ احد کی ہے جس نے تم کو دل سے دوست رکھا۔ ان سے ایک ثلث (تہائی) قرآن گویا ختم کیا اور جس نے تم سے دل سے محبت کی، زبان سے اقرار کیا گویا اس نے دو ثلث قرآن ختم کیا۔ اور جس نے دل سے محبت کی، زبان سے اقرار کیا اور ہاتھوں سے مدد بھی کی، اس نے گویا پورا قرآن ختم کیا۔

(۶۲) میں ہر لڑائی میں حضرت کا علم بردار رہا۔

(۶۳) میں کبھی جنگ سے نہیں بھاگا۔ جو میرے مقابلے میں آیا وہ قتل ہوا اور مارا گیا۔

(۶۴) میں نے طائر بریان جنت حضرت کے ساتھ نوش کیا۔

(۶۵) میں حالت رکوع میں جب مسجد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اپنی انگشتری سائل کو زکوۃ میں دی اور میرے بارے میں آیہ انما ولیکم اللہ ورسول نازل ہوا۔

(۶۶) میرے لیے دوبارہ رجعت آفتاب ہوئی۔

(٦٧) حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف مجھ کو امیر المومنین کا خطاب دیا ہے جو میرے سوا کسی اور کا خطاب نہیں ہوسکتا۔

(٦٨) میں تقسیم کنندہ جنت ونار ہوں حضرت فرمایا ہے کہ روز قیامت ایک منادی آواز دے گا کہ کہاں ہے سید المرسلین؟ یہ آواز سن کر میں آگے بڑھوں گا، پھر آواز آئے گی کہ کہاں ہے سید الاوصیاء؟ یاعلی تم آگے بڑھوگے۔ پھر رضوان خازن جنت کی کنجیاں اور مالک دوزخ کی کنجیاں میرے سامنے پیش کرے گا اور دونوں کہیں گے کہ حکم الٰہی ہے کہ یہ کنجیاں آپ کے سپرد کی جائیں اور آپ کو حکم الٰہی ہے کہ یہ کنجیاں علی کے حوالے کردیں۔ پس میں جس کو چاہوں گا جنت میں بھیجوں گا اور جس کو چاہوں گا دوزخ میں ڈال دوں گا۔

(٦٩) حضرت نے فرمایا ہے کہ یاعلی اگر تم نہ ہوتے تو مومن اور منافق میں فرق پیدا نہ ہوتا۔ یعنی تم سے محبت ہے تو مومن، عداوت ہے تو منافق۔

(٧٠) آیہ تطہیر میری، فاطمہ اور حسنین علیہم السلام کی شان میں نازل ہوا۔

٣٥ الخصال: ص ٥٧٧، باب السبعین و مافوقه، حدیث ١، فضیلت چهل و سوم: المناقب۔ خوارزمی۔: ص ٣٢٦؛ کشف الیقین: ص ٤٨٢، عوالی اللآلی: ج ٤، ص ٨٥، حدیث ٩٥

٣٦ الاربعون المنتقی: ص ١٠٦، حدیث ١٢

٣٧ نهج البلاغه: حکمت ٢٢٧، الخصال: ص ٢٧٨، باب الثلاثه، حدیث ٢٣٩، از امیر المومنین علیہ السلام، امالی صدوق: مجلس ٤٥، حدیث ١٥، و خصال: ص ١٧٩، باب الثلاثه، حدیث ٢٤١، از رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اصول کافی، ج ٢، ص ٢٧، حدیث ١، و التوحید، شیخ صدوق: ص ٢٢٨، حدیث ٧، با اندکی تفاوت، از امام صادق علیہ السلام

٣٨ امالی صدوق: مجلس ٤٧، حدیث ٣، در تحف العقول: ص ٢٩٤ و در روضه الواعظین: ص ٤١٨، مجلس ٧٠، و مناقب آل ابی طالب: ج ٤: ص ٢٩٧، شرح حال امام صادق علیہ السلام

٣٩ اصول کافی: ج ٢، ص ١٧٥ ـ ١٧٦، باب زیارة الاخوان: حدیث ٢

٤٠ تحف العقول: ص ٥١٤، وصیة المفضل بن عمر لجماعة الشیعه

٤١ سورة الفتح: ١٠

٤٢ زین الفتی: ج ٢، ص ١٩٥، حدیث ٤٢٨، مناقب امیر المومنین۔ محمد بن سلیمان کوفی۔: ج ١، ص ٢٣٤ ـ ٢٣٥، حدیث ١٢٧

۴۳ امالی صدوق: مجلس ۳۴، حدیث ۸

۴۴ المسترشد: ص ۷۴ـ ۷۵، حدیث ۱۳

۴۵ فضائل الصحابه۔ احمد بن حنبل۔: ج۲، ص ۶۵۸، حدیث ۱۱۲۱

۴۶ العلل المتناهیه: ج۱، ص ۲۳۹ ـ ۲۴۰، حدیث ۳۸۲

۴۷ المعجم الکبیر: ج ۲۲، ص ۴۱۵، حدیث ۱۰۲۶

۴۸ المناقب: ص ۷۸ ـ ۷۹، حدیث ۶۲

۴۹ بشارة المصطفی: ص ۲۳۷، جزء چهارم، حدیث ۱۴

۵۰ مناقب آل ابی طالب: ج۳، ص ۲۳۱، فی محبته علیه السلام

۵۱ العمده: ص ۲۰۰، حدیث ۳۰۴

۵۲ وسیلة المتعبدین: ج ۵، قسمت دوم، ص ۲۲۵

۵۳ ذخائر العقبی: ص ۹۰

۵۴ شرح نهج البلاغه۔ ابن ابی الحدید: ج۹، ص ۱۶۸ ـ ۱۶۹، شرح خطبه ۱۵۴

۵۵ الصراط المستقیم: ج۲، ص ۵۰

۵۶ نهج الایمان: ص ۴۵۲

۵۷ کشف الغمه: ج۱، ص ۱۸۵، و ج ۲، ص ۱۴۷، شرح حال حضرت زهرا۔ نقل از عبد العزیز ابن اخضر جنابذی

۵۸ الفصول المهمه: ج۱، ص ۵۸۵، نقل از عبد العزیز باخضر جنابذی

۵۹ جواهر المطالب: ج۱، ص ۲۵۲

۶۰ جزء حسن بن عرفه: ص ۹، حدیث ۸

۶۱ فضائل الصحابه: ج۲، ص ۶۸۰، حدیث ۱۱۶۲

۶۲ مسند ابی یعلی: ج۳، ص ۱۷۸ ـ ۱۷۹، حدیث ۱۶۰۲

۶۳ المستدرك: ج۳، ص ۱۳۵، حدیث ۴۶۵۷

۶۴ الکامل: ج۵، ص ۱۸۶ ـ ۱۸۷، شرح حال علی بن حزور (۱۳۴۵)

۶۵ مناقب امیر المومنین: ج۲، ص ۳۶۰ ـ ۳۶۱، حدیث ۹۹۳

۶۶ امالی طوسی: مجلس ۷، حدیث ۵

(۶۷) تاریخ بغداد: ج ۹، ص ٦٣، ۷۴، شرح حال سعید بن محمد ورّاق (۴٦٥٦، و موضح الاوهام: ج ۲، ص ۳۰۳۔ ۳۰۴، شرح حال علی بن حزور (۳۵۰)

(٦٨) تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۸۱، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

(٦٩) العلل المتناهیه: ج ۱، ص ۲۴۴۔ ۲۴۵، حدیث ۳۹۱

(۷۰) المناقب: ص ۷۰، ص ۴۵

(۷۱) العمدة: ص ۲۱۷، حدیث ۳۳۸

(۷۲) الطرائف: ص ٦٩، حدیث ۷۹

(۷۳) فرائد السمطین: ج ۱، ص ۱۲۹، حدیث ۹۱

(۷۴) ذخائر العقبی: ص ۹۲، والریاض النضرة: ج ۲، ص ۲۸۵، باب ۴، فصل ۹

(۷۵) وسیلة المتعبدین: ج ۵، قسمت دوم، ص ۱٦۱

(۷۶) نهج الایمان: س ۴۵۴

(۷۷) نظم درر السطمین: ص ۱۰۲

(۷۸) الصراط المستقیم: ج ۲، ص ۵۰

(۷۹) کنز العمال: ج ۱۱، ص ٦٢٢۔ ٦٢٣، حدیث ۳۳۰۳۰

(۸۰) *حضرت علی علیہ السلام کی دوستی کی برکات*

(۸۱) امالی صدوق: مجلس ۸۳، حدیث ۲، فضائل الشیعه: حدیث ۱۷؛ بشارة المصطفی: ص ۲۷۸۔ ۲۷۹، جزء چهارم، حدیث ۱؛ فرائد السطمین: ج ۱، ص ۳۱۰، حدیث ۲۴۸

(۸۲) امالی مفید: مجلس ۳۹، حدیث ۴: امالی طوسی: مجلس ۴، حدیث ۲٦، بشارة المصطفی: ص ۸۳۔ ۸۴، جزء دوم، حدیث ۱۳؛ الغارات: ص ۳۹۹۔ ۴۰۰، اعلان الدین: ص ۴۴۸

(۸۳) حنش؛ ابو المعتمر کی کنیت ہے

(۸۴) احزاب (۳۳): ۴

(۸۵) امالی مفید: مجلس ۲۷، حدیث ۴، مناقب امیر المومنین، ج ۱، ص ۴۷۰۔ ۴۷۱، حدیث ٦۰۵

(۸٦) امالی طوسی: مجلس ۴، حدیث ۱۵؛ الخصال: ج ۱، ص ۲۹۳، باب الخمسه، حدیث ۵۷؛ الفضائل۔ ابن شاذان۔ : ص ۵۔ ۷، و ص ۱٦٨۔ ۱٦٩؛ بشارة المصطفی: ص ٦٨، جزء دوم، ضمن حدیث ۹؛ الدر النظیم: ص ۱۰۷؛ المحتضر: ص ۱۹۴

حصہ نہم

حضرت علی علیہ السلام کی دوستی میں غلو

ایک گروہ مجھ سے دوستی رکھتا ہے (اس کی یہ دستی اس جگہ پہنچے گی کہ) میری دوستی اسے (غلو کی وجہ سے) جہنم میں لے جائے گی اور ایک گروہ مجھ سے دشمنی و کینہ رکھتا ہے (ان کی دشمنی و کینہ اس مقام پر پہنچے گا کہ (اسی دشمنی اور کینہ رکھنے کی بنا پر) وہ گروہ آتش جہنم میں جا گرے گا۔

حضرت علی علیہ السلام کی دوستی میں غلو

حضرت علی علیہ السلام اور دوسرے ائمہ علیہم السلام کے بارے میں دوستی کے لئے دو اہم نکات ہیں۔ ایک یہ کہ اہل بیت علیہم السلام کی محبت کے بارے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔ ایک دینی وظیفہ اور اجر رسالت سمجھتے ہوئے تمام وجود کے ساتھ اہل بیت علیہم السلام کا دوست ہونا چاہیے اور یہ صرف زبانی نہیں بلکہ عملی طور پر رکھنا چاہیے۔ کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اسلام کی بنیاد محبت علیؑ اور اہل بیتؑ پر رکھی گئی ہے۔'' ①

حقیقی ایمان کی شرط یہ ہے کہ رسولؐ اور اس کی عترت کو اپنے خاندان سے بھی زیادہ محبوب رکھنا چاہیے۔ ②

یہ علم الٰہی کے خزانے دار ہیں۔ یہ خدا کے امین اور اس کی حجت زمین پر ہیں ہدایت کے امام ہیں۔ لوگوں کی پناہ گاہ ہیں، حامل قرآن ہیں، اوصیائے رسولؐ ہیں، خدا کے منتخب اور اس کے علم کے گنجینہ ہیں، لوگوں کے ولی ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

لَا يُقَاسُ بِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَحَدٌ وَ لَا يُسَوَّى بِهِمْ مَنْ جَرَتْ نِعْمَتُهُمْ عَلَيْهِ أَبَداً۔ هُمْ أَسَاسُ الدِّينِ وَ عِمَادُ الْيَقِينِ إِلَيْهِمْ يَفِيءُ الْغَالِي وَ بِهِمْ يُلْحَقُ التَّالِي وَ لَهُمْ خَصَائِصُ حَقِّ الْوِلَايَةِ وَفِيهِمُ الْوَصِيَّةُ وَالْوِرَاثَةُ.

اس امت میں خاندان رسالت کے برابر کوئی نہیں۔ ان کے رتبہ دوسروں سے بلند ہے کہ آل محمدؐ کا دین کا ستون ہیں۔ جو حد سے گزرتا ہے وہ ان کی طرف لوٹ آتا ہے اور پیچھے رہ جانے والے ان سے ملحق ہوجاتے ہیں۔ ان خاص حق ولایت اور ان کی مخصوص میراث

انبیاء۔③

اس کتاب کے لکھنے کا اصلی ہدف یہ تھا کہ حضرت علی علیہ السلام کی دوستی کے بارے میں ذمہ داری بیان کی جائے۔ زیادہ فصلیں اسی عنوان سے مربوط ہیں۔

دوسرا نکتہ یہ ہے کہ اہل بیت علیہم السلام دوستی میں غلو نہ ہو۔ یعنی انہیں مقام بندگی سے اوپر نہ لے جائیں۔ جس طرح ہم عقیدہ رکھتے ہیں۔ افضل ترین مخلوق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے وہ بھی پہلے اللہ کے بندے اور پھر رسول ہیں۔ اس سے اظہار دوستی میں خدائی مقام نہیں دینا چاہیے اور اس مطلب پر بہت سی روایات دلالت کرتی ہیں کہ بعض کو ہم ذکر کرتے ہیں:

ا۔ حذیفہ بن اسید:

شیخ صدوقؒ اپنی سند سے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

''اے حذیفہ میرے بعد تم پر خدا کی حجت علی بن ابی طالب ہیں۔ جلد ہی دو گروہ ہلاک ہوجائیں گے:

(۱) ان کی دوستی میں غلو کرنا

(۲) ان کو اپنے مقام سے نیچے رکھنا۔''④

۲۔ امام حسین علیہ السلام:

امام سجاد علیہ السلام اپنے والد گرامی امام حسین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے یوں فرمایا:

''اے علیؑ! تیری مثال میری امت میں مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کی مانند ہے۔ عیسائی دو گروہ ہو گئے تھے۔

(۱) ایک گروہ اہل ایمان تھا اور وہ حواری تھے۔

(۲) ایک گروہ ان سے دشمنی کرتا تھا اور وہ یہودی تھے۔

جس گروہ نے انہیں حد سے بڑھایا وہ ایمان سے خارج ہو گئے۔ بے شک میری امت تمہارے بارے میں تین گروہ میں تقسیم ہوجائے گی۔

(۱) ایک گروہ تمہارا ادشمن ہوگا،

(۲) ایک گروہ تمہارے شیعہ ہیں اور باایمان ہیں،

(۳)ایک گروہ تم سے دوستی میں حد سے بڑھ جائیں گے اور وہ انکار کرنے والے ہیں۔
اے علیؑ! تم اور تمہارے شیعہ جنت میں ہیں شیعہ کے دوست بھی جنت میں ہیں اور تمہیں حد سے بڑھانے والے دوزخ کی آگ میں ہیں۔'' ⑤

۳۔ابورافع:

ان سے ایک روایت اس طرح نقل ہوئی ہے:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: تمہارے اندر دو صفات ہیں: جو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تھیں۔

بعض صحابہ نے تعجب سے کہا: کیا اسے انبیاء سے تشبیہ دیں گے۔

حضرت علی علیہ السلام نے پوچھا! وہ دو صفات کونسی ہیں؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوستی میں حد سے تجاوز کر گئے تھے۔جس کی وجہ سے وہ ہلاک ہوگئے۔ یہودیوں نے ان سے کینہ رکھا اور وہ بھی نابود ہوگئے۔ایک گروہ تیری دوستی میں بھی حد سے تجاوز کی بناء پر ہلاک ہوجائیں گے۔

جب یہ بات بعض قریش اور منافقین نے سنی تو انہوں نے کہا: یہ مطلب کیسے قابل قبول ہے؟ وہ عیسیٰ فرزند مریم کی مانند قرار پائے؟

خدا نے یہ آیت نازل کی:

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ۝٥٧ ⑦

اور (اے رسولؐ) جب مریمؑ کے بیٹے (عیسیٰؑ) کی مثال بیان کی گئی تو اس سے تمہاری قوم کے لوگ کھل کھلا کر ہنسنے لگے۔⑧

ابورافع سے ایک روایت اس طرح منقول ہوئی ہے:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اس خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔اگر ایک گروہ وہ نہ ہوا جس نے تمہارے بارے وہ کچھ کہا جو عیسائیوں نے عیسیٰؑ کے بارے میں کہا تھا تو آج تمہارے بارے میں مسلمان کچھ نہ کہتے بلکہ تیرے پاؤں کی خاک اٹھاتے اور تبرک سمجھتے۔⑨

۴۔ابوسعید خدری:

حاکم عسکانی کے قول کے مطابق تفسیر عتیق میں یہ مطلب آیا ہے۔⑩

۵۔علقمہ بن قیس:

عامر بن شراحیل شعبی کہتا ہے: میں علقمہ سے ملاقات کی اور اس سے پوچھا: کیا تو جانتا ہے کہ اس امت میں علی کس کی مانند ہے؟

میں نے کہا: عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کی مانند ہیں۔ایک گروہ انہیں دوست رکھتا ہے اور حد سے تجاوز کرتا ہے یہ گروہ ہلاک ہوا۔دوسرے گروہ نے ان سے کینہ رکھا اور دشمن کی جس کی بناء پر وہ بھی ہلاک ہوا۔⑪

۶۔حضرت امام سجاد بن حسین علیہ السلام:

ابورافع سے ایک روایت ہے حاکم حسکانی کے مطابق امام سجاد علیہ السلام نے ابورافع کی روایت کے ہمراہ مشترک سند سے نقل ہوئی ہے۔

۷۔حضرت امام علی علیہ السلام:

ان کی روایات دو قسم کی ہیں۔

(۱) گروہ وہ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہیں

(۲) خود امامؑ سے منقول ہیں۔

اس مطلب پر دلالت کرنے والی روایات زیادہ ہیں۔لیکن ہم بعض کو ذکر کرتے ہیں۔

آپؑ سے ایک روایت منقول ہے:

> رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: بے شک تم عیسیٰؑ کے مشابہ ہو، ایک گروہ تم سے دوستی رکھنے کے باوجود ہلاک ہوگا اور دوسرا گروہ نے تجھ سے کینہ رکھے گا اور وہ گروہ بھی ہلاک ہوگا۔
>
> منافقین نے کہا: کیا وہ راضی نہیں ہوگا کہ اسے عیسیٰؑ سے تشبیہ دی گئی ہے۔
>
> منافقین کے جواب میں مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی:
>
> وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ⑫

اور (اے رسولؐ) جب مریمؑ کے بیٹے (عیسیٰؑ) کی مثال بیان کی گئی تو اس سے تمہاری قوم کے لوگ کھل کھلا کر ہنسنے لگے۔⑬

ایک دوسری روایت میں ربیعہ بن ناجد اور عبایہ بن ربعی نے حضرت علی علیہ السلام سے اس طرح روایت کو نقل کیا:

مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلوایا اور فرمایا: اے علیؑ! تم عیسیٰ کے مشابہ ہو۔ عیسائی عیسیٰ کو دوست رکھتے تھے اور اتنے رتبے کے قائل تھے جو رتبہ ان کے لئے نہ تھا۔ یہودیوں نے عیسیٰ سے کینہ رکھا۔ حتیٰ کہ ان کی والدہ جناب مریمؑ پر تہمت لگا دی۔

منافقین یہ سن کر کہنے لگے: کیا وہ راضی نہیں ہے اپنے چچازاد بھائی کو عیسیٰ سے تشبیہ دی!

اس وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ⑭

اور (اے رسولؐ) جب مریمؑ کے بیٹے (عیسیٰؑ) کی مثال بیان کی گئی تو اس سے تمہاری قوم کے لوگ کھل کھلا کر ہنسنے لگے۔

پھر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: بے شک دو قسم کے لوگ میری وجہ سے تباہ ہوں گے۔ میرے وہ دوست جو مجھے حد سے زیادہ مقام دیں گے۔ کہ جو رتبہ و مقام مجھ میں نہیں ہے کچھ لوگ مجھ سے کینہ رکھیں گے اور دشمنی کا اظہار کریں گے۔ جو کہ مجھ پر تہمت لگائیں گے۔⑮

اس آیت سے مربوط ایک اور حدیث بھی ہے جس میں چند جملے اس سے زائد نقل ہوئے ہیں:

''ایک دفعہ کا ذکر ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کے گروہ کے درمیان بیٹھے تھے۔ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ مجھے دیکھ کر فرماتے ہیں اے علی! اس امت میں تیری مثال عیسیٰ بن مریم کی مانند ہے۔ ایک گروہ اسے دوست رکھتا تھا اور حد سے زیادہ بڑھایا۔ ایک گروہ نے اس سے کینہ رکھا۔ اور حد سے تجاوز کیا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ⑯

اور (اے رسولؐ) جب مریمؑ کے بیٹے (عیسیٰؑ) کی مثال بیان کی گئی تو اس سے تمہاری قوم کے لوگ کھل کھلا کر ہنسنے لگے۔''⑰

ایک اور روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

''اگر ایک گروہ نہ ہوتا جو تیرے بارے میں وہ بات کرتے ہیں جو عیسائیوں نے عیسیٰ کے بارے میں کیا تھا تو آج دنیا تیرے بارے ایسا عقیدہ رکھتے کہ تیرے پاؤں کی خاک کو تبرک سمجھتے اور شفا حاصل کرتے۔'' ⑱

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

''تم عیسیٰؑ کے مشابہ ہے عیسیٰ کو عیسائی اتنا دوست رکھتے تھے آخر حد سے بڑھ کے ان کے مقام کے قائل ہوگئے۔ یہودیوں نے ان سے کینہ رکھا اور ان کی ماں پر تہمت لگا دی۔'' ⑲

ایک اور روایت میں اس طرح نقل ہوا ہے۔

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمایا: اے علیؑ! بے شک تم عیسیٰ کے مشابہ ہو۔ یہودیوں نے عیسیٰ سے کینہ رکھا اور حتیٰ کہ ان کی ماں پر تہمت لگائی۔ عیسائی عیسیٰ کو اتنا دوست رکھتے تھے کہ حد سے تجاوز کر گئے اور اس رتبہ کے قائل ہوئے جو ان میں نہیں تھا۔'' ⑳

ایک اور حدیث میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کو فرمایا:

''اے علیؑ! تیرے ماننے والے دو گروہ ہلاک ہو جائیں گے۔ ایک گروہ تجھ سے حد سے زیادہ محبت والے اور دوسرے دل میں کینہ رکھنے والے جو حد سے تجاوز کریں گے۔ تیری مثال عیسیٰ کی مثال ہے۔ عیسائیوں نے حد سے بڑھ کر رتبہ دیا اور خدا کا بیٹا سمجھنے لگے۔ دوسرے یہودی جنہوں نے ان سے کینہ رکھا اور ان کی ماں پر تہمت لگائی۔ ایک گروہ میانہ روی کرنے والا نجات پائے گا۔'' ㉑

دوسری روایات خود حضرت علی علیہ السلام سے نقل ہوئی ہیں۔ ان روایات کی عبارت مختلف ہے۔ ان میں سے ایک روایت اس طرح نقل ہوئی ہے:

''دو قسم کے لوگ میرے بارے میں ہلاک ہو جائیں گے:

(۱) حد سے زیادہ تجاویز کرنے والے

(۲) کینہ رکھنے والے اور تہمت لگانے والے۔''

اس حدیث کو احمد بن حنبل ㉒، معمر بن راشد ㉓، ابوبکر خلاّل ㉔، عبداللہ بن احمد بن حنبل ㉕، ابوبکر قطیعی ㉖، علی بن محمد حمیری ㉗، ابوبکر بن ابی عاصم ㉘، عاصمی ㉙، ابوالحسن ملطی ㉚، ابن عساکر دمشقی ㉛ اور ابن حجر عسقلانی ㉜ نے اپنی کتابوں میں

نقل کیا ہے۔

ایک اور روایت میں یہی عبارت اس اضافے کے ساتھ آئی ہے:

''میرے بہترین دوست وہ ہیں جو میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔''[٣٣]

ایک روایت اس طرح نقل ہوئی ہے:

''جو قسم کے لوگ میری وجہ سے ہلاک ہوں گے، وہ دوست جو محبت میں حد سے تجاوز کرنے والے ہیں اور دوسرے حد سے زیادہ کینہ رکھنے والے۔''

اس روایت کو ابن اعرابی[٣٤]، ابوبکر ابن ابی شیبہ[٣٥] ابوبکر ابن ابی عاصم[٣٦]، احمد بن یحییٰ بلاذری[٣٧]، ابوجعفر اسکافی[٣٨]، خطیب بغدادی[٣٩]، عاصمی[٤٠]، لالکایی[٤١]، ابن عساکر دمشقی[٤٢]، ابن حجر عسقلانی[٤٣]، متّقی ہندی[٤٤]، ابن بطریق[٤٥]، علی بن عیسیٰ اربلی[٤٦] اور مقریزی[٤٧] نے بھی نقل کیا ہے۔

شیخ صدوق نے اپنی سند سے حسن بن جہم سے روایت کی کہ

''ایک دن مامون نے حضرت امام رضا علیہ السلام جو اس کی مجلس میں مناظرے کے لئے حاضر تھے سے اس طرح کہا: میں نے سنا ہے کہ ایک گروہ تمہارے میں غلو کرتا ہے؟

حضرت امام رضاؑ نے اس کے جواب کے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح روایت نقل کیکہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ اور اس میں میری تقصیر نہیں ہے۔

وہ دوست جو دوستی میں حد سے تجاوز کرتے ہیں اور وہ جو کینہ رکھتے ہیں۔

اس وقت حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے کلام کو جاری رکھا اور کہا: میں، ان لوگوں سے جو محبت میں ہمارے بارے غلو کرتے ہیں اور حد سے زیادہ مقام کے قائل ہوتے ہیں۔ خدا کی قسم میں ان سے بیزار ہوں۔ جس طرح عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے عیسائیوں سے بے زاری کی تھی۔

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ

اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ. مَا قُلۡتُ لَهُمۡ اِلَّا مَاۤ اَمَرۡتَنِیۡ بِهٖۤ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیۡ وَرَبَّكُمۡ ۚ وَ كُنۡتُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا مَّا دُمۡتُ فِيۡهِمۡ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيۡتَنِىۡ كُنۡتَ اَنۡتَ الرَّقِيۡبَ عَلَيۡهِمۡ ؕ وَاَنۡتَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ.(۴۸)

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب (قیامت میں عیسیٰؑ سے) خدا فرمائے گا کہ (کیوں) اے مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ کیا تم نے لوگوں سے یہ کہہ دیا تھا کہ خدا کو چھوڑ کر مجھ کو اور میری ماں کو خدا بنالو؟ عیسیٰؑ عرض کریں گے سبحان اللہ میری تو یہ مجال نہ تھی کہ میں ایسی بات منہ سے نکالوں جس کا مجھے کوئی حق نہ ہو۔ (اچھا) اگر میں نے کہا ہوگا تو تجھ کو تو ضرور معلوم ہی ہوگا کیونکہ تو میرے دل کی (سب بات) جانتا ہے ہاں البتہ میں تیرے جی کی بات نہیں جانتا۔ (کیونکہ) اس میں تو شک ہی نہیں کہ تو ہی غیب کی باتیں خوب جانتا ہے۔ تو نے مجھے جو کچھ حکم دیا اس کے سوا تو میں نے ان سے کچھ بھی نہیں کہا (مگر) یہی کہ خدا ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا پالنے والا ہے اور جب تک میں ان میں رہا ان کی دیکھ بھال کرتا رہا پھر جب تو نے مجھے (دنیا سے) اٹھالیا تو تو ہی ان کا نگہبان تھا اور تو تو خود ہر چیز کا گواہ (موجود) ہے(۴۹)

روایت میں اس طرح نقل ہوا ہے:

''دو قسم کے لوگ ہمارے میرے بارے میں ہلاک ہوجائیں گے۔ دشمن اپنے دل میں کینہ کی وجہ سے اور دوست حد سے تجاوز کرنے کی وجہ سے''

اس حدیث کو ابن جعد(۵۰)، ابوبکر خلال(۵۱)، عاصمی(۵۲)، ابراہیم بیہقی(۵۳) اور حمّویی(۵۴) نے بھی نقل کیا ہے۔

ایک اور حدیث میں امامؑ سے اس طرح آیا ہے:

''دو طرح کے لوگ میری وجہ سے ہلاک ہوں ایک دوستی میں غلو کی بنا پر اور دوسرے دشمنی و کینہ کی بنا پر''(۵۵)

ایک اور حدیث میں اس طرح آیا ہے:

''دو قسم کے لوگ ہمارے میرے بارے میں ہلاک ہوجائیں گے۔ وہ دوست جو دوستی میں حد سے تجاوز کرتے ہیں اور وہ دشمن جو دل میں کینہ رکھتے ہیں۔ پس تم میں کوئی شخص ان دو

گروہوں میں سے نہ ہو۔'' ۵۶

ایک اور حدیث میں امامؑ سے اس طرح وارد ہوا ہے:

''ایک گروہ مجھ سے دوستی رکھتا ہے (اس کی یہ دستی اس جگہ پہنچے گی کہ) میری دوستی اسے (غلو کی وجہ سے) جہنم میں لے جائے گی اور ایک گروہ مجھ سے دشمنی و کینہ رکھتا ہے (ان کی دشمنی و کینہ اس مقام پر پہنچے گا کہ (اسی دشمنی اور کینہ رکھنے کی بنا پر) وہ گروہ آتش جہنم میں جا گرے گا۔'' ۵۷

ایک اور حدیث میں امامؑ سے اس طرح ہوا ہے:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے بلایا اور فرمایا تو عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ ہے۔ یہودیوں نے اس سے کینہ رکھا اور ان کی ماں پر تہمت لگائی۔ عیسائیوں نے ان سے حد سے زیادہ دوست رکھا اور اسے وہ مقام دیا جس کا وہ مقام نہ تھا۔'' ۵۸

بعض روایات میں اس طرح بھی آیا ہے:

''حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ میری محبت میں حد سے زیادہ تجاوز کرنے والے جو اس چیز کے قائل ہیں، جو مجھ میں نہیں ہے اور وہ جو شخص تہمت لگاتا ہے اور میرے ساتھ دشمنی رکھتا ہے اور اس چیز کا قائل ہو جاتا ہے جو مجھ میں نہیں ہے۔'' ۵۹

بعض روایات میں یہ جملے اضافہ ہوئے ہیں:

''آگاہ ہو جاؤ! میں پیغمبر نہیں ہوں، جس پر وحی نازل ہوتی ہے لیکن اپنی طاقت کے مطابق قرآن اور سنت رسولؐ پر عمل کرتا ہوں۔ پس جو میں حکم دوں۔ اس کی اطاعت تم پر واجب ہے۔ اطاعت کریں چاہے تمہیں پسند ہو یا ناپسند ہو۔ اگر تم میں سے کوئی ایسا حکم دیتا ہے جس میں خدا کی نافرمانی ہو تو خدا کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے اطاعت صرف نیک کاموں میں ہے۔'' ۶۰

ایک روایت حضرت علی علیہ السلام سے یوں نقل ہوئی ہے:

''میری مثال اس امت میں عیسیٰ بن مریم کی مانند ہے۔ ایک گروہ اسے دوست رکھتے تھے

اور دوستی میں حد سے بڑھ گئے جس پر ہلاک ہو گئے۔ ایک گروہ کے دل میں کینہ تھا۔ وہ نابود ہو گئے۔ ایک گروہ نے دوستی میں میانہ روی سے کام لیا لہٰذا ایسا گروہ نجات پا گیا۔'' (۶۱)

ایک گروہ نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

''خدایا! لعنت کر ہر اس کینہ رکھنے والے پر کہ جو اپنے دل میں ہمارا بغض رکھتا ہے۔''

اس حدیث کو ابوبکر ابن ابی شیبہ (۶۲) ابوبکر ابن ابی عاصم (۶۳)، لالکائی (۶۴)، ابوبکر قطیعی (۶۵)، عشاری (۶۶)، خطیب بغدادی (۶۷)، ابن عساکر دمشقی (۶۸)، متقی ہندی (۶۹)، ابن طریق حلّی (۷۰) اور ابن جبر (۷۱) نے بھی نقل کیا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا:

''ایک گروہ میری محبت میں غلو کر کے جہنم میں جائے گا اور ایک گروہ میری دشمنی میں جہنم رسید ہوگا۔''

اس حدیث کو احمد بن حنبل (۷۲)، ابوبکر بن ابی شیبہ (۷۳) ابوبکر ابن ابی عاصم (۷۴) اور احمد بن یحییٰ بلاذری (۷۵) نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ

''حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ. (۷۶)

اور (اے رسولؐ) جب مریمؑ کے بیٹے (عیسیٰؑ) کی مثال بیان کی گئی تو اس سے تمہاری قوم کے لوگ کھل کھلا کر ہنسنے لگے۔ (۷۷)

اس میں شک نہیں کہ دوستی میں حد سے بڑھ جانا سے مراد یہ ہے کہ امامؑ کو مقام بندگی سے بڑھا کر اسے خدائی مقام کے قائل ہونا ہے۔ اگر ایسا ہو تو انسان ایمان سے خارج ہو جاتا ہے اور کافر بن جاتا ہے۔ اس مطلب پر دلالت کرنے والی بہت سی روایات نقل ہوئی ہیں جو کہ خود حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہیں:

''ایک گروہ حضرت علی علیہ السلام کے پاس آیا اور آپؑ سے کہنے لگا: آپ وہی ہیں!

حضرت نے پوچھا: میں کون ہوں۔

انہوں نے کہا: آپ، آپ ہیں۔

پھر حضرتؑ نے پوچھا: میں کون ہوں۔

انہوں نے کہا: آپ ہمارے خدا ہیں۔

حضرت نے فرمایا: وائے ہو تم پر یہ الفاظ واپس لو اور توبہ کرو۔

انہوں نے قبول نہ کیا۔ امام نے حکم دیا کہ انہیں قتل کیا جائے۔ پھر حکم دیا گیا کہ آگ روشن کی جائے اور ان کے بدن جلائے جائیں۔''

یہ روایت بہت سے محدثین نے نقل کی ہے جن میں سے کچھ محدثین درذیل ہیں:

ابن اعرابی (۷۸)، ابن عبدالبر (۷۹)، ابوالشیخ اصفہانی (۸۰)، ابن عساکر دمشقی (۸۱)، حموی جوینی (۸۲) اور ابو عبداللہ ذھبی (۸۳)۔

ایک روایت میں ملتا ہے کہ

> ''حضرت نے اپنے سے دھتکارا اور دور کیا۔ دوسرے آئے تو آپ نے پہلے دن کی مانند انہیں اپنے سے دور کیا۔ جب تیسرے دن پھر آئے تو آپ نے اب انہیں آگ میں جلانے کا حکم دیا۔'' (۸۴)

بعض روایات میں ملتا ہے کہ

> ''آپ نے آگ میں نہیں جلایا بلکہ ایک گڑھا کھودا گیا اور اس میں قرار دیا اور پھر آگ لگا دی اس گڑھے میں اتنا دھواں تھا کہ ان کا دم گھٹ گیا اور مر گئے۔'' (۸۵)

ایک روایت میں یہ ملتا ہے کہ

> ''انہیں ایک ایسے گڑھے میں قرار دیا جس کا سر ڈھانپا ہوا تھا۔ اور اسی کے نزدیک دوسرے گڑھے میں آگ جلا دی گئی جس کی وجہ سے دھواں پیدا ہوا اور گڑھا دھویں سے بھر گیا۔ اب آپؑ نے فرمایا: توبہ کرو لیکن انہوں نے قبول نہ کیا۔ جتنا حضرت علیؑ نے اصرار کیا ان پر کچھ اثر نہ ہوا۔ اس کے بعد آپؑ نے حکم دیا انہیں آگ کے گڑھے میں ڈال دو۔ لہٰذا سب کو گڑھے میں ڈال دیا گیا اور سب کے سب ہلاک ہو گئے۔'' (۸۶)

حاشیہ جات:

① تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۳، ص ۲۴۱، شرح حال علی بن مظفر بن علی (۵۰۹۴)؛ کنزالعمال: ج ۱۲، ص ۱۰۵، حدیث ۳۴۲۰۶

② کنزالعمال: ج ۱، ص ۴۱، حدیث ۶۳

③ نہج البلاغہ: خطبہ ۲

④ امالی صدوق: مجلس ۳۶، حدیث ۴

⑤ مئة منقبہ: س ۸۰ ۔ ۸۱، حدیث ۴۸، المناقب۔ خطیب خوارزمی۔: ص ۳۱۷، حدیث ۳۱۸

⑥ اصل میں "یصدّون" کی بجائے "یضحکون" آیا ہے۔

⑦ زخرف (۴۳)؛ آیہ ۵۷

⑧ شواھد التنزیل: ج ۲، ص ۲۸۰ ۔ ۲۸۱، حدیث ۸۷۶

⑨ المعجم الکبیر: ج ۱، ص ۳۲۰، حدیث ۹۵۱؛ المناقب۔ خطیب خوارزمی: ص ۳۱۱، حدیث ۳۱۰، شرح نہج البلاغہ۔ ابن ابی الحدید: ج ۸، ص ۲۸۲، حکمت ۱۱۳، و ج ۹، ص ۱۶۸، شرح خطبہ ۱۵۴؛ و ج ۵، ص ۴، شرح خطبہ ۱۵۸

⑩ شواھد التنزیل: ج ۲، ص ۲۸۳، حدیث ۸۷۹

⑪ کتاب السنہ: عبداللہ بن احمد بن حنبل: ص ۲۳۴، حدیث ۱۲۶۹؛ الاستیعاب: ج ۳، ص ۱۱۳۰، شرح حال حضرت علیؑ (۱۸۵۵): المعجم۔ ابن اعرابی: ج ۲، س ۴۰۲ ۔ ۴۰۳، حدیث ۱۳۲۳، و ص ۶۶)، ۷، حدیث ۱۵۵۱؛ تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۳۰۱، شرح حال حضرت علیؑ

⑫ زخرف (۴۳): آیہ ۵۷

⑬ شواھد التنزیل: ج ۲، ص ۲۸۲، حدیث ۸۷۷؛ المناقب۔ خطیب خوارزمی۔ ص ۳۲۴ ۔ ۳۲۵، حدیث ۳۳۳؛ کشف الغمہ: ج ۱، ص ۵۷۴۔ السنن الکبری۔ نسائی: ج ۷، ص ۴۴۶، حدیث ۸۴۳۴، المناقب۔ خطیب خوارزمی: ص ۳۱۷، حدیث ۳۱۸

⑭ زخرف (۴۳): آیہ ۵۷

⑮ شواھد التنزیل: ج۲، ص۲۷۹، حدیث ۸۷۴؛ تفسیر فرات کوفی: ص ۴۰۴۔ ۴۰۵، حدیث ۵۴۱ و ۵۴۲

⑯ زخرف(۴۳): آیہ ۵۷

⑰ تفسیر فرات کوفی: ص ۴۰۳۔ ۴۰۴، حدیث ۵۳۹ و باانداک تفاوت در حدیث ۵۴۰؛ شواھد التنزیل: ج۲، ص ۲۷۴، حدیث ۸۶۸، و در حدیث ۸۷۷، محمد بن یعقوب کلینی در کافی: ج ۸، ص ۵۷، حدیث ۱۸

⑱ امالی صدوق: مجلس ۸۹، حدیث ۱۰

⑲ انساب الا شراف: ج۲، ص ۳۶۲۔ ۳۶۳، شرح حال حضرت علیؑ؛ شرح نہج البلاغه۔ ابن ابی الحدید: ج۴، ص ۱۰۵، شرح خطبه ۵۶

⑳ البحر الزخار: ج۳، ص ۱۱۔ ۱۲، حدیث ۷۵۸؛ المستدرك: ج۳، ص ۱۲۳؛ الفردوس: ج۵، ص ۳۱۹، حدیث ۸۳۰۹؛ کنز العمال: ج۱۱، ص ۶۲۳، حدیث ۳۲۔ ۳۳، و ج ۱۳، ص ۱۲۵، حدیث ۳۶۳۹۹؛ مناقب آل ابی طالب: ج۳، ص ۳۰۱، باب فی النکت واللطائف، فی مساواته مع عیسیؑ؛ العمده: ص ۲۱۰۔ ۲۲۱، حدیث ۳۲۳ ؛ الصراط المستقیم: ج۲، ص ۶۱؛ خصائص الوحی المبین: ص ۱۸۴، حدیث ۱۳۱، در این کتاب جمله "مرا فراخواند" نیا مده است: الطرائف: ص ۶۸، حدیث ۷۷؛ تاریخ مدینة دمشق: ج۴۲، ص ۲۹۶، شرح حال حضرت علیهؑ، عیون الا خبار۔ ابو المعالی حسینی: (مخطوط) ورق ۲۵۔ ۲۶، مجلس ۸، مجمع الزوائد: ج ۹، ص ۱۳۳؛ الدر المنثور: ج۲، ص ۲۳۸؛ نہج الایمان: ص ۴۸۸۔ ۴۸۹؛ تفسیر فرات کوفی: ص ۴۰۴، حدیث ۵۴۰

㉑ شرح الاخبار: ج۲، ص ۴۰۵، حدیث ۷۴۸، و بخش اول حدیث در کتاب الجوهرة: ص ۶۷، و در الوافی بالوفیات: ج۲۱، ص ۱۸۹

㉒ فضائل الصحابه: ج۲، س ۵۶۵، حدیث ۹۵۱

㉓ الجامع (در آخر کتاب المصنف عبد الرزاق: ج۱۱، ص ۳۱۸): حدیث ۲۰۶۴۷

㉔ السنه: ج۳، ص ۴۹۶، حدیث ۷۹۰

㉕ السنه: ص ۲۳۳۔ ۲۳۴، حدیث ۱۲۶۶

㉖ فضائل الصحابه۔ احمد بن حنبل: ج۲، س ۴۷۲، حدیث ۱۱۴۷

(۲۷) جزء حمیری: ص۴۶۔۴۷، حدیث ۴

(۲۸) السنه: ج ۲، ص ۶۸۷، حدیث ۱۰۳۹

(۲۹) زین الفتی: ج۱، ص ۴۵۸، حدیث ۲۷۵، و ج ۲، ص ۱۳۶، حدیث ۳۷۹

(۳۰) النبیه والرد: ص ۱۵۷

(۳۱) تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۹۶ و ۲۹۷۔ ۲۹۸، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

(۳۲) المطالب العالیه: ج۹، س ۲۸۵، حدیث ۴۳۶۹، به نقل از ابن منیع

(۳۳) مناقب امیر المومنین۔ محمد بن سلیمان کوفی: ج۲، ص ۱۱۸، حدیث ۶۲۴، و ص ۴۴۴، حدیث ۹۷۶

(۳۴) المعجم: ج۲، ص ۴۰۲، حدیث ۱۴۲۲، و ص ۶۷۷، حدیث ۱۵۵۲

(۳۵) المصنف: ج۶، ص ۵۰۶، حدیث ۳۲۱۲۵، و شبیه آن در ص ۳۷۷، حدیث ۳۲۱۲۷

(۳۶) السنه: ج ۲، ص ۶۷۵، حدیث ۱۰۱۸، و ص ۶۷۷، حدیث ۱۰۲۱

(۳۷) انساب الاشراف: ج۲، ص ۳۶۲۔ ۳۶۳، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

(۳۸) المعیار و الموازنه: ص ۳۲، ذکر اصناف المخالفین و المعادین للامام علی بن ابی طالب

(۳۹) موضح الاوهام: ج۱، ص ۱۳۹۔ ۱۴۰، وهم ۴۵

(۴۰) زین الفتی: ج۲، ص ۲۵۔ ۲۶، حدیث ۷

(۴۱) شرح اصول الاعتقاد: ج۸، ص ۳۹۷، حدیث ۲۶۸۰

(۴۲) تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۳۰۱، با چند سند، و ص ۲۰۲

(۴۳) المطالب العالیه: ج۹، ص ۲۷۵، حدیث ۴۳۷۰

(۴۴) کنز العمال: ج۱۱، ص ۳۲۴، حدیث ۳۱۶۳۳، و ص ۳۲۶، حدیث ۳۱۶۴۴

(۴۵) العمدة: ص ۲۱۱۔ ۲۱۲، حدیث ۳۲۶

(۴۶) کشف الغمه: ج۱، ص ۶۷

(۴۷) امتاع الاسماع: ص ۱۸۰

(۴۸) مائدہ (۵): ۱۱۶۔ ۱۱۷

(۴۹) عیون اخبار الرضا: ۲، ص ۲۱۶۔ ۲۱۷، باب ۴۶، حدیث ۱

۵۰ مسند ابن جعد: ص ۳۵، حدیث ۱۲۲

۵۱ السنہ: ج۱، ص ۲۹۳، حدیث ۳۶۲، و ج ۳، ص ۵۰۰، حدیث ۷۹۶

۵۲ زین الفتی: ج۱، ص ۱۴۴، حدیث ۷۷، و ج ۲، ص ۱۳۵ ۔ ۱۳۶، حدیث ۳۷۸

۵۳ المحاسن و المساوی: ص ۶۲

۵۴ فرائد السمطین: ج۱، ص ۱۷۳، حدیث ۱۳۳

۵۵ نہج البلاغہ: کلمات قصار، شمارہ ۱۱۷، خصائص الائمہ: ص ۱۲۴، معدن الجواہر: ص ۲۶، مناقب آل ابی طالب: ج۱، ص ۳۲۵، الرد علی الغلاۃ؛ شرح نہج البلاغہ ۔ ابن ابی الحدید: ج ۴، ۱۰۵، شرح کلام ۵۶؛ تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۲، ص ۲۹۶ ۔ ۲۹۷؛ العمدۃ: ص ۲۱۲، حدیث ۳۲۷، امالی شیخ صدوق: مجلس ۸۹، حدیث ۱۰، شرح الاخبار: ج۱، ص ۱۶۰، ضمن حدیث ۱۰۸؛ عیون الحکم والمواعظ: ص ۵۱۱؛ عوالی اللآلی: ج ۴، ص ۸۷، حدیث ۱۰۵

۵۶ تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۲، ص ۲۹۷، شرح حال حضرت علی علیہ السلام؛ نظم درد السطمین: ص ۱۰۴

۵۷ السنہ ۔ ابن ابی عاصم: ج ۲، ص ۴۷۶، حدیث ۱۰۲۰، المحاسن و المساوی ۔ ابراهیم بیهقی :ص ۶۲؛ التنبیہ والرد ۔ ابو الحسین ملطی: ص ۱۵۷

۵۸ السنہ ۔ ابو بکر ابن ابی عاصم: ج ۲، ص ۶۸۶، حدیث ۱۰۳۸؛ التاریخ الکبیر ۔ بخاری: ج ۳، ص ۲۸۱ ۔ ۲۸۲، شرح حال ربیعۃ بن ناجد (۹۶۶)؛ العلل المتناهیہ: ج۱، ص ۱۶۸، حدیث ۲۵۹

۵۹ مسند احمد: ج۱، ص ۱۶۰، حدیث ۱۳۷۶؛ مسند ابی یعلی: ج۱، ص ۴۰۶ ۔ ۴۰۷، حدیث ۵۳۴؛ فضائل الصحابہ ۔ احمد بن حنبل: ج۲، ص ۶۳۹ ۔ ۶۴۰، حدیث ۱۰۸۷، و ص ۷۱۳، حدیث ۱۲۲۱، شرح مذاهب اهل السنہ: ص ۱۶۶ ۔ ۱۶۷، حدیث ۱۱۹؛ امالی شیخ طوسی: مجلس ۹، حدیث ۵۵، ۵۶ و مجلس ۱۰، حدیث ۱؛ الامالی الخمیسیہ: ج۱، ص ۱۳۷؛ زین الفتی: ج۱، ص ۱۲۶، حدیث ۳۳؛ تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۲، ص ۲۹۳ ۔ ۲۹۴، شرح حال حضرت علی علیہ السلام، فرائد السطمین: ج۱، ص ۱۷۲، حدیث ۱۳۲؛ شواهد التنزیل: ج ۲، ص ۴۷۷، حدیث ۸۷۳، و در شرح نہج البلاغہ ۔ ابن ابی الحدید: ج ۵، ص ۵، در شرح خطبہ ۵۸

⑥⓪ المستدرك علی الصحیحین: ج۳، ص ۱۲۳، حدیث ۴۶۲۲؛ تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۲۹۴ و ۲۹۵، شرح حال حضرت علی علیہ السلام؛ المعجم۔ ابن اعرابی: ج۲، ص ۶۶۵ ۔ ۶۶۶، حدیث ۱۵۵۰؛ فضائل الخلفاء الراشدین۔ ابو نعیم اصفہانی : ص ۹۹، حدیث ۵۴، شواھد التنزیل: ج۲، ص ۲۷۵ ۔ ۲۷۶، حدیث ۸۷۰؛ فرائد السطمین: ج۱، ص ۱۷۲ ۔ ۱۷۴، حدیث ۱۳۴؛ مناقب اھل بیت: ص ۱۳۷ ۔ ۱۳۹، حدیث ۱۰۷؛ کنز العمال: ج۱۳، ص ۱۲۵، حدیث ۳۶۳۹۹ دورقی و ابن شاھین؛ الغارات: ج۲، ص ۵۸۹ ۔ ۵۹۰، مسند احمد: ج۱، ص ۱۶۰، حدیث ۱۳۷۷، فضائل الصحابہ۔ احمد بن حنبل: ج۲، ص ۶۱۳ ۔ ۶۱۴، حدیث ۱۰۲۲، السنہ۔ عبداللہ بن احمد: ص ۲۱۹ ۔ ۲۲۰، حدیث ۱۱۹۲، العلل المتناھیہ: ج۱، ص ۲۲۷، حدیث ۳۵۷، البدایہ والنھایہ: ج۷، ص ۳۹۲؛ نہج الایمان: ص ۴۸۹

⑥① فضائل الصحابہ: ج۲، ص ۶۰۰، حدیث ۱۰۱۲۵، السنہ۔ عبداللہ بن احمد: ص ۲۳۴ ۔ ۲۳۵، حدیث ۱۲۷۳؛ شواھد التنزیل: ج۲، ص ۲۸۳، حدیث ۸۷۸؛ امالی طوسی: مجلس ۱۲، حدیث ۴۹، العمدۃ: ص ۲۱۱، حدیث ۳۲۵

⑥② المصنف: ج۶، ص ۳۷۷، حدیث ۳۲۱۲۹

⑥③ السنہ: ج۲، ص ۶۷۶، حدیث ۱۰۱۹

⑥④ شرح اصول الاعتقاد: ج۸، ص ۳۹۸، حدیث ۲۶۸۱

⑥⑤ فضائل الصحابہ۔ احمد بن حنبل: ج۲، ص ۶۶۶، حدیث ۱۱۳۶

⑥⑥ فضائل ابی بکر: ص ۱۵، حدیث ۶۲

⑥⑦ موضح الاوھام: ج۱، ص ۱۳۹، وھم ۴۵

⑥⑧ تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۳۹۵ ۔ ۳۹۶، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

⑥⑨ کنز العمال: ج۱۱، ص ۳۲۵، حدیث ۳۱۶۳۹

⑦⓪ العمدۃ: ص ۲۱۲، حدیث ۳۲۸

⑦① نہج الایمان: س ۴۹۰

⑦② فضائل الصحابہ: ج۲، ص ۵۶۵، حدیث ۹۵۲

⑦③ المصنف: ج۶، ص ۳۷۷، حدیث ۳۲۱۲۳

⑦④ السنہ: ج ۲، ص ۶۷۵، حدیث ۱۰۱۷

⑮ انساب الاشراف: ج۲، ص۳۶۲، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

⑯ زخرف(۴۳): آیہ ۵۷

⑰ تفسیر فرات بن ابراهیم کوفی: ص۴۰۳، حدیث ۵۳۸؛ شواهد التنزیل: ج۲، ص ۲۷۳۔ ۲۷۳، حدیث ۸۶۷؛ نظم درر السطمین: س ۹۲، خصائص الوحی المبین: س ۱۶۹۔ ۱۷۰، حدیث ۱۲۵ و ۱۲۶ به نقل از ابو نعیم اصفهانی؛ کنز العمال: ج۲، ص۵۰۱، حدیث ۴۵۹۷، به نقل از ابن مردویه

⑱ المعجم: ج۲، ص۴۹۷، حدیث ۱۵۵۳

⑲ التمهید: ج۲، ص۶۳۵، در ادامه حدیث ۱۱۹

⑳ طبقات المحدثین: ج۲، ص ۳۴۲۔ ۳۴۳، شرح حال ابراهیم بن عیسیٰ زاهد(۲۰۷)

㉑ تاریخ مدینة دمشق: ج۴۲، ص۴۷۵۔ ۴۷۶، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

㉒ فرائد السمطین: ج۱، ص۱۴۷، حدیث ۱۳۶

㉓ میزان الاعتدال: ج۲، ص۴۰۴، شرح حال خارجة بن مصعب(۴۰۰)

㉔ الریاض النضره: ج۲، ص۲۸۹۔ ۲۹۰، باب ۴، فصل ۹؛ ذخائر العقبی: ص ۹۳، باب فضائل علی علیہ السلام

㉕ احکام القرآن۔ ابن عربی: ج ۳، ص ۴۷۳، پیرامون آیه ۲، سوره عنکبوت: مسند حمیدی: ج۱، ص ۲۴۴۔ ۲۴۵، حدیث ۵۳۳؛ السنن الکبری۔ ابو بکر بیهقی : ج۹، ص ۴۱، کتاب السیر

㉖ شرح نهج البلاغه: ابن ابی الحدید: ج۵، ص۵ و ۶، شرح خطبه ۵۸

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:
''جس نے ہمارے شیعہ سے دشمنی کی اس نے ہم سے دشمنی کی اور جس نے انہیں دوست رکھا اس نے ہم کو دوست رکھا۔ کیونکہ وہ ہم سے ہیں اور فطرت پر پیدا ہوئے ہیں جو انہیں دوست رکھتا ہے اس نے ہمیں دوست رکھا اور جس نے ان سے کینہ رکھا۔ اس نے ہم سے کینہ رکھا۔

کوئی شیعہ اس وقت تک مریض نہیں ہوتا جب تک ان کی بیماری سے مریض ہوں۔ جب وہ غمگین ہوتے ہیں تو ان کے غم کی وجہ سے ہم بھی غمگین ہوتے ہیں۔ جب کوئی شیعہ خوشحال ہوتا ہے تو اس کی خوشی سے ہم بھی شادماں ہوتے ہیں۔

کوئی شیعہ خواہ مشرق میں ہو یا مغرب میں ہم سے پنہاں نہیں۔''

حصہ دہم

شیعیان امیرالمومنین علیہ السلام

نوف کہتا ہے میں نے عرض کیا: اے امیرالمومنینؑ! میرے لئے شیعہ کی تعریف کریں۔

حضرت علی علیہ السلام نے جب شیعہ کا لفظ سنا تو رونے لگے اور فرمایا: میرے شیعہ بردبار، خدا اور اس کے دین سے آگاہ، خدا کی بندگی کرتے ہیں اور دستورات الٰہی کے پابند ہوتے ہیں، خدا کی دوستی سے ہدایت شدہ، عبادت زیادہ کرنے کی وجہ سے لاغر ہوں گے، زہد وتقویٰ سبقت کرنے والے ہوتے ہیں، رات کو اتنی عبادت کرتے ہیں بیداری کی وجہ سے ان کی آنکھیں زرد ہوتی ہیں ان کی آنکھیں رو رو کر کمزور ہو جاتی ہیں، کثرت ذکر کی وجہ سے ان کے لب خشک ہو جاتے ہیں۔ ان کے شکم خالی اور بھوکے رہتے ہیں، ان چہروں سے خداشناسی نظر آتی ہے۔ خوف خدا میں رہتے ہیں، ہر تاریکی کے چراغ ہیں، ہر ایک نزدیک عزیز ہوتے ہیں، ان پر تہمت نہیں ہوتی، لوگ ان سے محفوظ ہوتے ہیں، ان کے دل غمگین ہوتے ہیں، محتاج نہیں ہوتے، دل وجان سے متقی ہوتے ہیں، اپنی جان سختی میں رکھتے ہیں اور دوسروں کو فائدہ دیتے ہیں، عاقل ہوتے ہیں، پاک ونجیب ہوتے ہیں، حفظ دین کے لئے ہر جگہ جاتے ہیں۔ یہ میرے حقیقی شیعہ ہیں میں ان کے دیدار کا مشتاق ہوں۔"

شیعیان امیر المومنین علیہ السلام

حضرت علی علیہ السلام کے شیعوں کی عظیم و بلند مرتبہ والے ہیں۔ابن عباس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا:

''حضرت علی علیہ السلام اور اس کے شیعہ خدا کے نزدیک بلند مرتبے والے ہیں کہ جس مرتبہ کی تمام انسان آرزو کرتے ہیں۔'' ①

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چند روایات نقل ہوئی ہیں کہ جن میں حضرت علی علیہ السلام نے اپنے آپ، اہل بیت علیہم السلام اور شیعوں کو ایک درخت کی مانند سمجھا کہ شیعہ اس درخت کے پتے ہیں۔اس حدیث کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند اصحاب نے بھی نقل کیا۔اب ہم ترتیب وار ان کا ذکر کرتے ہیں:

(۱) ابوامامہ باہلی ②

(۲) عبدالرحمٰن بن عوف ③

(۳) حضرت علی علیہ السلام ④

(۴) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ⑤

(۵) مینا غلام عبدالرحمن بن عوف ⑥

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس طرح منقول ہے کہ

''ہم لوگوں میں سے خدا کے منتخب شدہ لوگ ہیں اور ہمارے شیعہ امت رسول سے بھی انتخاب شدہ ہیں۔'' ⑦

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دوسری حدیث میں اس طرح آیا ہے:

''ہمارے شیعہ ہمارا جز ہیں، ہماری ناراضگی ان کی ناراضگی ہے۔ ہماری خوشی ان کی خوشی ہے پس اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ ہم میں سے ہو، ان کی طرف جائے کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں یہ

ان کے طریقے سے ہم تک پہنچے گے۔'' ⑧

شیخ طوسی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں:

''جو حق ہمارے شیعہ ہم پر رکھتے ہیں اس حق سے زیادہ ہے جو ہم ان پر رکھتے ہیں۔

ایک آدمی نے پوچھا: کیسے؟

آپؑ نے فرمایا: کیونکہ وہ ہماری وجہ سے دکھ وتکلیف سہتے ہیں۔ لیکن ہم ان کی وجہ سے تکلیف سے دوچار نہیں ہوتے۔'' ⑨

ایک حدیث حضرت امام رضا علیہ السلام سے اس طرح نقل ہوئی ہے:

''جس نے ہمارے شیعہ سے دشمنی کی اس نے ہم سے دشمنی کی اور جس نے انہیں دوست رکھا اس نے ہم کو دوست رکھا۔ کیونکہ وہ ہم سے ہیں اور فطرت پر پیدا ہوئے ہیں جو انہیں دوست رکھتا ہے اس نے ہمیں دوست رکھا اور جس نے ان سے کینہ رکھا۔ اس نے ہم سے کینہ رکھا۔

کوئی شیعہ اس وقت تک مریض نہیں ہوتا جب تک ان کی بیماری سے مریض ہوں۔ جب وہ غمگین ہوتے ہیں تو ان کے غم کی وجہ سے ہم بھی غمگین ہوتے ہیں۔ جب کوئی شیعہ خوشحال ہوتا ہے تو اس کی خوشی سے ہم بھی شادماں ہوتے ہیں۔

کوئی شیعہ خواہ مشرق میں ہو یا مغرب میں ہم سے پنہاں نہیں۔'' ⑩

عبداللہ بن عباس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں:

''اے لوگو! میرے اہل بیت سے دوستی رکھو۔ جو شخص بھی ہماری محبت سے اللہ کی ملاقات کرے گا، اسے ہماری شفا نصیب ہوگی اور جنت میں جائے گا۔

اس خدا کی قسم کہ جس کے قبضے میں ہماری جان ہے کسی انسان کو کسی عمل سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا جب تک وہ ہماری ولایت نہ رکھتا ہو۔'' ⑪

شیعہ اور عظمت شیعہ پر بہت سی روایات موجود ہیں اور جو امتیازات دوستی امیر المومنین علیہ السلام کے لئے ہیں وہ سب ہمارے شیعہ میں پائے جاتے ہیں اس مطلب پر ایک (علیحدہ اور مفصل) کتاب لکھنے کی ضرورت ہے شیعہ ہونا دوست ہونے سے زیادہ مرتبہ ہے۔ شیعہ ہونا ایک اعلیٰ مرتبہ ہے۔ دوستی اور شیعہ ہونا دو جدا جدا موضوع ہیں۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے

مربوط ہیں۔ وہ روایات جو شیعہ ہونے کے بارے میں مخصوص ہیں۔ چند کو ہم ذکر کرتے ہیں۔

ا۔ شیعہ حلال زادے ہیں

جو روایات حضرت علی علیہ السلام کی دوستی کے بارے میں بہت زیادہ ہیں اور سب کی سب شیعیان علیؑ کو شامل ہیں۔ اب ہم ان روایات کو نقل کرتے ہیں جس کی تصریح کے ساتھ لفظ ''شیعہ'' آیا ہے۔ دو روایات ذکر کرتے ہیں۔

توجہ فرمائیں!

ایک حدیث ابوذرؓ سے اس طرح نقل ہوئی ہے:

''میں نے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کو کاندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: اے علیؑ! جو ہمیں دوست رکھتا ہے وہ ریشہ دار ہے اور ہم سے کینہ رکھتا ہے، بے ریشہ دار ہے۔ ہمارے شیعیان کے خاندان اصیل، شرافت منداور صحیح ولادت سے پیدا ہوتے ہیں۔ ہمارے علاوہ کوئی ملت ابراہیم پر نہیں ہے۔ خدا نے فرشتوں کو مامور کیا ہے کہ وہ شیعوں کے گناہ مٹا دے جس طرح تیشہ سے عمارت کو منہدم کیا جاتا ہے۔'' (۱۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام جابر بن عبداللہ سے اس طرح نقل کرتے ہیں:

''حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: کیا تجھے بشارت نہ دوں؟ کیا تجھے ہدیہ نہ دوں؟

حضرت علی علیہ السلام نے کہا: جی ہاں، اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

آپؐ نے فرمایا: میں اور تم ایک فطرت پر پیدا ہوئے ہیں۔ ہمارے شیعہ بھی اسی فطرت پر پیدا ہوتے ہیں کیونکہ جب قیامت آئے گی تو لوگوں کو ان کی ماں کے نام سے آواز دی جائے گی لیکن تیرے شیعوں کو باپ کے نام سے پکارا جائے گا کیونکہ وہ حلال زادے ہیں۔'' (۱۴)

۲۔ شیعیان علیؑ با ایمان اور بہترین مخلوق ہیں۔

اس مطلب پر دلالت کرنے والی روایات زیادہ تر سورۂ بینہ کی ساتویں آیت کی تفسیر میں ملتی ہیں۔ چند اصحاب نے نقل کیا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا: یہ تیسرا گروہ اور تیرے شیعہ ہیں۔

اس عنوان سے چندروایات کوہم ذکر کرتے ہیں:

ا۔ابو برزہ اسلمی:

روایت میں ملتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کی تلاوت کی:

"إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ"

بے شک جولوگ ایمان لائے اوراچھے عمل کرتے رہے یہی لوگ بہترین خلائق ہیں۔

وہ تم اور تیرے شیعہ ہیں جو وعدہ گاہ یعنی حوض کوثر پر ہم سے ملاقات کریں گے۔(۱۵)

۲، بریدہ بن حصیب:

ایک حدیث میں ملتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مذکورہ آیت کی تلاوت کی اور حضرت علی علیہ السلام کے کندھے پر ہاتھ رکھ کرفرمایا:

وہ تم اورتمہارے شیعہ ہیں۔

''اے علیؑ! روزِ قیامت تم اور تمہارے شیعہ سیر ہوکر داخل ہوں گے اورتمہارے دشمن پیاسے ہوں گے اس حال میں کہ پیاس کی شدت سے سرکواوپر اٹھائے آنکھیں بند کرکے داخل ہوں گے۔''(۱۶)

۳۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

شیخ طوسی اپنی سند سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام سلمہ کے گھر پرتشریف فرما تھے۔حضرت علی علیہ السلام ان کے پاس گئے، حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو دیکھ کرفرمایا:

''اے علیؑ! اس دن تمہارا کیسا حال ہوگا جب تمام امتیں جمع ہوں گی میزان رکھا جائے گا، اور تیرے شیعوں کوآواز دی جائے گی۔

حضرت علی علیہ السلام کی آنکھوں میں آنسو جاری ہوگئے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کیوں رورہے ہو؟

خدا کی قسم! تمہیں اورتمہارے شیعوں کو بلایا جائے گا اس حال میں نورانی، سیر اور چہرے

سفید ہوں اور تمہارے دشمنوں کو اس حال میں بلایا جائے گا بدبخت، عذاب میں ہوں گے،
کیا تم نے خدا کا قول نہیں پڑھا:
"اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ"[۱]
تم اور تمہارے شیعہ ہیں اور جو کافر ہوں گے بدترین مخلوق ہیں اور وہ تمہارے دشمن ہیں
اے علیؑ۔" (۱۷)

۴۔امام حسین علیہ السلام:

حضرت امام سجاد علیہ السلام اپنے باپ حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

"میری امت کے تیرے بارے میں تین گروہ ہوں گے۔ایک تیرے ہیں جو اہل ایمان ہیں۔ایک گروہ تیرے دشمن ہیں۔جو وعدہ خلافی کریں گے۔ایک گروہ تیری محبت میں حد سے تجاوز کریں گے اور وہ انکار کرنے والے ہیں۔" (۱۸)

۵۔عبداللہ بن عباس:

حاکم حسکانی نیشاپوری اپنی سند سے ابن عباسؓ سے اس طرح روایت نقل کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

"وہ تم اور تمہارے شیعہ ہیں تم روز قیامت خوشحال آؤ گے اور تمہارے دشمن پر غضب الٰہی ہوگا۔سر کو بلند کئے آنکھیں بند کر کے داخل ہوں گے۔
حضرت علی علیہ السلام نے پوچھا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے دشمن کون ہیں۔
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو تم سے بیزار اور تم پر سب وشتم کریں گے۔
اس وقت آپؐ نے فرمایا: جو یہ کہتا ہے: اے علیؑ! رحمتِ خدا ہو تم پر، خدا کی رحمت اس کہنے والے کو شامل حال ہوگی۔" (۱۹)

مذکورہ بالا آیت کے بارے میں ابن عباس سے روایت ہوئی ہے:

---

[۱] البیّنہ آیت: ۷

''وہ علیؑ اوراس کے شیعہ ہیں۔'' ⑳

۶۔امام علی علیہ السلام:

حضرت علی علیہ السلام کے کاتب یزید بن شرجیل سے ابن مردویہ روایت نقل کرتے ہیں کہ اس نے حضرت علی علیہ السلام سے اس طرح سنا:

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام کے سینے سے تکیہ لگائے ہوئے تھے تو فرمایا: کیا تم نے کلام خدا کو نہیں سنا کہ فرماتا ہے: بے شک جو ایمان لے آئے اور نیک اعمال انجام دیئے وہ بہترین مخلوق ہیں؟ وہ تم اور تمہارے شیعہ ہیں۔ ہماری ملاقات کا وعدہ حوض کوثر ہے۔ روزِ قیامت جب لوگوں کے زانو خم ہوں گی اور تم نورانی حالت میں بلائے جاؤ گے۔

مردویہ کی کتاب موجود نہیں لیکن بعض محققین نے جیسے خطیب خوارزمی ㉑، گنجی شافعی ㉒، علی بن عیسیٰ اربلی ㉓ اور سیوطی ㉔ سے نقل کیا ہے۔

حسکانی کے مطابق اس روایت کو حاکم نیشاپوری نے اس طرح نقل کیا ہے۔ ㉕

شیخ طوسی اپنی سند سے میثم تمار کے بیٹے یعقوب سے اس طرح نقل کرتا ہے:

''میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے فرزند رسولؐ! آپ پر قربان جاؤں میں نے اپنے والد کی کتاب میں پڑھا کہ حضرت علی علیہ السلام نے میرے والد میثم سے فرمایا: آل محمد علیہم السلام کے دوستوں کو دوست رکھو اگر چہ وہ فاسق اور زناکار ہو۔ آل محمد علیہم السلام سے کینہ رکھنے والوں سے کینہ رکھو اگر چہ وہ بہت زیادہ نمازیں پڑھتے ہوں اور روزے رکھتے ہوں کیونکہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ "اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ" (بے شک جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک اعمال کئے ہیں وہ بہترین خلائق ہیں) [1] اس آیت کو تلاوت کرنے کے بعد میری طرف دیکھ کر فرمایا: اے علیؑ! خدا کی قسم! وہ تم اور تمہارے شیعہ ہیں۔ تمہاری اور تمہارے شیعوں کی وعدہ گاہ حوض کوثر ہیں۔ نورانی چہروں کے ساتھ آنکھوں میں سرمہ اور سر پر تاج رکھے جنت میں داخل ہوں گے۔

---

[1] سورۂ بیّنہ آیت: ۷

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اسی طرح ایک حدیث حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں نقل ہوئی ہے۔'' ﴿۲۶﴾

۷۔ امام رضا علی بن موسیٰ علیہ السلام:

ایک حدیث میں ابن ماہیار نے اپنی سند سے محمد بن فضیل سے اس طرح روایت کی ہے:

میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے کہا: مجھے اس آیت کے بارے میں توضیح دیں۔ ''اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ'' خدا کی قسم وہ علیؑ اور اس کے شیعہ ہیں۔

اس مطلب کو سید شرف الدین استر آبادی نے ابن ماہیار کی کتاب سے نقل کیا ہے۔ ﴿۲۷﴾

بعض کتب میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت نقل ہوئی ہے۔

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام:

آپؑ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورۂ بینہ کی آیت نمبر سات کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''اے علیؑ! وہ تم اور تمہارے شیعہ ہیں۔'' ﴿۲۸﴾

بعض روایات میں یہ مطلب خود امامؑ سے اس طرح نقل کیا ہے:

''وہ علیؑ اور ان کے شیعہ ہیں۔'' ﴿۲۹﴾

ایک اور روایت میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس طرح روایت نقل ہوئی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اے علی! بے شک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح انجام دیئے وہ بہترین مخلوق ہیں تو اور تیرے شیعہ ہیں تم خوشحال داخل ہوں گے۔'' ﴿۳۰﴾

ایک اور روایت میں ہے کہ

''سورۃ التین اس آیت ''اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ'' کا مصداق علیؑ اور اس کے شیعہ ہیں۔'' ﴿۳۱﴾

۹۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

ایک روایت میں سورۃ التین کی تفسیر کے بارے میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ التین مراد امام حسن علیہ السلام، زیتون سے مراد امام حسین علیہ السلام، طور سینین سے مراد حضرت علی علیہ السلام اور بلند الامین سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں۔ پھر فرمایا:

''اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ'' سے مراد حضرت علی علیہ السلام اور ان کے شیعہ ہیں۔''۳۲

۱۰۔ ابو ہریرہ:

ایک حدیث میں ابو ہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا:

اس آیت "وَالۡعَصۡرِ. اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ. اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ" (قسم ہے عصر کی۔ بے شک انسان خسارہ میں ہے۔ علاوہ ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی وصیت و نصیحت کی)[1] سے مراد علی اور شیعہ ہیں۔۳۳

۳۔ شیعہ نیک ہوتے ہیں

حاکم حسکانی نیشاپوری نے اپنی سے اصغ بن نباتہ سے روایت نقل کی کہ اس نے حضرت علی علیہ السلام سے اس طرح نقل کیا ہے:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے میرے بھائی! خدا کا کلام "ثَوَابًا مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنۡدَهٗ حُسۡنُ الثَّوَابِ" (یہ خدا کی طرف سے ثواب ہے اور اس کے پاس بہترین ثواب ہے)[2]۔ "وَمَا عِنۡدَ اللّٰهِ خَيۡرٌ لِّلۡاَبۡرَارِ" (جو کچھ اس کے پاس ہے سب نیک افراد کے لئے خیر ہی خیر ہے)[3] میں علی اور اس کے شیعہ مراد ہیں۔۳۴

ایک اور روایت میں الفاظ ''تیرے شیعہ'' کی بجائے ''تیرے دوست'' آئے ہیں۔۳۵

۴۔ شیعہ ہدایت یافتہ ہیں

---

[1] سورۃ العصر آیات ۱ تا ۳

[2] سورۃ آل عمران آیت: ۱۹۵

[3] سورۃ آل عمران آیت: ۱۹۸

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد امت اسلامی چند فرقوں میں تقسیم ہوگئی یہ اختلاف جاری رہا حتیٰ کہ تہتر (۷۳) فرقے بنے۔ ان میں سے صرف ایک فرقہ نجات پانے والا ہے اور دوسرے گمراہ ہیں۔ اس مطلب پر بہت سی روایات دلالت کرتی ہیں اور متواتر ہیں۔ ان میں سے بعض کو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ ان کو ذکر کرنے سے مطلب طولانی ہوجائے گا۔ لہٰذا صرف راویوں کے نام اور منابع ذکر کرتے ہیں:

(۱) امیر المومنین علیہ السلام (۳۶)

(۲) ابو امامہ (۳۷)

(۳) انس بن مالک (۳۸)

(۴) عبداللہ بن عمر بن خطاب (۳۹)

(۵) عبداللہ بن عمرو بن عاص (۴۰)

(۶) عمرو بن عوف (۴۱)

(۷) عوف بن مالک (۴۲)

(۸) معاویہ بن ابی سفیان۔ (۴۳)

(۹) ابو ہریرہ (۴۴)

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ امت اسلامی میں اختلاف ہوا اور ایک فرقے کے علاوہ سب باطل پر ہوں گے۔ اب سوال یہ ہوتا ہے کہ وہ نجات پانے والا فرقہ کون سا ہے۔ اس سوال کے جواب میں بہت سی روایات ہیں کہ معروف ترین روایت، روایت ثقلین ہے۔ اس حدیث کے مطابق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ کہ اگر تم نے ان سے تمسک کیا تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے اور وہ دو چیزیں قرآن و اہل بیتؑ ہیں۔

یہ حدیث شیعہ و سنی کے نزدیک متواتر ہے اور کئی اصحاب رسولؐ نے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہے اس حدیث کی تشریح کے لئے ایک مستقل کتاب لکھنے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا یہاں اتنی گنجائش نہیں ہے۔ (۴۵) یہاں صرف ان روایات کو ذکر کرتے ہیں جو نجات پانے والے فرقہ پر دلالت کرتی ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک حدیث اس طرح نقل ہوئی ہے:

''میرے اہل بیتؑ کی مثال کشتی نوح کی مانند ہے جو اس میں سوار ہوا نجات پا گیا اور جو سوار نہ ہوا وہ ہلاک ہو جائے گا۔'' ۴۶

اس روایت کو بہت سے سنی وشیعہ علماء نے نقل کیا ہے۔اس کی سند میں کوئی شک نہیں ہے نیچے حوالہ میں آنے والی یہ حدیث صرف بعض سے منقول ہے بعض روایات میں حضرت علی علیہ السلام سے اس طرح خطاب ہوا:

''تیری اور باقی ائمہ کی مثال کشتی نوح کی مانند ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پائے گا اور جو سوار نہیں ہوگا وہ ہلاک ہو جائے گا۔'' ۴۷

اس حدیث سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کی پیروی راہ نجات ہے۔جس طرح حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار نہ ہونے والے ہلاک ہو گئے۔

اس قسم کی روایات زیادہ ہیں۔ہم بعض کو ذکر کرتے ہیں دوسری قسم کی روایات وہ ہیں جو امت اسلامی کے تفرقہ اور ۷۳ فرقے بننے پر دلالت کرتی ہیں۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے اس طرح روایت نقل ہوئی ہے:

''جلد ہی یہ امت تین گروہوں میں تقسیم ہوگی، اس خدا کی قسم کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے ایک گروہ کے علاوہ سب گمراہی میں ہیں اور وہ نجات پانے والا فرقہ، میری پیروی کرنے والے شیعہ ہیں۔'' ۴۸

ایک حدیث میں منقول ہے:

حضرت علی علیہ السلام نے یہودیوں کے بزرگوں سے فرمایا: تم کتنے گروہوں میں تقسیم ہوئے ہو؟

انہوں نے کہا: فلاں تعداد میں۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اے یہودی! تو نے جھوٹ بولا ہے۔

پھر آپؑ لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے: خدا کی قسم: اگر میرے لئے تکیہ لگاؤ (یعنی ایک طویل نشست کا اہتمام کرو) تو میں تورات کے ماننے والوں کے مسائل تورات کے مطابق، انجیل کے پیروکاروں کے مسائل انجیل کے مطابق، زبور کو ماننے والوں کے مسائل زبور سے اور قرآن کو ماننے والوں کے مسائل قرآن کے مطابق قضاوت کروں۔

اے لوگو! یہودیوں کے اکہتر (۷۱) فرقے بنے، ستر فرقے دوزخ میں جائیں گے اور

صرف ایک فرقہ نجات پائے گا اور جنتی ہوگا یہ وہ گروہ ہے جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصی یوشع بن نون کی پیروی کی۔

عیسائیوں کے بہتر (۷۲) فرقے بنے۔ اکہتر فرقے دوزخ میں جائیں گے اور صرف ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور یہ وہ گروہ ہے جس نے شمعون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصی کی پیروی کی۔

عنقریب یہ امت اسلامی تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی اور بہتر فرقے دوزخ میں جائیں گے اور صرف ایک فرقہ جنتی ہے اور یہ وہ گروہ ہے جس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی کی (یعنی میری) پیروی کی ہے۔

آپؑ نے کلام کو جاری رکھا اور اپنے سینہ پر ہاتھ مار کر فرمایا: تہتر فرقوں میں سے تیرہ فرقے ایسے ہیں جو میری دوستی کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ان میں صرف ایک جنتی ہے اور وہ گروہ (دین میں) میانہ روی کرنے والا ہے۔ باقی جہنمی ہیں۔'' (۴۹)

ایک اور حدیث حضرت علی علیہ السلام کے صحابی زاذان ابوعمر نامی سے منقول ہے:

''حضرت علیؑ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوعمر! کیا تو جانتا ہے کہ یہودیوں کے کتنے فرقے بنے؟

میں نے کہا: خدا اور رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔

حضرت نے فرمایا: اکہتر فرقے بنے ایک فرقہ جنتی اور باقی سب دوزخی ہیں۔ عیسائیوں کے بہتر فرقے بنے ہیں جن میں ایک جنتی اور باقی دوزخی ہیں۔

اے ابوعمر! کیا تو جانتا ہے میرے بارے میں کتنے فرقے بنیں گے؟

میں نے کہا: کیا تمہارے بارے میں بھی لوگ تقسیم ہوں گے۔ ایک فرقہ جنتی اور باقی دوزخی ہیں۔

اور اے ابوعمر! تو اسی ایک گروہ ہے۔''

اس حدیث کو محمد بن ابی نصر مروزی (۵۰)، ثعلبی نیشاپوری (۵۱)، ابن عساکر (۵۲)، ابن بطریق (۵۳)، اور متقی ہندی (۵۴) نے نقل کیا ہے۔

ایک اور روایت میں زاذان ابوعمر حضرت علیؑ سے یوں نقل کیا ہے:

''یہ امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ بہتر فرقے دوزخی اور صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا اور یہ وہی گروہ ہے جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا:

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ.

اور ہماری مخلوقات سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دین حق کی ہدایت کرتے ہیں اور حق ہی (حق) انصاف بھی کرتے ہیں۔ [1]

اور اس گروہ میں میرے شیعہ ہیں۔'' (۵۵)

حذیفہ بن یمان سے ایک روایت:

ایک حدیث جس کی سند زید بن وہب تک پہنچتی ہے اس میں منقول ہے:

''ہم حذیفہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ ہماری طرف دیکھ کر کہتے ہیں: تم اس زمانے میں کیسے ہوگے کہ دو گروہ جو تمہارے انبیاء کی جان لینے والے اور ایک دوسرے کو تلواروں سے ماریں گے؟

ہم نے کہا: کیا ایسا بھی ہوگا؟

اس نے کہا: ہاں اس خدا کی قسم جس نے محمدؐ کو رسول بنا کر بھیجا، ایسا ضرور ہو کر رہے گا۔

حاضرین میں سے بعض کہنے لگے: اگر ہم نے ایسا وقت پالیا تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

حذیفہ نے جواب دیا: اس گروہ کو دیکھنا جو تمہیں علیؑ کی طرف بلالے ان کا ساتھ دینا، وہی حق پر ہوں گے۔'' (۵۶)

۵۔ شیعان علیؑ حزب خدا ہیں

سورہ مائدہ کی آیت ۵۵ کی تفسیر کے بارے میں عبداللہ بن عباسؓ سے ایک حدیث منقول ہے:

''وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ'' یعنی خدا کو دوست رکھو۔ ''وَرَسُوْلَهٗ'' اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا'' یعنی علی بن ابی طالب علیہ السلام ''فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ'' یعنی اللہ کے

---

[1] سورۂ اعراف آیت ۱۸۱

شیعہ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیعہ اور علی علیہ السلام کے شیعہ تمام لوگوں سے افضل ہیں اور اپنے دشمنوں پر غالب ہیں۔

ابن عباس مزید کہتا ہے: خدا نے اس آیت میں اپنے سے شروع کیا پھر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارا اور تیسرے فرد علی علیہ السلام کو قرار دیا۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ پر رحمت خدا ہو۔ خدایا! حق کے ساتھ رہے اور وہ جہاں بھی ہوں۔ ۵۷

ایک اور حدیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں خطاب فرماتے ہیں:

''اے علیؑ! تو خدا کے دوستوں کا دوست ہے۔ تیری جماعت اللہ کی جماعت ہے تیرے شیعہ اللہ کے شیعہ ہیں، تیرے دوست اللہ کے دوست ہیں۔'' ۵۸

امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک حدیث ''اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا''[۱] کی تفسیر میں اس طرح منقول ہے:

''یہودیوں کے ایک گروہ میں سے عبداللہ بن سلام، اسد، ثعلبہ بن یامین اور ابن صوریا مسلمان ہوئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور ان سے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! تیرے بعد ہم پر کون ولایت رکھتا ہے؟ ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ.

(اے ایماندارو) تمہارے مالک سرپرست بس یہی ہیں خدا اور اس کا رسولؐ اور وہ مومنین جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔[۲]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اٹھو!

وہ اٹھے اور مسجد میں گئے۔ انہوں نے ایک فقیر کو دیکھا مسجد سے نکل رہا تھا۔ انہوں نے اس سے پوچھا: کسی نے تیری مدد کی؟

---

[۱] سورۂ مائدہ۔ ۵۵

[۲] سورۂ مائدہ۔ ۵۵

اس نے کہا: ہاں یہ انگوٹھی مجھے دی ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: یہ انگوٹھی تجھے کس نے دی؟

فقیر نے کہا: اس مرد نے دی جو نماز پڑھ رہا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اس نے کس حالت میں انگوٹھی دی؟

فقیر نے کہا: رکوع کی حالت میں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور باقی افراد نے تکبیر بلند کی آواز کی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالبؑ تمہارے درمیان میرا وصی ہے۔

انہوں نے کہا: ہم راضی ہیں کہ اللہ ہمارا خدا، اسلام ہمارا دین، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے رسول اور علیؑ ہمارے ولی وسرپرست ہیں۔

اس کے بعد خدا نے یہ آیت نازل کی:

وَمَنۡ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فَاِنَّ حِزۡبَ اللّٰهِ هُمُ الۡغٰلِبُوۡنَ. [١]

اور جو بھی اللہ، رسول اور صاحبانِ ایمان کو اپنا سرپرست بنائے گا تو اللہ کی ہی جماعت غالب آنے والی ہے۔(۵۹)

ایک اور حدیث میں حضرت امام باقر علیہ السلام نے شیعہ گروہ سے اس طرح خطاب فرمایا:

''تم خدا کے شیعہ ہو، تم خدا کے دوست ہو۔'' (۶۰)

عائشہ ایک حدیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتی ہیں:

''میں اولین وآخرین کا سردار ہوں اور علیؑ اوصیاء کے سردار ہیں۔ وہ میری امت میں میرا بھائی، وارث اور جانشین ہیں۔ ان کی ولایت واجب اور ان کی پیروی فضیلت ہے۔ ان کی دوستی تقرب الٰہی کے لئے ہے ان کی ضرب خدا کی ضرب ہے۔ ان کے شیعہ خدا کے دوست ہیں ان کے دوستوں کے دوست خدا کے دوست ہیں ان کے دشمنوں کے دشمن، خدا کے دشمن ہیں۔ میرے بعد وہ میری امت میں مسلمانوں کے امام، مومنین کے مولا ہیں۔'' (۶۱)

---

[١] سورہ مائدہ آیت: ۵۶

۶۔شیعہ مستضعفین زمین کے وارث اور حاکم ہیں۔

خداوند عالم سورۂ قصص میں مستضعفین کے بارے میں فرماتا ہے: یہ افراد زمین کے وارث ہیں، زمین انہیں ارث میں ملے گی۔ اگرچہ اصل مطلب بنی اسرائیل کے بارے میں ہے۔لیکن بہت سی روایات ملتی ہیں کہ جو کچھ بنی اسرائیل میں واقع ہوگا۔ وہ اس امت میں بھی واقع ہوکر رہے گا۔ہم چند روایات کو ذکر کرتے ہیں۔ چند محدثین نے اپنی سند سے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے:

''اگر کوئی چاہتا ہے کہ ہماری شان اور ہمارے دشمنوں کے بارے میں پوچھے: وہ جان لے کہ ہم اور ہمارے شیعہ جب سے خدا نے زمین وآسمان کو خلق کیا، موسیٰ اور اس کے شیعوں کی روش پر ہیں اور جب سے زمین وآسمان کو خلق کئے گئے ہیں، ہمارے دشمن فرعون کی روش پر ہیں۔ پس اسے چاہئے کہ اس آیت کی تلاوت کرے:

إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَسْتَضْعِفُ طَائِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ. وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ. وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ.

بے شک فرعون نے (مصر کی) سرزمین میں بہت سر اٹھایا تھا اور اس نے وہاں کے رہنے والوں کو کئی گروہ کر دیا تھا ان میں سے ایک گروہ (بنی اسرائیل) کو عاجز کر رکھا تھا کہ ان کے بیٹوں کو ذبح کرا دیتا تھا اور ان کی عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ بے شک وہ بھی مفسدوں میں تھا۔ اور ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ روئے زمین میں کمزور کر دیئے گئے ہیں ان پر احسان کریں اور ان ہی کو (لوگوں کا) پیشوا بنائیں اور ان ہی کو اس (سرزمین) کا مالک بنائیں۔ اور انہی کو روئے زمین کا اقتدار دیں اور فرعون وہامان اور ان کے لشکروں کو ان ہی کمزوروں کے ہاتھوں سے وہ منظر دکھلائیں جس سے یہ ڈر رہے ہیں۔[1] ۶۳

---

[1] سورۂ قصص آیات: ۴ تا ۶

ایک حدیث ثویر بن ابی فاختہ کی اس طرح نقل ہوئی ہے:

حضرت امام سجاد علیہ السلام نے مجھے فرمایا: کیا تم قرآن پڑھتے ہو؟

میں نے کہا: ہاں۔

آپؑ نے فرمایا: پس سورۂ طسم (سورۂ موسیٰ وفرعون) پڑھو۔

ثویر کہتا ہے میں نے سورہ کی چار ابتدائی آیات کی تلاوت کی:

تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ. نَتۡلُوۡا عَلَيۡكَ مِنۡ نَّبَاِ مُوۡسٰى وَفِرۡعَوۡنَ بِالۡحَقِّ لِقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ. اِنَّ فِرۡعَوۡنَ عَلَا فِى الۡاَرۡضِ وَجَعَلَ اَهۡلَهَا شِيَعًا يَّسۡتَضۡعِفُ طَآئِفَةً مِّنۡهُمۡ يُذَبِّحُ اَبۡنَآءَهُمۡ وَيَسۡتَحۡىٖ نِسَآءَهُمۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ. وَنُرِيۡدُ اَنۡ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَنَجۡعَلَهُمۡ اَئِمَّةً وَّنَجۡعَلَهُمُ الۡوٰرِثِيۡنَ.

(اے رسولؐ) یہ واضح وروشن کتاب کی آیتیں ہیں۔ (جن میں) ہم تمہارے سامنے موسیٰؑ اور فرعون کا واقعہ ایمان دار لوگوں کے نفع کے واسطے ٹھیک بیان کرتے ہیں۔ بے شک فرعون نے (مصر کی) سرزمین میں بہت سر اٹھایا تھا اور اس نے وہاں کے رہنے والوں کو کئی گروہ کر دیا تھا ان میں سے ایک گروہ (بنی اسرائیل) کو عاجز کر رکھا تھا کہ ان کے بیٹوں کو ذبح کرا دیتا تھا اور ان کی عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ بے شک وہ بھی مفسدوں میں تھا۔ اور ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ روئے زمین میں کمزور کر دیئے گئے ہیں ان پر احسان کریں اور ان ہی کو (لوگوں کا) پیشوا بنائیں اور ان ہی کو اس (سرزمین) کا مالک بنائیں۔(۶۴)

آپؑ نے فرمایا: یہاں تک کافی ہے۔

اس خدا کی قسم! جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کا نبی بنا کر بھیجا جو بشارت دینے والا اور ڈرانے والا ہے نیک لوگوں سے مراد ہم اہل بیتؑ اور ہمارے شیعہ ہیں جیسے موسیٰ اور اس کے شیعہ ہیں۔(۶۵)

۷۔ شیعہ کے لئے فرشتوں اور رسول خداؐ کی دعا و استغفار

حضرت علی علیہ السلام سے ایک روایت اس طرح نقل ہوئی ہے:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علیؑ! قیامت میں تیرے اور تیرے شیعہ کے پیچھے ہوں گے۔ حالانکہ تم جنت میں نعمتوں سے مالا مال ہو گے۔

اے علیؑ! فرشتے اور جنت کے دروغے تمہارے دیدار کے مشتاق ہیں اور حامل عرش اور خدا کے مقرب فرشتے تمہارے لئے مخصوص دعا کرتے ہیں۔ اے علی! شیعیان کے اعمال ہر ہفتہ میرے پاس آتے ہیں۔ میں ان کے نیک اعمال پر خوش ہوتا ہوں اور ان کی بخشش کے لئے دعا کرتا ہوں۔''(۶۶)

عبداللہ بن عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح روایت کو نقل کرتا ہے:

''جو شخص علیؑ کو دوست رکھتا ہے فرشتے اس لئے استغفار کرتے ہیں۔''(۶۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے اس طرح حدیث کو نقل فرماتے ہیں:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے سورۂ حمد(۶۸) یاد کرائی گئی۔ عالم طینت میں میری امت کو میرے لئے مجسم کیا گیا تا کہ چھوٹوں اور بڑوں سب کو دیکھوں۔ میں نے تمام آسمانوں کو دیکھا۔ اے علیؑ! جب میں نے تجھے دیکھا تو تمہارے لئے اور تمہارے شیعوں کے لئے قیامت تک استغفار کی۔''(۶۹)

ایک روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا:

خداوند عالم نے میری امت کو عالم طینت میں مجسم کیا تا کہ میں ان کے ناموں سے واقف ہو سکوں۔ جس طرح آدم کو تمام اسماء بتائے گئے تھے۔ پرچم دار میرے پاس سے گزرتے رہے۔ میں نے علیؑ اور اس کے شیعوں کے لئے بخشش کی درخواست کی۔ میرے پروردگار نے شیعان علیؑ کے لئے ایک وعدہ دیا ہے۔

کسی نے پوچھا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: بخشش۔ سب کے لئے جو ایمان لے آئے اور کوئی گناہ صغیرہ و کبیرہ نہ کیا

ہو۔ بلکہ ان کے گناہ نیکیوں بدل جائیں گے۔''(۷۰)

۸۔ شیعہ بخشے ہوئے ہیں

حضرت علیؑ سے ایک اور روایت ہے کہ

''رسول خدا ﷺ نے اس طرح فرمایا: اے علیؑ! تمہارے شیعہ وہ ہیں جو درجہ اعلیٰ کی رغبت رکھتے ہیں کیونکہ وہ خدا سے اس حال میں ملاقات کریں گے کہ ان کا کوئی گناہ نہیں ہو گا۔''(۷۱)

ایک حدیث میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام اپنے والد (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) اور (دادا) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس طرح نقل کرتے ہیں:

''رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اے علی!! خدا نے تمہیں، تمہارے شیعہ اور تمہارے شیعوں کے دوستوں کو بخش دیا ہے۔ تمہیں بشارت ہو، تم انزع بطین [1] ہو، تم شرک سے دور ہو اور علم سے مالا مال ہو۔''(۷۲)

اس روایت کو شیخ صدوق(۷۳)، شیخ طوسی(۷۴)، ابن مغازلی(۷۵)، قاضی نعمان(۷۶)، عاصمی(۷۷)، خطیب خوارزمی(۷۸)، محمد بن علی طبری(۷۹)، دیلمی(۸۰)، حسویی جوینی(۸۱) اور خفاجی(۸۲) نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

۹۔ وقت مرگ شیعوں کا دیدار علی علیہ السلام

ایک حدیث میں عبداللہ بن عباس رسول خدا ﷺ سے اس طرح نقل کرتے ہیں:

''اصبغ بن نباتہ حضرت علی علیہ السلام کے قریبی صحابی کہتے ہیں: حارث ہمدانی ایک گروہ کے ساتھ حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ میں بھی ان میں موجود تھا۔ حارث بیمار تھا۔ وہ بڑی مشکل سے چل سکتے تھے، عصا زمین پر گھسیٹا ہوا چلتا تھا۔ حضرت علی علیہ السلام اس کے احترام کے قائل تھے اور فرمایا: تمہیں کیسے دیکھ رہا ہوں؟

حارث نے کہا: اے علیؑ! زمانے نے مجھے اس حالت میں کر دیا۔ تمہارے اصحاب کے

---

[1] اس کے ایک معنی یہ ہیں کہ وہ لوگ جن کا شکم علم سے پر ہو۔

اختلاف پر بڑا غمگین ہوں۔

حضرت علیؑ نے پوچھا: کون سا اختلاف؟

حارث نے کہا: تمہارے بارے میں وہ تین افراد جو تم سے پہلے تھے، بعض نے غلو کیا، بعض نے میانہ روی اختیار کی اور کچھ شک میں پڑ گئے۔ یہ لوگ نہیں جانتے کہ کیا کریں کہ کوئی اقدام کریں یا رک جائیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اے ہمدانی بھائی بس ہے۔ میرے بہترین شیعہ وہ ہیں جو میانہ روی کے قائل ہیں۔ حد سے تجاوز کرنے والے ان سے ملحق ہوں اور فضیلت کو کم کرنے والے ان کے ملحق ہوں گے۔

حارث نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ اس شک کو ہمارے دل سے نکال دیں اور ہمیں اس کی نسبت آگاہ کریں۔

امام نے فرمایا: تمہارے لئے اتنا کافی ہے کہ تم وہ شخص ہو کہ تم پر کام مشتبہ ہو گیا ہے۔ خدا کے دین کو اشخاص سے نہیں پہچانا جا سکتا۔ بلکہ نشانی سے پہچان ہوتی ہے پس اول حق کی پہچان کرو تا کہ اہل حق کی پہچان کر سکو۔

اے حارث! حق بہترین سخن ہے۔ جو کھلم کھلا حق کو بیان کرتا ہے۔ وہ مجاہد ہے۔

میں تمہیں حق سے آگاہ کرتا ہوں۔ غور سے سنو اور اپنے دوستوں کو بھی سناؤ۔

آگاہ رہو! میں اللہ کا بندہ ہوں، نبی کا بھائی ہوں، میں سب سے پہلے تصدیق کرنے والا ہوں اس وقت کہ آدم ابھی روح اور جسم کی حالت میں تھے۔

میں تمہاری امت میں سب سے پہلے تصدیق کرنے والا ہوں۔ پس ہم اولین و آخرین ہیں، ہم اس کے مقرب اور نزدیک ہیں، میں اس کا دلسوز بھائی، جانشین، دوست اور راز دار ہوں۔ مجھے قرآن کا علم عطا کیا گیا ہے، مجھے گزرنے والے اسباب (۸۳) سے آگاہ کیا گیا ہے، ہزار کلید مجھے امانت دی گئی ہے، ہر کلید سے ہزار باب کھلتے ہیں، ہر باب سے ہزار ہزار باب بنتا ہے جس سے میری تائید ہوتی ہے، میرے لئے اور میری اولاد (۸۴) کے لئے کتاب وسنت کے اسرار جاری رہے گے جب تک دن رات جاری ہے حتیٰ کہ یہ زمین اور اس پر ساکن

افراد کو ارث دے گا۔

اے حارث! اس خدا کی قسم جس نے دانے کو شگاف کیا اور جان کو پیدا کیا۔ میں دوست و دشمن کو مختلف مقامات پر جانتا ہوں مرنے کے وقت پل صراط پر حوض کوثر اور مقام کے وقت۔

حارث نے پوچھا: مقام کیا ہے؟

حضرت نے فرمایا: دوزخ کی آگ اسے درست تقسیم کروں گا اور دوزخ سے کہوں گا یہ میرا دوست ہے اسے چھوڑ دو۔ اور یہ میرا دشمن ہے اسے پکڑ لو۔

اس وقت حضرت امیر علیہ السلام نے حارث کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے حارث! جس طرح میں نے تیرا ہاتھ پکڑا ہے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح میرا ہاتھ پکڑا اور میں کہ جس سے قریش نے حسد کیا اور منافقین نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گلہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: جب روز قیامت آئے گا میں خدا کی رسی کو پکڑوں گا اور اے علی! تو میرا دامن پکڑے گا اور تیری نسل تیرا دامن پکڑے گی اور تیرے شیعہ تمہارے دامن کو پکڑیں گے، خدا اپنے نبی سے کیا کرے گا؟ اور اس کا نبی اس کی وصیت کے بارے میں کیا کرے گا؟

اے حارث! تو وہ ہے جو اسے دوست رکھتا ہے اور تیرے لئے وہ کچھ ہے جو تو بجالایا۔

حارث نے اپنا لباس کسا اور اٹھ کر کہنے لگا: اس کے بعد مجھے کوئی ڈر نہیں کہ میں موت سے ملاقات کروں یا موت مجھ سے ملاقات کرے۔

جمیل بن صالح کہتا ہے: سید جمیری نے یہ اشعار میرے لئے پڑھے:

قول علی لحارث عجب ... کم ثم أعجوبة له حملا

یا حار همدان من یمت یرنی ... من مؤمن أو منافق قبلا

یعرفنی طرفه و أعرفه ... بنعته و اسمه و ما عملا

و أنت عند الصراط تعرفنی ... فلا تخف عثرة و لا زللا

أسقیك من بارد علی ظمإ ... تخاله فی الحلاوة العسلا

أقول للنار حين توقف للعرض دعيه لا تقربي الرجلا
دعيه لا تقربيه إن له حبلا بحبل الوصی متصلا

ترجمہ اشعار:

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اے حارث ہمدانی، جو کوئی مرتا ہے چاہے وہ مومن ہو یا کفر، موت کے وقت مجھے دیکھے گا۔ مجھے اپنی آنکھوں سے شناخت کرے گا، میں بھی اس کے نام وصفات اور اعمال سے پہنچانوں گا اور تو اے حارث! مجھے پل صراط کے کنارے پہچانو گے پس لغزش سے نہ ڈرو۔ تجھے پیاسے کو ٹھنڈے پانی سے سیراب کروں گا جو پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور مفید ہوگا۔ جب تجھے آگ پر لایا جائے گا۔ تو میں کہوں گا۔ اسے چھوڑ دو کیونکہ اس نے ہم سے تمسک کیا ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسی سے متصل ہے۔(۸۵)

۱۰۔ شیعہ برزخ میں نعمتوں سے مالا مال

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ:

''یہ آیات ہماری ولایت، اور ہمارے دشمنوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے:

فَأَمَّآ إِن كَانَ مِنَ ٱلْمُقَرَّبِينَ. فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ.

پس اگر وہ (مرنے والا خدا کے) مقربین سے ہے۔ تو (اس کے لیے) آرام وآسائش ہے اور خوشبودار پھول اور نعمت کے باغ۔

وَأَمَّآ إِن كَانَ مِنَ ٱلْمُكَذِّبِينَ ٱلضَّآلِّينَ. فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ. وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ.

اور اگر جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہے۔ تو (اس کی) مہمانی کھولتا ہوا پانی ہے، اور جہنم میں داخل کر دینا۔''(۸۶)

۱۱۔ شیعہ روز قیامت نجات پانے والے ہیں

اس مطلب کو چند اصحاب نے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روایت کی ہے جس کو ترتیب وار ذکر کرتے ہیں:

۱۔ جابر بن عبداللہ انصاری:

ایک حدیث میں شیخ صدوق اپنی سند سے سالم بن ابی جعد اور وہ جابر بن عبداللہ انصاری سے حضرت علی علیہ السلام کی فضیلت کے بارے میں اس طرح روایت نقل کی ہے:

''میں نے کہا: آپ کی نظر میں ان لوگوں کے بارے میں کیا ہے؟ جو اس کی اور اس کی اولاد کی ولایت رکھتے ہیں؟

جابر نے کہا: شیعیان علیؑ اور دوسرے ائمہؑ روز قیامت نجات پانے والے اور امان میں ہوں گے۔'' (۸۷)

ایک اور حدیث میں جابر سے اس طرح منقول ہے:

''ہم خانہ کعبہ کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تھے کہ حضرت علی علیہ السلام ہماری طرف آئے۔

آپؐ نے فرمایا: میرا بھائی ہمارے پاس آیا ہے۔ اس وقت کعبہ کو دیکھ کر اس پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اس خدا کی قسم کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ وہ اور اس کے شیعہ روز قیامت نجات پائیں گے۔''

اس حدیث کو فرات کوفی (۸۸)، شیخ طوسی (۸۹)، حاکم حسکانی (۹۰)، ابن عساکر (۹۱)، خطیب خوارزمی (۹۲)، علی بن محمد طبری (۹۳)، علی بن عیسیٰ اربلی (۹۴)، حسن بن سلمان حلی (۹۵)، حموینی (۹۶)، جلال الدین سیوطی (۹۷)، اور شہاب الدین ایجی (۹۸) نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

جابر ہی سے ایک اور روایت ہے کہ

''میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علی کی صفات کے بارے میں سنا ہے کہ اگر ایک صفت تمام لوگوں میں ہوتی تو ان کے کمال کے لئے کافی تھی۔

پھر جابر صفات گننے لگا اور کہا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ کے شیعہ روز قیامت نجات پائیں گے۔'' (۹۹)

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

ایک حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور سے پہلے والی نشانیاں اس

طرح بیان کیں:

''ندا دینے والا ندا دے گا، کہ علیؑ اور اس کے شیعہ نجات پانے والے ہیں۔''(۱۰۰)

۳۔ابوسعید خدری:

یہ صحابی اس طرح روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو دیکھا اور فرمایا:

''روز قیامت وہ اور اس کے شیعہ نجات پانے والے تھے۔''(۱۰۱)

۴۔سلمان فارسی:

حضرت سلمان فارسیؓ اس طرح روایت کرتے ہیں کہ

''اے ابوالحسن! کم اتفاق ہوا ہے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہوتا اور آپ آتے مگر یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے: اے سلمان! وہ اور اس کی جماعت روز قیامت نجات پائے گی۔''

اس حدیث کو شیخ صدوق(۱۰۲)، حاکم حسکانی(۱۰۳)، حسین بن حکم حبری(۱۰۴)، ابن طریق حلّی(۱۰۵)، ابن عساکر دمشقی(۱۰۶)، محمد بن علی طبری(۱۰۷)، ابن حاتم شامی(۱۰۸)، علی بن عیسیٰ اربلی(۱۰۹) اور سید شرف الدین استر آبادی(۱۱۰) نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

۵۔ام سلمہؓ:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ام سلمہؓ سے اس طرح روایت نقل کی کہ

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ اور اس کے شیعہ روز قیامت نجات پانے والے ہیں۔''

اس حدیث کو شیخ مفید(۱۱۱)، قاضی نعمان(۱۱۲)، ابن عساکر دمشقی(۱۱۳)، علی بن عیسیٰ اربلی(۱۱۴)، ابن جبر(۱۱۵)، عمر بن محمد بن خضر موصلی معروف بہ ملّا(۱۱۶)، دیلمی(۱۱۷) اور فتّال نیشاپوری(۱۱۸) نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

ایک اور جگہ ملتا ہے کہ ام سلمہ کے ہاں شیعان علیؑ اور شیعان عثمان کی بحث ہو رہی تھی تو انہوں نے اس طرح کہا:

''تم شیعان علی کے بارے میں کیا کہو گے؟ وہ روز قیامت نجات پانے والے ہیں۔''(۱۱۹)

۶۔عبداللہ ابن عباس:

سلمان بن مہران اعمش ایک طولانی داستان منصور عباسی سے اور وہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا اور ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ

''رسول خدا ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہؑ سے فرمایا: علیؑ اور اس کے شیعہ روز قیامت نجات پانے والے ہیں۔'' (۱۲۰)

شیخ صدوق کی روایت کے مطابق آپ نے اس طرح فرمایا:

''اے فاطمہؑ! علیؑ؛ جنت چابیاں اٹھانے میں میری مدد کرے گا اس کے شیعہ روز قیامت نجات پائیں گے اور جنت میں جائیں گے۔'' (۱۲۱)

اس طرح ابن عباس جبرائیلؑ کا کلام حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں اسی طرح نقل کرتا ہے:

''تم مومنین کے امیر ہو، نورانی افراد کے آگے چلنے والے، انبیاء کے علاوہ اولاد آدم کے سردار ہو، خدا کا پرچم روز قیامت تمہارے ہاتھ میں ہوگا تم اور تمہارے شیعہ محمد مصطفیٰ ﷺ اور اس کی جماعت کے ساتھ جنت کی طرف جائیں گے۔ جو شخص تمہاری ولایت رکھتا ہو وہ کامیاب ہے اور جو تمہیں چھوڑے گا خسارے میں رہے گا۔'' (۱۲۲)

ابن عباس سے ایک اور روایت ہے کہ

''رسول خدا ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! روز قیامت تیرے شیعہ فلاح پائیں گے۔ جو شخص ان کی اہانت کرتا ہے اس نے تمہاری اہانت کی اور جس نے تمہاری اہانت کی اس نے میری اہانت کی اور جس نے میری اہانت کی، خداوند عالم اسے دوزخ میں ڈالے گا اور ہمیشہ وہاں رہے گا۔

اے علیؑ! تمہارے شیعہ گنہگار ہونے کے باوجود بخشیں جائیں گے۔'' (۱۲۳)

۷۔ عقبہ بن عامر جہنی:

عقبیٰ بن عامر جہنی رسول اکرم ﷺ کا ایک صحابی اس طرح روایت کرتا ہے:

''ہم مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ابوبکر، عمر، عثمان اور علیؑ بھی آ گئے۔ رسول خدا ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور علیؑ کے برابر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے: عرش کے دائیں اور بائیں مرد نورانی منبر پر بیٹھے ہوئے ہوں گے اور ان کے چہرے نور سے چمکتے نظر آئیں گے۔

ابوبکر اٹھا اور کہا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! کیا میں ان میں سے ہوں؟

آپؐ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔

پھر عمر اٹھا اور اسی بات کو دہرایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بھی یہی جواب دیا کہ بیٹھ جاؤ۔
عبداللہ بن مسعود نے ان کی آواز سنی تو اٹھے اور کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔
ان کی صفات ہمارے لئے بیان فرمائیں۔ تا کہ ہم ان کو شناخت کر سکیں۔
آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: یہ اور اس کے شیعہ نجات پانے والے ہیں۔'' (۱۲۴)

۸۔ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام:

حضرت علی علیہ السلام کا وہ کلام جو عمر کی طرف سے خلیفہ کے تعین کے لئے چھ افراد پر مشتمل کمیٹی کے موقع پر فرمایا:

''تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو؟ وہ دن کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور میں تمہارے پاس آیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو تمہاری طرف آرہا ہے۔ وہ میرا بھائی ہے۔
پھر کعبہ کو دیکھ کر فرمایا: خدائے کعبہ کی قسم! روز قیامت یہ اور اس کے شیعہ نجات پانے والے ہیں۔ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اسی طرح ہی تھا؟
سب نے کہا: ہاں ایسا ہی تھا۔'' (۱۲۵)

ایک دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا:

''کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا آدمی ہے جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہو۔ روز قیامت تو اور تیرے شیعہ نجات پائیں گے۔ قیامت میں سیراب، نورانی ہوں گے اور تیرا دشمن پیاسا و سیاہ رنگ اور سر اس کا اوپر ہوگا۔ آنکھیں بند حالت میں داخل ہوگا۔
سب نے کہا: نہیں۔'' (۱۲۶)

ایک اور روایت میں اس طرح آیا ہے:

''اے علیؑ! جب قیامت آئے گی تو کچھ لوگ قبروں سے باہر آئیں گے اس صورت میں کہ ان کا لباس نورانی ہوگا اور وہ نورانی سواری پر سوار ہوں گے۔ یہ وہ ہیں جو تمہاری ولایت رکھنے والے تمہارے شیعہ اور دوست ہیں اور تمہیں میری محبت کی وجہ سے دوست رکھتے ہیں یہ افراد قیامت کے دن نجات پانے والے ہیں۔'' (۱۲۷)

ایک حدیث میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام اپنے والد گرامی سے روایت نقل کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح فرمایا:

''علیؑ کے شیعہ روز قیامت میں نجات پائیں گے۔'' (۱۲۸)

۱۲۔شیعہ روز قیامت امان میں ہوں گے

ایک روایت ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ حضرت علی علیہ السلام کی فضیلت بیان کرنے کے بعد فرمایا:

''روز قیامت اس کے بعد اس کے شیعہ آئیں گے۔
صدا کرنے والا ندا دے گا؟ تم کون ہو؟
آواز آئے گی: اے علویو (۱۲۹)! تم امان میں ہو۔ جن کے ساتھ چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔'' (۱۳۰)

۱۳۔شیعہ روز قیامت نورانی لباس میں ہوں گے

چند اصحاب نے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح سنا ہے کہ

''اے علیؑ! ہمارے شیعہ گناہوں کے باوجود روز قیامت قبروں سے نورانی خارج ہوں گے۔ اس حال میں کہ ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی مانند چمکیں گے۔ ان کی مصیبت کم ہو جائے گی اور ان کی راہ ہموار ہوگی، وہ امن و امان سے جنت میں پہنچ جائیں گے، ان سے غم دور ہوگا اور لوگ خوف و ہراس میں ہوں گے لیکن ان کو کوئی ڈر نہیں ہوگا۔ لوگ غمگین ہوں گے لیکن انہیں کوئی غم نہیں ہوگا۔ نورانی جوتے پہنے ہوئے ہوں گے، سفید مالدار اونٹوں پر سوار ہوں گے یہ اونٹ ان کے اصیل و آرام والے ہوں گے، ان کی گردن سونے سے زیادہ سرخ اور ابریشم سے زیادہ نرم ہوں گی، یہ خدا کی طرف سے ان کا اجر ہوگا۔'' (۱۳۱)

ایک حدیث میں حضرت علیؑ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا:

ایک جنتی درخت کی تعریف کے بعد اس طرح فرمایا: جب خدا لوگوں کو جنت میں داخل

ہونے کا حکم دے گا۔شیعان علیؑ کو اس درخت کے پاس بلائے گا۔ یہ لوگ ابلق نامی سواری پرسوار ہو کر آلات کے زیور پہنیں ہوں گے۔

نداد ینے والا ندا دے گا۔ یہ علیؑ کے شیعہ ہیں دنیا میں انہوں نے مصائب برداشت کئے اور آج انہیں اس کا صلہ دیا جارہا ہے۔'' (۱۳۲)

۱۴۔شیعان عرش الٰہی کے سائے میں

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے ایک حدیث اس طرح نقل ہوئی ہے کہ

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو روز قیامت عرش الٰہی کے سائے میں ہوں گے۔

ایک نے پوچھا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کون ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! وہ تمہارے شیعہ اور دوست ہیں۔'' (۱۳۳)

۱۵۔روزِ قیامت شیعہ نورانی منبر پر

انس بن مالک سے روایت:

انس بن مالک کہتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''خداوند لوگوں کو مبعوث کرے گا کہ ان کے چہرے نورانی ہوں گے۔عرش الٰہی کے سائے میں نورانی کرسی پر نورانی لباس پہنے ہوں گے۔وہ انبیاء کے رتبہ میں ہوں گے۔لیکن انبیاء نہیں ہیں۔شہداء کے مرتبہ میں ہوں گے لیکن شہید نہیں ہوں گے۔

ایک نے پوچھا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں ان میں سے ہوں۔

آپؐ نے فرمایا: نہیں۔

دوسرے نے پوچھا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں ان میں سے ہوں۔

آپؐ نے فرمایا نہیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے عرض کیا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون ہیں؟

آپؐ نے اپنا ہاتھ حضرت علی علیہ السلام کے سر پر رکھا اور فرمایا: وہ اس کے شیعہ ہیں۔''(۱۳۴)

جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت:

جب حضرت علی علیہ السلام نے خیبر کو فتح کیا اور واپس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو آپؐ نے اپنی گفتگو کے دوران حضرت علی علیہ السلام کی تعریف کی اور بعض صفات بیان فرمائیں۔ آپؐ حضرت علی علیہ السلام سے اس طرح مخاطب ہوئے:

''کل قیامت کے دن تو میرے نزدیک ترین ہوگا۔ تو میرا جانشین حوض کوثر پر ہو۔ تیرے شیعہ نورانی چہروں سے نورانی منبر پر ہوں گے۔ میں ان کے لئے شفاعت کروں گا اور جنت میں وہ میرے ہمسائے ہوں گے۔''(۱۳۵)

ابوسعید خدری سے روایت:

یہ صحابی کہتے ہیں کہ میں نے آپؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''عرش کے دائیں طرف گروہ ہوں گے۔ جن کے چہرے نور سے چمکیں گے۔
اصحاب میں سے دو افراد اُٹھے اور کہنے لگے: کیا ہم ان میں سے ہیں۔
حضرتؐ نے منفی جواب دیا اور پھر فرمایا: وہ ایسا گروہ ہے جو ایک دوسرے کو دوست رکھتے ہیں۔ وہ تو اور تیرے شیعہ ہیں۔ اپنے کلام کے دوران آپؐ نے علیؑ کی طرف اشارہ کیا۔''(۱۳۶)

حضرت علی علیہ السلام سے ایک حدیث:

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح خیبر کے بعد مجھ سے فرمایا:

''تم میری امت کے پہلے فرد ہو جو جنت میں داخل ہو گے، تمہارے شیعہ نورانی منبر پر، سیراب میرے اردگرد نورانی جگہ ہوگی۔ میں ان کے لئے شفاعت کروں گا، کل جنت میں وہ میرے ہمسائے ہوں گے۔''(۱۳۷)

۱۶۔ روز قیامت شیعوں کی شفاعت

پہلے جابر بن عبداللہ اور حضرت علیؑ سے دو احادیث ذکر ہو چکی ہیں اور وہاں ہم نے شفاعت کا ذکر کیا تھا۔ یہاں پر حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں:

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ آیت ہمارے شیعوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ. وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ.

تو اب نہ کوئی (صاحب) ہماری سفارش کرنے والے ہیں اور نہ کوئی دلبند دوست ہے۔(۱۳۸)

خدا نے ہمیں جو برتری دی اس سے ہم شفاعت کریں گے اور ہماری شفاعت بھی قبول ہے۔لیکن جو افراد ہماری شفاعت سے محروم ہوں گے۔ جب یہ دیکھیں گے تو کہیں گے پس نہ ہماری شفاعت ہے اور نہ کوئی مہربان دوست ہے۔'' (۱۳۹)

اس حدیث کو تھوڑے فرق کے ساتھ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام (۱۴۰) اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام (۱۴۱) نے بھی نقل کیا ہے۔

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

''اے علیؑ! کل روز قیامت جب ہم مقام محمود (۱۴۲) پر کھڑے ہوں گے۔ تو تمہارے شیعوں کی شفاعت کروں گا یہ انہیں بشارت دے دیں۔'' (۱۴۳)

حضرت امام باقر علیہ السلام سے حدیث:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے یوں نقل ہوا ہے:

''جب روز قیامت آئے گا تو خداوند عالم تمام لوگوں کو جسمانی طور پر ننگے پاؤں ایک مقام پر جمع کرے گا۔ وہ محشر کے راستے پر رکیں گے۔ انہیں بہت پسینہ آیا ہوگا اور تیز سانس لے رہے ہوں گے۔ اسی مقام پر خدا حکم سے کچھ دیر ٹھہریں گے اور یہ فرمائے گا: "فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا" [1] پھر عرش الٰہی سے آواز آئے گی، رسول امی کہاں ہیں؟

لوگ کہیں گے تیری بات سب نے سنی ہے اسے اس کے نام سے پکارو۔

منادی ندا دے گا؟ پیغمبر رحمت محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہاں ہیں؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھیں گے اور سب کے سامنے چلتے چلتے حوض کوثر پر پہنچیں گے۔ اس حوض کا طول ایلہ اور صفا کے درمیانی فاصلے جتنا ہوگا۔ اس کے کنارے کھڑیں ہوں گے اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام کو آواز دیں گے اور آئیں گے اور لوگوں کے سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھڑیں ہوں گے۔ اس وقت لوگوں کو اجازت دی جائے گی کہ وہ بھی

---

[1] سورۂ طٰہٰ آیت ۱۰۸

عبور کریں۔

حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک گروہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں شرفیاب ہونے دیا جائے گا اور ایک دوسرے گروہ کو فرشتوں نے واپس لوٹا دیا جائے گا۔ جب آپؐ دیکھیں گے کہ اہل بیتؑ کے دوستوں کو واپس لوٹایا جا رہا ہے تو رونے لگیں گے اور فرمائیں گے: خدایا! شیعان علیؑ، شیعان علیؑ۔

خدا ایک فرشتے کو بھیجے گا۔ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھیں گے۔ اے محمدؐ! کس چیز کے سبب آپ رو رہے ہیں۔

آپؐ فرمائیں گے: کیسے نہ روؤں؟ ایک گروہ جو علی بن ابی طالب علیہ السلام کے شیعہ ہیں انہیں دوزخ کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔ اور حوض کوثر پر آنے سے منع کیا جا رہا ہے۔

خدا فرمائے گا: اے محمد! انہیں تیری خاطر بخش دیا ہے۔ اب وہ اہل بیت کے ساتھ ملحق ہوں گے۔ میں نے ان کو تیرے گروہ میں قرار دیا ہے اور تیرے ساتھ حوض کوثر ملاقات کریں گے۔ ان کے بارے میں تیری شفاعت کو میں نے قبول کیا۔

اس وقت حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: بہت سے لوگ یہ قضیہ دیکھیں گے۔ گریہ کریں گے اور آواز دیں گے: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اس دن صرف ہمارے دوست ہماری جماعت میں ہوں اور حوض کوثر ہم سے ملاقات کریں۔'' (۱۲۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث:

''آپؑ کا ایک صحابی آپ کے پاس آیا امام نے اس سے پوچھا: اے سماعہ بدترین لوگ کون ہیں؟

سماعہ نے کہا: اے فرزند رسول! ہم ہیں۔

حضرت امام صادق علیہ السلام ناراض ہوئے اور آپؑ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا اور فرمایا: اے سماعہ! بدترین لوگ کون ہیں؟

سماعہ نے کہا: اے فرزند رسولؐ! خدا کی قسم میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ بدترین افراد ہم ہیں کیونکہ لوگ ہمیں کافر اور رافضہ کہتے ہیں۔

امام نے سماعہ پرنگاہ ڈالی اور فرمایا: اس دن تم کیسے ہوگے کہ جب تمہیں جنت کی طرف لے جایا جائے گا اور لوگوں کو دوزخ کی طرف وہ تمہیں دیکھ کر کہیں گے:

مَا لَنَا لَا نَرَىٰ رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُم مِّنَ الْأَشْرَارِ. [1]

ہمیں کیا ہوگیا کہ ہم جن لوگوں کو (دنیا میں) شریر شمار کرتے تھے ہم ان کو (یہاں دوزخ میں) نہیں دیکھتے۔

اے سماعہ فرزند مہران! خدا کی قسم! تم میں جس کے بد اعمال ہوں گے ہم روز قیامت خود درگاہ الٰہی جائیں گے اور اس کے بارے میں شفاعت کریں گے اور ہماری شفاعت قبول بھی ہے۔

خدا کی قسم! تم میں تین آدمی بھی آگ میں نہیں جائیں گے۔

پھر فرمایا: خدا کی قسم! تم میں ایک بھی فرد دوزخ میں نہیں جائے گا۔ پس درجات کے لئے رغبت کرو اور اپنے دشمنوں کو تقویٰ اختیار کرکے غمگین کرو۔'' (۱۴۶)

۱۷۔ بعض شیعوں کو حق شفاعت ہے

وہ شیعہ جس میں وہ تمام صفات وشرائط پائی جائیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور باقی ائمہ نے بیان فرمائی ہیں: ایسے شیعہ کی وہ قدر ومنزلت ہوگی کہ اسے اجازت دیں گے کہ دوسرے کی شفاعت کرو۔ (۱۴۷)

سلمانؓ، ابوذرؓ، مقدادؓ، عمارؓ اور اویس قرنیؓ جیسے افراد جو کہ حضرت علی علیہ السلام کے حقیقی شیعہ تھے یہ لوگ حق شفاعت رکھتے ہیں۔ (۱۴۸)

یہ مطلب چند روایات میں آیا ہے۔ ہم بعض کو ذکر کرتے ہیں توجہ کریں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا:

''علیؑ کے شیعہ کو چھوٹا شمار نہ کرو۔ کیونکہ ان میں ایک فرد ایک قبیلہ ربیعہ ومضر (۱۴۹) کی تعداد کے برابر شفاعت کرے گا۔'' (۱۵۰)

قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو حضرت علی علیہ السلام نے عمر کی طرف سے تعیین خلیفہ کے لئے تشکیل دی گئی شوریٰ میں نقل فرمایا

---

[1] سورہ ص ۶۲

تھا اور سب نے اس کے صحیح ہونے کا اعتراف کیا۔ اس سے متعلق ایک روایت ابوذرؓ سے بھی نقل ہوئی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے شوریٰ کی کمیٹی سے فرمایا:

''کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص موجود ہے کہ جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو: تیرے شیعوں میں سے ایک شخص ایک گروہ کی (قبیلہ ربیعہ ومضر) شفاعت کرے گا اور جنت میں جائیں گے؟

سب نے کہا: ہم میں کوئی شخص موجود نہیں۔ جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہو۔'' ⑮۱

حضرت امام صادق علیہ السلام کی ایک حدیث میں اس طرح نقل ہوا ہے:

''حضرت علی علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو دیکھ کر فرمایا: اے علیؑ! تیرے شیعوں میں سے ایک آدمی ایک گروہ کی شفاعت کر سکتا ہے۔'' ⑮۲

ایک اور حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

''علیؑ کے غریب شیعہ کو چھوٹا نہ سمجھنا ان کا ایک فرد روز قیامت ایک گروہ (قبیلہ مانند ربیعہ و مضر) کی شفاعت کرے گا۔'' ⑮۳

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فضل نامی صحابی سے فرمایا:

''اے فضل! ہمارے شیعوں کو چھوٹا شمار نہ کرنا کیونکہ ایک شیعہ روزِ قیامت قبیلۂ ربیعہ ومضر کے برابر گروہ کی شفاعت کرے گا۔

اے فضل! مومن کو اس لئے مومن کہا جاتا ہے کہ دوسروں کو خدا کی طرف سے امان دیا ہے اور خدا اس کی امان کو قبول فرماتا ہے۔ کیا تم نے خدا نے اس کلام کو سنا جو تیرے شیعہ کے بارے میں فرمایا: اس وقت روز قیامت تم میں سے ایک فرد اپنے دوست کی شفاعت کرتے دیکھیں گے تو کہیں گے:

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ. وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ.

تو اب نہ کوئی (صاحب) ہماری سفارش کرنے والے ہیں۔ اور نہ کوئی دلبند دوست ہے۔'' [۱] ⑮۴

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے:

---

[۱] سورۂ شعراء آیت ۱۰۰، ۱۰۱

خدا کی قسم! ان (شیعوں) میں سے ایک فرد قبیلہ ربیعہ ومضر جتنے افراد کی شفاعت کرے گا۔ خدا ان کی کرامت وعظمت کی وجہ سے شفاعت قبول کرلے گا۔'' (۱۵۵)

۱۸۔ شیعیان روز قیامت خوشحال ہوں گے

اس مطلب پر دلالت کرنے والی روایات زیادہ ہیں ہم ان میں سے بعض کو ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ بریدہ اسلمی:

یہ سورۂ بینہ کی آیت کی تفسیر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح نقل کرتا ہے:

''اے علیؑ! تو اور تیرے شیعہ جنت میں سیراب داخل ہوں گے۔ تیرے دشمن پیاسے، سر اٹھائے، آنکھیں ہونے والی حالت میں داخل ہوں گے۔'' (۱۵۶)

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں ایک روایت اس طرح نقل کرتے ہیں

''تمہیں اور تمہارے شیعوں کو بلایا جائے گا وہ اس حال میں ہوں گے کہ ان کے چہرے نورانی اور سیراب ہوں گے اور تیرے دشمن بدبخت سیاہ چہرے والے عذاب میں مبتلا داخل ہوں گے۔'' (۱۵۷)

یہ روایت مکمل صورت میں پہلے ذکر ہوچکی ہے۔

۳۔ ابورافع:

یہ صحابی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح روایت نقل کرتے ہیں:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: تم اور تمہارے شیعہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو گے، نورانی چہرے اور سیرابی کی حالت میں جنت میں داخل ہوں گے۔ لیکن تمہارے دشمن پیاسے بدصورت جہنم میں داخل ہوں گے۔'' (۱۵۸)

اس صحابیٔ رسولؐ سے ایک اور روایت ہے:

حضرت علی علیہ السلام نے قریش کے کینہ وحسد کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی تو آپؐ نے

فرمایا: اے علیؑ! کیا تم راضی نہیں ہو کہ تم میرے بھائی ہو اور ان چار افراد میں پہلے فرد ہو جو جنت میں داخل ہوں گے۔ میں، تو، حسنؑ اور حسینؑ اور ہماری اولاد پیچھے پیچھے داخل ہوگی۔ ہمارے شیعہ ہماری دائیں اور بائیں طرف ہوں گے تم اور تمہارے شیعہ حوض کوثر سے سیراب ہوں گے مجھ سے ملاقات کریں گے اور تمہارے دشمن پیاسے اور سر اٹھائے آنکھیں بند ہونے کی حالت میں جہنم میں داخل ہوں گے۔'' (۱۵۹)

۴۔عبداللہ ابن عباس:

ابن عباس کی روایت کے مطابق جب سورۂ بینہ کی آیت نمبر سات نازل ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا:

''وہ تم اور تمہارے شیعہ ہیں تم روز قیامت خوشحال آؤ گے اور تمہارے دشمن غضبناک سر کو اوپر اٹھائے بند آنکھوں کی حالت میں داخل ہوں گے۔'' (۱۶۰)

۵۔حضرت علی علیہ السلام:

عمر کی جانشینی کے لئے چھ افراد کی شوریٰ کے موقع پر حضرت علی علیہ السلام نے اس نکتہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا:

''تم میں سے کوئی ایسا ہے جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہو کہ تو اور تیرے شیعہ روز قیامت نجات پانے والے ہیں۔ قیامت کے دن سیراب داخل ہوں گے جبکہ تیرے دشمن پیاسے سیاہ رنگ سر اوپر اٹھائے۔ بند آنکھوں میں حالت میں داخل ہوں گے؟
سب نے کہا: نہیں ہمارے لئے ایسا کچھ نہیں کہا۔'' (۱۶۱)

ایک اور روایت میں اس طرح ملتا ہے:

''ایک دن حضرت علیؑ اپنی حکومتی ایوان کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے اور لوگوں سے مخاطب تھے۔ یہ مجلس اتنی طولانی ہوگئی کہ آپؑ گرمی کی حرارت سے بچنے کی غرض سے دیوار کے سائے میں بیٹھے۔

ہمدان قبیلہ کا ایک فرد اٹھا اور حضرت کے لباس کو پکڑ کر کہنے لگا: میرے لئے کوئی حدیث بیان کریں تاکہ میں استفادہ کروں۔

حضرت امیرؑ نے فرمایا:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خبر دی کہ میں اور میرے شیعہ حوض کوثر سے سیراب حالت میں مجھ سے ملاقات کریں گے لیکن اس کے دشمن پیاسے سر اٹھائے بند آنکھوں کی حالت میں داخل ہوں گے۔

اس حدیث کو شیخ مفیدؒ (۱۶۲)، شیخ طوسی (۱۶۳)، قاضی نعمان (۱۶۴)، محمد بن علی طبری (۱۶۵)، یوسف حاتم شامی (۱۶۶) اور علی بن یوسف اربلی (۱۶۷) نے نقل کیا ہے۔

ایک اور حدیث میں اس طرح نقل ہوا ہے:

''ایک دن حضرت علی علیہ السلام بصرہ میں داخل ہوئے۔ تھوڑا سا سونا یا چاندی پیش کی گئی۔ آپؑ نے اپنی چھڑی مار کر فرمایا: جاؤ اور زرد رنگ سے چمکو (۱۶۸)۔ کسی غیر نے تجھے دھوکہ نہیں دیا۔ جاؤ شام والوں کو دھوکہ دو کہ جن کے ہاتھ لگیں گے۔

سب لوگوں نے یہ کلام سنا تو ان پر سخت گزرا۔ اس مطلب امام سے کہا گیا۔ امام نے ملاقات کی اجازت دی۔ جب لوگ آپؑ کی ملاقات کے لئے جمع ہو گئے تو آپؑ نے فرمایا: میرے حبیب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: اے علیؑ! تو اور تیرے شیعہ خوشحال محضر خدا میں حاضر ہوں گے اور تیرے دشمن غضبناک، سر اٹھائے بند آنکھوں کی حالت میں ہوں گے۔'' (۱۶۹)

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام:

حضرت امام باقر علیہ السلام سے اس طرح روایت ہوئی ہے:

''پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یا علی! "اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ". [1]

اے علیؑ! وہ تو اور تیرے شیعہ ہیں تم خوشحال جنت میں داخل ہوں گے۔'' (۱۷۰)

---

[1] سورۂ بینۃ آیت ۷

۱۹۔شیعہ کا پل صراط سے گزرنا

ایک حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

''اے علیؑ! اس وقت کیسے ہوں گے جب تو پل صراط پر کھڑے ہوں گے۔ لوگوں سے کہا جا رہا ہوگا: پل صراط سے عبور کرو اور تو دوزخ سے کہے گا: یہ میرا حصہ ہے اور تیرا مال ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ! وہ کون ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: وہ تیرے شیعہ ہیں جہاں بھی تم ہوگے تو وہ تمہارے ساتھ ہیں۔'' (۱۷۱)

۲۰۔شیعہ جنتی ہیں

اس عنوان پر دلالت کرنے والی بہت سی روایات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہیں ہم بعض کو ذکر کرتے ہیں:

ا۔حدیث قدسی:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہوئی کہ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''جو شخص مجھ پر، میرے رسول پر اور علیؑ کی ولایت رکھتا ہو اسے میں اچھے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل کروں گا۔'' (۱۷۲)

ا۔انس بن مالک:

انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

پھر حضرت علی علیہ السلام کی طرف دیکھا اور ان سے فرمایا: وہ تیرے شیعہ ہیں اور تم ان کے امام ہو۔''

اس حدیث کو شیخ مفید (۱۷۳)، محمد بن سلیمان کوفی (۱۷۴)، خطیب بغدادی (۱۷۵)، ابن مغازلی (۱۷۶)، فتال نیشاپوری (۱۷۷)، ابن بطریق حلّی (۱۷۸)، علی بن حسن طبرسی (۱۷۹) اور ابن حجر عسقلانی (۱۸۰) نے نقل کیا ہے۔

علی بن یونس بیاضی نے بھی اسے سند کے بغیر نقل کیا ہے۔ (۱۸۱)

ایک اور روایت میں انس بن مالک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح نقل کرتا ہے:

''روز قیامت علی کو سات ناموں سے پکارا جائے گا اے صادق، اے راہنما، اے عابد، اے ہدایت گر، اے ہدایت شدہ، اے جواں مرد، اے علیؑ! تو اور تیرے شیعہ جنت میں جائیں گے۔'' (۱۸۲)

۲۔امام جعفر صادق علیہ السلام:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت اس طرح نقل ہوئی ہے:

''اگر کافر مرنے کے وقت بھی ایمان لے آئے تو اس کے بدن کو آگ نہیں جلائے گی۔'' (۱۸۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک شیعہ سے اس طرح فرمایا:

''لوگ دائیں بائیں چلے گئے ہیں اور تم نے اپنے رہبر کو نہیں چھوڑا، تم گمان کرتے ہو کہ وہ تمہیں پہنچائے گا۔ خدا کی قسم جنت کی طرف لے جائے گا۔

خدا کی قسم! جنت کی طرف، خدا کی قسم جنت کی طرف۔'' (۱۸۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک صحابی سلیمان بن خالد کہتے ہیں:

''میں کجاوہ میں بیٹھا ہوا تھا اور قرآن پڑھ رہا تھا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے آواز دی اور فرمایا: سلیمان پڑھو۔ میں سورت تبارک (۱۸۵) کی آخری آیت پڑھ رہا تھا۔ جب میں اس آیت پر پہنچا:

''اِلَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمۡ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا''

مگر (ہاں) جس شخص نے توبہ کی اور ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے تو (البتہ) ان لوگوں کی برائیوں کو خدا نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ [1]

تو حضرتؑ نے فرمایا: رک جاؤ۔ روز قیامت میں مومن کو حساب کے لئے خدا کی عدالت میں لایا جائے گا اور خدا خود اس کا حساب لے گا۔

اللہ تعالیٰ ایک ایک گناہ اسے یاد دلایا جائے گا اور فرمائے گا کہ تو نے فلاں دن فلاں ساعت

---

[1] سورۂ فرقان آیت ۷۰

یہ کام کیا؟

بندہ کہے گا: خدایا! میں جانتا ہوں۔حتیٰ کہ خدااس کے سارے گناہ یاد دلائے گا۔

بندہ کہے گا کہ خدایا! میں جانتا ہوں۔

خدا فرمائے گا: میں نے دنیا میں تیرے گناہوں کو چھپایا تھا اور آج تیرے سارے گناہ معاف کررہا ہوں۔

ایک فرشتہ آواز دے گا: ان کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دو۔

امام نے فرمایا: اس بندے کا اعمال نامہ لوگوں کو دکھایا جائے گا۔ کوئی تعجب سے کہیں گے۔

سبحان اللہ، اس بندے کا حتیٰ ایک گناہ نہیں تھا۔ خدا فرماتا ہے:

فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ

ان لوگوں کی برائیوں کو خدا نیکیوں سے بدل دے گا۔ [1] ۱۸۴

۳۔امام حسین علیہ السلام:

ایک روایت میں حضرت امام سجاد علیہ السلام اپنے والد گرامی حضرت امام حسین علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے اس طرح فرمایا:

''اے علیؑ! تم اور تمہارے شیعہ جنتی ہیں، تمہارے شیعہ کے دوستوں کو بھی جنت ملے گی اور تمہارے دشمن دوزخ کی آگ میں جائیں گے۔'' ۱۸۵

ایک اور حدیث میں آپؑ سے اس طرح منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

''اے علیؑ! تم اور تمہارے دوست جنت میں ہیں،

اے علیؑ! تم اور تمہارے پیروی کرنے والے جنت میں ہیں۔'' ۱۸۶

۴۔ابورافع:

ایک حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی سے منقول ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے اس طرح فرمایا:

---

[1] سورۂ فرقان آیت ۷۰

''میں ان چار افراد میں سے پہلا فرد ہوں جو دوسروں سے پہلے جنت میں جاؤں گا۔ میں، حسنؑ، حسینؑ اور تمہاری اولاد ایک دوسرے کے بعد جنت میں داخل ہوں گے۔ ان کی بیویاں ان کے ساتھ ہوں گی، ہمارے شیعہ ہمارے دائیں بائیں ہیں۔'' (۱۸۹)

۵۔سلمان فارسی:

ایک حدیث میں ان سے اس طرح منقول ہے:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا: دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنو تا کہ مقربان میں ہو۔

حضرت علی علیہ السلام نے پوچھا: مقربان کون ہیں؟

فرمایا: جبرائیلؑ، میکائیلؑ۔

حضرت علی علیہ السلام نے پوچھا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: انگوٹھی کس چیز کو قرار دوں؟

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زرد عقیق۔ کیونکہ اس پتھر نے توحید، میری رسالت، تمہارے وصی ہونے، تمہارے بیٹوں کی ولایت، تمہارے دوستوں کا جنتی ہونا، تمہارے اور تمہاری اولاد کے شیعوں کے جنت میں جانے کا اقرار کیا۔''

اس حدیث کو شیخ صدوق (۱۹۰)، خطیب خورزمی (۱۹۱)، علی عیسیٰ بیاضی (۱۹۲) اور صفوری (۱۹۳) نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔

ایک حدیث میں سلمان فارسیؓ سے منقول ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جبرائیلؑ خدا کی طرف سے میرے لئے یہ پیغام لایا۔ خدا نے علیؑ کے شیعہ کو سات صفات عطا کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ یہ شیعہ دوسرے عام لوگوں سے اسی سال پہلے جنت میں جائیں گے۔'' (۱۹۴)

۶۔اُم سلمہ:

اُم سلمہ سے ایک روایت ہے:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر پر تھے ان کے پاس علیؑ آئے۔ رسول اکرمؐ نے علیؑ سے فرمایا:

اے علیؑ! تم اور تمہارے دوست جنت میں جائیں گے تم اور تمہارے شیعہ جنت میں جائیں گے۔''

اس حدیث کو ابوبکر قطیعی(۱۹۵)، ابوالقاسم طبرانی(۱۹۶)، خطیب بغدادی(۱۹۷)، ابن جوزی(۱۹۸)، ابن عساکر دمشقی(۱۹۹)، لالکایی(۲۰۰)، شہاب ایجی(۲۰۱) اور ابن حجر مکی(۲۰۲) نے اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔

۷۔ عائشہ:

عائشہ سے روایت اس طرح نقل ہوئی ہے:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس آئے اور ان کے دائیں ہاتھ میں سرخ رنگ کے عقیق کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی جس پر یہ لکھا ہوا تھا: محمد رسول اللہ۔

میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: یہ کیا ہے؟

حضرتؐ نے فرمایا: یہ مجھے جبرائیلؑ نے ہدیہ دیا ہے اور کہا ہے کہ اس سرخ رنگ کی عقیق کی انگوٹھی کو دائیں ہاتھ میں پہنو۔ سرخ عقیق وہ پہلا پتھر ہے کہ جس نے توحید، میری رسالت، علیؑ کا وصی ہونا اور شیعان علیؑ کے جنتی ہونے کی شہادت دی۔'' (۲۰۳)

۸۔ عبداللہ بن عباس:

عبداللہ ابن عباس سے اس عنوان پر بہت سی روایات ملتی ہیں لیکن ہم بعض کو ذکر کرتے ہیں:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان آیات میں سوال کیا: وہ کون ہیں؟

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ. اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ. فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ.

اور جو آگے بڑھ جانے والے ہیں (واہ کیا کہنا) وہ آگے ہی بڑھنے والے تھے۔ یہی لوگ (خدا کے) مقرب ہیں آرام وآسائش کے باغوں میں۔ [1]

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ علیؑ اور اس کے شیعہ ہیں وہ جنت میں جانے میں سبقت حاصل کریں گے۔ وہ خدا کے قریب ترین ہیں۔'' (۲۰۴)

ایک اور روایت میں سورہ بقرہ کی آیت دوم (هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ) کے بارے میں اس طرح فرمایا:

''علی بن ابی طالبؑ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے پل بھر شرک نہیں کیا۔ شرک و بت پرستی سے دور رہے، خدا کی عبادت با اخلاق انجام دی۔ وہ اور اس کے شیعہ بغیر حساب جنت میں

---

[1] سورۂ واقعہ ۱۰۔۱۲

جائیں گے۔''⁽²⁰⁵⁾

ایک اور حدیث میں ابن عباس سے منقول ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا:

''تم مومنین کے امیر ہو، نورانی گروہ کے سپہ سالار ہو اور اولاد آدم کے سردار ہو، سوائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے، روز قیامت لوائے حمد تیرے ہاتھ میں ہوگا، تم اور تمہارے شیعہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی جماعت کے ساتھ جلدی جنت کی طرف جائیں گے۔''⁽²⁰⁶⁾

ایک حدیث ہے جس میں منصور عباسی اپنے باپ اس نے ابن عباس سے اس طرح نقل کیا ہے:

''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ اور اس کے شیعہ کل روز قیامت نجات پائیں گے اور جنت میں جائیں گے۔''⁽²⁰⁷⁾

شیخ صدوق نے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے فرمایا:

''اے فاطمہؑ! علیؑ جنت کی چابیوں کو اٹھانے میں میری مدد کریں گے، اس کے شیعہ روز قیامت نجات پائیں گے اور جنتی ہوں گے۔''⁽²⁰⁸⁾

یہ روایت انس ابن مالک⁽²⁰⁹⁾ کی روایت کے عنوان میں پہلے گزر چکی ہے۔

۹۔ عبداللہ بن عمر:

ابن عمر کہتا ہے: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں یہ کہتے سنا کہ انہوں نے فرمایا:

''اے علیؑ! تم اور تمہارے شیعہ جنت میں جائیں گے۔''⁽²¹⁰⁾

۱۰۔ عبداللہ بن مسعود:

شہاب الدین ایجی⁽²¹¹⁾ کی روایت کے مطابق ایک حدیث حسب ابن عباس سے آخری حدیث نقل ہوئی ہے مطلب طولانی نہ ہو جائے۔ لہٰذا وہاں مراجعہ کریں۔

۱۱۔ حضرت علی علیہ السلام:

حضرت علی علیہ السلام کے فرمان کے مطابق جنگ خیبر کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا:

''تم میری امت کے اولین فرد ہو جو جنت میں داخل ہو گے۔ تمہارے شیعہ نورانی منبر پر،

سیراب شدہ، میرے اطراف میں نور کی طرح جمع ہوں گے۔ میں ان کے لئے شفاعت کروں گا۔ وہ کل جنت میں میرے ہمسائے ہوں گے۔'' ۲۱۲

ایک اور حدیث میں ملتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

''تم اور تمہارے شیعہ جنت میں جائیں گے۔''

اس حدیث کو عبداللہ بن احمد بن حنبل ۲۱۳، ابونعیم اصفہانی ۲۱۴، ابن عدی ۲۱۵، خطیب بغدادی ۲۱۶، محمد بن جریر بن رستم طبری ۲۱۷، ابن عساکر ۲۱۸، ابن جوزی ۲۱۹، ذہبی ۲۲۰، محب الدین طبری ۲۲۱ اور متقی ہندی ۲۲۲ نے نقل کیا ہے۔

بعض مولفین نے ایک روایت میں اس طرح نقل کیا ہے:

''میں نے لوگوں کی حسادت جو میرے ساتھ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے میں، تم، حسنؑ، حسینؑ، ہیں ہماری بیویاں ہمارے دائیں بائیں اور ہماری اولاد ایک دوسرے کے ساتھ جنت میں داخل ہوگی، ہمارے شیعہ ہمارے بعد فوری داخل ہوں گے۔''

اس حدیث کو ابوبکر قطیعی ۲۲۳ اور ابن عربی ۲۲۴ نے بھی نقل کیا ہے۔

ابن عساکر دمشقی ایک روایت میں اس طرح نقل کرتا ہے:

''لوگ مجھ سے حسد کرتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! سب پہلے جنت میں داخل ہونے والے چار افراد، میں، تم، حسنؑ اور حسینؑ ہیں ہماری اولاد ہمارے بعد اور ہماری بیویاں ہماری اولاد کے بعد داخل ہوں گی۔''

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمارے شیعہ کہاں ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: تمہارے شیعہ تمہارے بعد داخل ہوں گے۔'' ۲۲۵

ایک حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں نقل ہوا ہے:

''جنت میں میرے داخل ہونے سے پہلے انبیاء کا جنت میں جانا حرام ہے، اور تمام امت پر حرام جب تک ہمارے شیعہ داخل نہ ہو جائیں گے۔'' ۲۲۶

ایک روایت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح نقل ہوا ہے:

ابھی تھوڑی دیر پہلے جبرائیلؑ آیا اور اس نے فرمایا: عقیق کی انگوٹھی پہنو، کیونکہ یہ سب سے پہلا پتھر ہے جس نے خدا کی توحید، میری رسالت، علیؑ کا وصی ہونا، ہمارے باقی ائمہؑ کی ولایت اور شیعوں کے جنتی ہونے کی شہادت دی ہے۔'' (۲۲۷)

حدیث قدسی میں حضرت علی علیہ السلام کی فضیلت کے بارے میں اس طرح وارد ہوا ہے:

''میری عزت وجلالت کی قسم! علیؑ کی ولایت رکھنے والا دوزخ کی آگ سے دور ہے اور وہ جنت میں جائے گا، میرے بندوں میں سے کوئی بھی علیؑ سے کینہ نہیں رکھے گا اور اس کی ولایت قبول کرے گا۔'' (۲۲۸)

۱۲۔حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا:

دختر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اس طرح روایت نقل کرتی ہیں:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا: آگاہ رہو! اے فرزند ابوطالبؑ تم اور تمہارے شیعہ جنت میں جائیں گے۔''

اس روایت کو ابن عدی (۲۲۹)، محمد بن جریر بن رستم طبری (۲۳۰)، خطیب خوارزمی (۲۳۱)، علی بن عیسیٰ اربلی (۲۳۲)، ذہبی (۲۳۳) اور خطیب بغدادی (۲۳۴) نے نقل کیا ہے۔

۱۳۔امام محمد باقر علیہ السلام:

ابوحمزہ ثمالی کہتا ہے:

میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے فرزند رسولؐ! مجھے ایک ایسی بات بتائیں جس سے مجھے فائدہ ہو۔

حضرتؑ نے فرمایا: ابوابوحمزہ! سب جنت میں جائیں گے مگر یہ کہ کوئی خود نہ جائے۔

میں نے کہا: کوئی ایسا ہے جو جنت میں جانا پسند نہ کرتا ہو۔

آپؑ نے فرمایا: ہاں جو شخص لا الٰہ اللہ محمد رسول اللہ نہ پڑھے۔

میں نے کہا: میں ان مذاہب مرجعہ (۲۳۵)، قدریہ (۲۳۶) حروریہ (۲۳۷) اور بنی امیہ کو چھوڑ دیا ہے۔ وہ سب لا الٰہ اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے تھے۔

آپؑ نے فرمایا: ہیہات ہیہات۔ جب روز قیامت آئے گا خدا ان سے ایمان چھین لے گا

اور یہ کلمہ صرف وہی پڑھ سکے گا جو ہمارے شیعہ ہوگا۔لوگ ان سے بیزار ہیں۔کیا تو نے نہیں سنا کہ خدا فرماتا ہے:

یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ صَفًّا ۚ لَّا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا.

جس دن جبرئیل اور دیگر فرشتے (اس کے سامنے) پرا باندھ کر کھڑے ہوں گے (اس دن) اس سے کوئی بات نہ کر سکے گا مگر جسے خدا اجازت دے اور وہ ٹھکانے کی بات کہے۔[1] ۴۳۸

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک شیعہ گروہ سے اس طرح فرمایا:

''تم خدا کے شیعہ ہو،تم دنیا میں سب سے پہلے ہماری ولایت کو قبول کرتے ہو اور آخرت میں سب سے پہلے جنت میں جاؤ گے۔ہم خدا و رسولؐ کی ضمانت سے تمہارے لئے جنت بھیجنے کا وعدہ کرتے ہیں۔'' ۴۳۹

محمد بن مسلم ثقفی کہتا ہے:

میں نے خدا کے اس فرمان "فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا"، (ان لوگوں کی برائیوں کو خدا نیکیوں سے بدل دے گا۔اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے)[2] کے بارے میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا: آپؑ نے فرمایا: روز قیامت گناہ گار مومن کو حساب و کتاب کے لئے لایا جائے گا۔اللہ خود حساب لے گا کسی کو پتہ نہیں ہوگا۔خدا اسے گناہ یاد دلائے گا اور بندہ سارے گناہوں کا اعتراف کرے گا۔ خدا فرشتے سے کہے گا اس کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دو اور لوگوں کو دکھاؤ،لوگ کہیں گے،اس بندے کا ایک گناہ بھی نہیں ہے؟ پھر خدا حکم دے گا اسے جنت میں لے جاؤ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت کی تاویل ہے اور مخصوص شیعہ کے گناہوں کے بارے میں ہے۔'' ۴۴۰

۱۴۔ابو ہریرہ:

[1] سورۂ نباء ۳۸

[2] سورۂ فرقان ۷۰

ایک روایت میں اس طرح روایت نقل کرتا ہے:

حضرت علی علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھا:

اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کون آپ کے نزدیک محبوب ترین ہیں۔ میں یا فاطمہ؟ آپؐ نے فرمایا: فاطمہ زیادہ محبوب ہے اور تم فاطمہ سے زیادہ محبوب ہو۔ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں تم حوض کوثر کے کنارے کھڑے ہو، منافق کو وہاں سے دور کر رہے ہو، حوض کوثر پر پانی کے پینے کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں۔ میں، تو، حسنؑ، حسینؑ، فاطمہؑ، عقیل اور جعفر جنت میں جائیں گے۔ تم اور تمہارے شیعہ جنتی ہیں اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ.

اور (دنیا کی تکلیفوں سے) جو کچھ ان کے دل میں رنج تھا اس کو بھی ہم نکال دیں گے اور یہ باہم ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر اس طرح بیٹھے ہوں گے جیسے بھائی بھائی۔ [1]

اس حدیث کو ابوالقاسم طبرانی (۴۳۱)، خطیب خوارزمی (۴۳۲)، ابوالحسن ہیثمی (۴۳۳)، علی بن عیسیٰ اربلی (۴۳۴)، علّامہ حلّی (۴۳۵) اور سید شرف الدین استر آبادی (۴۳۶) نے نقل کیا ہے۔

۲۱۔ شیعہ جنت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیتؑ کے ہمسائے ہیں

اس عنوان پر دلالت کرنے والی بہت سی روایات موجود ہیں ان میں سے بعض کو ہم ذکر کرتے ہیں:

۱۔ جابر بن عبداللہ انصاری:

جابر کی روایت کے مطابق جب حضرت علی علیہ السلام نے خیبر کو فتح کیا اور آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''تمہارے شیعہ نورانی منبر پر نورانی چہرے والے ہمارے اردگرد ہوں گے میں ان کی شفاعت کروں گا اور جنت میں ہمارے ہمسائے ہوں گے۔'' (۴۳۷)

۲۔ حضرت علی علیہ السلام:

حضرت علی علیہ السلام کی روایت کے مطابق فتح خیبر کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

---

[1] سورۂ حجر آیت ۴۷

''تم میری امت کے پہلے فرد ہو جو جنت میں داخل ہو گے اور تمہارے شیعہ نورانی منبر پر، سیراب شدہ اور نورانی چہروں کے ساتھ ہمارے اردگرد ہوں گے۔ میں ان کے شفاعت کروں گا اور کل جنت میں ہمارے ہمسائے ہوں گے۔'' (۴۴۸)

ایک روایت میں نوف بکالی حضرت علی علیہ السلام سے نقل کرتا ہے:

''اے نوف! ہم پاکیزہ فطرت سے پیدا ہوئے ہیں، ہمارے شیعہ ہماری فطرت سے ہیں جب روز قیامت آئے گا تو ہمارے ساتھ ملحق ہوں گے۔'' (۴۴۹)

۳۔عمار یاسرؓ:

عمار یاسر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

''وہ تمہارے دوست ہیں جو تمہاری تصدیق کرتے ہیں وہ جنت میں تمہارے ہمسائے ہوں گے۔'' (۴۵۰)

۴۔ابوہریرہ:

ابوہریرہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح نقل کرتے ہے کہ آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

''تم اور تمہارے شیعہ جنت میں ہیں۔'' (۴۵۱)

۲۲۔شیعیان علیؑ کی صفات

اس عنوان پر دلالت کرنے والی بہت سی روایات ہیں بعض کو ہم ذکر کرتے ہیں۔شیعیان علیؑ باایمان، عمل صالح انجام دینے والے اور بہترین مخلوق ہیں۔اس طرح جو صفات مومن کے لئے ہوتی ہیں وہ شیعہ میں موجود ہیں۔شیخ صدوق نے اس عنوان پر ایک کتاب لکھی۔شیعہ ہونے کا دعویٰ کرنا آسان ہے لیکن عملی طور پر مشکل، حقیقی شیعہ بہت کم ہیں۔

موردتوجہ بات یہ ہے کہ صرف شیعہ کہلا لینا کافی نہیں ہے بلکہ ہمیں چاہئے کہ حقیقت میں اپنے اندر وہ صفات پیدا کریں جو کہ مولا علی علیہ السلام کے ایک شیعہ میں ہونی چاہئے۔

''ایک دفعہ امام جعفر صادقؑ نے کوفہ کے رہنے والے مفضل بن قیس سے پوچھا: کوفہ میں ہمارے شیعہ کتنے ہیں؟

مفضل نے کہا: پچاس ہزار افراد شیعہ ہیں۔

آپؑ نے بار بار اس سوال کو تکرار کیا اور مفصل جواب میں کم تعداد کہتا رہا۔حتیٰ کہ آپؑ نے فرمایا: کیا تجھے امید ہے کہ وہ بیس افراد ہوں گے؟

پھر فرمایا: خدا کی قسم! میں یہ پسند کرتا ہوں کہ کوفہ میں پچیس افراد شیعہ ہوں جو ہماری امامت سے آشنا ہوں اور سچے ہوں۔(۲۵۲)

ایک اور روایت میں حضرت علی علیہ السلام سے اس طرح نقل ہوا ہے:

ایک چاندنی رات میں حضرت علی علیہ السلام صحرا کی طرف نکلے، شیعوں کا ایک گروہ بھی آپؑ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔آپؑ ان کو دیکھ کر ٹھہر گئے اور پوچھا: تم کون ہو؟

انہوں نے کہا: اے امیر المومنینؑ! ہم آپؑ کے شیعہ ہیں۔

آپؑ نے بڑے غور سے ان کے چہرے دیکھے اور فرمایا: تمہارے اندر شیعہ ہونے کی کوئی نشانی نہیں پائی جاتی؟

انہوں نے پوچھا: اے علیؑ! شیعہ کی نشانی کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: عبادت کرتے کرتے نہ سونے کی وجہ سے چہرے زرد رنگ ہونا، خوف خدا سے اتنا رونا کہ آنکھیں کمزور ہوجائیں۔ نماز میں اتنا کھڑے رہنا کہ کمر خم ہوجائے، روزے اتنے رکھنا کہ شکم اندر کی طرف ہوجائے۔اتنی دعا کرے کہ ہونٹ خشک ہوجائے۔ ان کے چہرے پر غبار آلود ہونا۔"(۲۵۳)

جابر بن عبداللہ سے روایت:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا کہ اس نے کہا:

اگر سلمان و ابوذر ان لوگوں کو دیکھتے جو اپنے بارے اہل بیت علیہم السلام کے دوست ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں تو اس طرح کہتے: یہ جھوٹ بولنے والے ہیں۔

اگر یہ لوگ ان دو افراد کو دیکھتے تو کہتے: یہ دیوانہ ہیں۔"(۲۵۴)

لہٰذا جو بھی شیعہ ہے اسے حقیقی شیعہ بننے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حضرت علی علیہ السلام سے چند روایات:

نوف نامی صحابی کہتا ہے کہ حضرت امیرؑ نے مجھے کہا:

''اے نوف! ہم پاکیزہ فطرت سے پیدا ہوئے ہیں، شیعہ ہماری فطرت سے خلق ہوئے ہیں جب روز قیامت آئے گا تو ہمارے ساتھ ملحق ہوں گے۔

نوف کہتا ہے میں نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! میرے لئے شیعہ کی تعریف کریں۔

حضرت علی علیہ السلام نے جب شیعہ کا لفظ سنا تو رونے لگے اور فرمایا: میرے شیعہ بردبار، خدا اور اس کے دین سے آگاہ، خدا کی بندگی کرتے ہیں اور دستورات الٰہی کے پابند ہوتے ہیں، خدا کی دوستی سے ہدایت شدہ، عبادت زیادہ کرنے کی وجہ سے لاغر ہوں گے، زہد و تقویٰ سبقت کرنے والے ہوتے ہیں، رات کو اتنی عبادت کرتے ہیں بیداری کی وجہ سے ان کی آنکھیں زرد ہوتی ہیں ان کی آنکھیں رو رو کر کمزور ہو جاتی ہیں، کثرت ذکر کی وجہ سے ان کے لب خشک ہو جاتے ہیں۔ ان کے شکم خالی اور بھوکے رہتے ہیں، ان چہروں سے خدا شناسی نظر آتی ہے۔ خوف خدا میں رہتے ہیں، ہر تاریکی کے چراغ ہیں، ہر ایک نزدیک عزیز ہوتے ہیں، ان پر تہمت نہیں ہوتی، لوگ ان سے محفوظ ہوتے ہیں، ان کے دل غمگین ہوتے ہیں، محتاج نہیں ہوتے، دل و جان سے متقی ہوتے ہیں، اپنی جان سختی میں رکھتے ہیں اور دوسروں کو فائدہ دیتے ہیں، عاقل ہوتے ہیں، پاک و نجیب ہوتے ہیں، حفظ دین کے لئے ہر جگہ جاتے ہیں۔ یہ میرے حقیقی شیعہ ہیں میں ان کے دیدار کا مشتاق ہوں۔''

اس حدیث کو شیخ طوسی نے بھی نقل کیا ہے۔[۲۵۵] بعض روایات میں اس کے علاوہ بھی عبارت مذکور ہے:

اے نوف: ساری رات اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر عبادت کرنا خدا سے مناجات کرتے ہیں، دوزخ سے چھٹکارے کی دعا کرتے ہیں لیکن دن میں دانشمند ہیں، نجیب اور بزرگوار ہیں، صالح اور متقی ہیں۔

اے نوف، ہمارے شیعہ وہ ہیں جو زمین کو کشادہ کرتے ہیں، قرآن سے محبت کرتے ہیں، زبان پر دعا جاری رہتی ہے اور جیسے مسیح عیسیٰ بن مریم نے دنیا کو اپنے سے دور کیا ہے۔[۲۵۶]

ایک طولانی حدیث میں آپؑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح نقل کرتے ہیں:

اے علیؑ! تمہارے بھائی پاک و پاکیزہ اور کوشش کرنے والے ہیں، تمہارے لئے اور تمہاری خاطر دوست رکھتا ہے تمہاری وجہ سے دشمن سے کینہ رکھتا ہے، لوگوں کے نزدیک

حقیر اور پست ہے خدا کے نزدیک قدر و منزلت ہے۔

اے علیؑ! تمہارے دوست توبہ کرنے والے ہیں ان کی دعا قبول ہوتی ہے۔(۴۵۷)

اے علیؑ! تمہارے بھائی تین مقام پر خوشحال ہوں گے:

(۱) جان کنی کی حالت میں، میں اور تم اس کے شاہد ہیں۔

(۲) قبر میں سوال کے وقت،

(۳) روز قیامت، پل صراط پر،

اے علیؑ! اپنے بھائیوں کو خوشخبری دے کہ خدا ان سے راضی ہے کیونکہ خدا نے تجھے ان کا پیشوا انتخاب کیا ہے اور انہوں نے تیری ولایت کو قبول کیا ہے۔

اے علیؑ! تمہارے شیعہ وہ ہیں جو تنہائی میں خوف خدا رکھتے ہیں۔

اے علیؑ! تمہارے دوستوں کے نام آسمان میں زمین سے باعظمت ہیں۔ انہیں اس کام پر خوشحال رہنا چاہیے اور زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔

اے علیؑ! تمہارے شیعوں کی روح سونے اور مرنے کے وقت آسمان پر چلی جاتی ہے۔ فرشتے ان کی روح کی منزلت وعظمت کو دیکھتے ہیں جیسے لوگ پہلے دن کے چاند کو دیکھتے ہیں۔

اے علیؑ! اپنے بامعرفت دوستوں کو کہہ دو کہ ان کاموں سے دور رہیں۔ جو ان کے دشمن انجام دیتے ہیں، خدا کی رحمت دن رات ان کے شامل حال ہے لہٰذا انہیں پست کاموں سے دور رہنا چاہیے۔

اے علیؑ! انہیں میرا اسلام دینا کہ جنہوں نے مجھے نہیں دیکھا اور نہ میں نے ان کو دیکھا اور انہیں کہہ دینا: وہ میرے بھائی ہیں، ان کے دین کا مشتاق ہوں۔ صدیوں بعد آنے والوں کو میرا علم ان تک منتقل کرنا۔ انہیں اللہ کی رسی کو تھامے ہوئے رہنا چاہیے اور عمل کی کوشش میں کرنی چاہیے۔ ہم انہیں ہدایت سے گمراہی کی طرف نہیں لے گئے اور انہیں خبر دے دو کہ خداوند ان سے راضی ہے اور ان پر افتخار کرتا ہے۔ ہر شب جمعہ ان پر رحمت نازل ہوتی ہے اور خدا فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ ان کے لئے طلب مغفرت کریں۔

اے علیؑ! ان کی مدد سے روگردانی نہ کرنا کہ جب انہیں خبر ملتی ہے کہ میں تمہیں دوست رکھتا ہوں، میری دوستی کی وجہ سے وہ تمہیں دوست رکھتے ہیں اور تمہاری دوستی سے تقرب الٰہی حاصل کرتے ہیں۔ وہ اپنے دلوں میں تمہارے لئے خالص محبت رکھتے ہیں اور وہ تمہیں اپنے ماں باپ اور اولاد سے بھی مقدم سمجھتے ہیں اور تمہاری پیروی کرتے ہیں۔ ہماری وجہ سے مصائب کو برداشت کرتے ہیں اور ہماری مدد کے علاوہ کچھ نہیں چاہتے۔ ہم پر خون دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہماری راہ میں دکھ، درد کو تحمل کرتے ہیں۔ ان سے مہربان رہنا، خدا نے ہمارے درمیان اپنے علم کے لئے انتخاب کیا ہے وہ ہماری فطرت سے پیدا ہوئے ہیں۔ ہمارے اسرار کو انہیں امانت کے طور پر سپرد کیا ہے۔ ان کے دلوں کو معرفت کا مرکز قرار دیا ہے۔ ان کے سینے کو کشادہ کیا ہے، وہ ہمارے مخالفین کو ہم پر ترجیح نہیں دیتے۔ خدا نے ان کی تائید فرمائی اور ہدایت کی طرف رہنمائی کی۔ انہوں نے صراط مستقیم کو اختیار کیا ہے جبکہ لوگ حیرت و گمراہی میں بھٹک رہے ہیں، یہ لوگ خدا کی حجت و برہان کو دیکھ نہیں سکتے۔ صبح و شام خدا کی خاطر غصہ میں گزارتے ہیں۔ حالانکہ تمہارے شیعہ راہ راست پر ہیں۔ مخالفین سے مانوس نہیں ہوتے، اہل دنیا نہیں ہیں، دنیا نے انہیں چھوڑ دیا ہے۔ وہ چراغ ہدایت ہیں، وہ چراغ ہدایت ہیں، وہ چراغ ہدایت ہیں، وہ چراغ ہدایت ہیں۔'' [۲۵۸]

ایک طولانی حدیث میں حضرت علی علیہ السلام نے دنیا سے عدم وابستگی کا اظہار اس طرح کیا:

''علیؑ کو فانی نعمتوں اور غیر شروع لذت سے کیا سروکار ہے؟ جلد ہی میں اور میرے شیعہ خدا کو اس حال میں ملاقات کریں گے۔ ان کی آنکھیں شب زندہ داری اور غذا سے خالی شکم ہوں گے۔'' [۲۵۹]

نہج البلاغہ [۲۶۰] کے ایک مشہور و معروف خطبہ ہمام میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے شیعوں کی صفات کو جامع تر بیان فرمایا ہے۔ ہم قارئین کے مطالعہ کے لئے عربی متن اور ترجمہ نقل کر رہے ہیں:

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَسَّانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ الْهَاشِمِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ ع قَالَ: قَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام يُقَالُ لَهُ هَمَّامٌ وَ كَانَ عَابِداً فَقَالَ لَهُ

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صِفْ لِيَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ فَتَثَاقَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي جَوَابِهِ ثُمَّ قَالَ عليه السلام وَيْحَكَ يَا هَمَّامُ اتَّقِ اللَّهَ وَ أَحْسِنْ فَ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَ الَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ فَقَالَ هَمَّامٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَكْرَمَكَ وَ بِمَا خَصَّكَ بِهِ وَ حَبَاكَ وَ فَضَّلَكَ بِمَا أَنَالَكَ وَ أَعْطَاكَ لَمَّا وَصَفْتَهُمْ لِي فَقَامَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَائِماً عَلَى قَدَمَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ وَ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ الْخَلْقَ حَيْثُ خَلَقَهُمْ غَنِيّاً عَنْ طَاعَتِهِمْ آمِناً مِنْ مَعْصِيَتِهِمْ لِأَنَّهُ لَا تَضُرُّهُ مَعْصِيَةُ مَنْ عَصَاهُ مِنْهُمْ وَ لَا تَنْفَعُهُ طَاعَةُ مَنْ أَطَاعَهُ وَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ مَعَايِشَهُمْ وَ وَضَعَهُمْ مِنَ الدُّنْيَا مَوَاضِعَهُمْ وَ إِنَّمَا أَهْبَطَ اللَّهُ آدَمَ وَ حَوَّاءَ مِنَ الْجَنَّةِ عُقُوبَةً لِمَا صَنَعَا حَيْثُ نَهَاهُمَا فَخَالَفَاهُ وَ أَمَرَهُمَا فَعَصَيَاهُ فَالْمُتَّقُونَ فِيهَا أَهْلُ الْفَضَائِلِ مَنْطِقُهُمُ الصَّوَابُ وَ مَلْبَسُهُمُ الِاقْتِصَادُ وَ مَشْيُهُمُ التَّوَاضُعُ خَضَعُوا لِلَّهِ بِالطَّاعَةِ فَبُهِتُوا غَاضِّينَ أَبْصَارَهُمْ عَمَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَاقِفِينَ أَسْمَاعَهُمْ عَلَى الْعِلْمِ النَّافِعِ لَهُمْ نَزَلَتْ أَنْفُسُهُمْ مِنْهُمْ فِي الْبَلَاءِ كَالَّذِي نَزَلَتْ بِهِمْ فِي الرَّخَاءِ رِضًا مِنْهُمْ عَنِ اللَّهِ بِالْقَضَاءِ وَ لَوْ لَا الْآجَالُ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ لَمْ تَسْتَقِرَّ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ شَوْقاً إِلَى الثَّوَابِ وَ خَوْفاً مِنَ الْعِقَابِ عَظُمَ الْخَالِقُ فِي أَنْفُسِهِمْ وَ صَغُرَ مَا دُونَهُ فِي أَعْيُنِهِمْ فَهُمْ وَ الْجَنَّةُ كَمَنْ قَدْ رَآهَا فَهُمْ فِيهَا مُنَعَّمُونَ وَ هُمْ وَ النَّارُ كَمَنْ قَدْ رَآهَا فَهُمْ فِيهَا مُعَذَّبُونَ قُلُوبُهُمْ مَحْزُونَةٌ وَ شُرُورُهُمْ مَأْمُونَةٌ وَ أَجْسَادُهُمْ نَحِيفَةٌ وَ حَوَائِجُهُمْ خَفِيفَةٌ وَ أَنْفُسُهُمْ عَفِيفَةٌ وَ مَئُونَتُهُمْ مِنَ الدُّنْيَا عَظِيمَةٌ صَبَرُوا أَيَّاماً قَلِيلَةً قِصَاراً أَعْقَبَتْهُمْ رَاحَةً طَوِيلَةً بِتِجَارَةٍ مُرْبِحَةٍ يَسَّرَهَا لَهُمْ رَبٌّ كَرِيمٌ أَرَادَتْهُمُ الدُّنْيَا وَ لَمْ يُرِيدُوهَا وَ طَلَبَتْهُمْ فَأَعْجَزُوهَا أَمَّا اللَّيْلَ فَصَافُّونَ أَقْدَامَهُمْ تَالِينَ لِأَجْزَاءِ الْقُرْآنِ يُرَتِّلُونَهُ

تَرْتِيلًا يُحَزِّنُونَ بِهِ أَنْفُسَهُمْ وَ يَسْتَبْشِرُونَ بِهِ وَ تَهِيجُ أَحْزَانُهُمْ بُكَاءً عَلَى ذُنُوبِهِمْ وَ وَجَعِ كُلُومِ جَوَانِحِهِمْ وَ إِذَا مَرُّوا بِآيَةٍ فِيهَا تَخْوِيفٌ أَصْغَوْا إِلَيْهَا بِمَسَامِعِ قُلُوبِهِمْ وَ أَبْصَارِهِمْ فَاقْشَعَرَّتْ مِنْهَا جُلُودُهُمْ وَ وَجِلَتِ مِنْهَا قُلُوبُهُمْ وَ ظَنُّوا أَنَّ صَهِيلَ جَهَنَّمَ وَ زَفِيرَهَا وَ شَهِيقَهَا فِي أُصُولِ آذَانِهِمْ وَ إِذَا مَرُّوا بِآيَةٍ فِيهَا تَشْوِيقٌ رَكَنُوا إِلَيْهَا طَمَعاً وَ تَطَلَّعَتْ أَنْفُسُهُمْ إِلَيْهَا شَوْقاً فَظَنُّوا أَنَّهَا نُصْبَ أَعْيُنِهِمْ جَاثِينَ عَلَى أَوْسَاطِهِمْ يُمَجِّدُونَ جَبَّاراً عَظِيماً مُفْتَرِشِينَ جِبَاهَهُمْ وَ أَكُفَّهُمْ وَ أَطْرَافَ أَقْدَامِهِمْ وَ رُكَبَهُمْ تَجْرِي دُمُوعُهُمْ عَلَى خُدُودِهِمْ يَجْأَرُونَ إِلَى اللَّهِ فِي فَكَاكِ رِقَابِهِمْ وَ أَمَّا النَّهَارَ فَحُلَمَاءُ عُلَمَاءُ بَرَرَةٌ أَتْقِيَاءُ قَدْ بَرَاهُمُ الْخَوْفُ [بَرْيَ الْقِدَاحِ] فَهُمْ أَمْثَالُ الْقِدَاحِ يَنْظُرُ إِلَيْهِمُ النَّاظِرُ فَيَحْسَبُهُمْ مَرْضَى وَ مَا بِالْقَوْمِ مِنْ مَرَضٍ أو [وَ] يَقُولُ قَدْ خُولِطُوا فَقَدْ خَالَطَ الْقَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ إِذَا فَكَّرُوا فِي عَظَمَةِ اللَّهِ وَ شِدَّةِ سُلْطَانِهِ مَعَ مَا يُخَالِطُهُمْ مِنْ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَ أَهْوَالِ الْقِيَامَةِ فَزَّعَ ذَلِكَ قُلُوبَهُمْ وَ جَاشَتْ حُلُومُهُمْ وَ ذَهَلَتْ قُلُوبُهُمْ [عُقُولُهُمْ] وَ إِذَا اسْتَفَاقُوا بَادَرُوا إِلَى اللَّهِ بِالْأَعْمَالِ الزَّكِيَّةِ لَا يَرْضَوْنَ لِلَّهِ مِنْ أَعْمَالِهِمْ بِالْقَلِيلِ وَ لَا يَسْتَكْثِرُونَ لَهُ الْجَزِيلَ فَهُمْ لِأَنْفُسِهِمْ مُتَّهِمُونَ وَ مِنْ أَعْمَالِهِمْ مُشْفِقُونَ إِنْ زُكِّيَ أَحَدُهُمْ خَافَ مِمَّا يَقُولُونَ وَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِنَفْسِي مِنْ غَيْرِي وَ رَبِّي أَعْلَمُ بِنَفْسِي مِنِّي اللَّهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا يَقُولُونَ وَ اجْعَلْنِي خَيْراً مِمَّا يَظُنُّونَ وَ اغْفِرْ لِي مَا لَا يَعْلَمُونَ فَإِنَّكَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ وَ سَتَّارُ الْعُيُوبِ وَ مِنْ عَلَامَةِ أَحَدِهِمْ أَنَّكَ تَرَى لَهُ قُوَّةً فِي دِينٍ وَ حَزْماً فِي لِينٍ وَ إِيمَاناً فِي يَقِينٍ وَ حِرْصاً عَلَى الْعِلْمِ وَ كَيْساً فِي رِفْقٍ وَ شَفَقَةً فِي نَفَقَةٍ وَ قَصْداً فِي غِنَاءٍ وَ خُشُوعاً فِي عِبَادَةٍ وَ تَحَمُّلًا فِي فَاقَةٍ وَ صَبْراً فِي شِدَّةٍ وَ رَحْمَةً للجهود [لِلْمَجْهُودِ] وَ إِعْطَاءً فِي حَقٍّ وَ رِفْقاً فِي كَسْبٍ وَ طَلَباً لِلْحَلَالِ وَ نَشَاطاً فِي الْهُدَى وَ تَحَرُّجاً عَنِ الطَّمَعِ وَ بِرّاً فِي اسْتِقَامَةٍ وَ إِغْمَاضاً عِنْدَ

شَهْوَةٍ لَا يَغُرُّهُ ثَنَاءُ مَنْ جَهِلَهُ وَ لَا يَدَعُ إِحْصَاءَ مَا قَدْ عَمِلَهُ مُسْتَنْبِطاً لِنَفْسِهِ فِي الْعَمَلِ يَعْمَلُ الْأَعْمَالَ الصَّالِحَةَ وَ هُوَ عَلَى وَجَلٍ يُمْسِي وَ هَمُّهُ الشُّكْرُ وَ يُصْبِحُ وَ شُغْلُهُ الذِّكْرُ يَبِيتُ حَذِراً وَ يُصْبِحُ فَرِحاً حَذِراً لِمَا حُذِّرَ مِنَ الْغَفْلَةِ وَ فَرِحاً لِمَا أَصَابَ مِنَ الْفَضْلِ وَ الرَّحْمَةِ إِنِ اسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِيمَا تَكْرَهُ لَمْ يُعْطِهَا سُؤْلَهَا فِيمَا إِلَيْهِ ضَرُّهُ وَ فَرَحُهُ فِيمَا يُخَلَّدُ وَ يَطُولُ وَ قُرَّةُ عَيْنِهِ فِيمَا لَا يَزُولُ وَ رَغْبَتُهُ فِيمَا يَبْقَى وَ زَهَادَتُهُ فِيمَا يَفْنَى يَمْزُجُ الْحِلْمَ بِالْعِلْمِ وَ يَمْزُجُ الْعِلْمَ بِالْعَقْلِ تَرَاهُ بَعِيداً كَسَلُهُ دَائِماً نَشَاطُهُ قَرِيباً أَمَلُهُ قَلِيلًا زَلَلُهُ مُتَوَقِّعاً أَجَلَهُ خَاشِعاً قَلْبُهُ ذَاكِراً رَبَّهُ خَائِفاً ذَنْبَهُ قَانِعَةً نَفْسُهُ مُتَغَيِّباً جَهْلُهُ سَهْلًا أَمْرُهُ حَرِيزاً دِينُهُ مَيِّتَةً شَهْوَتُهُ كَاظِماً غَيْظَهُ صَافِياً خُلُقُهُ آمِناً مِنْهُ جَارُهُ- ضَعِيفاً كِبْرُهُ مَيِّتاً ضَرُّهُ كَثِيراً ذِكْرُهُ مُحْكَماً أَمْرُهُ لَا يُحَدِّثُ بِمَا يُؤْتَمَنُ عَلَيْهِ الْأَصْدِقَاءُ وَ لَا يَكْتُمُ شَهَادَتَهُ لِلْأَعْدَاءِ وَ لَا يَعْمَلُ شَيْئاً مِنَ الْحَقِّ رِيَاءً وَ لَا يَتْرُكُهُ حَيَاءً الْخَيْرُ مِنْهُ مَأْمُولٌ وَ الشَّرُّ مِنْهُ مَأْمُونٌ إِنْ كَانَ فِي الْغَافِلِينَ كُتِبَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَ إِنْ كَانَ فِي الذَّاكِرِينَ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ يَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَهُ وَ يُعْطِي مَنْ حَرَمَهُ وَ يَصِلُ مَنْ قَطَعَهُ لَا يَعْزُبُ حِلْمُهُ وَ لَا يَعْجَلُ فِيمَا يُرِيبُهُ وَ يَصْفَحُ عَمَّا قَدْ تَبَيَّنَ لَهُ بَعِيدٌ [بَعُدَ] جَهْلُهُ لَيِّناً قَوْلُهُ غَائِباً مَكْرُهُ [مُنْكَرُهُ] قَرِيباً مَعْرُوفُهُ صَادِقاً قَوْلُهُ حَسَناً فِعْلُهُ مُقْبِلًا خَيْرُهُ مُدْبِراً شَرُّهُ فَهُوَ فِي الْهَزَاهِزِ وَقُورٌ وَ فِي الْمَكَارِهِ صَبُورٌ وَ فِي الرَّخَاءِ شَكُورٌ لَا يَحِيفُ عَلَى مَنْ يُبْغِضُ وَ لَا يَأْثَمُ عَلَى مَنْ لَا يُحِبُّ لَا يَدَّعِي مَا لَيْسَ لَهُ وَ لَا يَجْحَدُ حَقّاً هُوَ عَلَيْهِ يَعْتَرِفُ بِالْحَقِّ قَبْلَ أَنْ يُشْهَدَ عَلَيْهِ وَ لَا يُضِيعُ مَا اسْتُحْفِظَ [لَا يَنْسَى مَا ذُكِّرَهُ] وَ لَا يُنَابِزُ بِالْأَلْقَابِ وَ لَا يَبْغِي عَلَى أَحَدٍ وَ لَا يَهُمُّ بِالْحَسَدِ وَ لَا يُضِرُّ بِالْجَارِ وَ لَا يَشْمَتُ بِالْمَصَائِبِ سَرِيعٌ إِلَى الصَّلَوَاتِ مُؤَدٍّ لِلْأَمَانَاتِ بَطِيءٌ عَنِ الْمُنْكَرَاتِ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ لَا يَدْخُلُ فِي

الْأُمُورِ بِجَهْلٍ وَ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْحَقِّ بِعَجْزٍ إِنْ صَمَتَ لَمْ يَغُمَّهُ صَمْتُهُ وَ إِنْ نَطَقَ لَمْ يَقُلْ خَطَأً وَ إِنْ ضَحِكَ لَمْ يَعْلُ صَوْتُهُ سَمْعَهُ قَانِعاً بِالَّذِي قُدِّرَ لَهُ وَ لَا يَجْمَعُ [يَجْمَحُ] بِهِ الْغَيْظُ وَ لَا يَغْلِبُهُ الْهَوَى وَ لَا يَقْهَرُهُ الشُّحُّ وَ لَا يَطْمَعُ فِيمَا لَيْسَ لَهُ يُخَالِطُ النَّاسَ لِيَعْلَمَ وَ يَصْمُتُ لِيَسْلَمَ وَ يَسْأَلُ لِيَفْهَمَ لَا يُنْصِتُ لِيُعْجَبَ بِهِ وَ لَا يَتَكَلَّمُ لِيَفْخَرَ عَلَى مَنْ سِوَاهُ إِنْ بُغِيَ عَلَيْهِ صَبَرَ حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي يَنْتَقِمُ لَهُ نَفْسُهُ مِنْهُ فِي عَنَاءٍ وَ النَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ أَتْعَبَ نَفْسَهُ لِآخِرَتِهِ وَ أَرَاحَ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ بُعْدُ مَنْ تَبَاعَدَ عَنْهُ بُغْضٌ وَ نَزَاهَةٌ وَ دُنُوُّ مَنْ دَنَا مِنْهُ لِينٌ وَ رَحْمَةٌ فَلَيْسَ تَبَاعُدُهُ بِكِبْرٍ وَ لَا عَظَمَةٍ وَ لَا دُنُوُّهُ بِخَدِيعَةٍ وَ لَا خِلَابَةٍ بَلْ يَقْتَدِي بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ وَ هُوَ إِمَامٌ لِمَنْ خَلْفَهُ مِنْ أَهْلِ الْبِرِّ قَالَ فَصَعِقَ هَمَّامٌ صَعْقَةً كَانَتْ نَفْسُهُ فِيهَا فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع أَمَا وَ اللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَخَافُهَا عَلَيْهِ وَ أَمَرَ بِهِ فَجُهِّزَ وَ صَلَّى عَلَيْهِ وَ قَالَ هَكَذَا تَصْنَعُ الْمَوَاعِظُ الْبَالِغَةُ بِأَهْلِهَا فَقَالَ قَائِلٌ فَمَا بَالُكَ أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ ع وَيْلَكَ إِنَّ لِكُلٍّ أَجَلًا لَنْ يَعْدُوَهُ وَ سَبَباً لَا يُجَاوِزُهُ فَمَهْلًا لَا تَعُدْ فَإِنَّمَا نَفَثَ عَلَى لِسَانِكَ الشَّيْطَانُ.

روایت ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے ہمام نامی ایک عابدوزاہد صحابی نے حضرت سے عرض کی: اے امیرالمومنین علیہ السلام! میرے لئے متقین کے اوصاف کو اس طرح بیان فرمائیں جیسے میں انہیں دیکھ رہا ہوں۔

امام نے جواب دینے میں کچھ تامل کیا اور فرمایا: اے ہمام! خدا سے ڈرو اور نیک اعمال انجام دو کیوں کہ خداوند عالم ان لوگوں کے ساتھ ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور جو نیک اعمال انجام دینے والے ہیں۔

ہمام نے اس پر اکتفانہ کی اور اپنی بات پر مصر ہو گئے جس کی وجہ سے امام نے حمد وثنائے خدا کے بعد پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا اور فرمایا:

متقین کے اوصاف

بیشک اللہ تعالیٰ نے جب مخلوقات کو خلق کیا تو انکی اطاعت سے بے نیاز اوران کی معصیت سے بے خطر تھا اس لئے کہ معصیت کار کی معصیت اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی اور اطاعت گذار کی اطاعت اس کے لئے فائدہ بخش نہیں، اس نے بندوں کی رزق وروزی کو ان کے درمیان تقسیم کردیا اور دنیا میں ہرایک کواس کے مناسب مقام پر رکھا چنانچہ ان میں سے صاحب فضیلت وہی ہیں جو متقی و پرہیز گار ہیں۔ان کی گفتگو صحیح ودرست، لباس معتدل اور ان کی رفتار تواضع وفروتنی ہے۔انہوں نے حرام خدا سے چشم پوشی کرلی ہے اور اپنی سماعتوں کو مفید علم کے حوالے کردیا ہے، زحمت ومشقت اور آرام وآسائش میں ان کے نفس یکساں کیفیت کے حامل ہوتے ہیں، اگر زندگی کی معین مدت نہ ہوتی تو شوق ثواب اور خوف عذاب کی وجہ سے پلک جھپکنے بھر بھی ان کی روحیں ان کے جسموں میں نہ ٹھہرتیں۔ان کے نفسوں میں خالق کی عظمت ساکن ہے لہٰذا تمام غیر خدا ان کی نظروں میں چھوٹے ہیں، وہ جنت پر اس طرح یقین رکھتے ہیں کہ جیسے اسے دیکھا ہو گویا وہ اسی وقت جنت کی نعمتوں سے سرفراز ہیں اور جہنم کا بھی انہیں ایسا ہی یقین ہے جیسے اسے دیکھا ہو لہٰذا وہ ایسا محسوس کرتے ہیں جیسے اس کا عذاب انہیں ستا رہا ہو۔ان کے قلب محزون اور لوگ ان کے شر سے محفوظ ہیں، ان کے بدن لاغر، حوائج وضروریات قلیل اوران کے نفس عفیف و پاکیزہ ہیں۔انہوں نے مختصر ایام کی مصیبتوں پر صبر کیا جس کے نتیجہ میں انہیں دائمی آسائش حاصل ہوئی، یہ ایک ایسی فائدہ مند تجارت ہے جو خداوند عالم نے ان کے لئے مہیا فرمائی ہے۔دنیا نے انہیں چاہا لیکن انہوں نے اسے ٹھکرا دیا، اس نے انہیں اسیر وقیدی بنایا تو انہوں نے اپنے نفس کو قربان کر کے خود کو بچا لیا۔

متقین کی راتیں

رات ہوتی ہے تو اپنے قدموں پر کھڑے ہو کر ترتیل کے ساتھ آیات قرآنی کی تلاوت کرتے ہیں، اس کے ذریعہ اپنے نفسوں کو مغموم ومحزون اور اپنے امراض کی چارہ جوئی کرتے ہیں۔جب کسی ایسی آیت سے گزرتے ہیں جس میں ترغیب پائی جاتی ہے تو طمع میں

اس کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں، شدت شوق سے ان کے نفوس کھل اٹھتے ہیں اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ مناظر ان کی نگاہوں کے سامنے ہیں۔ جب کسی ایسی آیت پر پہنچتے ہیں جس میں ڈرایا گیا ہو تو اس کی طرف اپنے دلوں کی سماعت کو مرکوز کر دیتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ جہنم کے شعلوں کی آواز ان کے کانوں کے اندر پہنچ رہی ہے۔ وہ خود کو حالت رکوع میں جھکائے ہوئے اور اپنی پیشانیوں، ہتھیلیوں اور پیروں کو خاک زمین پر بچھائے ہوئے ہیں اور جہنم سے اپنی آزادی کے لئے اللہ سے دعائیں کرتے ہیں۔

متقین کے ایام

دن میں حلیم و بردبار، عالم، نیک اور متقی نظر آتے ہیں۔ خوف خدا نے انہیں تراشیدہ تیر کی طرح لاغر کر دیا ہے، دیکھنے والا انہیں مریض سمجھتا ہے جبکہ انہیں کوئی مرض لاحق نہیں ہوتا اور جب ان کی باتوں کو سنتا ہے تو کہتا ہے کہ وہ لوگ غلط فہمی کا شکار ہیں لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ انہیں تو ایک دوسرا خطرہ لاحق ہے، وہ اپنے قلیل اعمال سے راضی وخوشنود نہیں ہوتے اور زیادہ کو زیادہ نہیں سمجھتے، وہ اپنے ہی نفس کو (کوتاہیوں) کا ذمہ دار سمجھتے ہیں اور اپنے اعمال سے خوف زدہ رہتے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک کی تعریف وتمجید کی جاتی ہے تو وہ اپنے حق میں کہی ہوئی باتوں کو سن کر کانپ جاتا ہے اور کہتا ہے: میں دوسروں سے زیادہ اپنے نفس سے باخبر ہوں اور میرا پروردگار مجھ سے بھی زیادہ میرے نفس سے آگاہ ہے، بارالہا! ان کی باتوں کے عوض میرا مواخذہ نہ کر، ان کے گمان سے زیادہ مجھے فضیلت عطا فرما اور میرے ان گناہوں کو بخش دے جو وہ نہیں جانتے۔

متقین کی علامتیں

ان میں سے ایک کی علامت یہ ہے کہ تم اس کے دین میں استحکام، برتاؤ میں نرمی وخوش خلقی، ایمان میں یقین، علم میں حرص وطمع، حلم میں علم، خوشحالی میں میانہ روی، عبادت میں خشوع، فاقہ میں خوب صورتی وآراستگی، مصیبت میں صبر، طلب رزق میں حلال پر نظر، ہدایت میں نشاط وسرور اور طمع سے پرہیز دیکھو گے۔ وہ نیک اعمال بجالاتا ہے جبکہ اسے خوف لاحق رہتا ہے، شام ہوتی ہے تو اس کا ہم وغم شکر اور صبح ہوتی ہے تو اس کا ہدف ومقصد ذکر خدا ہوتا ہے۔

خوف خدا میں رات گذارتا ہے اور صبح کو کیف وسرور کی حالت میں بیدار ہوتا ہے۔ خوف اس کا کہ کہیں رات غفلت میں نہ گذر جائے اور سرور خدا کے ان فضل ورحمت کے سبب جو اس کے شامل حال ہوئے ہیں۔ اگر اس کا نفس ناگوار صورتحال میں اس کا کہا نہ مانے تو وہ اسے اس کی من پسند چیز سے محروم کر دیتا ہے۔ وہ جاودانی چیزوں میں آنکھوں کی ٹھنڈک (کیف وسرور) کا احساس کرتا ہے اور وہ انہیں ترک کر دیتا ہے جن میں بقا نہ ہو۔ وہ اپنے حلم میں علم اور قول میں عمل کو رچا بسا لیتا ہے۔ تم اس کی آرزوؤں اور امیدوں کو کم، لغزشوں کو قلیل، قلب کو خاشع، نفس کو قانع، غذا کو مختصر، روش ورویہ کو آسان، دین کو محفوظ، نفسانی خواہشات کو مردہ، اور غصہ کو ٹھنڈا پاؤ گے۔

اس سے صرف بھلائی اور نیکی کی امید ہوتی ہے اور شر اس سے دور ہوتا ہے۔ اگر خدا سے غفلت کرنے والوں میں ہوتا ہے تب بھی اس کا نام خدا کو یاد کرنے والوں میں لکھا جاتا ہے اور اگر خدا کو یاد کرنے والوں میں سے ہوتا ہے تو غفلت کرنے والوں میں اس کا نام نہیں لکھا جاتا، جو اس پر ظلم کرتا ہے اسے معاف کر دیتا ہے جو اسے محروم کرتا ہے اسے اپنی عطا سے نوازتا ہے اور جو اس سے نہیں بولتا اس سے گفتگو اور صحبت اختیار کرتا ہے۔ وہ بیہودہ باتوں سے دور اور نرم گفتار ہوتا ہے۔ اس کی برائیاں ناپید اور اچھائیاں آشکار ہوتی ہیں۔ اس کی نیکی ابھر کر سامنے آتی ہے اور برائی اس سے دور ہوتی ہے۔ وہ مصیبتوں کے جھٹکوں میں متین وباوقار، سختیوں میں صابر، عیش وآسائش میں شاکر نظر آتا ہے۔ جس کا دشمن ہو اس کے ساتھ زیادتی نہیں کرتا اور جس کو چاہتا ہے اس کے لئے اپنے دامن کو گناہ سے آلودہ نہیں کرتا۔ اپنے برخلاف کسی کی گواہی سے پہلے ہی وہ حقیقت کا اعتراف کر لیتا ہے۔ جو شے اس کے سپرد کی گئی ہے اسے ضائع نہیں کرتا اور جو چیز اسے یاد دلائی گئی ہو اسے فراموش نہیں کرتا، لوگوں کو برے القاب سے نہیں پکارتا اور پڑوسی کو نقصان نہیں پہنچاتا، دوسروں کی مصیبتوں میں مسرور نہیں ہوتا، ناروا اور باطل کاموں میں شریک نہیں ہوتا اور حق سے پیچھے نہیں ہٹتا۔ اگر خاموش ہو تو اس کا سکوت اسے مغموم نہیں کرتا، اور اگر ہنستا ہے تو اس کی آواز قہقہہ میں تبدیل نہیں ہوتی، اگر اس پر ظلم وستم ہوتا ہے تو وہ صبر کرتا ہے یہاں تک کہ خدا اس کا

انتقام لے لے، اس کی وجہ سے اس کا نفس ہمیشہ تھکن میں رہتا ہے جبکہ لوگ اس کی وجہ سے راحت اور سکون کا احساس کرتے ہیں، اس نے اپنی آخرت کی خاطر اپنے نفس کو زحمت اور مشقّت میں ڈالا ہے اور اس کے نفس سے لوگوں کو سکون حاصل ہوا۔ وہ اگر کسی سے دوری اختیار کرتا ہے تو یہ زہد اور پاکیزگی کی وجہ سے ہے اور اگر کسی سے قریب ہوتا ہے تو یہ اس کی نرم دلی، شفقت اور محبّت کی بناء پر ہے، نہ اس کی دوری کا سبب نخوت وتکبّر ہے نہ ہی اس کے قرب کی وجہ مکر وفریب ہے۔

راوی کہتا ہے کہ جب امام اس مقام پر پہنچے تو ہمام نے چیخ ماری اور ان کی روح اسی حالت میں قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: قسم خدا کی! ہمام کے بارے میں مجھے اسی حادثہ کا خطرہ تھا۔

پھر آپ نے فرمایا: کیا مؤثر وعظ ونصیحتیں اپنے اہل افراد پر اسی طرح اثر انداز ہوتی ہیں؟

یہ سن کر کسی نے عرض کی: یا امیر المومنینؑ! کیوں آپ کے ساتھ ایسا نہ ہوا؟

فرمایا: وائے ہو تم پر، بے شک ہر موت کے لئے ایک معیّن وقت ہوتا ہے جس سے وہ آگے بڑھ ہی نہیں سکتی اور اس کے لئے ایک سبب ہوتا ہے جو کبھی ٹل نہیں سکتا۔ پھر کبھی ایسا نہ کہنا کیونکہ بلاشبہ شیطان نے یہ بات تمہاری زبان پر جاری کی ہے۔

اسی روز حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ان کا جنازہ پڑھا اور تدفین وغیرہ کے مراسم انجام دیئے۔(۶۱)

امام سجاد علیہ السلام سے روایت:

حمران بن اعین کہتا ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ انہوں نے فرمایا:

''امام سجاد علیہ السلام گھر میں تشریف فرما تھے۔ ایک گروہ نے دستک دی، امام نے فرمایا: اے کنیز! دیکھو دروازے پر کون ہے؟

انہوں نے کہا: ہمارے شیعوں کا ایک فرد آیا ہے۔

امام سجاد علیہ السلام بڑی جلدی سے دروازے پر گئے اور دروازہ کھولا لیکن انہیں دیکھ کر واپس

ہوگئے اور فرمایا: جھوٹ بولتے ہوان میں شیعہ کوئی نہیں، نہ بندگی کی نشانی اور نہ سجود کے نشان؟

ہمارے شیعہ کثرت عبادت سے پہچانے جاتے ہیں، خدا کی اتنی عبادت کرتے ہیں کہ ان کی ناک خم ہوجاتی ہیں، پیشانی پر سجدوں کے نشان ہوتے ہیں، بھوک سے شکم اندر کی طرف ہوتے ہیں، ان کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں، شب بیداری جوانی میں ان میں نشان ہوتے ہیں، گرمیوں کے روزے رکھنے کی وجہ سے جھلسے ہوئے نظر آتے ہیں، جب لوگ خاموش ہو جاتے ہیں تو یہ تسبیح پڑھتے ہیں اور دوسرے لوگ سو جاتے ہیں تو یہ نماز میں مشغول ہوتے ہیں۔ لوگ خوشحال ہوتے ہیں تو یہ غمگین نظر آتے ہیں، شیعہ اپنے زہد سے پہچانے جاتے ہیں۔'' ۳۶۲

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے چند روایات:

جابر بن یزید جعفی کہتا ہے: میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا:

''بے شک ہمارے شیعہ خدا کی پیروی کرتے ہیں۔'' ۳۶۳

ایک اور روایت میں جابر بن یزید سے اس طرح نقل ہوئی: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''اے جابر! کیا جو شخص شیعہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس لئے کافی ہے کہ یہ کہے: میں اہل بیتؑ کو دوست رکھتا ہوں۔ خدا کی قسم ہمارے شیعہ با تقویٰ ہوتا ہے اور خدا کی اطاعت کرتا ہے۔ اے جابر! ہمارا شیعہ تواضع و فروتنی، یاد خدا، نماز، روزہ، والدین سے نیکی، فقیر ہمسائے کے حق کا خیال رکھنا، صداقت قرآن پڑھنا، لوگوں کی نیکیوں کو یاد کرنا وہ اپنے میں ان کے کاموں کے امین ہوتے ہیں۔

جابر نے کہا: اے فرزند رسولؐ! میں نے کسی کو ان صفات سے متصف نہیں دیکھا۔

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے جابر! تجھے مختلف مذاہب دھوکہ نہ دیں اور گمراہ نہ ہونا، آیا انسان کے لئے صرف اتنا کافی ہے کہ کہے کہ میں علیؑ کا دوست ہوں، ولایت کو قبول کرتا ہے لیکن عمل کو قبول نہیں کرتا؟ اگر وہ کہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہوں، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیؑ سے افضل ہیں، لیکن ان کے اعمال کو بجا نہ لایا جائے ایسی صورت میں ان کی

دوستی کا ذرا بھر فائدہ نہیں ہے، خدا سے ڈرو، اس کی اطاعت کرو، خدا کے نزدیک محبوب ترین افراد متقی لوگ ہیں اور جو دوسروں سے زیادہ خدا کی اطاعت کرتا ہو، خدا کی صرف اطاعت سے تقرب حاصل ہوتا ہے۔ اتنی سی بات پر ہمارے پاس تمہارے لئے آگ سے برائت نہیں ہے جو شخص خدا کا مطیع ہے وہ ہمارا دوست ہے اور جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے وہ ہمارا دشمن ہے۔ ہماری ولایت صرف وہی آدمی رکھتا ہے جو پرہیزگار ہو۔'' ۶۵

ایک حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس طرح نقل ہوا ہے:

''ایک دن اتفاقاً میرے والد گرامی اور میں گھر سے باہر نکلے اور مسجد نبویؐ گئے تاکہ قبر اور منبر رسولؐ تک جائیں۔ جب ہم وہاں پہنچے تو وہاں پہلے سے کچھ شیعہ افراد موجود تھے۔ میرے والد گرامی نے رک کر انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ میرے والد گرامی نے کہا: خدا کی قسم! میں آپ لوگوں کو دوست رکھتا ہوں، تمہاری روح کو بھی دوست رکھتا ہوں، تمہیں چاہئے کہ اپنی پارسائی اور سخت کوشش میں ہماری مدد کریں، ہماری ولایت سے تمسک صرف وہی کرسکتا ہے جو متقی اور سخت محنتی ہو جو کوئی امام کی اقتداء کرتا ہے اسے عمل میں پیروی کرنی چاہیے۔'' ۶۶

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے خثیمہ نامی صحابی سے فرمایا:

''ہمارے شیعوں سے کہہ دو کہ ہم خدا کی طرف سے تمہارے لئے کوئی کام انجام نہیں دے سکتے۔

اور ہمارے شیعوں تک یہ پیغام پہنچا دو کہ خدا تک وہی پہنچ سکتا ہے جو باعمل ہو،

ہمارے شیعوں سے کہہ دو روزِ قیامت سب سے زیادہ افسوس کرنے والے وہ افراد ہیں جو دوسروں کو تو عدالت کی تشریح کریں گے اور خود عدالت کے منافی اعمال انجام دیئے ہوں۔

ہمارے شیعوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں۔ تاکہ روز قیامت نجات پانے والوں میں سے ہوں۔'' ۶۷

ابوالمقدام نامی صحابی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی کہ آپؑ نے فرمایا:

''اے فرزند ابومقدام! علیؑ کے شیعہ لاغر، رنجیدہ، خشک ہونٹ والے ہوتے ہیں کیونکہ

کثرت سے دعا کرتے ہیں، روزے رکھ رکھ کر لاغر ہو جاتے ہیں، ان کے چہروں کا رنگ زرد نظر آتا ہے۔ رات کو زمین پر سوتے ہیں، اتنی عبادت کرتے ہیں کہ پیشانی پر سجدوں کے نشان ہوتے ہیں، آنکھیں رو رو کر سرخ ہوتی ہیں، نماز و روزہ بہت پابندی سے انجام دیتے ہیں۔ لوگ خوشحال اور یہ غم اندوہ ہوتے ہیں۔ ۲۶۸

ایک حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر سے فرمایا:

''اے جابر! علیؑ کے شیعہ کس کس کر آوازیں نہیں دیتے ۲۶۹۔ دوسروں کو نقصان نہیں پہنچاتے، ہمارے دشمنوں سے میل جول نہیں رکھتے۔ جو ہم پر تہمت لگاتا ہو اس کے ساتھ نہیں بیٹھتے۔

علیؑ کے شیعہ لوگوں سے مانگتے نہیں پھرتے، لوگوں سے حاجت طلب نہیں کرتے خواہ بھوک سے مرگ کے قریب ہوں۔ ۲۷۰ ان کی زندگی درویشانہ ہوتی ہے۔

راوی کہتا ہے: یہ کہاں ملتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: زمین پر اور بازار میں مل جاتے ہیں۔

خداوند فرماتا ہے:

اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ.

ایمان داروں کے ساتھ منکسر (اور) کافروں کیساتھ کڑے۔ [1] '' ۲۷۱

ایک اور روایت میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اس طرح فرماتے ہیں:

''علیؑ کے شیعہ وہ ہیں جو ہم سے محبت رکھتے ہیں ہماری سنت کو زندہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کا دیدار کرتے ہیں۔ اگر غصے میں ہوں تو کسی پر ظلم نہیں کرتے۔ اسراف نہیں کرتے۔ وہ اپنے ہمسائیوں کے لئے برکت ہیں۔'' ۲۷۲

سلیمان بن مہران اعمش کہتا ہے۔ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا دیکھا کہ کچھ شیعہ وہاں موجود تھے۔ میں نے سنا کہ آپؑ نے ان سے فرمایا:

''اے گروہ شیعہ! ہمارے لئے زینت بنو، ننگ و عار کا باعث نہ بننا، جو لوگوں سے خوش

---

[1] سورۂ مائدہ آیت ۵۴

اخلاقی سے پیش آؤ، زبان کی حفاظت کرو، بیہودہ باتوں سے بچو۔''(۴۳)

ایک اور حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''آگاہ رہو! خدا کی قسم تم خدا کے دین پر ہو، تم فرشتے ہو، پس ہمیں پارسائی میں مدد کرو، نماز وعبادت کا پابند رہو، پرہیزگار رہو۔''(۴۴)

ابوبصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس طرح نقل کرتے ہیں:

''تم شیعہ پارسا، باوفا، امانت دار، دنیا سے دور، عبادت گزار (۵۱ رکعات نمازیں پڑھنے والے) خانۂ خدا کا حج کرتے ہیں، رات کو بیدار اور دن کو روزہ دار ہوتے ہیں، زکات ادا کرتے ہیں اور ہر گناہ سے دور ہوتے ہیں۔''(۴۵)

اسی طرح آپؑ ہی سے مروی ہے:

''خدا کی قسم! علیؑ کے شیعہ اپنے شکم اور دامن کو حرام سے بچاتے ہیں، خلوص سے کام کرتے ہیں، خوف خدا کرتے ہیں۔''(۴۶)

ایک اور روایت میں آپؑ نے فرمایا:

''جعفرؑ کے شیعہ وہ ہیں جو اپنے دامن وشکم کو حرام سے بچاتے ہیں راہ بندگی میں سعی وکوشش کرنے والے ہوتے ہیں صرف خدا سے امید رکھتے ہیں، خوف خدا رکھتے ہیں، اگر ایسے شخص کو دیکھو تو سمجھ لو کہ وہ جعفر کا شیعہ ہے۔''(۴۷)

محمد بن عجلان کہتا ہے کہ

''میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ایک مرد آیا۔ اس نے حضرتؑ کو سلام کیا۔

امام نے اس سے پوچھا: تیرے دینی بھائی کیسے ہیں؟

اس شخص نے بڑی تعریف کی۔

امام ے فرمایا: ثروت مند غریبوں سے کیسا سلوک کرتے ہیں؟

اس مرد نے کہا: بہت کم۔

حضرت نے فرمایا: پھر یہ کیسے کہتے ہیں کہ وہ شیعہ ہیں؟''(۴۸)

عبداللہ بن زیاد نامی صحابی کہتا ہے:

''میں منیٰ کی سرزمین پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا اور آپؑ کو سلام کیا۔ میں نے کہا: اے فرزندِ رسولؐ! ہم مسافر ہیں، ہمیں وصیت کریں۔

امام نے فرمایا: تمہیں نیکی، صداقت، امانت، اخلاق سے پیش آنے، دوسروں کو سلام کہنے، لوگوں کو کھانا کھلانے اور غیر شیعوں (۲۷۹) کی مساجد میں نماز پڑھنے، مریض کی عیادت کرنے اور لوگوں کے نمازِ جنازہ میں شرکت کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔

میرے والدِ گرامی نے مجھ سے فرمایا: ہمارے شیعہ اچھے خاندان کے ہوتے ہیں اگر دانشمند، اذان پڑھنے والا، امام جماعت، امانتدار اور راز دار کو دیکھو تو سمجھ لو کہ وہ ہمارا شیعہ ہے۔ لوگوں سے بااخلاق ہوتے ہیں انہیں ہمارا دشمن قرار نہ دینا۔'' (۲۸۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہی مروی ہے:

''ہمارے شیعہ چار چیزوں سے انکار نہیں کرتے، معراج، قبر میں سوال، جنت و دوزخ کا وجود اور شفاعت۔'' (۲۸۱)

حضرت امام رضا علیہ السلام سے چند روایات:

مروی ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

''ہمارے شیعہ ہمارے حکم کی اطاعت کرتے ہیں اور ہمارے دستورات کو بجالاتے ہیں ہمارے دشمنوں سے خائف ہیں جو شخص اس طریقہ پر نہ ہو وہ ہمارا شیعہ نہیں ہے۔'' (۲۸۲)

ایک اور مقام پر آپؑ نے فرمایا:

''جو یہ اقرار کرتا ہے کہ اللہ ایک ہے اور اس کی مثال کوئی نہیں۔ جو صفات شائستہ نہیں ان سے اللہ کو پاک ومنزہ سمجھتے ہیں، اقرار کرتے ہیں خدا حرکت، قدرت وارادہ، مخلوق ومحکم اور قضا وقدر ہے۔

شیعہ یقین رکھتے ہیں لوگوں کے کام خدا کے کام ہیں (۲۸۳)، رسالت کی گواہی دیتے ہیں علی اور دوسرے امام اس کے بعد حجت ہیں ان کے دوستوں کو دوست رکھو، گناہانِ کبیرہ سے بچو، رجعت (۲۸۴) کے بھی قائل ہوتے ہیں، متعہ حج کو قبول کرتے ہیں۔ یہ بھی مانتے ہیں کہ جنت و

دوزخ خلق ہوچکی ہے، پل صراط، اعمال کا ترازو، قبروں سے اٹھنا اور دوبارہ زندہ ہونا، حساب وکتاب اور ثواب حق ہے یہ شخص مومن واقعی ہے اور خاندان رسالت سے ہے۔'' (۲۸۵)

ایک حدیث میں امام رضاؑ سے اس طرح مروی ہے:

''ہمارے شیعہ نماز برپا کرتے ہیں، زکات ادا کرتے ہیں خانۂ خدا کا حج کرتے ہیں، ماہ رمضان کے روزے رکھتے ہیں، ہمیں دوست رکھتے ہیں اور ہمارے دشمن سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ اہل ایمان اور باتقویٰ ہیں جس نے انہیں رد کیا اس نے خدا کو رد کیا جس نے ان کی سرزنش کی اس نے خدا کی سرزنش کی کیونکہ وہ اللہ کے حقیقی بندے ہیں۔

خدا کی قسم! ان میں ایک فرد طائفۂ ربیعہ وخضر جتنے لوگوں کی شفاعت کرے گا، خدا ان کی بزرگی کے سبب ان کی شفاعت قبول کرتا ہے۔'' (۲۸۶)

۱۵ رمضان ۲۰۱۲ء

حاشیہ جات:

① امالی صدوق: مجلس ۹۴، حدیث ۱۰؛ الخصال: ص ۵۸۲، ابواب السبعین و مافقه، حدیث ۷

② شواهد التنزیل: ج۱، ص ۶۴۲۔ ۶۴۳، حدیث ۵۹۲، و ج ۲، ص ۲۴۳۔ ۲۴۴، حدیث ۸۳۳ل؛ تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۶۶، شرح حال حضرت علیؑ

③ امالی طوسی: مجلس ۲۸، حدیث ۱۰؛ شواهد التنزیل: ج۱، ص ۴۸۱، ۴۷۹، حدیث ۴۲۹۔ ۴۳۱؛ الکامل۔ ابن عدی: ج۲، ص ۳۳۲۔ ۳۳۴، شرح حال حسن بن علی بن عیسی ازدی (۱۵۶۶)؛ کفایة الطالب: ص ۴۲۵

④ امالی طوسی: مجلس ۱۲، حدیث ۱۷، تلخیص المتشابه: ج۱، ص ۳۰۸۔ ۳۰۹، شرح حال یحیی بن بشار (۴۸۵)؛ تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۳۸۳۔ ۳۸۴؛ الموضوعات: ج۱، ص ۳۹۸، حدیث ۵۰، میزان الاعتدال: ج۷، ص ۱۶۵ (۹۴۷۶)

⑤ شواهد التنزیل: ج۱، ص ۴۷۹، حدیث ۴۲۸

⑥ امالی طوسی: مجلس ۲۸، حدیث ۱۰، المستدرك: ج۳، ص ۱۶۰، حدیث ۴۷۵۵، بغیة الطلب: ج۶، ص ۲۵۸۔ ۲۵۹، شرح حال امام حسینؑ

⑦ امالی مفید: مجلس ۳۶، حدیث ۶؛ امالی طوسی: مجلس ۳، حدیث ۲۲، بشارة المصطفی: ص ۳۲، جزء ۱، حدیث ۱۷

⑧ امالی طوسی: مجلس ۱۱، حدیث ۳۵

⑨ امالی طوسی: مجلس ۱۱، حدیث ۵۶

⑩ صفات الشیعه: ص ۳، فضائل الاشهر الثلاثه: ص ۱۰۵، حدیث ۹۵

⑪ امالی مفید: مجلس ۱۷، حدیث ۴

⑫ ایسی روایات ذکر ہو چکی ہیں۔

⑬ فضائل الشیعه: حدیث ۹؛ امالی مفید: مجلس ۲۱، حدیث ۴، امالی طوسی، مجلس ۷، حدیث ۲۴، تیسیر المطالب: ص ۴۷، حدیث ۹۸،

⑭ امالی مفید: مجلس ۳۷، حدیث ۳، الارشاد: ج۱، ص ۴۴، امالی طوسی: مجلس ۳، حدیث ۲۷، و مجلس ۱۶، حدیث ۲۵، شرح الاخبار: ج۳، ص ۴۹۵، حدیث ۱۳۲۶، بشارۃ المصطفی: ص۳۶، ۳۷، جزء اول، حدیث ۲۰، و ص ۱۵۴ ۔ ۱۵۵، جزء دوم، حدیث ۱۱۴

⑮ شواھد التنزیل: ج۲، ص۵۳۹، حدیث ۱۱۴۰؛ مناقب آل ابی طالب: ج۳، ص ۸۴، فی آنہ علیہ السلام خیر الخلق بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ، نہج الایمان: ص ۵۵۷

⑯ شواھد التنزیل: ج۲، ص۵۳۹ ۔ ۵۴۰، حدیث ۱۱۴۱، و در مناقب آل ابی طالب: ج۳، ص ۸۴

⑰ امالی طوسی: مجلس ۳۶، حدیث ۲۱

⑱ المناقب ۔ خطیب خوارزمی: ص ۳۱۸، حدیث ۳۱۸

⑲ شواھد التنزیل: ج۲، ص ۵۳۷، حدیث ۱۱۳۶ و ۱۱۳۷؛ خصائص الوحی المبین: ص ۲۷۴ ۔ ۲۷۵، حدیث ۱۷۱ و ۱۷۲ بہ نقل از ابو نعیم اصفھانی، در المنثور: ج۶، ص ۶۴۳؛ توضیح الدلائل: ص ۱۹۸، حدیث ۵۶۱، نظم در السمطین: ص ۹۲

⑳ شواھد التنزیل: ج۲، ص ۵۵۰، حدیث ۱۱۵۵، و ص ۵۵۱، حدیث ۱۱۵۸

㉑ المناقب: ص ۲۶۵، حدیث ۲۴۷

㉒ کفایۃ الطالب: ص ۲۴۶، باب ۶۲

㉓ کشف الغمہ: ج۱، ص ۵۵۹، بیان ما نزل من القرآن فی شان علی علیہ السلام

㉔ الدر المنثور: ج۶، ص ۶۴۳، در تفسیر آیہ ۷ سورہ بینہ

㉕ شاھد التنزیل: ج۲، ص ۵۳۵، حدیث ۱۱۳۵

㉖ امالی طوسی: مجلس ۱۴، حدیث ۵۷؛ و با اندکی اختصار در تأویل الآیات الظاھرۃ: ج ۲، ص ۸۳۱، در تفسیر سورہ بینہ، حدیث ۴

㉗ تأویل الآیات الظاھرۃ: ج۲، ص ۸۱۴، تفسیر سورہ تین، حدیث ۴

㉘ شواھد التنزیل: ج ۲، ص ۵۴۱، حدیث ۱۱۴۲ و ۱۱۴۳، و ص ۵۴۲، حدیث ۱۱۴۵: مناقب آل ابی طالب: ج۳، ص ۸۳، فی انہ علیہ السلام خیر الخلق بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ و در تفسیر فرات کوفی: ص ۵۸۳، حدیث ۷۴۷

㉙ شواھد التنزیل: ج۲، ص ۵۴۲، حدیث ۱۱۴۶ ۔ ۱۱۴۸

㉚ شواھد التنزیل: ج۲، ص ۵۴۱، حدیث ۱۱۴۴

(۳۱) مناقب آل ابی طالب: ج۲، ص۱۴۰، فصل فی المسابقه بصالح الآعمال

(۳۲) تفسیر فرات کوفی: ص۵۷۷۔ ۵۷۹، حدیث ۷۴۲۔ ۷۴۵؛ شواھد التنزیل: ج۲، ص۵۲۸۔ ۵۳۰، حدیث۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲

(۳۳) شواھد التنزیل: ج۲، ص۵۵۹۔ ۵۶۰، حدیث ۱۱۶۷

(۳۴) شواھد التنزیل: ج۱، ص ۲۱۲، حدیث۱۹۱

(۳۵) تفسیر عیاشی: ج۱، ص ۲۱۲، حدیث ۱۷۷؛ شواھد التنزیل: ج۱، ص ۲۱۲، حدیث ۱۹۲

(۳۶) الخصال ۔ شیخ صدوق: ص ۵۸۵، باب ۷۰، حدیث ۱۱؛ امالی طوسی: مجلس ۱۸، حدیث ۶۷؛ المناقب۔ خطیب خوارزمی: ص ۳۱۷، ح ۳۱۸؛ الدر المنثور : ج ۲، ص ۱۳۶، در تفسیر سورہ اعراف: کنز العمال: ج۳، ص۴۱۳، حدیث ۴۳۸۲

(۳۷) المعجم الکبیر: ج۸، ص۲۷۳۔ ۲۷۴، حدیث ۸۰۵۳۔ ۸۰۵۴، در روایت دوم ۷۲

(۳۸) سنن ابن ماجه: ج۲، ص ۱۳۲۲، حدیث ۳۹۹۳؛ المعجم الآوسط: ج ۵، ص ۴۶۰، حدیث ۴۸۸۳، و ج ۸، ص ۴۰۹، حدیث ۷۸۳۶؛ تفسیر عیاشی: ج۱، ص ۳۳۱، در تفسیر آیه ٦٦، سورہ مائده: الخصال: ص ۵۸۴، باب ۷۱، حدیث ۱۰، شرف اصحاب الحدیث۔ خطیب بغدادی: ص ۲۴، حدیث ۴۰۔۴۱، کنز العمال: ج۱۱، ص ۱۱۴۔ ۱۱۵، حدیث ۳۰۸۳۶

(۳۹) معانی الاخبار: ص ۳۲۳

(۴۰) سنن ترمذی: ج ۵، ص ۲٦، حدیث ۲۶۴۱؛ المستدرک: ج۱، ص ۱۲۸۔ ۱۲۹ ، کنز العمال: ج۱۱، ص ۱۱۵، حدیث ۳۰۸۳۷

(۴۱) المستدرک: ج۱، ص ۱۲۸

(۴۲) سنن ابن ماجه: ج۲، ص ۱۳۲۲، حدیث ۳۹۹۲؛ المعجم الکبیر: ج۱۸، ص ۵۱، حدیث ۹۱، کنز العمال: ج۱۱، ص ۱۱۴، حدیث ۳۰۸۳۴، المستدرک: ج ۳، ص ۵۴۷، تھذیب الکمال: ج ۱۴، ص ۱۸۰، شرح حال عباد بن یوسف کندی (۳۱۰۵)؛ میزان الا عتدال: ج۲، ص ۳۸۰، شرح حال عباد بن یوسف (۴۱۵۰)

(۴۳) المعجم الکبیر: ج۱۹، ص ۳۷۷، حدیث ۸۸۵؛ المستدرک: ج ۱، ص ۱۲۸، سنن الدارمی: ج۱، ص ۲۴۱، در عنوان "باب فی افتراق هذا الامة"، کنز العمال: ج۱۱، ص ۱۱۴، حدیث ۳۰۸۳۵

(۴۴) مسند احمد بن حنبل: ج۲، ص ۳۳۲، و ج ۳، ص ۱۲۰ ـ ۱۴۵، سنن ترمذی: ج ۵، ص ۲۵، حدیث ۲۶۴۰، سنن ابی داوود: ج ۴، ص ۱۹۷ ـ ۱۹۸، حدیث ۴۵۹۶؛ سنن ابن ماجه: ج۲، ص ۱۳۲۱، حدیث ۳۹۹۱، و ص ۱۳۲۲، حدیث ۳۹۹۴؛ مسند ابی یعلی: ج ۱۰، ص ۳۱۷، حدیث ۵۹۱۰؛ المستدرك: ج۱، ص ۱۲۸، السنن الکبری ـ بیهقی: ج ۱۰، ص ۲۰۸، صحیح ابن حبان: ج ۱۴، ص ۱۴۰؛ الفردوس: ج۲، ص ۹۹، حدیث ۲۱۸۰؛ الدر المنثور: ج ۲، ص ۶۲، در تفسیر سوره آل عمران: کنز العمال: ج۱۱، ص ۱۱۵، حدیث ۳۰۸۳۸

(۴۵) الاَ مالی: ج ۳، ص ۱۵۶ ـ ۱۶۳، حدیث ۱۲۰۹ ـ ۱۲۱۵، و موسوعة الا مامه فی نصوص اَهل السنه: ج ۴، ص ۶۴ ـ ۱۲۵، حدیث ۳۰۴۹ ـ ۳۲۱۵

(۴۶) امالی طوسی: مجلس ۲، حدیث ۵۷، و مجلس ۱۲، حدیث ۶۱، و مجلس ۱۶، حدیث ۳۲، و مجلس ۱۷، حدیث ۲۴، و مجلس ۱۸، حدیث ۳۰، و مجلس ۳۱، حدیث ۷؛ و مجلس ۴۵، حدیث ۲؛ مناقب امیر المومنین ـ محمد بن سلیمان کوفی: ج۱، ص ۳۵۵، حدیث ۲۲۰، و ص ۴۹۱ ـ ۴۹۶، حدیث ۶۳۷؛ المعرفه و التاریخ: ج۱، ص ۵۳۸؛ المعجم الکبیر: ج۳، ص ۴۵ ـ ۴۶؛ حدیث ۲۶۳۷ و ۲۶۳۸، و ج ۱۲، ص ۷۲، حدیث ۱۲۳۸۸؛ المعجم الاوسط: ج ۴، ص ۲۸۳ ـ ۲۸۴، حدیث ۳۵۰۲؛ و ج ۶، ص ۴۰۶، حدیث ۵۸۶۶؛ المعجم الاوسط: ج۴، ص ۲۸۳ ـ ۳۸۴، حدیث ۳۵۰۲؛ و ج ۶، ص ۴۰۶، حدیث ۵۸۶۶: المعجم الصغیر: ج۱، ص ۱۳۹ ـ ۱۴۰، و ج ۲، ص ۲۲؛ مسند الشهاب: ج۲، ص ۲۷۳، حدیث ۱۳۴۲؛ البحر الزخار: ج۹، ص ۳۴۳، حدیث ۳۹۰۰؛ حلیة الاَولیاء: ج۴، ص ۳۰۶؛ تاریخ بغداد: ج۱۲، ص ۹۰، شرح حال علی بن محمد بن شداد (۶۵۰۷): المعارف ـ ابن قتیبه: ص ۲۵۲، شرح حال ابو ذر، عیون الا خبار: ج ۱، ص ۳۱۰، الشریعه ـ ابو بکر آجری: ج ۵، ص ۲۲۱۴ ـ ۲۲۱۵، حدیث ۱۷۰۰ و ۱۷۰۱؛ الکامل ـ ابن عدی: ج ۶، ص ۴۱۱، شرح حال مفضل بن صالح (۱۸۹۳): المشیخة البغدادیه: ورق ۱۴۸؛ اخبار مکه ـ فاکهی: ج ۳، ص ۱۳۴، حدیث ۱۹۰۴: فضائل الصحابه ـ احمد بن حنبل: ج۲، ص ۷۸۵ ـ ۷۸۶، حدیث ۱۴۰۲؛ المؤتلف والمختلف: ج۲، ص ۱۰۴۵ ـ ۱۰۴۶؛ المستدرك: ج۲، ص ۳۴۳، حدیث ۳۳۱۲؛ و ج ۳، ص ۱۵۱، حدیث ۴۷۲۰؛ الکنی والا سماء ـ دولابی: ج ۱، ص ۲۳۲، شماره ۴۱۹؛ مناقب اهل البیت ـ ابن مغازلی: ص ۲۰۲ ـ ۲۰۴، حدیث ۱۷۶ ـ ۱۸۰، زین الفتی: ج ۱، ص ۴۵۰، حدیث ۲۷۲ و ۲۷۳؛ فرائد السمطین: ج۲، ص ۲۴۲، حدیث ۵۱۶، و ص ۲۴۳ ـ

۲۴۴، حدیث ۵۱۷، و ص ۲۴۶ ۔ ۲۴۷؛ حدیث ۵۱۹؛ امالی خمیسیہ ۔ ابن شجری ۔ : ض ۱، ص ۱۵۶؛ الاحتجاج: ج ۱، ص ۳۶۱ ۔ ۳۶۲، شمارہ ۵۸؛ شرح الاخبار: ج ۲، ص ۵۱۲، حدیث ۹۰۳؛ احیاء المیت فی فضائل اہل البیت: ص ۴۱، حدیث ۲۶

(۴۷) امالی صدوق: مجلس ۴۵، حدیث ۱۹، کمال الدین: ص ۲۴۱، حدیث ۶۵؛ مئۃ منقبہ: ص ۶۴ ۔ ۶۵، حدیث ۱۸؛ التفصیل ۔ کراجکی ۔ : ص ۳۰، فرائد السمطین: ج ۲، ص ۲۴۲، حدیث ۵۱۶؛ بشارۃ المصطفی: ص ۶۳، جزء اول: حدیث ۴۸؛ التحصین ۔ ابن طاووس ۔ : باب ۱۷ و ۱۸

(۴۸) امالی مفید: مجلس ۲۴، حدیث ۳، و در شرح الاخبار: ج ۱، ص ۲۱۷، حدیث ۱۹۸

(۴۹) امالی طوسی: مجلس ۱۸، حدیث ۶۷؛ کتاب سلیم بن قیس: ص ۳۳۲، حدیث ۳۲، و شبیہ آن در ص ۴۳۲ ۔ ۴۳۳، حدیث ۶۵، و با اختصار در ص ۱۶۹، حدیث ۷؛ الاحتجاج ۔ طبرسی ۔ : ج ۱، ص ۶۲۵ ۔ ۶۲۶، شمارہ ۱۴۵؛ بشارۃ المصطفی: ص ۳۳۴، جزء ہفتم، حدیث ۲۲؛ نزہۃ الابصار ۔ علی بن مہدی ما مطیری: ص ۵۴

(۵۰) السنہ: ص ۲۴، حدیث ۶۱

(۵۱) الکشف و البیان: ج ۱، ص ۲۱۰ ۔ ۲۱۱، در تفسیر آیہ ۱۵۹ سورہ انعام

(۵۲) تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۱۸، ص ۲۸۴، شرح حال زاذان (۲۲۲۳)

(۵۳) العمدہ: ص ۴۷ ۔ ۷۵، حدیث ۹۰؛ خصائص الوحی المبین: ص ۲۱۶، حدیث ۶۵

(۵۴) کنز العمال: ج ۱، ص ۳۷۸، حدیث ۱۶۴۳

(۵۵) المناقب ۔ خطیب خوارزمی: ص ۳۳۱، حدیث ۳۵۱، کشف الغمہ: ج ۱، ص ۵۷۵، بیان ما نزل من القرآن فی شان علی علیہ السلام؛ وضیح الدلائل: ص ۱۷۴، حدیث ۹۴۲، در ہر سہ کتاب از ابن مردویہ نقل شدہ است

(۵۶) البحر الزخار: ج ۷، ص ۲۳۶۶ ۔ ۲۳۷، حدیث ۲۸۱۰؛ کشف الاستار: ج ۴، ص ۹۷، حدیث ۳۲۸۳، مجمع الزوائد: ج ۷، ص ۲۳۶؛ فتح الباری: ج ۱۴، ص ۵۹۵، شرح حدیث ۱۲۱۷

(۵۷) شواہد التنزیل: ج ۱، ص ۲۹۱، حدیث ۲۴۴

(۵۸) امالی صدوق: مجلس ۴، حدیث ۸، بشارۃ المصطفی: ص ۲۴، جزء اول، حدیث ۳۱ و ۲۵۶ ۔ ۲۵۷، جزء ۴، حدیث ۵۹، روضہ الواعظین: ص ۲۹۶، مجلس ۳۷؛ مشکاۃ الانوار: ص ۱۵۱

(۵۹) امالی صدوق: مجلس ۲۶، حدیث ۴؛ و شبیہ آن در کنز الفوائد: ص ۱۵۶، و العمدہ: ص ۱۲۲، حدیث ۱۵۹

(۶۰) امالی صدوق: مجلس ۹۱، حدیث ۴

(۶۱) امالی صدوق: مجلس ۷۵، حدیث ۲۶

(۶۲) *مستضعفین کو دنیا سختی کے بعد ہی ملتی ہے۔*

(۶۳) شواھد التنزیل: ج۱، ص ۶۴۶، حدیث ۵۹۵؛ تفسیر فرات کوفی: ص ۳۱۳۔ ۳۱۴، حدیث ۴۲۰، خصائص الوحی المبین: ص ۱۷۲، حدیث ۱۲۹، نہج البلاغہ: حکمت ۲۰۹، خصائص الائمہ: ص ۷۰، مسند ابن جعد: ص ۳۱۶؛ مجمع البیان: ج ۷، ص ۴۱۴

(۶۴) *"طسم" سے مراد سورۂ قصص ہے۔*

(۶۵) تفسیر فرات کوفی: ص ۳۱۴، حدیث ۴۲۱

(۶۶) امالی صدوق: مجلس ۸۲، حدیث ۲، فضائل الشیعہ: حدیث ۱۷؛ بشارۃ المصطفی ص ۲۷۸۸۰۔ ۲۷۹، جزء چھارم حدیث ۹۱

(۶۷) فضائل الشیعہ، ص ۲۔ ۳، حدیث ۱؛ مئۃ منقبۃ: ص ۶۵، ح ۳۷؛ بشارۃ المصطفی: ص ۷۰۔ ۷۱، جزء ۲، حدیث ۲؛ توضیح الدلائل: ص ۲۳۲۔ ۲۳۳، حدیث ۶۶۴، العقد النضید: ص ۲۷۔ ۲۸، حدیث ۱۲؛ نہج الایمان: ص ۲۵۔ ۲۶ تاویل الآیات: ج ۲، ص ۸۶۳۔ ۸۶۴

(۶۸) *متن عربی میں* علمت سبعاً من المثانی *آیا ہے۔ اس سے مراد سورہ فاتحہ ہے۔ اس کی سات آیات ہیں ہر نماز میں دوبار پڑھی جاتی ایک روایت کے مطابق یہ سورہ دو مرتبہ نازل ہوئی ایک مرتبہ مکی میں اور ایک مرتبہ مدینہ میں۔*

(۶۹) امالی مفید: مجلس ۱۰، حدیث ۵، و با تفاوتی در بصائر الدرجات: ص ۱۰۴، باب ۱۴، حدیث ۵

(۷۰) اصول کافی: ج۱، ص ۴۴۳۔ ۴۴۴، باب مولد النبی ﷺ و وفاتہ، حدیث ۱۵؛ بصائر الدرجات: ص ۱۰۳، باب ۱۴؛ حدیث ۱، و ص ۱۰۵۔ ۱۰۶، حدیث ۱۱، و در ص ۱۰۵، حدیث ۷، و ص ۱۰۶، حدیث ۱۳، بخش اول حدیث از ابو رافع روایت شدہ است

(۷۱) امالی صدوق: مجلس ۸۳، حدیث ۲۔ فضائل الشیعہ: حدیث ۱۷، بشارۃ المصطفی: صفحہ ۲۷۸، ۲۷۹، جزء چھارم، حدیث ۹۱۔

(۷۲) صحیفة الرضا علیہ السلام: حدیث ۱۵

(۷۳) عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ج ۲، ص ۵۲، باب ۳۱، حدیث ۱۸۲۔ این حدیث در صحیفة الرضا علیہ السلام به شماره ۱۰۵ آمد است

(۷۴) امالی طوسی: مجلس ۱۱، حدیث ۱۷

(۷۵) مناقب اهل بیت: ص ۴۷۶، حدیث ۴۶۷

(۷۶) شرح الاخبار: ج ۳، ص ۴۶۰، حدیث ۱۳۴۸

(۷۷) زین الفتی: ج ۲، ص ۲۰۳۔ ۲۰۴، حدیث ۴۳۱

(۷۸) المناقب: ص ۲۹۴، حدیث ۲۸۴

(۷۹) بشارة المصطفی: ص ۲۸۵، جزء پنجم، حدیث ۳

(۸۰) الفردوس: ج ۵، ص ۳۲۹، حدیث ۸۳۳۷

(۸۱) فرائد السمطین: ج ۱، ص ۳۰۸، حدیث ۲۴۷

(۸۲) تفسیر آیة المودة: ص ۱۷۷

(۸۳) مراد علم تاریخ ہے۔

(۸۴) یعنی حضرت علی علیہ السلام کی نسل سے معصوم ائمہ علیہم السلام

(۸۵) امالی مفید: مجلس ۱، حدیث ۳، امالی طوسی: مجلس ۳۰، حدیث ۵؛ بشارة المصطفی: ص ۲۱۔ ۲۲، جزء اول، حدیث ۴؛ المحتضر: ص ۶۲۔ ۶۵، حدیث ۹؛ کشف الغمه: ج ۲، ص ۷۴۔ ۷۷؛ ارشاد القلوب: ج ۲، ص ۱۳۳۔ ۱۳۵

(۸۶) امالی صدوق: مجلس ۴۲، حدیث ۱۱، تفسیر قمی: ج ۲، ص ۳۵۰: روضه الواعظین: ص ۲۷۳، مجلس فی مناقب آل محمد صلوات اللہ علیہم

(۸۷) امالی صدوق: مجلس ۵، حدیث ۴؛ روضه الواعظین: ص ۲۹۶، مجلس ۳۷

(۸۸) تفسیر فرات: ص ۵۸۵، حدیث ۷۵۴

(۸۹) امالی طوسی: مجلس ۹، حدیث ۴۰

(۹۰) شواهد التنزیل: ج ۲، ص ۵۴۳۔ ۵۴۵، حدیث ۱۱۴۹ و ۱۱۵۰

(۹۱) تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۳۷۱، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

(۹۲) المناقب: ص ۱۱۱۔ ۱۱۲، حدیث ۱۲۰

۹۳ بشارۃ المصطفیٰ: ص ۱۴۹، جزء دوم، حدیث ۱۰۴، و ص ۱۹۶، جزء سوم، حدیث ۱۵ و ۲۹۶، جزء پنجم، حدیث ۳۲

۹۴ کشف الغمہ: ج۱، ص ۲۹۸، فی بیان انہ علیہ السلام افضل الاصحاب، و ج ۲، ص ۴۸۔ ۴۹، فی ذکر مناقب شتی لامیر المومنین علیہ السلام

۹۵ المحتضر: ص ۱۶۸، حدیث ۱۸۶

۹۶ فرائد السمطین: ج۱، ص ۱۵۵ ۔ ۱۵۶، حدیث ۱۱۸

۹۷ الدر المنثور: ج۶، ص ۳۷۹، در تفسیر سورہ بینہ

۹۸ توضیح الدلائل: ص ۱۹۸، ص ۵۶۲

۹۹ امالی صدوق: مجلس ۲۰، حدیث ۱؛ الخصال: ص ۴۹۶، آخر باب ۱۳، حدیث ۵؛ بشارۃ المصطفیٰ: ص ۴۳۔ ۴۴، جزء ۱، حدیث ۳۳، جامع الاخبار: س ۵۱، حدیث ۵۶

۱۰۰ غیبت نعمانی: ص ۲۷۲، باب ۱۴، حدیث ۲۸

۱۰۱ جزء ان غطریف: ص ۸۱۔ ۸۲، حدیث ۳۵، تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۲، ص ۳۳۳، شرح حال حضرت علی علیہ السلام: تذکرۃ الخواص: ج۱، ص ۳۴۴، آخر باب ۲

۱۰۲ امالی صدوق: مجلس ۷۴، حدیث ۸

۱۰۳ شواھد التنزیل: ج۱، ص ۱۰۵ ۔ ۱۰۶، حدیث ۱۰۹

۱۰۴ تفسیر حبری: ص ۱۳۲، حدیث ۱

۱۰۵ خصائص الوحی المبین: ص ۲۱۵ ۔ ۲۱۶، حدیث ۱۶۴

۱۰۶ تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۲، ص ۳۳۲، شرح حال حضرت علیہ السلام

۱۰۷ بشارۃ المصطفیٰ: ص ۲۷۵، جزء چھارم، حدیث ۹۰

۱۰۸ الدر النظیم: ص ۸۰۶

۱۰۹ کشف الغمہ: ج۱، ص ۱۸۶، فی محبۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ایاہ علیہ السلام

۱۱۰ تأویل الآیات الظاھرہ: ج۲، ص ۲۷۶، تفسیر سورہ مجادلہ، حدیث آخر

۱۱۱ ارشاد: ج۱، ص ۴۱۔ ۴۲

۱۱۲ شرح الاخبار: ج۳، ص ۴۵۴، حدیث ۱۳۳۰

۱۱۳ تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۲، ص ۳۳۳، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

۱۱۴ کشف الغمه: ج۱،ص۱۱۰،فی فضل اهل البیتؑ،وص۲۶۹،مناقب امیر المومنینؑ

۱۱۵ نهج الایمان: ص۵۰۸

۱۱۶ وسیلة المتعبدین: ج۵، قسمت دوم، ص۱۷۰

۱۱۷ الفردوس: ج۲،ص۳۵۸،حدیث۳۵۹۹،و ج۳،ص۶۱،حدیث ۴۱۷۲

۱۱۸ روضة الواعظین: ص۲۹۶، مجلس فی ذکر فضائل الشیعه

۱۱۹ انساب الاشراف: ج۲،ص۴۰۵،شرح حال حضرت علیؑ

۱۲۰ الروضه: ص ۹۱۔۹۲؛ الفضائل: ص ۱۲۰۔ ۱۲۱؛ بشارة المصطفی: ص ۱۸۷، جزء دوم، حدیث ۲: کشف الیقین: ص۳۱۶۔۳۱۷

۱۲۱ امالی صدوق: مجلس ۶۷،حدیث ۲

۱۲۲ امالی طوسی: مجلس ۲۷، حدیث ۷؛ المناقب۔ خطیب خوارزمی ۔ ص ۳۲۲۔ ۳۲۳ حدیث ۳۲۹؛ کشف الیقین: ص۲۸۹، حدیث ۳۳۵

۱۲۳ امالی صدوق: مجلس ۴، حدیث ۸؛ بشارة المصطفی: ص ۲۴، جزء اول، حدیث ۳۱، و ص ۲۵۶، جزء ۴، حدیث ۵۹، روضه الواعظین: ص۲۹۶، مجلس ۳۷، مشکاة الانوار: ص۱۵۱

۱۲۴ فضائل الشیعه: ص۱۱۔ ۱۲، حدیث۱۱

۱۲۵ تأویل الآیات الظاهرة: ج۲، ص۸۳۳، در تفسیر سوره بینه

۱۲۶ امالی طوسی: مجلس ۲۰، حدیث ۴

۱۲۷ تاریخ مدینة دمشق: ج۴۲، ص۳۳۲، شرح حال حضرت علیؑ

۱۲۸ امالی صدوق: مجلس ۵۷، حدیث ۱۳؛ عیون اخبار الرضاؑ: ج۲، ص۵۷، باب ۳۱، فیما جاء عنهؑ من الاخبار المجموعه: حدیث ۲۰۱؛ روضه الواعظین: ص۲۹۶، مجلس ۳۷

۱۲۹ یعنی پیروانِ حضرت علیؑ

۱۳۰ امالی مفید: مجلس ۳۲، حدیث ۳؛ امالی طوسی: مجلس ۲، حدیث ۴

۱۳۱ مناقب اهل البیت۔ ابن مغازلی: ص ۳۵۵۔ ۳۵۶، حدیث ۳۴۴؛ الذریة الطاهرة: ص۱۶۸، حدیث ۲۲۷ با اختصار؛ الموضوعات: ج۲، ص ۷، حدیث ۸؛ العمدة: ص ۳۷۱، حدیث ۷۳۰، شرح الاخبار: ج۳، ص۴۶۸، حدیث ۱۳۶۰

۱۳۲ المناقب۔ خطیب خوارزمی: ص ۴۳، حدیث ۵۲؛ مقتل الحسین: ج۱، ص۴۰۔ ۴۱، فصل ۴؛

توضیح الدلائل: ص ۳۴۴ ۔ ۳۴۵، حدیث ۸۴۳

۱۳۳ الامالی المطلقه: ص ۲۰۱ ۔ ۲۰۲، مجلس ۱۳۲، الصواعق المحرقه: ج ۲، ص ۴۶۸ ۔ ۴۶۹، باب ۱۱، فصل ۱، شرح زرقانی: ج ۴، ص ۱۴۴۱

۱۳۴ امالی صدوق: مجلس ۴۲، حدیث ۱۶؛ فضائل الشیعه: حدیث ۱۱، روضه الواعظین: ص ۲۹۶، مجلس ۳۷

۱۳۵ امالی صدوق: مجلس ۲۱، حدیث ۱، مناقب اهل البیت: ص ۳۰۶ ۔ ۳۰۸، حدیث ۲۹۰، شرح دیوان امیر المومنینؑ: ص ۱۸۵، الفاتحه السابعه۔

۱۳۶ تاریخ مدینة دمشق: ج ۴۲، ص ۳۳۳، شرح حال حضرت علیؑ

۱۳۷ المناقب ۔ خطیب خوارزمی: ص ۱۲۸، حدیث ۱۴۳، کفایة الطالب: ص ۲۶۴ ۔ ۲۶۵، باب ۶۲؛ توضیح الدلائل: ص ۲۱۰ ۔ ۲۲۱، حدیث ۶۰۳؛ شرف النبی: ص ۲۹۳، باب ۲۹؛ الوسیله: ج ۵، قسمت دوم، ص ۱۴۳ ۔ ۱۴۴؛ العقد النضید: ص ۸۲ ۔ ۸۳، حدیث ۶۶؛ المحتضر: ص ۱۴۲ ۔ ۱۴۳، حدیث ۱۹۹؛ الصراط المستقیم: ج ۱، ص ۲۰۰، مناقب ۔ خوارزمی: ص ۱۵۸ ۔ ۱۵۹، حدیث ۱۸۸، و کشف الغمه: ج ۱، ص ۵۳۳، آمده است

۱۳۸ شعراء (۲۶): ۱۰۰ ۔ ۱۰۱

۱۳۹ شواهد التنزیل: ج ۱، ص ۶۲۸ ۔ ۶۲۹، حدیث ۵۸۳

۱۴۰ تفسیر فرات کوفی: ص ۲۹۷ ۔ ۲۹۸، حدیث ۴۰۱ ۔ ۴۰۲، شواهد التنزیل: ج ۱، ص ۶۲۸، حدیث ۵۸۲

۱۴۱ شرح الاخبار: ج ۳، ص ۴۵۲، حدیث ۱۳۲۵؛ تنبیه الغافلین: ص ۱۱۸؛ تاویل الآیات الظاهره: ج ۱، ص ۳۸۹، تفسیر آیه ۱۰۰ ۔ ۱۰۱، سوره شعراء، حدیث ۹

۱۴۲ طبرسی تفسیر آیه ۷۹، سوره اسراء کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ مقام محمود باعظمت وفضیلت مقام ہے اور تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ درجہ مقام شفاعت ہے۔

۱۴۳ امالی صدوق: مجلس ۴، حدیث ۸؛ بشارة المصطفی: ص ۴۲، جزء اول، حدیث ۳۱، و ص ۲۵۶، جزء چهارم، حدیث ۵۹، روضه الوعظین: ص ۲۹۶، مجلس ۳۷، مشکاةالانوار: ص ۱۵۱، در این دو کتاب حدیث بدون سند آمده است

۱۴۴ ''ایله'' مصر وشام کے درمیان ایک شہر ہے۔ ''اُبُلّه'' بصره کے نزدیک ایک شہر ہے۔

(۱۴۵) امالی مفید: مجلس ۳۴، حدیث ۸؛ امالی طوسی: مجلس ۳، حدیث ۶؛ بشارۃ المصطفی: ص۱۹ - ۲۰، جزء اول، حدیث ۳۰، تفسیر قمی: ج۲، ص ۶۴، در تفسیر آیہ ۱۰۸، سورہ طه

(۱۴۶) امالی طوسی: مجلس ۱۱، حدیث ۲۸

(۱۴۷) شیخ صدوق در رسالہ اعتقادات امامیہ: ص ٦٦

(۱۴۸) شیخ مفید در ارشاد: ج ۱، ص ۳۱٦

(۱۴۹) ربیعه و مضر عرب کے دو بڑے قبیلے ہیں۔

(۱۵۰) امالی طوسی: مجلس ۳٦، حدیث ۲۰

(۱۵۱) امالی طوسی: مجلس ۲۰، حدیث ۴

(۱۵۲) مناقب امیر المومنین: ج۲، ص ۱۳۲، حدیث ۶۸۵، و ج ۱، ص ۲۷۹ - ۲۸۰، حدیث ۱۵۲

(۱۵۳) امالی صدوق: مجلس ۵۰، حدیث ۱٦، التمحیص: ص ۴۷، حدیث ٦۸؛ روضه الواعظین: ص ۲۹٦، مجلس فی ذکر فضائل الشیعه، بشارۃ المصطفی: ص ۹٦، جزء دوم، حدیث ۳۲، جامع الاخبار، ص ۱۰۱، حدیث ۱٦۳، تفسیر فرات کوفی: ص ۳۹۴، هدیث ۵۲۵، در تفسیر سورہ شوری، و ص ۵۴۵، حدیث ٦۹۹، در تفسیر سورہ مطففین

(۱۵۴) امالی طوسی: مجلس ۲، حدیث ۲٦، بشارۃ المصطفی: ص ۱۲۲، جزء دوم، حدیث ٦۷

(۱۵۵) صفات الشیعه: ص ۳ - ۴، فضائل الاشهر الثلاثه: ص ۱۰۵، حدیث ۹۵

(۱۵۶) شواهد التنزیل: ج۲، ص ۵۳۹ - ۵۴۰، حدیث ۱۱۴۱

(۱۵۷) امالی طوسی: مجلس ۳٦، حدیث ۲۱

(۱۵۸) المعجم الکبیر: ج ۱، ص ۳۱۹، حدیث ۹۴۸، مناقب آل ابی طالب: ج۳، ص ۸۴

(۱۵۹) شرح الاخبار: ج۳، ص ۴۵۰، حدیث ۱۳۱۹

(۱٦۰) شاهد التنزیل: ج۲، ص ۵۳۷ - ۵۳۸، حدیث ۱۱۳٦ و ۱۱۳۷؛ خصائص الوحی المبین: ص ۲۷۴ - ۲۷۵، حدیث ۱۷۱ و ۱۷۲ به نقل از ابو نعیم اصفهانی؛ الدر المنثور: ج ٦، ص ٦۴۳؛ توضیح الدلائل: ص ۱۹۸، حدیث ۵٦۱؛ نظم در السمطین: ص ۹۲

(۱٦۱) امالی طوسی: مجلس ۲۰، حدیث ۴؛ الا حتجاج: ج۱، ص ۳۳۵، ضمن حدیث ۵۵، در این کتاب جمله روز قیامت دستگار انید، نیامده است

(۱٦۲) امالی مفید: مجلس ۴۰، حدیث ۴، و در مجلس ۱، حدیث ۳

(۱۶۳) امالی طوسی: مجلس ۴، حدیث ۳۳، و در مجلس ۳۰، حدیث ۵

(۱۶۴) شرح الاخبار: ج۳، ص ۴۵۰، حدیث ۴

(۱۶۵) بشارۃ المصطفی: ص ۸۹ ۔ ۹۰، جزء دوم، حدیث ۲۲، و ص ۱۶۵ ۔ ۱۶۶، حدیث ۱۳۱

(۱۶۶) الدر النظیم: ص ۸۰۷ ۔ ۸۰۸

(۱۶۷) کشف الغمہ: ج۱، ص ۲۷۰ ۔ ۲۷۱، مناقب امیر المومنین علیہ السلام

(۱۶۸) بہت سے منابع میں سفید و زرد رنگ مذکور ہے

(۱۶۹) المعجم الاوسط: ج ۴، ص ۵۵۵، حدیث ۳۹۴۶، کنز العمال: ج ۱۳، ص ۱۵۶، حدیث ۳۶۴۸۳؛ مجمع الزوائد: ج۹، ص ۱۳۱؛ النہایہ ۔ ابن اثیر: ج ۴، ص ۱۰۶ قمح؛ لسان العرب: ج ۱۱، ص ۲۹۷ قمح

(۱۷۰) تفسیر فرات: ص ۵۸۳ ۔ ۵۸۴، حدیث ۷۵۰؛ شواھد التنزیل: ج۲، ص ۵۴۱، حدیث ۱۱۴۴؛ تفسیر حبری، ص ۳۲۶؛ حدیث ۹۹

(۱۷۱) امالی مفید: مجلس ۳۸، حدیث ۱۲؛ امالی طوسی: مجلس ۳، حدیث ۵۵؛ بشارۃ المصطفی: ص ۴۸، جزء اول، حدیث ۳۸؛ و ص ۱۹۶، جزء سوم، حدیث ۱۶

(۱۷۲) امالی طوسی: مجلس ۱۳، حدیث ۲۹، و در حدیث ۶۷

(۱۷۳) الارشاد: ج۱، ص ۴۲

(۱۷۴) مناقب امیر المومنین: ج۲، ص ۱۲۰، حدیث ۶۷۴، و در ج ۱، ص ۶۳۱، حدیث ۵۱۰

(۱۷۵) المتفق و المفترق: ج ۳، ص ۶۹۳، حدیث ۱۰۲۴

(۱۷۶) مناقب اهل بیت: ص ۳۵۲ ۔ ۳۵۳، حدیث ۳۴۰

(۱۷۷) روضہ الواعظین: ص ۲۹۷، مجلس فی ذکر فضائل الشیعه

(۱۷۸) العمدۃ: ص ۳۷۱، حدیث ۷۲۹

(۱۷۹) مشکاۃ الانوار: ص ۱۷۳، باب ۲، فصل ۴

(۱۸۰) لسان المیزان: ج ۵، ص ۲۹۷، شرح حال عمرو بن حریث ۶۳۱۱۰)

(۱۸۱) الصراط المستقیم: ج۱، ص ۲۸۰

(۱۸۲) مئة منقبه: ص ۱۵۱، حدیث ۸۳؛ المناقب ۔ خطیب خوارزمی: ص ۳۱۹، حدیث ۳۲۳؛ نہج الایمان: ص ۵۱۶، مشارق انوار الیقین: ص ۷۰ و ۹۹

(۱۸۳) امالی طوسی: مجلس ۱۴، حدیث ۹۴

(۱۸۴) امالی طوسی: مجلس ۶، حدیث ۱۶؛ بشارۃ المصطفی: ص ۱۴۹ - ۱۵۰، جزء دوم، حدیث ۱۰۵

(۱۸۵) سورہ فرقان چونکہ کلمہ ''تبارک'' سے شروع ہوتی ہے اس لئے اسے سورہ تبارک بھی کہا جاتا ہے۔

(۱۸۶) المحاسن: ج۱، ص ۲۷۳، حدیث ۵۳۳؛ شرح الاخبار: ج۳، ص ۴۷۴ - ۴۷۵، حدیث ۱۳۷۵

(۱۸۷) مئۃ منقبہ: س ۸۰ - ۸۱، حدیث ۴۸؛ المناقب۔ خطیب خوارزمی۔: ص ۳۱۷، حدیث ۳۱۸

(۱۸۸) امالی طوسی: مجلس ۲، حدیث ۵۲، و مجلس ۵، حدیث ۳۷

(۱۸۹) المعجم الکبیر: ج۱، ص ۳۱۹ - ۳۲۰، ح ۹۵۰؛ و ج ۳، ص ۴۱، حدیث ۲۶۲۴؛ مقتل الحسین۔ خطیب خوارزمی۔ ج۱، ص ۱۰۹، فصل ۶؛ شرح الاخبار: ج ۳، ص ۴۵۰، حدیث ۱۳۱۹

(۱۹۰) علل الشرائع: ص ۱۵۸، باب ۱۲۷، حدیث ۳

(۱۹۱) المناقب: ص ۳۲۵ - ۳۲۶، حدیث ۳۳۵

(۱۹۲) الصراط المستقیم: ج ۲، ص ۳۴

(۱۹۳) نزھۃ المجالس: ج ۲، ص ۲۱۹، باب فی مناقب علی بن ابی طالب

(۱۹۴) امالی صدوق: مجلس ۵۴، حدیث ۱۵

(۱۹۵) فضائل الصحابہ: ج ۲، ص ۶۵۴ - ۶۵۵، حدیث ۱۱۱۵

(۱۹۶) المعجم الاوسط: ج ۷، ص ۳۱۵، حدیث ۶۶۰۱

(۱۹۷) تاریخ بغداد: ج ۱۲، ص ۳۵۳، شرح حال فضل بن غانم (۶۷۹۰)

(۱۹۸) العلل المتناھیہ: ج۱، ص ۱۶۶ - ۱۶۷، حدیث ۲۵۸

(۱۹۹) تاریخ مدینۃ دمشق: ج ۴۲، ص ۳۳۳ - ۳۳۴، شرح حال حضرت علی علیہ السلام

(۲۰۰) شرح اصول الاعتقاد: ج ۸، ص ۱۴۵۳ - ۱۴۵۴، حدیث ۲۸۰۲

(۲۰۱) توضیح الدلائل: ص ۳۴۴، حدیث ۹۴۰

(۲۰۲) الصواعق المحرقہ: ج ۲، ص ۴۶۸، باب ۱۱، فصل ۱

(۲۰۳) تاریخ نیشاپور۔ فارسی: ص ۱۸، شرح حال محمد بن ابراھیم کیّال (۲۲)

(۲۰۴) امالی مفید: مجلس ۳۵، حدیث ۷؛ امالی طوسی: مجلس ۳، حدیث ۱۳، بشارۃ المصطفی: ص ۲۵ - ۲۶، جزء اول: حدیث ۸، و ص ۱۳۵ - ۱۳۶، جزء سوم، حدیث ۹۸؛ الدر النظیم: ص ۸۰۸؛ کشف الغمہ: ج۱، ص ۵۳۶، الآیات النازلہ فی امیر المومنین علیہ السلام، تاویل الآیات

الظاهره: ج۲، ص۶۴۳؛ شواهد التنزیل: ج۲، ص۳۴۵ ـ ۳۴۶، حدیث ۹۳۶

۲۰۵ شواهد التنزیل: ج۱، ص ۱۰۲ ـ ۱۰۳، حدیث ۱۰۷؛ مناقب آل ابی طالب: ج۳، ص ۱۰۰، فی انهؑ النور والهدیٰ والهادی

۲۰۶ امالی طوسی؛ مجلس ۲۷، حدیث ۷؛ المناقب ـ خطیب خوارزمی ـ: ص ۳۲۲ ـ ۳۲۳، حدیث ۳۲۹؛ کشف الیقین: ص۲۸۹، حدیث ۳۳۵

۲۰۷ المناقب ـ خطیب خوارزمی: ص۲۹۱، ضمن حدیث ۲۷۹

۲۰۸ امالی صدوق: مجلس ۶۷، حدیث ۲

۲۰۹ الروضه: ص۱۷۱، حدیث ۱۴۸؛ الفضائل: ص۱۵۱

۲۱۰ الکشف والبیان: ج۹، ص۶۷، در تفسیر آیه ۲۸ ـ ۲۹، سوره فتح

۲۱۱ توضیح الدلائل: ص۳۰۳ ـ ۳۰۴، حدیث ۸۵۸

۲۱۲ المناقب ـ خطیب خوارزمی: ص۱۲۸، حدیث ۱۴۳، کفایة الطالب: ص ۲۶۴ ـ ۲۶۵، باب ۶۲، توضیح الدلائل: ص۲۱۰ ـ ۲۱۱، حدیث ۶۰۳؛ شرف النبی: ص ۲۹۳، باب ۲۹؛ الوسیله: ج ۵، قسمت دوم ص ۱۷۳ ـ ۱۷۴؛ العقد النضید: ص ۸۲ ـ ۸۳، حدیث ۶۶؛ المحتضر: ص ۱۷۲ ـ ۱۷۳، حدیث ۱۹۹؛ الصراط المستقیم: ج۱، ص۲۰۰

مناقب ـ خوارزمی ـ: ص۱۵۸ ـ ۱۵۹، حدیث ۱۸۸، و کشفه الغمه: ج۱، ص۵۲۳

۲۱۳ السنه: ج۲، ص۲۲۲، حدیث ۱۲۰۱

۲۱۴ حلیة الاولیاء: ج۴، ص۳۲۹، شرح حال عامر شعبی (۲۷۶)

۲۱۵ الکامل: ج۷، ص۲۱۳، شرح حال یحیی بن ابی حیه (۲۱۱۲)

۲۱۶ تاریخ بغداد: ج۱۲، ص۲۸۴، شرح حال عصام بن حکم (۶۷۳۱)

۲۱۷ المسترشد: ص۴۰۱، ضمن حدیث ۱۳۳

۲۱۸ تاریخ مدینة دمشق: ج۴۲، ص۳۳۱ و ۳۳۵، شرح حال حضرت علیؑ (۴۹۳۳)

۲۱۹ الموضوعات: ج۱، س ۳۹۷، باب فی فضائل علی، حدیث ۵۱، العلل المتناهیه: ج ۱، ص ۱۶۴، حدیث ۲۵۴

۲۲۰ میزان الاعتدال: ج۲، ص ۱۵۲ ـ ۱۵۳، شرح حال عمر بن سوار (۱۵۵۳)؛ و ج ۷، ص ۱۷۱، شرح حال عمر بن ابی حیه (۹۳۹۹)

(۲۲۱) الریاض النضرہ: ج۱، ص۵۸، قسم اول، باب ۵

(۲۲۲) کنز العمال: ج۱۱، ص ۳۲۳، حدیث ۳۱۶۳۱

(۲۲۳) فضائل الصحابہ ۔ احمد بن حنبل: ج۲، س ۶۲۴، حدیث ۱۰۶۸

(۲۲۴) المعجم: ج۱، ص۳۰۰ ۔ ۳۰۱، حدیث ۵۷۵

(۲۲۵) تاریخ مدینۃ دمشق: ج۱۴، ص۱۶۸ ۔ ۱۶۹، شرح حال امام حسین علیہ السلام (۱۵۶۶)

(۲۲۶) امالی مفید: مجلس ۸، حدیث ۸؛ الاختصاص: ص ۳۵۶

(۲۲۷) مناقب اھل البیت: ص ۳۴۵ ۔ ۳۴۵، حدیث ۳۳۱؛ اربعین ۔ ابو الفوارس: حدیث ۳۹؛ العمدہ: ص ۳۷۸، حدیث ۷۴۳؛ الطرائف: ص ۱۳۴ ۔ ۱۳۵، حدیث ۲۱۳؛ مناقب امیر المومنین ۔ محمد بن سلیمان کوفی: ج۱، ص ۶۲۹، حدیث ۵۰۷، در این کتاب سخن از آمدن جبرئیل نیست

(۲۲۸) امالی صدوق: مجلس ۳۹، حدیث ۱۰؛ فی عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ج ۲، ص ۴۹، باب ۳۱ ۔ ما جاء عن الرضا علیہ السلام من الاخبار المجموعہ ۔ حدیث ۱۹۱

(۲۲۹) الکامل ۔ ابن عدی: ج۳، ص۸۳، شرح حال داوود بن ابی عوف (۶۲۵)

(۲۳۰) دلائل الامامہ: ص ۶۷ ۔ ۶۸، بخش مسندھا، حدیث ۴

(۲۳۱) المناقب: ص ۳۵۵ ۔ ۳۵۶، حدیث ۳۶۷

(۲۳۲) کشف الغمہ: ج۱، ص۲۶۸، مناقب امیر المومنین علیہ السلام

(۲۳۳) میزان الاعتدال: ج۳، ص۳۰، شرح حال ابو الجحاف داوود بن ابی عوف (۲۶۴۱)

(۲۳۴) موضع الاوھام: ج۱، ص۵۱

(۲۳۵) *مرجیہ کا عقیدہ ہے کہ گناہ انسان کے ایمان پر کوئی اثر نہیں ڈالتے جس طرح کفر کی حالت میں کسی قسم کی اطاعت کوئی فائدہ نہیں دیتی۔*

(۲۳۶) *قدریہ وہ افراد ہیں جو تقدیر الٰہی کا انکار کرتے ہیں۔*

(۲۳۷) *حروریہ خوارج کا وہ گروہ ہے جو مقام حرورہ میں جمع ہوا تھا۔*

(۲۳۸) تفسیر فرات کوفی: ص ۵۳۴ ۔ ۵۳۵، حدیث ۶۸۸؛ شواھد التنزیل: ج۲، ص ۴۸۹، حدیث ۱۰۸۷

(۲۳۹) امالی صدوق: مجلس ۹۱، حدیث ۴؛ فضائل الشیعہ: ص ۵۱، حدیث ۸؛ تفسیر فرات:

ص ۲۰۸، حدیث ۴۰۵، تفسیر سورہ غاشیہ: امالی طوسی: مجلس ۴۳، حدیث ۶؛ روضۃ الواعظین: ص ۲۹۴ ۔ ۲۹۵، مجلس ۳۷، تنبیہ الخواطر: ج ۲، ص ۹۰

(۲۳۰) امالی مفید: مجلس ۳۵، حدیث ۸؛ امالی طوسی: مجلس ۳، حدیث ۱۴؛ بشارۃ المصطفی: ص ۲۶، جزء ۱، حدیث ۹، و ص ۱۳۷، جزء دوم، حدیث ۳، روضۃ الواعظین: ص ۵۷۷

(۲۳۱) المعجم الاوسط: ج ۸، ص ۳۳۰، حدیث ۷۶۷

(۲۳۲) مقتل الحسین۔ خطیب خوارزمی۔: ج ۱، ص ۶۸ ۔ ۶۹، فصل ۹

(۲۳۳) مجمع الزوائد: ج ۹، ص ۱۷۳

(۲۳۴) کشف الغمہ: ج ۱، ص ۵۸۵

(۲۳۵) کشف الیقین: ص ۴۰۷

(۲۳۶) تأویل الآیات الظاهرة: ج ۱، ص ۲۴۹، تفسیر آیہ ۴۵ ۔ ۴۷، سورہ حِجر، حدیث ۴

(۲۳۷) امالی صدوق: مجلس ۲۱، حدیث ۱، مناقب اهل البیت: ص ۳۰۶ ۔ ۳۰۸، حدیث ۲۹۰؛ شرح دیوان امیر المومنینؑ: ص ۱۸۵، الفاتحہ السابعة

(۲۳۸) المناقب: خطیب خوارزمی ۔ ص ۱۲۸، حدیث ۱۴۳

(۲۳۹) امالی طوسی: مجلس ۲۳، حدیث ۳

(۲۵۰) المعجم الاوسط: ج ۴، ص ۸۹ ۔ ۹۰، حدیث ۲۱۷۸

(۲۵۱) المعجم الاوسط: ج ۸، ص ۳۳۰، حدیث ۷۹۷

(۲۵۲) صفات الشیعہ: حدیث ۲۶

(۲۵۳) امالی طوسی: مجلس ۸، حدیث ۲۹، صفات الشیعہ: حدیث ۲۰ و ۳۲؛ الارشاد: ص ۲۳۷، فصل ۱۰ مما اختار من کلام امیر المومنینؑ، نزهة الابصار: ص ۳۱۵ ۔ ۳۱۶، حدیث ۱۸۵، امالی سید مرتضیٰ: ج ۱، ص ۱۸، مناقب امیر المومنین: ج ۲، ص ۱۲۹ ۔ ۱۳۰، حدیث ۸۷۲؛ شرح الاخبار: ج ۳، ص ۵۰۲ ۔ ۵۰۳، حدیث ۱۴۴۱، مناقب آل ابی طالب: ج ۲، ص ۱۳۸، فی المسابقة بالیقین والصبر؛ المعیاد والموازنہ: ص ۲۴۱؛ الکامل ۔ ابن اثیر ۔: ج ۳، ص ۴۰۲، در آخر عنوان ذکر بعض سیرته: جامع الاخبار: ص ۱۰۰، حدیث ۱۶۱، و ص ۱۰۱، حدیث ۱۶۵؛ الفصول المهمه: ج ۱، ص ۵۴۹؛ جواهر المطالب: ج ۱، ص ۲۷۶، المجالسه: ج ۴، ص ۴۸ ۔ ۴۹، حدیث ۱۲۴۹؛ تاریخ دمشق: ج ۴۲، ص ۴۹۱، شرح حال حضرت علیؑ، و

کنز العمال: ج۱۱، ص ۳۲۵، حدیث ۳۱۶۴۰

(۲۵۴) امالی مفید: مجلس ۲۴، حدیث ۵

(۲۵۵) امالی طوسی: مجلس ۲۳، حدیث ۳

(۲۵۶) الدر النظیم ص ۳۸۱۔ ۳۸۲؛ حدیث ابن مخلد (مجموع فیه عشرة اجزاء حدیثیه): ص ۲۱۱۔ ۲۱۲، حدیث ۲۶۹؛ تاریخ مدینة دمشق: ج۶۲، ص ۳۰۶، شرح حال نوف بن فضاله (۷۹۳۴)۔ مطالب السوول: ج۱، ص ۲۲۶، باب ۱، فصل ۱۰، نوع ۳۔

(۲۵۷) متن عربی "لو اقسم علی الله لابر قسمه" ہے

(۲۵۸) امالی صدوق: مجلس ۸۲، حدیث ۲، فضائل الشیعه: حدیث ۱۷: بشارة المصطفی: ص ۲۷۸۔ ۲۷۹، جزء چهارم، حدیث ۹۱۔

(۲۵۹) امالی صدوق: مجلس ۹۰، حدیث ۸

(۲۶۰) نهج البلاغه: خطبه ۱۹۳

(۲۶۱) کنز الفوائد: ص ۳۰۔ ۳۳؛ مطالب السوول: ج۱، ص ۲۲۷۔ ۲۲۸، باب ۱، فصل ۱۰، نوع ۳: الصواعق المحرقه: ج۲، ص ۴۵۰۔ ۴۵۲، باب ۱۱، فصل ۱

(۲۶۲) *یہاں امور معنوی مقصود ہیں نہ ظاہری۔*

(۲۶۳) صفات الشیعه: حدیث ۴۰

(۲۶۴) امالی طوسی: مجلس ۱۰، حدیث ۵۶، مناقب امیر المومنین ۔ محمد بن سلیمان کوفی: ج ۲، ص ۱۲۱، حدیث ۶۲۹؛ حلیة الاولیاء: ج۳، ص ۱۸۴؛ تنبیه الخواطر: ج ۲، ص ۱۸۵، اصول کافی: ج۲، ص ۷۴، کتاب الایمان والکفر، باب الطاعة والتقویٰ

(۲۶۵) امالی طوسی، مجلس ۳۶، حدیث ۱: امالی صدوق: مجلس ۹۱، حدیث ۳، صفات الشیعه: حدیث ۲۲، اصول کافی: ج۲، ص ۷۴، کتاب الایمان و الکفر، باب الطاعة و التقوی، حدیث ۳، مشکاة الانوار: ص ۵۹، تحف العقول: ص ۲۹۵

(۲۶۶) امالی صدوق: مجلس ۹۱، حدیث ۳؛ فضائل الشیعه: ص ۵۱، حدیث ۸؛ تفسیر فرات: س ۲۰۸، حدیث ۴۰۵، تفسیر سورہ غاشیه: روضه الواعظین: ص ۲۹۴۔ ۲۹۵، مجلس ۳۷؛ و با اندکی تفاوت در امالی طوسی: مجلس ۴۳، حدیث ۶؛ تنبیه الخواطر: ج۲، ص ۹۰

(۲۶۷) امالی طوسی: مجلس ۱۳، حدیث ۴۷؛ اصول کافی: ج۲، ص ۳۰۰، باب من وصف عدلاً۔۔۔۔،

حدیث ۵

(۳۶۸) صفات الشیعه: حدیث۱۹، و در حدیث ۲۴

(۳۶۹) شاید مراد صبر سختی ہو۔

(۳۷۰) اس جملہ کے مشابہ صفات الشیعہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے سے بھی منقول ہے۔

(۳۷۱) صفات الشیعه: حدیث ۲۵ ۔ و شبیه آن در حدیث ۳۴

(۳۷۲) صفات الشیعه: حدیث ۲۳

(۳۷۳) امالی صدوق: مجلس ۶۲، حدیث ۱۷؛ امالی طوسی: مجلس ۱۵، حدیث ۴۴؛ روضة الواعظین: ص۲۶۶، مجلس ۸۵

(۳۷۴) امالی مفید: مجلس ۳۲، حدیث ۱؛ امالی طوسی: مجلس ۲، حدیث ۲؛ بشارة المصطفی: ص ۸۵، جزء ۱، حدیث ۱۵، و ص ۲۲۵، جزء سوم، حدیث ۵۰

(۳۷۵) صفات الشیعه: حدیث ۱

(۳۷۶) صفات الشیعه: حدیث ۱۲

(۳۷۷) صفات الشیعه: حدیث ۲۱

(۳۷۸) صفات الشیعه: حدیث ۱۳

(۳۷۹) غیر شیعیان یعنی اہل سنت

(۳۸۰) صفات الشیعه: حدیث ۳۹ و شبیه این حدیث در دعائم الاسلام: ج۱، ص ۵۷ آمده است

(۳۸۱) صفات الشیعه: حدیث ۶۹

(۳۸۲) صفات الشیعه: حدیث ۲

(۳۸۳) یعنی انسان با اختیار ہے۔

(۳۸۴) یعنی موت کے بعد دوبارہ دنیا میں لوٹنا۔

(۳۸۵) صفات الشیعه: حدیث ۷۱

(۳۸۶) صفات الشیعه: ص ۳ ۔ ۴؛ فضائل الاشهر الثلاثه: ص ۱۰۵، حدیث ۹۵

فہرست منابع ومصادر

''الف''

۱۔ الاحتجاج، احمد بن علی طبرسی، انتشارات اسوہ، تہران، ۱۴۲۲ھ ق، چاپ سوم

۲۔ الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، علاء الدین ابن بلبان فارسی، موسسۃ الرسالہ، بیروت، ۱۳۸۷ھ ق/۱۹۹۱م، چاپ اول

۳۔ الاحکام الشرعیۃ الکبری، ابو محمد عبدالحق اشبیلی، مکتبۃ الرشد، ریاض، ۱۴۲۲ھ ق/۲۰۰۱م۔

۴۔ احکام القرآن، ابوبکر محمد بن عبداللہ معروف بہ ابن عربی، ناشر: عیسی البابی و شرکاہ، ۱۳۸۷ھ ق/۱۹۶۷م

۵۔ احیاء المیت فی فضائل اہل البیت، عبدالرحمان سیوطی، موسسۃ الوفاء، بیروت، ۱۴۰۲ھ ق/۱۹۸۲ چاپ اول

۶۔ اخبار مکہ، محمد بن اسحاق بن عباس فاکھی، دار خضر، بیروت، ۱۴۱۴ھ ق، چاپ دوم

۷۔ الاخبار الموفقیات، زبیر بن بکار، مطبعۃ العانی، بغداد، ۱۹۷۲م۔

۸۔ اخبار و حکایات، ابوالحسن غسانی محمد بن فیض بن محمد، (برنامۂ رایانہ ای المکتبۃ الاسلامیہ الکبری)

۹۔ الاختصاص، شیخ مفید محمد بن محمد بن نعمان، دار المفید للطباعۃ والنشر، بیروت، ۱۴۱۴ھ ق/۱۹۹۳م، چاپ دوم

۱۰۔ اربعین منتقی، ابوالخیر حاکمی طالقانی، مجلۂ تراثنا، شمارہ اول، ص ۹۵،۱۲۸، ۱۴۰۵ھ ق

۱۱۔ الاربعین، منتجب الدین علی بن عبیداللہ بن بأبویہ الرازی، مدرسۃ الامام المھدیؑ، قم،۱۴۰۸ ھ ق، چاپ اول

۱۲۔ الاربعین، محمت بن ابی مسلم بن ابی الفوارس رازی، میراث حدیث شیعہ، دفتر پنجم، ص ۶۳،۱۶۳، بہ کوشش مھدی مھریزی، علی صدرایی خویی، مرکز تحقیقات دارالحدیث۔

۱۳۔ الارشاد، شیخ مفید محمد بن محمد بن نعمان، موسسۂ آل البیتؑ، ۱۴۱۴ ھ ق،

۱۴۔ ارشاد القلوب، حسن بن محمد دیلمی، دار الاسوہ للطباعہ والنشر، تہران ۱۳۷۵ ھ ش / ۱۴۱۷ ھ ق، چاپ اول

۱۵۔ الاستذکار، یوسف بن عبداللہ بن محمد ابو عمر ابن عبدالبر، دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۱ ھ ق/۲۰۰۰ م

۱۶۔ الاستیعاب، یوسف بن عبداللہ بن محمد ابو عمر ابن عبدالبر، مکتبۃ نہضۃ مصر، قاہرہ

۱۷۔ اُسد الغابہ، عزالدین ابوالحسن علی بن ابی الکرم ابن اثیر جزری، دارالکتاب العربی، بیروت

۱۸۔ الاشعثیات، ابو علی محمد بن محمد بن الاشعث کوفی، مکتبۃ نینوا، تہران

۱۹۔ الاصابہ فی تمییز الصحابہ، احمد بن علی بن حجر عسقلانی، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۵ ھ ق/۱۹۹۵ م، چاپ اول

۲۰۔ اطراف الغرائب و الافراد، محمد بن طاھر ابن قیسرانی مقدسی، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۹ ھ ق،/۱۹۹۸ م، چاپ اول

۲۱۔ الاعتقاد و الھدایۃ الی سبیل الرشاد، ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، عالم الکتب، بیروت، ۱۴۰۵ ھ ق / ۱۹۸۵ م چاپ دوم

۲۲۔ اعتقادات الامامیہ، شیخ صدوق محمد بن علی بن حسین بن بابویہ،

دار المفید، بیروت، ۱۴۱۴ ھ ق، چاپ دوم
۲۳۔ اعلام الدین فی صفات المومنین، حسن بن ابی الحسن دیلمی، موسسة اهل البیتؑ لاحیاء التراث، قم
۲۴۔ الافصاح فی امامة امیر المومنینؑ، شیخ مفید محمد بن محمد بن نعمان، دار المفید للطباعة و النشر، بیروت، ۱۴۱۴ ھ ق/۱۹۹۳ م، چاپ دوم
۲۵۔ امالی ابن سمعون، محمد بن احمد بن اسماعیل ابن سمعون، دار البشائر الاسلامیه، ۱۴۲۳ ھ ق/۲۰۰۲ م
۲۶۔ امالی سید مرتضی، علی بن حسین معروف به سیّد مرتضی، کتابخانۂ آیت اللہ مرعشی نجفی، قم، ۱۳۲۵ ھ ق/۱۹۰۷ م، چاپ اول
۲۷۔ امالی شیخ صدوق، محمد بن علی بن حسین بن بابویه، موسسة البعثه، قم، ۱۴۱۷ ھ ق، چاپ اول
۲۸۔ امالی شیخ مفید، محمد بن محمد بن نعمان، دار المفید، بیروت، ۱۴۱۴ ھ ق، چاپ دوم
۲۹۔ امالی شیخ طوسی، محمد بن حسن طوسی، دار الثقافه، قم، ۱۴۱۴ ھ ق، چاپ اول
۳۰۔ الامالی الخمیسیه، یحیی بن حسین شجری، چاپ مصر
۳۱۔ امالی المحاملی، حسین بن اسماعیل محاملی، المکتبة الاسلامیه، دار ابن القیم، اردن، ۱۴۱۲ ھ ق، چاپ اول
۳۲۔ الامالی المطلقه، احمد بن علی بن حجر عسقلانی، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱۴۱۶ ھ ق/۱۹۹۵ م، چاپ اول
۳۳۔ امتاع الاسماع، تقی الدین احمد بن علی مقریزی، دار الکتب العلمیه، بیروت، ۱۴۲۰ ھ ق، چاپ اول
۳۴۔ الاموال، حمید بن زنجویه، مرکز الملك فیصل، عربستان سعودی، ۱۴۰۶ ھ ق/

۱۹۸۶م، چاپ اول
۳۵۔ انساب الاشراف، احمد بن یحییٰ بن جابر بلاذری، دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۷ھ ق /۱۹۹۶م، چاپ اول
۳۶۔ الایمان، محمد بن یحیی بن ابی عمر عدنی، الدار السلفیه، ۱۴۰۷ھ ق، چاپ اول
۳۷۔ الایمان، محمد بن اسحاق بن یحیی بن منده، موسسة الرساله بیروت

"ب"

۳۸۔ البدایه و النهایه، ابو الفداء اسماعیل بن کثیر دمشقی، چاپ مصر، ۱۳۴۸ھ ق، چاپ اول
۳۹۔ بشارة المصطفیٰ، محمد بن علی طبری، انتشارات اسلامی، قم، ۱۴۲۰ھ ق۔
۴۰۔ بصائر الدرجات، محمد بن حسن صفار، انتشارات اعلمی، تهران، ۱۴۰۴ھ ق/۱۳۶۲ھ ش۔
۴۱۔ بغیة الطلب، عمر بن احمد بن ابی جراده حلبی معروف به ابن عدیم، موسسة البلاغ، بیروت، ۱۴۰۸ھ ق/۱۹۸۸م۔

"ت"

۴۲۔ تاریخ اربل، ابن مستوفی شرف الدین بن ابی البرکات اربلی، وازرة الثقافه والعلوم، بغداد، ۱۹۸۰م
۴۳۔ تاریخ الاسلام، محمد بن احمد ذهبی، دار الکتاب العربی، بیروت، ۱۴۱۰ھ ق، چاپ اول
۴۴۔ تاریخ بغداد، علی بن احمد بن ثابت خطیب بغدادی، دار الکتب العلمیه، بیروت، ۱۴۱۷ھ ق، چاپ اول
۴۵۔ تاریخ جرجان، حمزة بن یوسف سهمی، عالم الکتب، بیروت، ۱۴۰۷ھ ق/ ۱۹۸۷م، بیروت، چاپ چهارم

۴۶۔ تاریخ طبری (تاریخ الامم والملوک)، محمد بن جریر طبری، موسسۃ الاعلمی، بیروت، ۱۴۰۳ ھ ق، چاپ چہارم

۴۷۔ التاریخ الکبیر، محمد بن اسماعیل بخاری، دار الکتب العلمیہ، بیروت

۴۸۔ تاریخ مدینۃ دمشق، علی بن حسن بن ھبۃ اللہ دمشقی معروف بہ ابن عساکر، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۷ ھ ق، چاپ اول

۴۹۔ تاریخ نیشاپور، عبد الغافر بن اسماعیل فارسی، انتشارات جامعۂ مدرسین قسم، ۱۴۰۳ ھ ق / ۱۳۶۲ ھ ش، چاپ اول

۵۰۔ تاویل الآیات الظاھرہ، سیّد شرف الدین استر آبادی، موسسۃ الامام المھدیؑ، ۱۴۰۷ ھ ق، چاپ اول

۵۱۔ التحبیر، عبد الکریم بن محمد سمعانی، مطبعۃ الارشاد، بغداد، ۱۳۹۵ ھ ق / ۱۹۷۵ م

۵۲۔ التحصین، سیّد رضی الدین علی بن موسی معروف بہ ابن طاووس، دار الکتاب جزایری، قم ۱۴۱۳ ھ ق، چاپ اول

۵۳۔ تحف العقول، حسن بن علی بن حسین بن شعبہ حرانی، موسسہ نشر اسلامی، قم، ۱۳۶۳ ھ ش / ۱۴۰۴ ھ ق، چاپ دوم

۵۴۔ التدوین فی تاریخ قزوین، عبد الکریم رافعی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۰۸ ھ ق۔

۵۵۔ تذکرۃ الحفاظ، محمد بن احمد ذھبی، دار احیاء التراث العربی، بیروت، چاپ چہارم

۵۶۔ تذکرۃ الخواص، یوسف بن قزاغلی معروف بہ سبط ابن جوزی، مجمع جہانی اھل بیتؑ، ۱۴۲۶ ھ ق، چاپ اول

۵۷۔ تصحیفات المحدثین، حسن بن عبد اللہ بن سعید عسکری، دار الکتب

العلمیہ، بیروت، ۱۴۰۸ھ ق/۱۹۸۸م، چاپ اول
۵۸۔ تفسیر آیۃ المودہ، احمد بن محمد خفاجی، مجمع احیاء فرہنگ اسلامی، قم، ۱۴۱۲ ھ ق، چاپ اول
۵۹۔ تفسیر بغوی (معالم التنزیل) ، حسین بن مسعود بن محمد بغوی، دار المعرفہ، بیروت، چاپ اول
۶۰۔ تفسیر ابن ابی حاتم، عبدالرحمان بن ابی حاتم محمد بن ادریس رازی، المکتبۃ العصریہ، صیدا، لبنان
۶۱۔ تفسیر حبری، حسین بن حکم حبری، موسسہ آل البیتؑ، بیروت، ۱۴۰۸ ھ ق/۱۹۹۸م، چاپ اول
۶۲۔ تفسیر ابن کثیر (تفسیر القرآن العظیم) ، ابو الفداء اسماعیل بن کثیر دمشقی، دار الاندلس، بیروت
۶۳۔ تفسیر طبری (جامع البیان) ، محمد بن جریر بن رستم طبری، دار الفکر، بیروت، ۱۴۰۸ھ ق/۱۹۸۸م ، چاپ اول
۶۴۔ تفسیر عیاشی، محمد بن مسعود عیاشی، کتابخانہ علمیہ اسلامیہ، تہران
۶۵۔ تفسیر فرات کوفی، فرات بن ابراهیم کوفی، سازمان چاپ و انتشارات و زارت فرہنگ و ارشاد اسلامی، تہران، ۱۴۱۰ھ ق، چاپ اول
۶۶۔ تفسیر قمی، علی بن ابراهیم بن هاشم قمی، دارلکتاب، قم، ۱۴۰۴ ھ ق ، چاپ سوم
۶۷۔ التفضیل، ابو الفتح کراجکی
۶۸۔ تفضیل امیر المومنین، محمد بن محمد بن نعمان معروف بہ شیخ مفید، دار المفید، بیروت، ۱۴۱۴ھ ق/ ۱۹۹۳م، چاپ دوم
۶۹۔ تکلمۃ اکمال الاکمال، محمد بن علی صابونی (برنامہ رایانہ ای المکتبۃ

الاسلامیۃالکبری)۔
۷۰۔ تلخیص المتشابه فی الرسم، احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی، دار طلاس، دمشق، ۱۹۸۵ھ ق، چاپ اول
۷۱۔ التمهید، ابو عمر یوسف بن عبدالله ابن عبدالبر، دارالکتب العلمیه، بیروت، ۱۴۱۹ھ ق/۱۹۸۸ م، چاپ اول
۷۲۔ تنبیه الخواطر (مجموعه ورام)، ورام بن ابی فراس، دار صعب، دار معارف، بیروت۔
۷۳۔ تنبیه الغافلین، محسن بن محمد بن کرامه جشمی، مرکز الغدیر للدراسات الاسلامیه، ۱۴۲۰ھ ق/۲۰۰۰م۔
۷۴۔ التنبیه و الرد، ابو الحسین محمد بن احمد بن عبدالرحمان ملطی، مکتبة المثنی، بغداد، و مکتبة المعارف، بیروت، ۱۳۸۸ھ ق/۱۹۶۸م۔
۷۵۔ توضیح الدلائل، شهاب الدین احمد بن جلال الدین ایجی، مجمع جهانی اهل بیتؑ، ۱۴۲۸ھ ق، چاپ اول
۷۶۔ تهذیب الکمال، ابو الحجاج یوسف مزی، موسسة الرساله، بیروت، ۱۴۰۶ھ ق /۱۹۸۵م، چاپ چهارم۔
۷۷۔ تهذیب التهذیب، احمد بن علی بن حجر ابن حجر عسقلانی، دار الفکر، بیروت، ۱۴۰۴ھ ق/۱۹۷۵م۔
۷۸۔ تیسیر المطالب، ابو طالب یحییٰ بن حسین بن هارون، موسسة الاعلمی، بیروت، ۱۳۹۵ھ ق/۱۹۷۵م۔

"ث"

۷۹۔ الثاقب فی المناقب، محمد بن علی طوسی معروف به ابن حمزه، مؤسسهٔ انصاریان، قم، ۱۴۱۲ھ ق، چاپ سوّم۔

"ج"

۸۰۔الجامع، معمر بن راشد، (ضمیمۂ مصنف عبدالرزاق چاپ شدہ است)

۸۱۔الجامع الکبیر، (سنن ترمذی) ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی، دار الغرب الاسلامی، بیروت، ۱۹۹۸،ہ ق، چاپ دوم۔

۸۲۔جامع مسانید ابی حنیفه، ابوالموید محمد بن محمود خوارزمی، دار الکتب العلمیه، بیروت۔

۸۳۔جزء حسن بن عرفه، حسن بن عرفه، عبدی، (برنامۂ رایانه ای المکتبة الاسلامیه)

۸۴۔ جزٔ حمیری، علی بن محمد حمیری، مکتبة الرشید، ریاض، ۱۴۱۸، ہ ق/ ۱۹۹۸م، چاپ اول۔

۸۵۔ جزء ابن غطریف، محمد بن احمد بن غطریف، دار البشائر الاسلامیه، ۱۴۱۷ہ ق/۱۹۱۷م چاپ اول۔

۸۶۔ جوامع الجامع، ابوعلی فضل بن حسن طبرسی، موسسۂ نشر اسلامی، ۱۴۱۸ ہ ق، چاپ اول۔

۸۷۔ الجواهر المضیئه، عبدالقادر بن محمد قرشی بغدادی۔

۸۸، جواهر المطالب، محمد بن احمد باعونی، مجمع احیاء فرهنگ اسلامی، قم ۱۴۱۵ ہ ق، چاپ اول۔

"ح"

۸۹۔ گیاة الحیوان، کمال الدین دمیری، المکتبة التجاریه، مصر۔

۹۰۔حدیث ابن مخلد، محمد بن محمد بن محمد ابن مخلد، (مجموع فیه عشرة اجزاء حدیثیه) دار البشائر الاسلامیه، بیروت، ۱۴۲۲ ہ ق /۲۰۰۱م۔

۹۱۔حلیة الاولیاء، ابو نعیم اهمد بن عبدالله اصفهانی، مکتبة الخانجی، قاهرة،

۱۳۱۵ ھ ق/۱۹۳۲م۔

"خ"

۹۲۔خصائص الائمه، محمد بن حسین بن موسی معروف به سید رضی، انتشارات آستان قدس رضوی، ۱۴۰۶ ھ ق۔

۹۳۔ خصائص الوحی المبین، یحیی بن حسن ابن بطریق حلی، دار القرآن الکریم، قم، ۱۴۱۷ ھ ق، چاپ اول۔

۹۴۔الخصال، شیخ صدوق محمد بن علی بن حسین، انتشارات اسلامی، قم، ۱۴۱۷ ھ ق/۱۳۶۲ ھ ش۔

"د"

۹۵۔الدر النظیم، یوسف بن حاتم شامی، انتشارات اسلامی، قم، ۱۴۲۰ ھ ق، چاپ اول۔

۹۶۔الدرر، ابو عمر یوسف بن عبداللہ اب عبدالبر، چاپ مصر، ۱۳۸۶ ھ ق/۱۹۶۶م۔

۹۷۔ الدر المنثور، عبدالرحمان بن ابی بکر سیوطی، دار الطباعة للنشر، بیروت۔

۹۸۔ دعائم الاسلام، قاضی نعمان بن محمد مغربی، دار المعارف، قاهره، ۱۳۸۳ ھ ق/۱۹۶۳م۔

۹۹۔الدعوات، قطب الدین سعید بن هبةالله راوندی، مدرسة الامام المهدیؑ، قم، ۱۴۰۷ ھ ق، چاپ اول۔

۱۰۰۔دلائل الامامه، محمد بن جریر بن رستم طبری، موسسة العبثه، قم ۱۴۱۳ ھ ق، چاپ اول۔

۱۰۱۔ دلائل الصدق، محمد بن حسن مظفر، موسسة آل البیتؑ لاحیاء التراث، قم، ۱۴۲۶ ھ ق، چاپ اول۔

۱۰۲۔دلائل النبوة، اسماعیل بن محمد اصفهانی، دار طیبه، ریاض، ۱۴۰۹ ھ ق، چاپ

اول۔
۱۰۳۔دلائل النبوة، ابوبکر احمد بن حسین بیهقی،دار الکتب العلمیه، بیروت، ۱۴۰۵ھ ق/۱۹۸۵م، چاپ اول۔

"ذ"

۱۰۴۔ ذخائر العقبی،محب الدین احمد بن عبدالله طبری، مکتبة القدسی، قاهره،۱۳۵۶ھ ق۔
۱۰۵۔ ذخیره الحفاظ، محمد بن طاهر ابن قیسرانی مقدسی، دار السلف، ریاض، ۱۴۱۶ ھ ق/۱۹۹۶م، چاپ اول۔
۱۰۶۔الذریة الطاهره، ابو بشر محمد بن احمد دولابی، موسسه انتشارات اسلامی، قم، ۱۴۰۷ھ ق۔
۱۰۷۔ ذکر اخبار اصفهان، ابو نعیم احمد بن عبدالله اصفهانی، ۱۹۳۴م، چاپ لیدن۔
۱۰۸۔ذیل تاریخ بغداد، محمد بن محمود بن حس معروف نه اب بخار، دار الکتب العلمیه،بیروت۔
۱۰۹۔ ذیل اللآلی، عبدالرحمان سیوطی، چاپ هند۔
۱۱۰۔ رسائل المرتضی، علی بن حسین بن موسی معروف به سید مرتضی، دار القرآن الکریم، قم،۱۴۰۵ھ ق۔
۱۱۱۔ ربیع الابرار، محمود بن عمر زمخشری، مطبعة العانی، بغداد، ۱۴۰۰ھ ق/۱۹۸۰م۔
۱۱۲۔ روضة الواعظین، محمد بن حسن فتال فارشی نیشابوری، منشورات رضی، قم۔
۱۱۳۔ الروضة فی فضائل امیرالمومنین علیہ السلام، شاذان بن جبرئیل قمی، ۱۴۲۳ ھ ق، چاپ اول۔

۱۱۴۔الریاض النضرہ، محب الدین احمد بن عبداللہ طبری، چاپ مصر، ۱۳۷۲ھ ق۔

"ز"

۱۱۵۔زین الفتی، احمد بن محمد عاصمی، مجمع احیاء فرہنگ اسلامی، قم، ۱۴۱۸ھ ق، چاپ اول۔

"س"

۱۱۶۔سبل الھدی و الرشاد، محمد بن یوسف صالحی شامی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۴ھ ق، چاپ اول۔

۱۱۷۔سنن الترمزی، ابو عیسی محمد بن عیسی ترمزی، دار الفکر، بیروت، ۱۴۰۳ھ ق، چاپ دوم۔

۱۱۸۔ سنن الدار قطنی، ابو الحسن علی بن عمر دار قطنی، عالم الکتب، بیروت، ۱۴۰۶ھ ق، چاپ چھارم۔

۱۱۹۔سنن الدارمی، عبداللہ بن عبدالرحمان دارمی، دار احیاء السنۃ النبویہ۔

۱۲۰۔سنن ابی دائود، سلیمان بن اشعث سجستانی، المکتبۃ التجاریہ، مصر، ۱۳۶۹ھ ق/۱۹۵۰م، چاپ دوم۔

۱۲۱۔ سسن ابن ماجہ، محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی، المکتبۃ العلمیہ، بیروت۔

۱۲۲۔السنن الکبری، احمد بن شعیب نسائی، موسسۃ الرسالہ، بیروت، ۱۴۲۱ھ ق/۲۰۰۱م، چاپ اول۔

۱۲۳۔السنن الکبری، ابوبکر احمد بن حسین بیقھی، دار صادر، بیروت۔

۱۲۴۔ النسۃ، ابن ابی عاصم عمرو بن ضحاك، دار الصمیعی، ریاض، ۱۴۱۹ھ ق، چاپ اول۔

۱۲۵۔ السنۃ، ابو بکر خلال احمد بن محمد بن ھارون، دار الرایہ، ریاض، ۱۴۱۵ھ ق/

۱۹۹۴م، چاپ دوم۔
۱۲۶۔السنة، محمد بن ابی نصر مروزی، موسسة الکتب الثقافیه،۱۴۰۸ھ ق/۱۹۸۸م، چاپ اول۔
۱۲۷۔السنة، عبداللہ بن احمد بن حنبل،دار الکتب العلمیه، بیروت، ۱۴۱۴ ھ ق/ ۱۹۹۴م، چاپ دوم۔
۱۲۸۔سیر اعلام النبلاء، محمد بن احمد ذهنی، موسسة الرساله، بیروت، ۱۴۰۶ھ ق، چاپ چهارم۔
"ش"
۱۲۹۔شرح الاخبار، قاضی نعمان بن محمد مغربی، موسسة النشر الاسلامی، قم ۱۴۱۴ ھ ق، چاپ دوم۔
۱۳۰۔ شرح اصول اعتقاد اهل السنه و الجماعه، هبة الله بن حسن لالکائي طبری، دار طیبه، ریاض۔
۱۳۱۔شرح دیوان امیر المومنین، کمال الدین حسین بن معین الدین میبدی، سازمان چاپ و انتشارات وزارت فرهنگ و ارشاد اسلامی، تهران، میراث مکتوب، ۱۳۷۹ ھ ش، چاپ اول۔
۱۳۲۔شرح زرقانی بر موطا مالك، محمد بن عبدالباقی زرقانی، دارالکتب العلمیه، ۱۴۱۱ھ ق، چاپ اول۔
۱۳۳۔شرح مذاهب اهل السنه، ابو حفص عمر بن احمد بن شاهین، موسسة قرطبه، بیروت، ۱۴۱۵ ھ ق/۱۹۹۵م، چاپ اول۔
۱۳۴۔شرح مشکل الآثار، ابو جعفر احمد بن محمد بن طحاوی، موسسة الرساله، بیروت ۱۴۱۵ ھ ق، چاپ اول۔
۱۳۵۔شرح نهج البلاغه، عبدالحمید بن ابی الحدید، دار الکتب العلمیه، بیروت،

۱۳۸۵ ھ ق، چاپ اول۔
۱۳۶۔شرف اصحاب الحدیث، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی، دار احیاء السنۃ النبویہ،آنکارا۔
۱۳۷۔شرف النبی، ابو سعید عبدالملك بن ابی عثمان محمد خر گوشی نیشابوری، انتشارات بابك، تہران، ۱۳۶۱ ھ ش، چاپ اول۔
۱۳۸۔الشریعہ، ابوبکر محمد بن حسین آجری، دار الوطن للنشر، ریاض، ۱۴۲۰ھ ق/۱۹۹۹م، چاپ دوم۔
۱۳۹۔الشفا، قاضی عیاض دار الکتب العلمیہ، بیروت۔
۱۴۰۔ شواھد التنزیل، ابو القاسم عبیداللہ بن عبداللہ حسکانی نیشابوری، مجمع احیاء فرھنگ اسلامی، قم، ۱۴۲۷ھ ق/۱۳۸۵ھ ش، چاپ سوم۔

"ص"

۱۴۱۔ صحیح بخاری، محمد بن اسماعیل بخاری، دار القلم، بیروت، ۱۴۰۷ ھ ق، چاپ اول۔
ٔز۔ صحیح ابن حبان=الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان۔
۱۴۲۔صحیح مسلم، مسلم بن حجاج قشیری نیشابوری، دار احیاء الکتب العربیہ، مصر، ۱۳۷۴ ھ ق/۱۹۵۵م۔
۱۴۳۔صحیفۃ الرضاؑ، مدرسۃ الامام المھدیؑ، قم، ۱۴۰۸ھ ق /۱۳۶۶ھ ش۔
۱۴۴۔الصراط المستقیم، علی بن یونس بیاضی، المکتبۃ المرتضویہ، ۱۳۸۴ ھ ق، چاپ اول۔
۱۴۵۔ صفات الشعیہ، محمد بن علی بن حسین بن بابویہ قمی معروف بہ شیخ صدوق، موسسۂ انتشارات فراھانی، تہران۔
۱۴۶۔ صفۃ النفاق، ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی، دار البشائر الاسلامیہ،

بیروت، ۱۴۲۲ ھ ق/۲۰۰۱م، چاپ اول۔

۱۴۷۔ الصواعق المحرقه، احمد بن محمد بن علی ابن حجر هیتمی مکی، موسسة الرساله، بیروت، ۱۴۱۷ ھ ق، چاپ اول۔

"ض"

۱۴۸۔ الضعفاء الکبیر، محمد بن عمر و عقیلی، دار الکتب العلمیه، بیروت، چاپ اول۔

"ط"

۱۴۹۔ طبقات الحفاظ، عبدالرحمان سیوطی، دار الکتب العلمیه، بیروت ۱۴۰۳، ھ ق۔

۱۵۰۔ طبقات الشافعیه، عبدالوهاب بن علی سبکی، ۱۳۸۳ھ ق/۱۹۶۴م، مطبعة عیسی البابی و شرکاه۔

۱۵۱۔ طبقات المحدثین باصفهان، عبدالله بن محمد بن جعفر بن حیان ابو الشیخ اصفهانی، موسسة الرساله، بیروت، ۱۴۱۲ ھ ق/۱۹۹۲م چاپ دوم۔

۱۵۲۔ الطبقات الکبری، محمد بن سعد بن منیع، دار الکتب العلمیه، بیروت، ۱۴۱۰ھ ق/۱۹۹۰م، چاپ اول، وادامه اش، چاپ مکتبة الصدیق، طائف۔

۱۵۳۔ الطرائف، سید رضی الدین ابن طائووس، چاپخانه خیام، قم ۱۴۰۰ھ ق۔

"ع"

۱۵۴۔ العقد الفرید، احمد بن محمد ابن عبدارنه، دار الکتب العلمیه، بیروت، ۱۴۰۷ھ ق/۱۹۸۷م، چاپ سوم۔

۱۵۵۔ العقد النضید، محمد بن حسن قمی، دار الحدیث، قم ۱۴۲۳ھ ق/۱۳۸۲ھ ش، چاپ اول۔

۱۵۶۔ العلل، ابو الحسن علی بن عمر دار قطنی، دار طیبه، ریاض، ۱۴۰۵ ھ ق/۱۹۸۵م،

چاپ اول۔

۱۵۷۔ علل الشرائع، شیخ صدوق محمد بن علی بن حسین، منشورات المکتبة الحیدریه، نجف، ۱۳۸۶ھ ق۔

۱۵۸۔اللعل المتناهیه، ابوالفرج عبدالرحمان ابن جوزی، دارا کتب العلمیه، بیروت،۱۴۰۳ھ ق/۱۹۸۳م، چاپ اول۔

۱۵۹۔ العمده، ابن بطریق یحیی بن حسن حلی، انتشارات اسلامی، قم، ۱۴۰۷ھق۔

۱۶۰۔عیون الاخبار، عبدالله بن مسلم بن قتینه، دارالکتب العلمیه، بیروت، ۱۴۰۶ھ ق/۱۹۸۶م، چاپ اول۔

۱۶۱۔عیون الاخبار،ابو المعالی محمد بن علی حسینی بغدادی، نسخه عکسی شماره۱۳۲، کتابخانه آیت الله مرعشی نجفی(اصل آن درکتابخانه واتیکان است)۔

۱۶۲۔عیون اخبار الرضاؑ، شیخ صدوق محمد بن علی بن حسین بن بابویه قمی، موسسة الاعلمی، بیروت، ۱۴۰۴ھق/۱۹۸۴م، چاپ اول۔

۱۶۳۔عیون الحکم والمواعظ، علی بن محمد لیثی واسطی، دارالحدیث، چاپ اول۔

۱۶۴۔ عوالی اللآلی، علی بن ابراهیم احسائی معروف به ابن ابی جمهور، ۱۴۰۳ھ ق/۱۹۸۳م۔

"غ"

۱۶۵۔الغارات، ابراهیم بن محمد ثقفی اصفهانی، تحقیق، سید جلال الدین ارموی محدث۔

۱۶۶۔غریب الحدیث، ابوالفرج عبدالرحمان ابن جوزی، دارالکتب العلمیه،۱۴۰۵ھ ق/۱۹۸۵م، چاپ اول۔

۱۶۷۔غریب الحدیث، احمد بن محمد بن ابراهیم خطابی بستی، جامعة اُمّ القری،

مکہ، ۱۴۰۲ھ ق، چاپ اول۔

۱۶۸۔ الغریبین، ابو عبید احمد بن محمد ہروی صاحب ازہری، المکتبۃ العصریہ صیدا۔ بیروت، و مکتبۃ مصطفی الباز، عربستان سعودی۔۱۴۱۹ھ ق/۱۹۹۹م، چاپ اول۔

۱۶۹۔ الغیبہ، محمد بن ابراھیم نعمانی، انوار الھدی، ۱۴۲۲ھ ق، چاپ اول۔

"ف"

۱۷۰۔ الفائق فی غریب الحدیث، محمود بن عمر زمخشری،ناشر، عیسی البابی و شرکاہ، چاپ دوم۔

۱۷۱۔فتح الباری، احمدبن علی بن حجر عسقلانی، دارالفکر،بیروت، ۱۴۱۴ھ ق/۱۹۹۳م، چاپ دوم۔

۱۷۲۔فرائد السمطین، ابراھیم بن محمد جوینی، موسسۃ المحمودی، بیروت، ۱۴۰۰ھ ق، چاپ اول۔

۱۷۳۔فردوس الاخبار، شیرویہ بن شھر دار بن شیرویہ دیلمی، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۰۶ھ ق/۱۹۸۶، چاپ اول۔

۱۷۴۔ الفصول المختارہ، محمد بن محمد بن نعمان معروف بہ شیخ مفید، الموتمر العالمی لالفیۃ شیخ المفید، قم، ۱۴۱۳ھ ق، چاپ اول۔

۱۷۵۔ الفصولالمھمۃ، ابن صباغ علی بن محمد بن احمد ، دارالحدیث، قم ۱۴۲۲ ھ ق، چاپ اول۔

۱۷۶۔الفضائل، ابوالفضل سد ید الدین شاذان بن جبرئیل قمی، نجف، منشورات المکتبۃ الحیدریہ، ۱۳۸۱ھ ق/۱۹۶۲م۔

۱۷۷۔فضائل الاشھر الثلاثہ، محمدبن علی بن حسین شیخ صدوق، دار المحجۃ البیضاء، بیروت ۱۴۱۲ھ ق/۱۹۹۲م ، چاپ دوم۔

۱۷۸۔ فضائل الخلفاء الراشدین، ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفهانی(برنامه رایانه ای المکتبة الشامله)
۱۷۹۔فضائل الشیعه، شیخ صدوق، محمد بن علی بن حسین بن بابویه ، موسسه انتشارات فراهانی، تهران۔
۱۸۰۔فضائل الصحابه، احمد بن محمد بن حنبل ، چاپ بیروت، ۱۴۰۳ ھ ق/۱۹۸۳م، چاپ اول۔
۱۸۱۔فضائل الصحابه، احمد بن شعیب نسائی، دار الکتب العلمیه، بیروت، ۱۴۰۵ھ ق/۱۹۸۴م، چاپ اول۔
۱۸۲۔فضائل فاطمه، ابو حفص عمر بن احمد بن شاهین(مجموع فیه من مصنفات ابن شاهین)، دار ابن الاثیر، کویت ۱۴۱۵ھ ق/ ۱۹۹۴م، چاپ اول۔
۱۸۳۔فضائل فاطمه، ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشابوری، دار الفرقان، قاهره، ۱۴۲۹ھ ق/۲۰۰۸م، چاپ اول۔
۱۸۴۔الفقیه و المتفقه، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی، دار ابن الجوزی، ریاض، ۱۴۲۱ھ ق، چاپ دوم۔
۱۸۵۔فلاح السائل، سید رضی الدین علی بن موسی بن جعفر ابن طائووس، مرکز انتشارات دفتر تبلیغات اسلامی، قم، ۱۴۱۹ھ ق/۱۳۷۷ھ ش، چاپ اول۔
۱۸۶۔الفوائد المنتقاة، محمد بن علی صوری، دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ ق/۱۹۸۷م، چاپ اول۔
۱۸۷۔فوائد تمام، تمام بن محمد رازی، مکتبة الرشید، ریاض، ۱۴۱۲ھ ق، چاپ اول۔

"ک"

۱۸۸۔الکافی، محمد بن یعقوب کلینی، دار الکتب الاسلامیه، تهران، ۱۳۶۷ھ ش،

چاپ سوم۔
۱۸۹۔الکامل فی ضعفاء الرجال، ابو احمد عبداللہ بن عدی، دار الفکر، بیروت، ۱۴۰۹ھ ق/۱۹۸۸م، چاپ سوم۔
۱۹۰۔ کشف الاستار، ابوالحسن علی بن ابی بکر ھیثمی، موسسۃ الرسالہ، بیروت ۱۴۰۴ھ ق/۱۹۸۴م، چاپ دوم۔
۱۹۱۔ کشف الغمہ، علی بن عیسی اربلی، مجمع جھانی اھل بیتؑ، ۱۴۲۶ ھ ق، چاپ اول۔
۱۹۲۔ کشف الیقین، علامہ حلی حسن بن یوسف بن مطھر، مجمع احیاء فرھنگ اسلامی، قم ۱۴۱۳ھ ق، چاپ اول۔
۱۹۳۔ کفایۃ الطالب، محمد بن یوسف گنجی، دار احیاء تراث اھل البیتؑ، ۱۴۰۴ھ ق/۱۳۶۳ھ ش، چاپ سوم۔
۱۹۴۔ کمال الدین، شیخ صدوق محمد بن علی، بن حسین بن بابویہ، موسسۃ النشر الاسلامی، قم، ۱۴۰۴ھ ق/۱۳۶۳ھ ش۔
۱۹۵۔ کنز العمال، علی متقی ھندی، موسسۃ الرسالہ، بیروت، ۱۴۰۹ھ ق۔
۱۹۶۔ کنز الفوائد، ابو الفتح کراجکی، مکتبۃ المصطفوی، قم، ۱۳۶۹ ھ ش، چاپ دوم۔
۱۹۷۔الکنی والاسماء ،ابوبشر محمد بن احمد دولابی، دار ابن حزم، بیروت،۱۴۲۱ھ ق/۲۰۰۰م، چاپ اول۔

”ل“

۱۹۸۔اللآلی المصنوعہ، عبدالرحمان سیوطی، دار المعرفۃ، بیروت، ۱۴۰۱ھ ق، چاپ سوم۔
۱۹۹۔لسان المیزان،احمد بن علی بن حجر عسقلانی، دار احیاء التراث العربی،

بیروت، ۱۴۱۶ ھ ق، چاپ اول۔

۲۰۰۔لسان العرب، محمد بن مکرم ابن منظور، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۰۸ ھ ق/۱۹۸۸م، چاپ اول۔

"م"

۲۰۱۔ مئة منقبة، محمد بن علی قمی، مدرسة الامام المهدیؑ، قم ۱۴۰۷ ھ ق، چاپ اول

۲۰۲۔ المتفق و المفترق، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی، دار القادری، دمشق، ۱۴۱۷ ھ ق/۱۹۹۷م، چاپ اول

۲۰۳۔ المؤتلف و المختلف، ابو الحسن علی بن عمر دار قطنی، دارلغرب الاسلامی، بیروت، ۱۴۰۶ ھ ق/۱۹۸۶م، چاپ اول

۲۰۴۔المجروحین، محمد بن حبان بن احمد، دار الباز، مکه۔

۲۰۵۔ مجمع البیان، ابو علی فضل بن حسن طبرسی، مؤسسة الاعلمی، بیروت، ۱۴۱۵ ھ ق/۱۹۹۵م، چاپ اول

۲۰۶۔ مجمع الزوائد، ابو الحسن علی بن ابی بکر هیثمی، دارالکتب العلمیه، بیروت، ۱۴۰۸ ھ ق۔

۲۰۷۔ المحاسن، احمد بن محمد بن خالد برقی، المجمع العالمی لاهل البیتؑ، قم ۱۴۱۶ ھ ق، چاپ دوم

۲۰۸۔ محاسن الازهار، حمید بن احمد محلی یمنی، مجمع احیاء الثقافة الاسلامیه، قم، ۱۴۲۲ ھ ق، چاپ اول

۲۰۹۔ المحاسن و المساوی، ابراهیم بن محمد بیهقی، دار احیاء العلوم، بیروت، ۱۴۰۸ ھ ق/۱۹۸۸م، چاپ اول

۲۱۰۔ المحتضر، حسن بن سلیمان حلی، المطبعة الحیدریه، نجف، عراق، ۱۴۲۴ ھ

ق/۱۳۸۲ ھ ش، چاپ اول

۲۱۱۔ المختار من مناقب الأخیار، مبارك بن محمد ابن اثیر جزری، مرکز زائد للتراث والتاریخ، ۱۴۲۴ ھ ق/۲۰۰۳ م، چاپ اول

۲۱۲۔ مختصر بصائر الدرجات، حسن بن سلیمان حلّی، المطبعة الحیدریّه، نجف، عراق، ۱۳۷۰ ھ ق /۲۰۰۳م، چاپ اول

۲۱۳۔ مروج الذهب،علی بن حسین مسعودی، دارالاندلس، بیروت، ۱۳۸۵ ھ ق/۱۹۶۵، چاپ اول

۲۱۴۔ المستدرك علی الصحیحین، ابو عبدالله محمد بن عبدالله حاکم نیشاپوری، دار المعرفه، بیروت۔

۲۱۵۔ المسترشد، محمد بن جریر بن رستم طبری، موسسة الثقافة الاسلامیه، قم ۱۴۱۵ ھ ق، قم

۲۱۶۔ مسند احمد، احمد بن محمد بن حنبل، موسسة الرساله، بیروت، ۱۴۲۰ ھ ق /۱۹۹۹ م، چاپ دوم (شماره حدیث ها از این چاپ است، و شماره صفحات از چاپ اول کتاب است)

۲۱۷۔ مسند ابن جعد، علی بن جعد، موسسه نادر، بیروت، ۱۴۱۰ ھ ق/۱۹۹۰م، چاپ اول

۲۱۸۔ مسند حمیدی، عبدالله بن زبیر حمیدی، عالم الکتب، بیروت۔

۲۱۹۔ مسند ابی حنیفه، ابو نعیم احمد بن عبدالله اصفهانی، مکتبة الکوثر، ریاض، ۱۴۱۵ ھ ق/۱۹۹۴ م، چاپ اول

۲۲۰۔ مسند ابن راهویه، اسحاق بن ابراهیم بن مخلف حنظلی، مکتبة الایمان، میدنه، ۱۴۲۱ ھ ق/۱۹۹۱ م، چاپ اول

۲۲۱۔ مسند سعد بن ابی وقاص، احمد بن ابراهیم دورقی، دارالبشائر

الاسلامیه، ۱۴۰۷ ه‍ ق/۱۹۸۷م، چاپ اول

۲۲۲۔ مسند الشاشی، هیثم بن کلیب شاشی، مکتبة العلوم والحکم، مدینه، ۱۴۱۰ ه‍ ق، چاپ اول

۲۲۳۔ مسند الشهاب، عبدالله بن محمد بن سلامه قضاعی، موسسة الرساله، بیروت، ۱۴۰۷ ه‍ ق/۱۹۸۶م، چاپ دوم

۲۲۴۔ مسند الصحابه، محمد بن هارون رویانی، دار الکتب العلمیه، بیروت، ۱۴۱۷ ه‍ ق/۱۹۸۷م، چاپ اول

۲۲۵۔ مسند ابی یعلی، ابو یعلی احمد بن مثنی موصلی، ۱۴۱۰ ه‍ ق/۱۹۸۹م، چاپ دوم

۲۲۶۔ مشکاة الانوار، ابو الفضل علی طبرسی، دار الحدیث، قم، ۱۴۱۸ ه‍ قم، چاپ اول

۲۲۷۔ المشیخة البغدادیه، ابوطاهر سلفی، نسخۂ عکسی شماره ۳۷۷، کتابخانۂ آیت الله مرعشی نجفی۔

۲۲۸۔ المشیخة الصغری، ابو علی حسن بن احمد بن ابراهیم ابن شاذان، مکتبة الغرباء الأثریّه، مدینه، ۱۴۱۹ ه‍ ق/۱۹۹۸م، چاپ اول

۲۲۹۔ مصابیح السنّة، حسین بن مسعود بغوی، دار المعرفه، بیروت، ۱۴۱۶ ه‍ ق/۱۹۹۵م، چاپ اول

۲۳۰۔ المصنّف، ابوبکر عبدالله بن محمّد ابن ابی شیبه، دار الکتب العلمیّه، بیروت، ۱۳۱۶ ه‍ ق/۱۹۹۵م، چاپ اول

۲۳۱۔ المصنّف، عبدالرزّاق بن همّام صنعانی، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱۴۰۳ ه‍ ق/۱۹۸۳م،

۲۳۲۔ مطالب السؤول، محمد بن طلحه شافعی، مؤسسه ام القری۔

۲۳۳۔ المطالب العالیه، احمد بن علی بن حجر عسقلانی، موسسه قرطبه، ۱۴۱۸ ه‍ ق/۱۹۹۷م، چاپ اول

۲۳۴۔ معارج الوصول، جمال الدین محمد بن یوسف زرندی شافعی، مجمع احیاء فرھنگ اسلامی، قم، ۱۴۲۵ ھ‍ق/۱۳۸۳ ھ‍ش، چاپ اول

۲۳۵۔ المعارف، عبداللہ بن مسلم ابن قتیبہ دینوری، دارالمعارف، مصر، چاپ دوم

۲۳۶۔ معانی الاخبار، شیخ صدوق، محمد بن علی بن حسین بن بابویہ قمی، انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامعۂ مدرّسین، قم، ۱۳۶۱ ھ‍ش۔

۲۳۷۔ المعجم، احمد بن محمد بن زیاد ابن اعرابی، دار ابن الجوزی، عربستان سعودی، ۱۴۱۸ ھ‍ق/۱۹۹۷م، چاپ اول

۲۳۸۔ المعجم، ابوبکر اسماعیلی احمد بن ابراھیم بن اسماعیل، مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ، ۱۴۱۰ ھ‍ق/۱۹۹۰م، چاپ اول

۲۳۹۔ المعجم الاوسط، ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، مکتبۃ المعارف، کویت، ۱۴۱۵ ھ‍ق، چاپ اول

۲۴۰۔ معجم الشیوخ، محمد بن احمد بن جمیع صیداوی، موسسۃ الرسالہ، بیروت، ۱۴۰۷ ھ‍ق/۱۹۷۸م، چاپ دوم

۲۴۱۔ معجم شیوخ ابی یعلی، ابو یعلی احمد بن علی بن مثنی موصلی، دارالمأمون للتراث، بیروت، ۱۴۱۰ ھ‍ق/۱۹۸۹م، چاپ اول

۲۴۲۔ المعجم الکبیر، ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، مکتبۃ ابن تیمیہ، قاھرہ۔

۲۴۳۔ معدن الجواھر، ابو الفتح محمد بن علی کراجکی، قم، ۱۳۹۴ ھ‍ق، چاپ دوم

۲۴۴۔ معرفۃ التذکرۃ، محمد بن طاھر مقدسی معروف بہ ابن قیسرانی، موسسۃ الکتب الثقافیہ، بیروت، ۱۴۰۶ ھ‍ق/۱۹۸۵م، چاپ اول

۲۴۵۔ معرفۃ السنن و الآثار، ابوبکر احمد بن حسین بیھقی، چاپ مصر، ۱۴۱۱ ھ

ق/۱۹۹۱م۔
۲۴۶۔ معرفة الصحابة، ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ ق/۲۰۰۲م، چاپ اول
۲۴۷۔ معرفة علوم الحدیث، ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، المکتب التجاری للطباعة و التوزیع و النشر، بیروت
۲۴۸۔ المعیار و الموازنہ، ابو جعفر اسکافی محمد بن عبداللہ معتزلی، ۱۴۰۲ھ ق/۱۹۸۱م، بیروت، چاپ اول
۲۴۹۔ مقتل الحسینؑ، موفق بن احمد معروف بہ خطیب خوارزمی، مکتبة المفید، قم
۲۵۰۔ المناقب، خطیب خوارزمی موفق بن احمد، انتشارات اسلامی، قم، ۱۴۱۴ھ ق، چاپ دوم
۲۵۱۔ مناقب آل ابی طالب، محمد بن علی بن شہر آشوب، دار الاضواء، بیروت ۱۴۱۲ھ ق/۱۹۹۱م، چاپ دوم
۲۵۲۔ مناقب امیر المومنینؑ، محمد بن سلیمان کوفی، مجمع احیاء فرہنگ اسلامی، قم، ۱۳۸۱ھ ش، چاپ دوم
۲۵۳۔ مناقب اهل البیتؑ، علی بن محمد واسطی معروف بہ ابن مغازلی، مجمع تقریب بین مذاهب اسلامی، ۱۴۲۷ھ ق، چاپ اول
۲۵۴۔ مناقب امیر المومنینؑ از مسند کلابی، عبدالوهاب بن حسن کلابی (چاپ شدہ در آخر کتاب مناقب علی بن ابی طالب تألیف ابن مغازلی)، المطبعة الاسلامیہ، تہران، ۱۳۹۴ھ ق۔
۲۵۵۔ المنتخب من ذیل المذیل، محمد بن جریر بن یزید طبری، چاپ شدہ در پایان تاریخ طبری۔

۲۵۶۔ منہاج السنہ، ابو العباس احمد بن تیمیہ، دار النشر و موسسہ القرطبہ، بیروت، ۱۴۰۶ ھ ق، چاپ اول
۲۵۷۔ المنتظم، ابو الفرج عبدالرحمان بن علی ابن جوزی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۲ ھ ق/۱۹۹۲ م، چاپ اول
۲۵۸۔ موضح الاوهام، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی، دار الباز، مکہ، ۱۴۰۷ ھ ق/۱۹۸۷م، چاپ اول
۲۵۹۔ الموضوعات، ابو الفرج عبدالرحمان بن علی بن جوزی، مکتبۃ السلفیۃ، مدینہ، ۱۳۸۶ ھ ق، چاپ اول
۲۶۰۔ میزان الاعتدال، محمد بن احمد ذہبی، دار الفکر، بیروت۔

''ن''

۲۶۱۔ نزہۃ الأبصار، علی بن مہدی مامطیری، مجمع جهانی تقریب بین مذاهب اسلامی، ۱۴۳۰ ھ ق/۲۰۰۹م، چاپ اول
۲۶۲۔ نزہۃ المحاسن و منتخب النفائس ، عبدالرحمان بن عبدالسلام صفوری شافعی، ناشر: مصطفی الحلبی البابی، مصر، ۱۳۸۷ ھ ق/۱۹۶۷م، چاپ سوم
۲۶۳۔ نظم در رالسمطین، جمال الدین محمد بن یوسف زرندی حنفی، مطبعۃ القضاء، نجف، ۱۳۷۷ ھ ق/۱۹۵۸م، چاپ اول
۲۶۴۔ النکت الاعتقادیۃ، محمد بن محمد بن نعمان معروف بہ شیخ مفید، دار المفید للطباعۃ و النشر، بیروت، ۱۴۱۴ ھ ق/۱۹۹۳م، چاپ دوم
۲۶۵۔ النهایہ، ابو السعادات مبارك بن محمد ابن اثیر جزری، موسسہ اسما عیلیان، قم، ۱۳۶۳، چاپ چهارم
۲۶۶۔ نہج الایمان، علی بن یوسف ابن جبر، مجتمع امام ہادیؑ، مشہد، ۱۴۱۸ ھ ق، چاپ اول

۲۶۷۔ نهج البلاغه، ابو الحسن محمد بن حسن موسوی معروف به سیّد رضی ، بافهرست برداری صبحی صالح، دار الهجره، قم۔

”و“

۲۶۸۔ الوافی بالوفیات، صفدی، دار احیاء التراث، بیروت، ۱۴۲۰ھ ق/۲۰۰۰م،

۲۶۹۔ الوسیط ، علی بن احمد واحدی نیشاپوری، دارالکتب العلمیه، بیروت، ۱۴۱۵ھ ق/۱۹۹۴م، چاپ اول

۲۷۰۔ وسیلة المتعبدین، عمر بن محمد بن خضر موصلی، دائرة المعارف عثمانیه، حیدر آباد هند۔

”ی“

۲۷۱۔ الیقین باختصاص مولانا علی بأمرة المومنین، سیّد رضی الدین علی ابن طاووس، دار الکتاب جزایری، قم، ۱۴۱۳ھ ق، چاپ اول ۳۳۶